

بد تمیز عشق ردابہ نورین

آج یونیورسٹی میں اس کا پہلا دن تھا آج سے پہلے وہ کبھی یونیورسٹی نہیں آئی تھی۔ وہ ایک زمین سٹوڈنٹ تھی میٹرک میں بھی 90% نمبر لیے تھے پر خاندان بھر کی مخالفت نے اسے Fsc کسی بڑے کالج میں ایڈمشن کی اجازت نہ دی اس لیے اس نے گورنمنٹ کالج سے کیا تھا اور وہاں بھی بورڈ میں ٹاپ پوزیشن حاصل کی تھی اور شاید اس وجہ سے ہی اس میں خود اعتمادی آگئی تھی۔ اور اب اسکالرشپ لے اسے اس بڑی یونیورسٹی میں آرام سے ایڈمشن مل گیا تھا۔ آج سے پہلے اس نے صرف نام سنا تھا۔ اور آج یہاں ہونا بالکل ایسا تھا جیسے خواب کا پورا ہو جانا۔ پر اس نے خواب بھی کہاں دیکھا تھا۔ اور اتنے بڑے خواب دیکھنے کی اجازت ہی کب تھی اسے۔ وہ جانتی تھی اپنے ماں باپ کے حالات اور خاندان میں ان کی پوزیشن۔ کتنا سنا پڑا تھا اس کے ماما پاپا کو لیکن بہر حال اسے اس گھٹن زدہ ماحول سے آزادی مل گئی تھی جہاں ہر غلطی ہر مسئلے کی قصوروار وہ ہی ہوتی تھی۔ آج تک

CLASSIC URDU MATERIAL

جن تعلیمی اداروں میں اس نے پڑھا تھا وہاں سٹوڈنٹس درمیانے طبقے کے تھے۔ لیکن اس یونیورسٹی کی بات الگ تھی۔ کراچی کی سب سے بڑی یونیورسٹی۔ شانزے کے لیے بھی یہاں ایڈمشن لینا نہ ممکن ہوتا اگر اسے سکولر شپ نہ ملتی۔ پورے خاندان کی مخالفت لے کر اس کے بابا جانی نے یہاں تعلیم حاصل کرنے کے فیصلے میں یس کا ساتھ دیا اور اسے بھی ان کا ماں رکھنا تھا۔ پر یہاں اگر کافی حد تک اسے اپنے فیصلے پر پختہ ہوا تھا۔ کیونکہ یہاں شاید ہی کوئی سٹوڈنٹ ہو جو کسی نارمل فیملی سے تعلق رکھتا ہو۔ یہاں کی لڑکیوں میں اور اس میں زمین آسمان کا فرق تھا وہ سب جینس شرٹ پہنے، سلوز لیس شرٹس پہنے، بال کھولے اور فل میک اپ میں تھی جب کے شانزے سادہ سے لباس میں اونچی سی پونی باندھے بغیر میک اپ کے کسی اور ہی دنیا کی مخلوک لگ رہی تھی۔ لیکن اس کے باوجود اس کے چہرے پر کہیں کوئی گھبراہٹ نہ تھی۔ آنکھوں میں ڈھیر سرے خواب سجائے وہ اتنی ہی با اعتماد تھی جتنی یہاں تعلیم حاصل کرنے والی کوئی اور لڑکی ہو سکتی تھی۔ اس کا یونیورسٹی آنے کا مقصد صرف تعلم کا حصول تھا نہ کہ ان لوگوں کو دیکھنا اور ان جیسا بننا۔ شانزے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں پہنچ گئی تھی۔ اس سے پہلے کے وہ کسی سے اپنی کلاس پوچھتی تھی ایک لڑکا اس کے پاس آیا۔

ایکسٹیزمی۔۔۔!!! آپ نیو سٹوڈنٹ ہیں۔؟؟ بی ایس سی فرسٹ سیمسٹر؟؟

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے نے اثبات میں سر ہلایا۔

میرا نام پروفیسر مستنصر ہے۔ میرے ساتھ آجائیں۔

جی پر آپ۔۔۔ شانزے اپنی بات مکمل کرتی اس سے پہلے ہی وہ اس کی بات سنے بغیر آگے بڑھ گیا تھا۔

پروفیسر مستنصر کی عمر زدہ نہ تھی۔ 6 فٹ سے نکلتا ہوا قد۔ صاف رنگت۔ سلیقے سے بے بال۔ وائٹ شرٹ اور بلو جینس پہنے آستینوں کو کہنیوں تک فولڈ کیا ہوا تھا۔ ہاتھ میں اپیل کے نیو ماڈل کا موبائل لیے وہ اس کے آگے چلتے عمر یا ہولے کہیں سے بھی پروفیسر نہیں لگ رہے تھے۔ بلکہ اسے تو وہ کسی فلم کا ہیرو لگ رہے تھے۔ تبھی وہ کنفیوز ہو رہی تھی۔ شانزے نے سینئرز کی شرارتوں کے بہت سے قصے سن اور پڑھ رکھے تھے۔ لہذا اس نے اپنے صبر کو مزید آزمانے سے گریز کیا اور سیدھا سیدھا سوال کر لیا۔ آپ سچ میں پروفیسر ہیں؟؟؟ پھرے پے دنیا بھر کی معصومیت سچاے اپنی کالی گہری بڑی بڑی آنکھوں سے وہ پروفیسر مستنصر کو ہی دیکھ رہی تھی۔

کیوں...!! آپ کو کوئی شک ہے کیا؟؟؟ جوابن اس نے مڑ کر شانزے کی کالی گہری بڑی بڑی آنکھوں میں دیکھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

نہیں میرا یہ مطلب نہیں تھا دراصل آپ.....

میں کیا؟؟ وہ ابھی بھی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

بہت ینگ ہوں؟؟ یا ہنڈسم ہوں؟؟

اگر بغیر فیل ہوئے پڑھا جائے تو انسان ینگ ایج میں پڑھ لیتا ہے۔

اپنی ہنسی دباتے ہوئے اس نے شانزے کی بات کو کاٹے ہوئے کہا اور اگر اب بھی یقین نہیں ہے تو پھر ہم ڈیپارٹمنٹ کو رڈنیٹر کے پاس چلتے ہیں۔ ٹھیک ہے؟؟ اب کی بار ایک ایک لفظ کافی چبا کر کہا گیا تھا۔

نہیں سر۔۔۔ آئی ایم ریلی سوری۔۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ اب وہ واقعی شرمندہ نظر آرہی تھی۔

اوکے تو چلیں پھر۔۔۔ کہتا وہ آگے بڑھ گیا تھا۔

وہ کافی دیر سے کلاس کے باہر کھڑی تھی۔ پروفیسر مستنصر اسے باہر کھڑا کر کے گئے تھے تاکہ آنے والے ہر سٹوڈنٹ کا نام وہ لکھ سکے ایسا کرنے کی تائید بھی اس کو پروفیسر نے ہی کی تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ کوئی بھی سٹوڈنٹ کلاس سے بنا اٹینڈنس کے نہ جائے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے اپنا کام پوری ایمانداری سے کر رہی تھی۔ سب سٹوڈنٹ آپکے تھے لہذا وہ کلاس میں داخل ہوئی تاکہ پروفیسر کو انفارم کر سکے۔

مے امی کم ان سر؟؟ اس نے دروازے پر کھڑے ہو کے پوچھا۔

یس کم ان۔۔ ڈائیز کے پیچھے کھڑے ادھیڑ عمر شخص نے اندر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ شانزے کے اندازے کے مطابق انہی پروفیسر ہونا چاہیے تھا۔ وہ اپنی سوچوں میں گم ڈائیز تک آئی تھی۔

جی بیٹا بولے۔۔ نہایت نرم لہجے میں دوبارہ پوچھا گیا تھا۔

جی جے پروفیسر مستنصر سے ملنا ہے۔ شانزے نے جھجھکتے ہوئے کہا۔

جی بولے۔۔ اس آدمی نے دوبارہ کہا حد درجہ شیریں لہجہ تھا۔

جی۔۔۔ وہ مجھے۔۔۔ مجھے پروفیسر مستنصر۔۔۔ سے بات کرنی ہے۔۔۔ کافی اٹک اٹک کے اس

نے دوبارہ اپنی بات دوہری تھی۔ شانزے کا سارا اعتماد غائب ہو چکا تھا۔

جی بیٹا میں ہی ہوں پروفیسر مستنصر۔۔۔

پروفیسر نے اپنی مسکراہٹ کو دبایا تھا۔ شاید وہ سمجھ گئے تھے کہ شانزے کسی مذاق کا

حصہ بنی ہے لیکن وہ اس سے شرمندہ نہیں کرنا چاہتے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جب کہ ان کی بات سن کر شانزے کو لگا کہ وہ زمین پے گر جائے گی یا پھر کلاس کی چھت اس کے اوپر گر جائے گی...

جب کہ پوری کلاس میں سے کھی کھی کی آوازیں آرہی تھی۔ شاید پروفیسر صاحب کا ڈر تھا تبھی کوئی کھل کے کچھ کہنا سکا تھا۔

سوری سر...!! مجھے کوئی غلط فہمی ہوئی تھی... شانزے نے مری مری آواز میں کہا۔

ایٹس اوکے بیٹا اپنی کلاس میں جا سکتی ہیں۔

تھنک یو سر... وہ جانے کے لیے پلٹی ہی تھی کہ شانزے کی نظر اس پے پڑی۔ آخری رو میں چہرے پے گہری مسکراہٹ سجائے وہ چیئر پے بالکل ایسے براجمان تھا جیسے کوئی بادشاہ اپنے تخت پے بیٹھا ہو۔ جب کہ اپنی تمام تر توجہ سے شانزے کو ہی دیکھ رہا تھا ایک آگ تھی جو شانزے کی آنکھوں میں جل رہی تھی۔ جب کہ اس کی آنکھوں میں تو شرارتوں کی قوس و قزح بھکری ہوئی تھی۔ تبھی اس نے سر پے سلوٹ کے انداز میں ہاتھ لگایا جیسے اپنی شاندار پرفورمنز پے داد و وصول کرنا چاہ رہا ہو۔ جب کہ شہزادے نے اس کو جانے والی نظروں سے دیکھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ارے یار آج تو مزہ آگیا کیا بیوقوف بنایا ہے۔ رانیہ نے چیر کھنچتے ہوئے بولی۔ شکل دیکھی تھی اس کی بس رونا باکی رہ گیا تھا۔ سوری سر مجھے غلط فہمی ہوئی ہے شاید... محسن نے نکل اترنے والے انداز میں بولا۔ وہ سب اب کینیٹین میں بیٹھے شانزے کا مذاق اڑا رہے تھے۔

بس ہو گیا تم سب کا.....؟؟؟ میں شرط جیت چکا ہوں...

تو اب شرط کے پیسے نکالو..... وہ بھی پورے دس ہزار.... مذاق نہیں ہے شرط جیتی ہے... وہ بڑے جوش سے بولا تھا۔

مانا پڑے گا تیرا ٹیلنٹ کیسے تو نے اس کو بیوقوف بنایا... محسن نے اس کو پیسے دیتے ہوئے بولا....

جبکہ شانزے اس کے پیچھے کھڑی ساکت ہو گئی تھی۔ جیسے کسی نے اس کے کانوں میں سور پھونک دیا ہو۔ صرف چند ہزار روپیوں کے لیے ایسے اس کا مذاق بنایا گیا تھا۔

جبکہ وہ لوگ پھر سے اس کا مذاق اڑا رہے تھے۔ تبھی رانیہ کی نظر شانزے پی پر اور وہ چپ سی ہو گئی.. جب یوسف سواب تک پیٹھ موڑے کھڑا تھا رانیہ کی نظروں کے تعاقب میں مڑا اور ٹھٹھک گیا۔ یہ تو وہ جانتا تھا آج نہیں تو کل اس سے شنرا کا سامنا کرنا ہے پر اتنی جلدی یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے قریب آئے۔

سب سن لیا کیا؟؟ اچھا سوری... شرط جتنی تھی یاریں لیے وہ سب کیا۔ یوسف نے جلتے ہوئے انگاروں پی پانی ڈال تھا۔

اور پلیز اب تم کوئی ماں بہن والا لیکچر مت سٹارٹ کر دینا... اور پلیز رونا تو بالکل مت کیوں مجھے چپ کرانا نہیں آتا۔ اور لیکچر سننے کا ابھی موڈ نہیں ہے.. یہ بس چھوٹا سا مذاق تھا... جانتا ہوں تم مجھ لے غصہ ہو اور تمھیں بھی مارنا چاہتی ہو.. رلیٹ؟ لیکن اس سب سے کیا ہو گا؟؟ میں یہیں بیٹھا رہوں گا.. چار لوگ اور جمع ہو جائیں گے... وننگ منی واپس کرنی پڑے گی اور تمھاری انرجی ویسٹ ہوگی تو پھر ایسا کرتے ہیں یہ پیسے بانٹ لیتے ہیں آدھے تمھارے اڈے میرے ٹھیک ہے؟؟ یوسف یس بات سے لا پرواہ کے شانزے نے ابھی تک ایک بھی لفظ نہیں بولا بولتا جا رہا تھا۔

ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو ہم یونیورسٹی سٹوڈنٹ ہیں یہاں یہ سب مذاق چلتا ہے۔ اور کسی کو کیا فرق پڑتا ہے میں سب سے سب کرتے ہیں۔ تبھی شانزے نے بولا اور ساتھ ہی اپنی مسٹی میں بھری لال مرچیں یوسف کے من لے دے ماریں..

یوسف یس حملے کے لیے بالکل تیار نہیں تھا۔ یس لیے خود کو سمجھا نہیں پایا لیکن مرچوں نے اب اپنا اثر دکھا دیا تھا تبھی رانیہ اور محسن یوسف کی ہیلپ کو اگے بڑھے لیکن شانزے

CLASSIC URDU MATERIAL

نے انہی اپنی دوسری مٹھی دکھا کر ڈرایا جس میں ابھی بھی مرچیں بھری تھیں۔ جبکہ یوسف اپنی آنکھیں مسلنے میں مصروف تھا۔ دیکھ لوں گا میں تمہیں.. یوسف نے آنکھیں مسلتے ہوئے کہا۔

شوق سے پہلے آنکھیں تو کھول لو.... شانزے حسان نام ہے میرا.... ڈھونڈنے میں آسانی ہوگی...

و وہاں سے جا چکی تھی جب کے یوسف کے گروپ سمیت اس پاس کھڑے سب لوگ حیران تھے.....

یار شانزے تمہیں یوسف کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ تم جانتی نہیں ہو اس وہ کسی بزنس ٹایکون کا بیٹا ہے بہت پاور فلل لوگ ہیں اور وہ.....

وہ کیا ہاں؟؟ شانزے تیزی سے صبا کی بات کاٹے ہوئے بولی۔ خوب جانتی ہوں ان امیرزادوں کو یونیورسٹی صرف ہلا گلا کرنے آتے ہیں، اپنے باپ کے پیسوں کی نمائش کرنے اور بس...

CLASSIC URDU MATERIAL

یار جو بھی کہو پر یوسف ٹیچرز اور سٹوڈنٹس دونوں کا پسندیدہ ہے۔ اور سنا ہے اس کا اور آل کر رہا ہے۔ اس نے ہر سیمسٹر میں پوزیشن گین کی ہے اب MS ریکارڈ بہت اچھا ہے۔ وہ صرف لاسٹ کے سیمسٹر ہیں جلدی وہ پاس آٹ ہو جائے گا اور سب کہتے ہیں وہ ضرور گولڈ میڈل لے گا۔ سپورٹس میں ایجوکیشنل اکیٹیوٹیز میں ہمیشہ ون کرتا ہے۔ اس لیے اس کی چوٹی موٹی حرکتوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے.... انٹرویو رسی چیمپئن شپ ہو یا آل چیمپئنز لیگ وہ ہمیشہ ون کر کے یونیورسٹی کا نام روشن کرتا ہے...

گوڈ... شانزے نے زمین پے گرتے ہوئے کہا... صبا اپنی بات کہتے کہتے روکی OMG اس سے گرتا دیکھ وہ پریشان ہو گئی تھی۔

کیا ہوا شانزے تم ٹھیک ہو؟؟

ہاں.. شانزے نے جواب دیا۔ تو پھر؟؟ اس نے حیران ہوتے پوچھا۔

تو پھر یہ جناب کے تم تو پوری بک لکھ سکتی ہو یوسف پے خام خا اپنا وقت برباد کر رہی ہو ڈگری کے لیے تم تو اچھی خاصی ریسرچر ہو... کتنا کچھ تم نے اس مختصر وقت میں جان لیا....

صبا چڑ گئی تھی تبھی غصے سے بولی یار میں تو بس اتنا کہ رہی تھی کے وہ یوسف...

CLASSIC URDU MATERIAL

پلیز اب بس بھی کرو یوسف نامہ مجھے کوئی شوق نہیں ہے اس کی سٹوری جانے کا۔ اور جتنا جانا تھا وہ تو میں جان ہی چکی ہوں۔۔ شانزے نے پھر سے صبا کی بات کو انکسور کیا تھا۔۔

(مکمل ناول پڑھنے کے لیے فس بک پیج ناول ہی ناول لائیک کریں)

لیکن وہ چپ نہیں بیٹھے گا بدلا ضرور لے گا۔ اگر اس نے کچھ کیا تو۔۔ اب کی بار صبا نے ہلکی آواز میں کہا، جس میں کہیں نہ کہیں ڈر کی ہلکی آہٹ موجود تھی۔

تب کی تب دیکھیں فلحال میری بس آگئی ہے میں چلتی ہوں۔ اللہ حافظ وہ کہتی بس میں چڑھ گئی تھی جب کے صبا اس کو دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی یوسف اتنی آرام سے ہارنے والا نہیں ہے۔۔۔ اور یہ خاموشی جتنی لمبی ہوگی اتنا زیادہ نقصان دہ ہوگی

...

آگئی میڈم۔۔۔ کہاں تمہیں آپ پوچھنے کی غلطی کر سکتی ہوں۔۔۔؟؟ نصرت بیگم نے چبا چبا کے ایک ایک لفظ بولا تھا جب کے شانزے کو ان کا یہی انداز زہر لگتا تھا۔۔

اب غلطی کر ہی لی ہے تو پوچھئے۔۔۔ ویلے بھی اپنی بات کے بغیر تو آپ جائیں گی نہیں آخری لائن شانزے نے ذرا آہستہ آواز میں ہی کہی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

زبان دیکھو اس لڑکی کی قینچی طرح چلتی ہے.. ذرا تمیز نہیں. بڑوں سے کیسے بات کرتے ہیں.. تائی امی کی آواز پے گھر کے سبھی لوگ وہاں آگے تھے. کیا ہوا آپا.. حنا جٹانی کی آواز پے بھاگتی چلی آئی جو ان کی بڑی بہن بھی تھیں.

مجھے کیا پوچھتی ہو پوچھو اپنی لاڈلی سے کہاں تھی اب تک.. کس کے ساتھ منہ کالا کرتی پھر رہی تھی.. نہ جانے کس کا گندا خون ہے جو تمہارا شوہر گھر لے آیا اور مجھے تو تم پے حیرت ہوتی ہے حنا کے تم کیسے اسے سینے سے لگاتی ہو اللہ جانے کس کا گناہ ہے یہ.....

بس کریں آپا یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ.. کہیں نہیں گئی تھی یونیورسٹی گئی تھی آج پہلا دن تھا دیر ہو گئی مجھے پتا ہے... ارے میری بھولی بہن تھی بنو اس چڑیل کے ہاتوں بیوقوف.. میں نہیں بے والی.. نجانے تم نے اور تمہارے شوہر آنکھوں پے پٹی کیوں بندہ لی ہے..

شانزے کی حالت کسی سے چھپی نہیں تھی تبھی حنا بیگم بولی آپا بس کریں ابھی تو آئی ہے.. نہ کھانا کھایا نہ پانی پیا... جاؤ اریزے بہن کو لے اندر جاؤ... اریزے جو بے بسی سے

سارا تماشا دیکھ رہی ماں کے کہنے پی آگے بڑھی اور شانزے کا ہاتھ پکڑ کر روم سے نکل ہی

رہی تھی کے شانزے نے گزارتے ہوئے گلدان پی ہاتھ مار کے گرا دیا.. ایک زور دار آواز

کے ساتھ گلدان زمین پی گر کے چور ہو گیا تھا جب کے تائی اماں کا پارا آسمان کو جا

لگا... دیکھا دیکھا یس منحوس کو کیسے نخرے کرتی ہے ذرا سا کچھ کہ دو طور پھوڑ پی آجاتی

CLASSIC URDU MATERIAL

ہے... ارے اماں مرحوم کو کیا جواب دوں گی روز محشر کتنے ارمانوں سے انہوں نے نانی جان کا یہ گلدان مجھے جہیز میں دیا تھا.... اب نصرت بیگم رونے لگیں تھیں۔ کیا آپ بھی تو آتے اس کا پیچھا لے لیتی ہیں نا.... اچھا چلیں رویائیں نہیں میں سمجھاتی ہوں اس سے بھی۔ ہاں بھی... چڑھاؤ اور چڑھاؤ سر پے دیکھنا ایک دن ایسی کالک لے گی کے۔ دھونے کے لے آنسو بھی کم پڑھ جائیں گے.. وہ بڑبڑاتے ہوئے اندر چلی گئیں تھیں جبکہ باہر کھڑی شانزے اپنی جگا سکت تھیں... حالانکہ یہ نت روز کی کہانی تھی اور وہ اپنی تائی اماں کی عادت سے خوب واقف تھیں۔

حنا بیگم نے تڑپ کے اس کی طرف دیکھا.. اور وہ بنا کچھ کہے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی... لیکن پھر بھی وہ اس سے کچھ نہیں بولیں وہ جانتی تھیں اب کئی گھنٹوں تک وہ یوں ہی خاموش رہے گی.... اور وہ یہ بھی جانتی تھیں کہ اب اسے ٹھیک کیسا کرنا ہے...

وہ جب سے آیا تھا کمرے میں بند تھا ماما کے بولانے پے بھی نہیں اٹھا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس کی لال آنکھیں دیکھ کر پریشان ہو جائیں۔ ابھی بھی وہ نہ اٹھتا اگر عثمان اس سے آواز نہ دیتا۔ یہ عثمان کے آنے کا وقت نہیں تھا اس وقت وہ آفس میں ہوتا ہے تو یقیناً اس سے بولا گیا ہو گا اور یہ بھلا ماما کے علاوہ کون ہو سکتا تھا.. لیکن بہر حال اب سے اٹھنا ہی تھا۔ کیونکہ عثمان میں تو اس کی جان تھی اس کا اکلوتا بڑا بھائی جس نے

CLASSIC URDU MATERIAL

ہمیشہ اسکا خیال چھوٹے بچے کی طرح کیا۔ وہ اس کا دوست بھائی ماں باپ سب کچھ تھا ہر چیز کا خیال رکھنا اس کے لاڈ کرنا اس کی غلطیوں کو چھپانا اور یہی وجہ تھی جس نے یوسف کو تھوڑا خود سر بنا دیا تھا لیکن وہ کبھی عثمان سے نہ کوئی بات چھپتا تھا اور نہ کوئی بات ٹالتا تھا۔ یہی بات ان کی جوڑی کو بے مثال بناتی تھی۔ عثمان کو گھر آنے سے پہلے ہی اطلاع مل گئی تھی تبھی وہ سیدھا یوسف کے روم میں آیا تھا۔ کیا ہوا میرے ہینڈسم لٹل اینجل کو؟؟ اس نے دروازہ کھولے ہوئے پوچھا...

کچھ نہیں بھائی... اچھا ذرا میری طرف دیکھو.. عثمان نے کچھ تشویش سے کہا... کچھ نہیں ہوا تو پھر منہ لے بارہ کیوں بچ رہے ہیں... وہ میں ابھی سو کے اٹھا ہوں.. اچھا تو اب اینجل نے جھوٹ بھی بولنا شروع کر دیا... نہیں بھائی وہ میں بس...

چلو ٹھیک ہے تم نہیں بتانا چاہتے تو سہی ہے.. اب تمہارا بیسٹ فرینڈ کوئی اور ہو گیا ہے تو میں چلتا ہوں... عثمان اچھی طرح جنتا تھا یوسف کو اس لیے بناوٹی ناراضگی دکھا کے بولا... اچھا نہ ٹھیک ہے اب ایوشنل بلیک میل نہ کریں یوسف نے اس کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا... چلو اب جلدی بناؤ اتنا موڈ کس بات لے خراب ہے... اور یوسف نے ساری بات عثمان کو بتادی... یوسف اب پھر غصے میں تھا جبکہ عثمان کا ہنس ہنس کے برا حال ہو رہا تھا.. بھائی آپ کو ہنسی آرہی ہے... ہاں.. کیوں کے میرے شیر کو قابو کرنے

CLASSIC URDU MATERIAL

والی شیرنی مل گئی ہے۔ میں سوچ رہا ہوں کیوں نہ تمہارے لیے اسے گھر لے آئیں تم دونوں لڑتے رہنا اور میں ایسا ہی ہنستا رہوں گا... واٹ... کیا کہہ رہے ہیں آپ جانے بھی ہیں وہ اور میں؟؟ یہ اس صدی کا سب سے بڑا مذاق ہے... ایمپوسبل.... یوسف نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولا... مائی ڈیر لٹل اینجل بھولو مت ہر ایمپوسبل میں ایک پوسبلیٹی چھپی ہوتی ہے... عثمان نے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا... پر اس کیس میں کبھی نہیں... ہو ہی نہیں سکتا... آپ جانے ہیں مجھے اس وقت بھی شدید غصہ آ رہا ہے میرا بس چلے تو اس کو دور سمندر کے بیچ میں ایک بڑا سا پتھر باندھ کر پھنک آؤں کبھی نہ نکلنے کے لیے... اچھا اور رانیہ اس کے بارے میں کیا خیال ہے... بھائی اب بس کریں دیکھو ایک تو بتانی پڑے گی جلدی بتاؤ ورنہ میں ماما کو بتاؤں گا عثمان کہتا کمرے سے نکل گیا تھا اور یوسف اس کے پیچھے بھگا وہ جانتا تھا کہ اس معاملے میں وہ اس کا ہی بھائی ہے.... وہ دونوں اب کسی بات پر ہنس رہے تھے... جب کے شاہینہ بیگم ان دونوں کو ہنستا دیکھتے ہی ہنس پڑی تھیں...

CLASSIC URDU MATERIAL

لگتا ہے لوگ سو گئے... می جانی... اریزے نے حنا بیگم کو مخاطب کر کے بولا... ہاں لگتا تو ایسا ہی ہے انہوں نے اریزے کی ہاں میں ہاں ملی جب کے وہ دونوں جانتی تھیں۔ کے وہ جاگ رہی ہے... اچھا تو می جانی یہ پکوڑے اور ہری چٹنی کا کیا کریں چلیں ایسا کرتے ہیں آپ اور میں ہی کھا لیتے ہیں ورنہ تو یہ ٹھنڈے ہو جائیں گئے.... وہ دونوں جانتی تھیں کے شانزے بھوک کی کچی ہے۔ اور پکوڑے وہ تو اس کے پسندیدہ ہے.. آہا کتنے مزے کے پکوڑے ہیں... اریزے نے ایک پکوڑا کھاتے ہوئے بولا۔ خوشبو باہر تک آرہی ہے تبھی اندر آتے وجدان نے جملہ مکمل کیا.... اور کیا غنیمت ہے بھوک کے لوگ سو رہے ہیں اور بس تبھی شانزے کی ہمت نے جواب دے دیا تھا... بس وجی بھائی بس... پہلے ہی بہت موٹے ہیں آپ... اس نے پلیٹ اٹھا کے اپنے آگے رکھی.. خالہ جانی دیکھ رہی ہیں آپ کے ہوتے ہوئے یہ سلوق ہو رہا ہے میرے غریب کے ساتھ.. وجی نے مصنوعی ناراضگی سے بولا جب کے اریزے اور می جانی تو اس دیکھ کے ہی خوش ہو رہے تھے... وجدان مسلسل پکوڑے لینے کی کوشش میں تھا لیکن وہ بھی شانزے ہے مجال ہے ایک بھی لینے دیا ہو تمھارے وجدان بیٹھ گیا تھا اس کا منہ غصے میں پھول گیا تھا تبھی شانزے اس کے منہ کے آگے پکوڑے کیا جیسے اس نے ناراضگی سے ہی پر کھا لیا تھا... اس پھولا منہ دیکھ کے شانزے کی ہنسی کنٹرول نہیں ہو رہی تھی پھر اچانک وہ سیریس ہو گئی تھی۔ بس

CLASSIC URDU MATERIAL

کریں وجی بھائی آپ کو یہ سوٹ نہیں کرتا اور کب تک ڈرامہ کریں گے آپ می جانی اور اریزے کے ساتھ مل ک ؟؟ جب تک میری چھوٹی سی ڈول کا موڈ ٹھیک نہیں ہو جاتا... وجی نے اس کی گردن میں ہاتھ ڈالے کہا تھا۔

جانتی ہونا تم دنیا کی سب سے پیاری بہن ہو.. شانزے نے ہاں میں سر ہلایا... چلو اب اٹھو اب منہ ٹھیک کرو شاباش وہ اس کے سر پے ہاتھ پھرتا نیچے آگیا تھا شانزے کے مسکرانے سے وہ تینوں پرسکون ہو گئے تھے۔ پر شانزے کے اندر اٹھنے والے طوفان سے بے خبر تھے اللہ جانے یہ طوفان کس طرف جانا تھا... اور اس میں کس کس نے بہنا تھا....

جب وہ ڈیپارٹمنٹ میں پہنچی تو 9:15 ہو رہے تھے جس کا مطلب یہ تھا کہ پیپر شروع ہو چکا ہے۔ وہ جلد از جلد کلاس میں جانا چاہتی تھی اس لیے بھاگنے والے انداز میں سیڑیاں چڑھنے لگی۔

تبھی سامنے سے آتے کسی نے خوفناک چیخ ماری۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جس کی وجہ سے شانزے کا توازن بگاڑ گیا۔ گرنے کے خوف سے اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ سیڑیوں سے منہ کے بل گرتی کسی نے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔ وہ گرنے سے بچ گئی تھی پر ابھی بھی خود کو ہوا میں لہرات ہوا محسوس کر سکتی تھی۔

شانزے نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولی۔۔۔

تم.....

سامنے کھڑا شخص کوئی اور نہں یوسف ہی تھا۔ اور یہی بات شانزے کا موڈ خراب کرنے کے لیے کافی تھی۔ تمہاری ہمت کیسے ہو میرا ہاتھ پکڑنے کی۔۔۔

ریلکس مس۔۔۔۔ شانزے حسان۔۔۔

میں بھی مرا نہیں جا رہا تمہارا ہاتھ پکڑنے کے لیے....

بھولو مت مدد کی ہے تمہاری۔۔۔ تمہیں گرنے سے بچایا ہے میں نے ورنہ۔۔۔۔۔۔ یوسف

نے سیڑیوں کی طرف اشارہ کیا.... ناؤ سے تھنک یو....

تھنک یو؟؟ مائی فٹ..... کیا ہوتا؟؟ زیادہ سے زیادہ میں گر جاتی نہ....

تمہارے ہاتھ پکڑنے سے تو یہی بہتر تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے کا غصہ آسمان سے باتیں کر رہا تھا۔ وہ یہ بھی بھول گئی تھی کہ ابھی تک وہ یوسف کے رحم و کرم پے ہے...

اچھا.... ایک بار سوچ لو... یوسف نے جیسے وارن کیا تھا...
ہاں سوچ لیا... شانزے نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا....

ہم م م م.... آئی ایم ایمپریسڈ... اور ساتھ ہی یوسف نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا...
ایک زوردار چیخ شانزے کے منہ سے نکلی.... ابھی اس کا پاؤں تیسری سیڑھی پے ہی تھا کہ یوسف نے اس سے سمجھالا... تو کیسا لگا میرا سٹائل...؟؟ یوسف کا انداز چیرانے والا تھا...

تم... تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے... سمجھتے کیا ہو خود کو...

وہ بھی بتاؤں گا لیکن کسی دن فرصت سے میرا خیال ہے ابھی میری ڈیٹیل سے زیادہ انٹرسٹ تمہیں اپنے پیپر میں ہو گا...

یوسف نے اس کی قلائی پے بندھی گھڑی اس کے سامنے کی۔ جو ۹:۳۰ بج رہی تھی..
تمہیں تو میں بعد میں دیکھوں گی... وہ کہتی کلاس کی طرف بھاگی...

CLASSIC URDU MATERIAL

شوق سے... میں انتظار کروں گا جلدی آنا... پکچرا بھی باقی ہے میری دوست.... پیچھے سے
یوسف کی آواز آئی...

اللہ اللہ کر کے پیپر ختم ہوا تھا کتنی مشکل سے اسے میم کلثوم نے پیپر دیئے کی اجازت دی
تھی کتنی مافی مانگی پڑی تھی اسے.... حالانکہ وہ جانتی تھی کہ انہی راضی کرنا یا اونٹ کو
رکشے میں بٹھانا ایک ہی بعد تھی.. لیکن پھر بھی اس نے مانا ہی لیا تھا۔ وہ پیپر دے کے
کلاس سے نکل رہی تھی جب مس کلثوم نے اسے آواز دی...
شانزے آپ کا اسائنمنٹ کہاں ہے۔ آپ شاید بھول رہی ہیں آج لاسٹ ڈیٹ ہے..
سوری مس.. میں بھول گئی.. میرے بیگ میں ہے ابھی آپ کو دے دیتی ہوں...
شانزے نے بیگ میں دیکھنا شروع کیا پر اسائنمنٹ نہیں تھا...
کیا ہوا شانزے ویراز پر اسائنمنٹ؟ مس کلثوم جو بہت دیر سے شانزے کو بیگ کے
ساتھ جنگ کرتا دیکھ رہی تھیں تنگ آکر پوچھنے لگیں۔
مس وہ وہ... میرا اسائنمنٹ مل نہیں رہا..

CLASSIC URDU MATERIAL

حد ہے لا پرواہی کی میں آپ کو کتنا زیندار سمجھتی تھی لیکن افسوس آپ کو تو مطلب بھی نہیں پتا... پہلے پیپر میں لیٹ اور اب... وہ کہتی ہوئی کلاس روم سے بھر نکل گئیں..

میم پلیز میری بات سنیں مجھے ایک موقع تو دیں میں سچ میں اسائنمنٹ لائی تھی۔

اچھا تو پھر کہاں گیا؟ اب وہ روک کے اس سے مخاطب ہوئی تھیں۔

میم شاید یہیں کہیں مس ہوا ہے میں ابھی ڈھونڈ کے آپ کو دے دوں گی پلیز میم مجھ ایک موقع دے دیں پلیز...

ٹھیک ہے شانزے آپ کو میں آخری موقع دے رہی ہوں اگر آپ انجے تک اسائنمنٹ جمع کرا دیتی ہیں تو نمبر آپ کو مل جائیں گے ورنہ میں مجبور ہوں اپنے اصول میں کسی کے لیے نہیں بدلتی...

نجانے کیا تھا شانزے کی باتوں میں... مس ام کلثوم رضوی جو اپنے نام کی ایک ہی تھیں... جنہوں نے ہمیشہ اپنے اصولوں کو اہمیت دی تھی آج بار بار شانزے حسان کے لیے اپنے اصول خود ہی توڑ رہیں تھیں...

تھنک یو میم تھنک یو سوچ... مس کلثوم وہاں سے جا چکی تھیں...

CLASSIC URDU MATERIAL

تبھی صبا وہاں آئی شانزے کیا ہوا تم اتنا لیٹ کیسے ہو گئیں؟؟ اور تمہارا اسائنمنٹ کہاں گیا؟؟

بس یار مت پوچھو... آج کا دن تو مجھے ہمیشہ یاد رہے گا... پھر اس نے پوری بات صبا کو بتائی... تبھی شانزے کے دماغ مے دھماکہ سا ہوا... جبکہ صبا کی سوئی یوسف پے اٹک چکی تھی۔

یار یوسف نے تمہیں بچایا؟؟؟ سچ میں؟؟؟

دیکھو تم نے اس کے ساتھ جو سلوک کیا اس سب کے بعد بھی... اس سے پہلے کے صبا کا یوسف نامہ شروع ہوتا شانزے اپنا بیگ اٹھا کے چل پڑی.... کہاں چلی صبا نے آواز دی... تمہارے یوسف صاحب کا شکریہ ادا کرنے... روکو میں بھی آتی ہوں صبا نے اپنی چیزیں سمیٹے ہوئے کہا...

.....

عادت کے مطابق یوسف اینڈ گنگ کیفے میں ہی دستیاب تھے۔ اور زور و شور سے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔

وہ آئے ہمارے گھر میں آئی مین کیفے میں خدا کی قدرت ہے...

CLASSIC URDU MATERIAL

کبھی ہم ان کو... کبھی کیفے کو دیکھتے ہے..

یوسف نے جھک کر سلام پیش کیا تھا..

او- تو یہ تمہارا پلان تھا مجھے تو تمہیں دیکھتے ہی سمجھ جانا چاہیے تھا کہ یہ سب تمہارا کیا دہرا

ہے.. ویلے بھی یہاں میرا اور کون دشمن ہو سکتا ہے.....

ہا ہا ہا... سمارٹ... ہاں... یوسف نے قہقہہ لگتے ہوئے کہا..

چپ چاپ میرا اسائنمنٹ دو.. شانزے نے غصے سے گھورتے ہوئے بولا..

اسائنمنٹ کون سا اسائنمنٹ؟ میڈم میں اپنا اسائنمنٹ جمع کرا چکا ہوں.. یوسف نے کمال ڈھٹائی کا مظاہرہ کیا تھا..

بکو اس بند کرو اور میرا اسائنمنٹ مجھے واپس کرو..

ٹھیک لیکن میری ایک شرط ہے... یوسف نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے بولا..

وہاٹ..؟؟ تم بھول رہے ہو یہ میرا اسائنمنٹ میں..

اچھا پرا بھی تو میرے پاس ہے اس نے ہاتھ میں پکڑی فائل اس کے منہ پر لہرای..

CLASSIC URDU MATERIAL

اس سے پہلے کے شانزے اس سے چھینے کی کوشش کرتی یوسف نے ہاتھ پیچھے کر کے
دوسرے ہاتھ سے لائٹیر جلا لیا اور فائل کے پاس لے گیا....

اوکے... بتاؤ کیا شرط ہے تمہاری.. شانزے اس کا ارادہ بھاتے ہوئے بولی..

گڈ گرل.. یوسف نے ٹیبل پے بیٹھتے ہوئے بولا....

چلو اب اچھے بچوں کی طرح مجھے سوری بولو....

اور شانزے کو لگا اس کے کان خراب ہو گئے ہیں... سوری کس بات کی سوری..؟؟

یوسف نے پھر سے لائٹیر جلا لیا....

پلیز... سوری.. شانزے نے اپنے ہنٹوں پے زبان پھرتے ہوئے بولا..Ok

کیا کہا تم نے؟؟ مجھے آواز نہیں آئی... کیوں رانیہ تم نے سنا کیا... رانیہ نے جواباً نہ میں
سر ہلایا....

سوری..... آئی سیڈ سوری... سنا تم نے... میں نے کہا سوری... شانزے سمجھ گئی

تھی کہ وہ اس سے کیا کروانا چاہتا ہے تبھی شانزے اپنی پوری قوت سے بولتی رانیہ اور
یوسف کے مقابل کھڑی ہوئی تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا اب آپ مجھے میرا اسائنمنٹ دے دیں گے...؟؟ شانزے کی آنکھوں میں نمی تھی... جو

یوسف نے دیکھ لی تھی.. تبھی یوسف کی ایک ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی.. اور نہ چاہتے

ہوے بھی اس کا ہاتھ شانزے کی طرف بڑھ گیا...

شانزے نے اسائنمنٹ لیا اور چل پڑی جبکہ یوسف اپنی ٹون میں واپس آگیا تھا.. اب وہ اور

اس کا گروپ پھر سے اپنی مستیوں میں مصروف تھے...

تبھی شانزے پلٹ کر یوسف کے پاس آئی... ٹیبل پے رکھا کولڈرنگ سے بھرا گلاس

اٹھایا... اس سے پہلے کے وہ یوسف کے منہ پے پہنکتی.. اس نے برق رفتاری سے اس کا

ہاتھ پکڑا.... نوٹل ڈول... نوٹ ایوری ٹائم... یوسف نے اپنی ہنسی مشکل سے کنٹرول

کرتے ہوئے کہا تھا....

زیادہ خوش مت ہو.... وقت ایک سا نہیں رہتا آج تمہارا کل کسی اور کا... آج دن تمہارا تھا

اس لیے تم بچ گئے لیکن ہر بار قسمت تمہارا ساتھ نہیں دے گی۔ شانزے نے یوسف کی

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بولا۔

مطلع کرنے کا شکریہ پر تمہاری اطلاع کے لیے دن تو کئے کا ہوتا ہے اور شیر کا زمانہ۔ ہمارا

تو زمانہ آئے گا۔۔۔ یوسف نے اپنا کالر سہی کیا اور اس کی بڑی بڑی کالی گہری آنکھوں

میں دیکھ کے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تو تم خود خود کو شیر سمجھتے ہو؟؟؟

ہاں۔۔۔!!! بلکل۔۔۔!!! یوسف نے سینے لے ہاتھ بانٹے ہوئے کہا۔

چلو ایک بات تو ثابت ہوئی تم رہو گئے جانور ہی پھر چاہے شیر ہی کیوں نہ ہو۔۔۔۔۔ کیوں وہ سوالیاء نظروں سے دیکھتی وہاں سے چلی گئی تھی۔ جب کہ یوسف جیسے لاجواب ہو گیا تھا۔ پیچھے سے یوسف کے گروپ کا فلک شکاف قہقہہ گنجا۔ اور سن نے یک زبان ہو کر کہا یوسف تمہارے سے ناہو پائے گا۔۔۔۔۔ جبکہ یوسف کو اپنا غصہ کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا۔ اس کو تو میں چھوڑوں گا نہیں سمجھتی کیا ہے خود۔۔۔ اس نے دل میں خود سے وعدہ کیا تھا۔۔۔ اور دوسری طرف شانزے حسان نے بھی خود سے ایسا ہی کچھ وعدہ کیا تھا۔۔۔۔۔

آج پھر اس کا موڈ خراب تھا۔ تبھی وہ سیدھا اپنے کمرے میں آگئی تھی۔ بستر پر لیٹی نا جانے کس دنیا میں گم تھی۔ جب اریزے اس کے پاس آئی تم ٹھیک ہو؟ شانزے نے پیار سے اپنی بہن کو دیکھا اور بدلے میں صرف ہاں بول سکی۔ وہ اکثر ایسا ہی کرتی تھی جب کسی گرمی سوچ میں ہوتی تو اس سے بولا نہیں جاتا تھا۔ لیکن اس کا چہرہ اس کے دل کی کیفیت کی ہمیشہ چغلی ہی کرتا تھا یہی وجہ ہے اریزے ایک محلے میں سمجھ گئی تھی کہ کوئی بات ضرور ہے۔ لیکن وہ کیا سوچ رہی ہے اس کا اندازہ لگانا ناممکن کی حد تک مشکل تھا۔ اچھا۔۔۔۔۔ تو آج پھر کچھ ہوا؟ اریزے اب اس کی چیزیں سمیٹ رہی تھی۔ اس یوسف نے

CLASSIC URDU MATERIAL

کچھ کہا کیا..؟؟ کچھ تھا جو شانزے کی آنکھوں میں چمکا تھا شاید آنسو اریزے کو تو یہی لگا تھا۔ تم نہیں جانتی اس کو وہ نہایت ہی کوئی بد تمیز گھٹیا انسان ہے۔ جانتی ہو اگر مجھے ایک کتنی انتہا پسند ہو گئی ہو تم Omg خون معاف ہو جائے تو میں اس یوسف کا کروں گی۔

شانزے.. میں انتہا پسند اور وہ کیا؟؟؟ معصوم بیٹیر....؟؟ وہ غصے لہجے میں بولی۔ جبکہ اریزے کو اس کی بات پے ہنسی آگئی تھی۔ پتا ہے تمہارا انداز بالکل تائی اماں جیسے ہو گیا ہے۔ بس اب میں اتنی بھی بری نہیں ہوں شانزے نے اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے گھورا تھا۔ بری بات بڑوں کو ایسے نہیں کہتے۔ اس کا انداز ہمیشہ ایسا ہی ہوتا تھا۔ نہایت نرم جو سامنے والے کا دل موہ لے۔ ویسے اس نے کیا کیا ہے؟ اریزے نے تجسس سے پوچھا۔ اس نے جو کیا وہ چھوڑو اور جو میں اس کے ساتھ کرنے والی ہوں وہ پوچھو۔ شانزے منہ پے ایک عجیب سی مسکراہٹ تھی۔ اس لیے اریزے نے خوفزدہ ہوتے پوچھا تم کیا کرنے والی ہو؟؟؟ وہ میں نے ابھی سوچا نہیں۔ شانزے نے نہایت سکون سے جواب دیا۔

شانزے تم کیوں اس سے الجھتی ہو چھوڑو اس سے الجھنا وہ بڑے لوگ ہیں ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اریزے نے بغور شانزے کو دیکھا وہ جانتی تھی کہ ضرور وہ کوئی پلان بنا چکی ہے اور وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اس وقت اسے ٹھنڈا کیا گیا تو وہ اندر ہی اندر کوئی نیا

CLASSIC URDU MATERIAL

علان جنگ کر دے گی جس کو روکنا مشکل ہو جائے گا۔ مگر وہ شانزے ہی کہاں جو آسانی سے دل کا حال بول دے۔

.....

اوے...چور... شانزے فریج میں سے آسکریم لے کے دبے پاؤں کمرے کی طرف
بڑی ہی تھی۔ کہ پیچھے سے آواز آئی...
کیا ہے وجی بھائی.. دس دفعہ بولا ہے نفرت ہے مجھے اس لفظ سے... اور تمہیں بھی دس
دفعہ بولا ہے نفرت ہے مجھے تمہارے اس طرح چوری سے کھانے پینے کی عادت سے... تمہارا
اپنا گھر جب چاہے جہاں چاہے کھاؤ...
آپ نہیں جانے ایلے جو مزہ ہے وہ ویلے کہاں اس نے منہ میں آسکریم ڈالے ہوئے
کہا...
اس لئے کہا چور..... وجی بھائی، اس نے رونے جیسا منہ بنایا....
اچھا چور کو چور نہ بولوں تو اور کیا بولوں...؟؟ وجی نے اس کے ہاتھ آسکریم کا باؤل لیتے
ہوئے بولا....

CLASSIC URDU MATERIAL

فور یور کلائنڈ انفارمیشن اپنے گھر میں.. اپنے فریج سے... آئسکریم کھانا چوری نہیں ہوتا...
شانزے نے باؤل واپس لیا تھا...

ناؤ... فور یور کلائنڈ انفارمیشن... اپنے گھر میں.. اپنے فریج سے... سے کسی اور کی لائی
آئسکریم... اسے بغیر بتائے کھانا چوری ہوتا... وحی نے اس کے ہاتھ سے باؤل لینا چاہا...
اچھا ٹھیک ہے... آدھی آپ کی اور آدھی میری ٹھیک ہے...؟؟؟

شانزے آنکھوں سے اشارہ کرتے ہاتھ آگے کیا.... اوکے ڈن.. وحی نے اس کی بات
ماننے اس کا ہاتھ تھاما...

وہ دونوں آئسکریم کھا رہے تھے تبھی عنیقہ آگئی... اوہو... تو یہ تم ہو چور کہیں کی....
شرم نہیں آتی ایسے کسی کی چیز چور اتے...؟؟؟

شٹ اپ عنیقہ بکو اس بند کرو میں چور نہیں ہوں.. نا میں نے چوریا ہے...

اچھا تو پھر یہ کیا ہے...؟؟ اس نے آئسکریم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کھا...

یہ... یہ تو میں نے فریج سے لیا ہے.... نہایت معصومیت سے کہا گیا تھا... تمہاری ہمت
کیسے ہوئی میری چیز کو بغیر مجھ سے پوچھے ہاتھ لگانے کی... عنیقہ بھی شانزے سے کم نہ
تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL

اوہ.. سوری وہ... کیا ہے نا کے اس پے تمہارا نام نہیں لکھا تھا... اس نے باؤل کو گول گھما کر دکھایا....

شٹ اپ... یو... اس نے شانزے کو گلی دی تھی.. اور یہ کوئی پہلی بار نا تھا ویلے وہ گلی نہیں دیتی تھی پر... شانزے کو گلی دینا اولین فرض سمجھتی تھی.. جبکہ جواباً شانزے نے ایک زوردار تھپڑ اس کو رسید کیا تھا... اب وہ پاگلوں کی طرح چیخ رہی تھی.. ماما... ماما... جلدی آئیں.... دیکھیں اس چور نے کیا کیا ہے....

چپ ہو جاؤ عینی.... کیا ہو گیا تم دونوں کو کیوں لڑ رہی ہو... میں لایا تھا یہ باؤل... وجی نے بات ختم کرنے کی کوشش کی...

بس کریں بھائی آپ کو تو دوسروں کی نخرے اٹھانے سے فرصت لے تو آپ کو بہن نظر آئے...

ارے کیا ہو گیا کیا ہنگامہ کیا ہوا ہے... تائی اماں نے ہانپتے ہوئے پوچھا... ساتھ میں می جانی بھی تھیں...

اماں اس نے ایک تو میری آسکریم کھائی اوپر سے مجھ پے ہاتھ اٹھایا....

CLASSIC URDU MATERIAL

ارے غضب خدا کا اب یہ دن بھی آنا تھا... ہمارے گھر میں رہتی ہے ہمارا کھاتی ہے...
اور ہمیں ہی مارتی ہے...

می جانی نے شانزے کا بازو کھنچا کیوں شانزے کیوں مارا تم نے بہن کو... یہ چور میری
بہن نہیں ہے عینی نے ماں کو دیکھتے ہوئے کہا...

می جان اس نے مجھ گلی... بس چپ شانزے تنگ آگئی ہوں میں تم سے... کبھی تو جھگڑا
مت کیا کرو...

ارے لو کیسے نا کرے جھگڑا... یہ تو اس کے خون میں شامل ہے... تائی امی کی زبان نے
شولے برسائے تھے.. می جان نے اسے ملا متی نظروں سے دیکھا تھا.
ماما پلیز.. وجی نے ماں کو روکنے کی کوشش کی..

میں نے کیا غلط کہا..؟؟؟ نجانے کن چوروں کا خون ہے.. ہمارے تو خاندان میں کسی کو
یہ عادت نا تھی...

ماما بس کریں نیچے چلیں آپ، وجی اپنی ماں بہن کو کہہ کر نیچے چلا گیا تھا...

چور... لیکن جاتے جاتے عینی نے چنگاری پھر سے بھڑکا دی تھی...

(مکمل ناول پڑھنے کے لیے فس بک پیج ناول ہی ناول لائیک کریں)

.....

مغرب ہونے والی تھی وہ بہت دیر سے چھت پے جانے والی سیرٹوں پے بیٹھی تھی۔ بچپن سے لے کہ آج تک یہ اس کی مخصوص جگہ تھی۔ وہ جب بھی پریشان یا اداس ہوتی تو یہاں آکر بیٹھ جاتی۔ شام کافی گہری ہوتی جا رہی تھی۔ سورج کی پسلی روشنی رات کی سیاہی کو نکلنے میں ناکام ہو رہی تھی۔ پرندے اپنے گھروں کی طرف لوٹ رہے تھے۔ اور اپنی سوچوں میں گم ہوتی جا رہی تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ کب اس گھر میں آئی، جانتی تھی تو صرف اتنا کہ جب ہوش سمجھالا تو خود کو اس گھر میں پایا۔۔۔ می جان۔۔۔ پایا۔۔۔ دادی اماں۔۔۔ تائی اماں۔۔۔ تایا ابو۔۔۔ وجی بھائی۔۔۔ عنیقہ اور اریزے کے ساتھ۔ سب نے اس پے بھر پور محبتیں نبھاور کیں۔ سوائے تایا اور تائی کے۔۔۔ دادی جان مضبوط اور روب دار شخصیت کی ملک تھیں۔ دادا جان کے بعد بھی ان کی حکمرانی یا روعب و دبدبے میں کوئی فرق نہیں پڑا بلکہ شخصیت میں پہلے سے زیادہ نکھار آگیا تھا۔ انہوں نے گھر، کاروبار، اپنے دونوں بیٹوں رضوان محمود اور حسان محمود اور اپنی اکلوتی بیٹی روبینہ کی زمینداری پوری ایمانداری سے اٹھائی۔ شادیوں ک فرائض بھی انہوں نے بڑی خوش اسلوبی اور سمجھداری سے ادا کئے۔ اپنے بیٹوں کے لیے اپنے بھائی کی دونوں بیٹیاں لی تا کے اپنے گھر کو خاندانی جھگڑوں سے

CLASSIC URDU MATERIAL

بچا سکیں۔ روبینہ کی شادی بھی ان ہوں نے خاندان میں کی تھی پر شادی کے بعد وہ اپنے شوہر اور اکلوتے بیٹے کے ساتھ لندن چلی گئیں۔ شروع میں وہ ہر سال آتی تھیں پھر آہستہ آہستہ یہ فاصلہ بڑھتا رہا۔ لیکن دادی امی کے لیے یہی کافی تھا کہ ان کے تینوں بچے اپنے زندگی میں خوش و خرم تھے۔ پر خدا جانے ان کے گھر کو کس کی نظر لگ گئی۔ جب اچانک ایک دن حسان کہیں سے ننی سی گریا اٹھا لائے اور لا کے حنا کی گود میں ڈال دی جسے انہوں نے بنا کسی نوک جھوک کے سینے سے لگا لیا۔ ساری دنیا کو حیرت تھی حالانکہ حسان کو خود بھی اللہ نے بیٹی کی نعمت سے نوازا تھا۔ تو پھر کیوں وہ کسی بچی کو گھر لے آئے یہ بات دنیا والوں کو ہضم نہ ہوتی تھی کچھ لوگ تو یہاں تک کہتے کہ یہ حسان کا ہی کوئی گناہ ہے۔ جو باتیں لوگ گھر سے باہر کر رہے تھے وہی باتیں گھر میں بھی ہو رہی تھیں۔ تائی اماں اور تایا ابو کو بھی یہی لگتا تھا کہ یہ بچی حسان کی کسی حماقت کی نشانی ہے۔ اس لیے ان کو یہ بات بالکل نہیں منظور تھی کوئی سرک پے پڑی بچی ان کے گھر میں ان کے بچوں کے ساتھ پل کر ان کے بچوں کا حق کھائے۔ جبکہ حسان نہ صرف اسے گھر میں رکھنے پے بضد تھے بلکہ اس سے اپنا نام بھی دینا چاہتے مگر نہ دوسری صورت وہ اس گھر میں نہیں رہیں گئے۔ تایا ابو نے اپنی بیوی جو کے حنا کی بڑی بہن بھی تھیں ان سے بات کی تاکہ وہ سرک پے پڑی بچی کو وہیں پہنچھا دیں۔ بلکہ باتوں باتوں میں تائی امی نے اپنے دل کی بات

CLASSIC URDU MATERIAL

بھی بہن سے کہ ڈالی کہ یہ بچی کہیں حسان کی تو نہیں تھی وہ اسے اپنے سے دور کرنے
پے راضی نہیں ہے۔ لیکن حنا نے اس معاملے میں صرف اپنے شوہر کا ساتھ دیا۔ اور یہ کہہ
کر کے انہی اپنے شوہر پے پورا بھروسہ ہے پوری دنیا کا منہ بند کر دیا۔ لیکن وہ ایک بات
بھول گئی تھیں کہ شکست اکثر اپنوں کے ہاتوں ہی ہوتی ہے۔ دادی جن کے دباؤ میں آکر
اگرچہ بچی کو گھر میں رہنے کی اجازت مل

تھی پرتایا ابو اور تائی امی نے اسے دیکھنا تک گوارا نہیں کیا۔ لیکن باقی سب نے اسے کھلے
دل سے تسلیم کیا تھا۔ دادی جان نے بڑے پیار سے اسے شانزے نام دیا تھا۔ شانزے
بچپن میں بڑی خاموش طبیعت اور فرما بردار بچی تھی ہر کہنا مانا اس پے فرض تھا۔ جب کے
عنیقہ اس کی نسبت کافی جھگڑا لو اور طوفان بلا خیز تھی۔ یہ سب تیا اور تائی امی کے بے جا
لاڈ کا نتیجہ تھا۔ اور کیوں نہ ہوتا تیا جان سخی اتھے کے اپنی ثقافت پے آئیں ہاتم تائی کو بھی
مات دے دیں۔ ان کی عنایتوں اور کرام نوازیوں سے ہر شخص اپنا حصہ پورا پورا وصول کرتا
تھا۔ ان کے خزانے میں اگر کسی کے لیے کمی تھی تو اس ننھی جان شانزے کے لیے جو
انہیں ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ دستے شفقت دوئی کی بات انہوں نے کبھی اس سے دوپل
روک کر دیکھنا بھی پسند نہیں کیا تھا۔ ان کے خیال میں وہ گندگی کا ڈھیر تھی جس سے جینے
کا کوئی حق نہیں تھا اور وہ بڑے استحقاق سے ان کا سر نیم چرا بیٹھی تھی۔ ماں باپ کی

CLASSIC URDU MATERIAL

آنکھوں سے جھلکتی نفرت اور حکارت عنیقہ نے وراثت میں لی تھی یہی وجہ تھی کہ وہ بھی شانزے کو پسند نہیں کرتی تھی۔ لیکن وحی تو اس پے جان چھڑکتا تھا اس ک لیے تو وہ گریا تھی ہنسنے رونے والی۔ شرارتیں کرنے والی۔... شروعات میں حالات اتنے خراب نہ تھے اگرچہ تایا ابو اور تائی اماں کچھ خاص پسند نہ کرتے تھے پردادی جان کی وجہ وہ اس بات کا کھلم کھلا اظہار بھی نہیں کر سکتے تھے لیکن دادی جان کے انتقال کے بعد تو جیسے ہر حد پار ہو گئی تھی۔ وہ تایا اور تائی اور عنیقہ کی پرچھایوں سے بھی دور رہتی تھی پر شعور کی آگاہی نے اس کے ڈر و خوف کو مقابلے کی راہ دکھا دی تھی اور یہی وجہ تھی کہ شانزے کی زبان اور دل میں کڑواہٹ بھر گئی تھی جسے می جانی.. بابا اور اریزے مل کہ بھی ختم نہیں کر پا رہے تھے۔ نہ جانے کتنی دیر وہ اس طرح ہی ماضی کی ستمزفیوں میں گم رہتی جب اریزے نے اسے آواز دی۔

شانی...

شانی... شانی... کون سا چلہ کاٹ رہی ہو یا ر...

شانی...

کیا ہے.. شانزے نے کچھ چڑتے ہوئے نیچے جھانک کر کہا.. سخت چڑ تھی اسے نام بگڑنے سے پر اریزے جب بھی موڈ میں ہوتی تو وہ ایسے ہی اس کا نام بگاڑتی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جلدی نیچے آؤ تمہیں کچھ دکھانا ہے...

اوہو۔ آرہی ہوں ذرا تو صبر کرو ہمیشہ ایسے چلاتی ہو جیسے قارون کا خزانہ مل گیا ہو۔۔۔ پر ملتی کیا ہے تائی امی کی ڈانٹ... شانزے نے منہ بناتے کہا۔ پر اریزے کو دیکھ کر وہ ٹھٹک گئی وہ کچھ گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی تمہیں کیا ہوا ایسے منہ کیوں بنایا جیسے اس بدتمیز یوسف کو دیکھ لیا ہو۔ اریزے نے اس کے سامنے موبائل کیا... تو کیا کروں اس کا دس بار دیکھا ہے۔ شانزے نے چڑتے ہوا کہا، تم چھپ کرو گی دو منٹ میں تمہیں موبائل نہیں یہ وڈیو دکھا رہی ہوں۔ اور ویڈیو دیکھ کے شانزے کو لگا کا اس کی نسوں میں خون کی جگہ غصہ ڈور رہا ہے وہ بھی ۱۰۰۰ کلو میٹر پر سیکنڈ کی سپیڈ سے۔ شانزے نے اپنا پرس اٹھایا اور باہر کی طرف چل دی جب کے اریزے اسے آوازیں دیتی رہ گئی۔

.....

کھیلنے میں مصروف تھا لیکن ہر بار ایک خاص IGN پے XBOX یوسف کافی دیر سے پوانٹ پے جا کے وہ اپنی گاڑی الٹا رہا تھا۔ عثمان جو کافی دیر سے یہ سب نوٹ کر رہا تھا بلا آخر پوچھنے لگا۔ کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ۔...

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا مسئلہ بھائی۔؟ یوسف نے سکریں سے نظر ہٹائے بغیر جواب دیا۔

یہ میں نے سوال کیا تھا شاید.... عثمان نے سیدھے ہوتے پوچھا۔

ہاں بھائی.... پر کیوں کیا تھا۔ تبھی یوسف نے ایک بار پھر کارالٹادی تھی۔ سکریں پے نظر آنے والی گاڑی اب آگ کی نظر تھی۔

سی..... اس پوچھا..... عثمان نے سکریں کی طرف اشارہ کیا۔

کچھ نہیں بھائی بس ایلے ہی موڈ خراب ہے۔ یوسف برابر میں بیٹھتے بولا۔ کیوں موڈ خراب ہے میرے شیر کا؟؟؟ اوہو بھائی آج کے بعد نہ مجھے یہ شیر نہ کہنا۔ یوسف کا انداز چڑ جانے والا تھا۔ کیوں یار ایسا کیا ہوا ہے؟ عثمان نے نہ سمجھنے والے انداز میں پوچھا اصل میں وہ کنفیوز تھا کیونکہ وہ ہمیشہ سے یوسف کو ایلے ہی بولانے کا عادی تھا اور اس سے پہلے یوسف نے کبھی مانا نہیں کیا تھا۔ کیوں یار ہوا کیا ہے عثمان نے پھر سے پوچھا اتنا تو وہ اندازہ کر چکا تھا کہ کوئی بات ضرور ہے۔ بھائی کتا ہو یا شیر کیا فرق پڑتا ہے رہے گا تو جانور ہی نہ۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔ یوسف نے اتنی معصومیت سے پوچھا کہ عثمان اپنی ہنسی کو روک نہ پایا۔

بھائی.... یوسف نے منہ بنایا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تو اور کیا کرو اچھا ویلے یہ بتایا کس نے ہے تمہیں مرچوں والی نے؟ یوسف کی خاموشی نے اس کا جواب دے دیا تھا۔ یار پہلے تو تم یہ بتاؤ کہ تم دونوں پڑھنے جاتے ہو یا لڑنے؟ دیکھو بیٹا میرا خیال ہے اب تم دونوں کو صلح کر لینی چاہیے اگر ایسے لڑتے رہے تو محبت ہو جائے گی تم لوگوں کو.....

واٹ؟ محبت وہ بھی اس شانزے حسان سے؟ نہ ممکن... جانے ہیں وہ دنیا کی آخری لڑکی بھی ہوئی تو میں اس سے شادی کرنے سے بہتر میں مرنا پسند کروں گا۔ جانے ہیں جس لڑکی سے مجھے پیار ہو گا نہ وہ اس دنیا کی سب سے حسین لڑکی ہو گی۔ اور جب وہ میری طرف دیکھی گی تو ہوا میں خوشبو پھل جائے گی۔ جب وہ بولے گی تو آسمان سے بارش برے گی۔ جب وہ ہنسے گی تو ہوا میں پھول بھکر جائیں گے۔ آس پاس بیٹھے لوگ غائب ہو جائیں گے.....

اور پتا نہیں کیا کیا ہو گا.... لیکن سب بہت بہت حسین ہو گا....

اور شانزے....

اس کو دیکھ کر جانے ہیں کیسا لگتا؟ جیسے ہم دونوں میدان جنگ میں ہوں فل اصلے سے لیز۔ جیسے ہر طرف گولیاں چل رہی ہوں۔ بم بلاسٹ کا دہواں ہر طرف پھلا ہو۔ آس پاس کی پوری دنیا غائب ہو۔ اور اگر کوئی ہو تو صرف میں اور وہ ایک دوسرے پے پسٹل

CLASSIC URDU MATERIAL

تائے۔ جس نے پہلے گولی چلائی وہ جیت گیا۔۔۔ وہ اپنی دھن میں مگن بول رہا تھا جب عثمان کی آواز نے اس سے خیالی دنیا سے باہر نکالا۔

دیکھو یوسف تم میرے چھوٹے بھائی اور اس لہز سے تمہیں سمجھانا میرا فرض ہے..... دیکھو بیٹا یہ یاد رکھنا ہنسی مذاق مستی اپنی جگہ ضرور کرو لیکن یہ خیال رکھو کہ اس سے کسی کی دل آزاری نہ ہو اور نہ اپنے دل میں کسی کے لیے نفرت کے جذبات رکھو یہ نفرت ہی ہے جو اچھے خاصے انسان کو جانور بنا دیتی ہے۔ یہ نفرت ہی جو آپ کے شعور کو مات دے کر انتہائی گہرائیوں میں پہنچا دیتی ہے۔ اور جب تک آپ اس سب سے باہر نکلتے ہو سب ختم ہو جاتا ہے۔

بھائی آپ اتنا سیریس کیوں ہو رہے ہیں.....؟؟؟؟؟ وعدہ....!!! میں ایسا کچھ نہیں کروں گا جو میرے لیے آپ کے لیے یا ہماری فیملی کے لیے شرمندگی کا باعث بنے.... ڈیٹس لائٹ مائی گڈ بوائے....

ویلے میں ایک بات سوچ رہا تھا۔ عثمان نے اس کے سر میں ہاتھ پھیرتے کہا.... کیا بھائی... یوسف نے اس کی گود میں سر رکھتے پوچھا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

یہی کہ دنیا تو تمہیں شانزے بھی بھلوا دیتی ہے۔ نہیں؟ عثمان نے اپنے بھائی کے چہرے پر بھکرے رنگ بڑے غور سے دیکھے تھے۔

بھائی آپ کو۔ کیا ہو گیا ہے؟ کیوں بار بار اس چڑیل کا نام لیتے ہیں...

بری بات ابھی کیا سمجھایا ہے تمہیں... اوہو بھائی... اتنا تو چلتا ہے...

آپ نہیں جانے اسے.... ایک چھوٹا سا مزاق کیا تھا... سوری بھی کیا اس کے لیے لیکن نہیں... عجیب بد دماغ لڑکی ہے جو منہ میں آتا ہے بولتی جاتی ہے۔ دیکھو کسی لڑکی کے بارے میں ایسے بات نہیں کرتے۔ اور وہ بھی تب جب وہ میری چھوٹی سی کیوٹ سی بھابھی ہو عثمان نے معصوم منہ بنا کے بولا اور تبھی پاس پڑا تکیہ یوسف نے کچ کے اس مارا لیکن عثمان نے بڑے آرام سے اسے کچ کر لیا تھا۔ اب دونوں چھوٹے بچوں کی طرح بھاگ رہے تھے۔

عثمان بھاگتا ہوا ماما کے پیچھے چلا گیا۔ ماما آپ ہٹ جائیں آج آپ بچ میں نہیں آئیں گی۔ یوسف نے اس پکڑنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ہوا کیا ہے یوسف بتاؤ تو ماما جو اپ تک پوری صورتحال سے ناواقف تھیں پوچھنے لگی۔ ارے بیگم یہ دونو بھائیوں کا معملا ہے میرا خیال ہے آپ بچ میں نا آئیں۔ حسین صاحب جو اخبار میں گم تھے۔ اب اخبار رکھتے ہوئے بولے۔ تمہنک یو پاپا یوسف نے باپ کو تشکر نگھاؤں سے دیکھا جبکہ ماما اب تک عثمان

CLASSIC URDU MATERIAL

کے سامنے کھڑی تھیں۔ ماما آپ ہمیشہ بھائی کی سائیڈ لیتی ہیں۔ اس گھر میں کوئی نہیں جو مجھ سے پیار کرتا ہو۔ وہ کسی روٹھے بچے کی طرح زمین پر بیٹھ گیا تھا۔ عثمان نے پیار سے اس کے گلے میں بازو ڈالی۔ یہ تو ہے، کیوں کے ہم تمہیں ڈسٹنبیں سے جولائے تھے۔ پاپا دیکھیں نایوسف نے رونے والا منہ بنایا۔ اور عثمان نے بڑے پیار سے اس کی پیشانی چومی اور ان دونوں کا قہقہہ فضا میں گنجا۔ جس میں ان کے ماما پاپا نے بھی بھرپور ساتھ دیا تھا۔

تبھی باہر سے شور کی آواز آئی، یوسف کو آواز جانی پہچانی لگی وہ باہر کی طرف لپکا۔ میڈم روک جائیں آپ ایسے اندر نہیں جا سکتی۔ گارڈ نے وارن کیا۔ کیوں اندر کیا دار بندے رہتے ہیں جو مجھے کھا جائیں گے؟ اس نے اپنی شولا برساتی نظروں سے گارڈ کو دیکھا۔ دیکھئے میڈم صاحب ایسے ہر کسی سے نہیں ملتے۔ اگر آپ نے مجبور کیا تو ہمیں گھر سے باہر نکالنا پڑے گا۔ اچھا دیکھتی ہوں کون روکتا ہے وہ کہتی آگے بڑھی تھی کہ یوسف کو دیکھ کے روک گئی۔

- جب کے یوسف شانزے کو دیکھ کے حیران پریشان تھا۔ اتنا تو وہ جانتا تھا کہ وہ ان لڑکیوں میں سے نہیں جو ڈر جائیں پر وہ اس کے گھر پہنچ جائے گی یہ بات اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی۔ پیروں سے زمین کا نکلنا کیا ہوتا ہے آج اس نے محسوس کیا۔

شانزے تیزی سے اس کی طرف آرہی تھی۔

تمہارا دماغ ٹھیک ہے تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟ یوسف اس پر چلایا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

میرا دماغ ٹھیک ہے اور تمہارا میں کرنے آمی ہوں.. شانزے نے برابر سے جواب دیا اور
بیگ میں کچھ تلاش نے لگی...

دیکھو یہ میرا گھر ہے، یہاں کوئی سین کریٹ مت کرو۔ یوسف نے اس کی بازو پکڑ کے
کھنچا..

اچھا اور تم... اور تم جو مرضی کرتے پھر ہاں... شانزے ایک جھٹکے سے اپنی بازو چھوڑائی
تھی..

کیا کیا ہے میں نے؟؟ یوسف نے پریش ہوئے پوچھا....
شکل تو ایسے بنا رہے ہو جیسے کچھ جانے نہیں... شانزے نے اپنا فون اس کے سمانے
کرتے ہوئے کہا....

جاں اب سکریں پے ان کے جھگڑے کی وڈیو چل رہی تھی...
یوسف نے اس کے ہاتھ سے فون لینا چاہا لیکن تبھی شانزے نے اس سے دھکا دیا...
کیا بد تمیزی ہے... یوسف چیخا تھا... ماما پاپا اور عثمان سب لان میں آگے تھے...

CLASSIC URDU MATERIAL

اوہ - تو اب ایک بدتمیز مجھے بتائیے گا کہ بدتمیزی کیا ہے... تم اس قدر گھٹیا اور چھوٹے انسان ہو میں نے سوچا نہیں تھا.... اپنی نام نہاد عنہ کی خاطر تم اتنے گرجاؤ میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

منہ کھولنے سے پہلے سچ کیا ہے یہ جان لو... یوسف نے اس سے وارن کیا تھا..

سچ کیا ہے میں دیکھ چکی ہوں... تمہیں کیا لگتا ہے تم جو چاہے کرو کوئی تمہیں روکے گا نہیں... وہ اور لڑکیاں ہیں جو تمہارے ساتھ پھرنا اور اپنا نام جوڑنا چاہتی ہیں.. ان کے ساتھ پھر پھر کے تم لڑکیوں کی عزت تک کرنا بھول گئے ہو....

یہ سب کیا ہو رہا ہے عثمان پاپا نے فکر مندی سے پوچھا... پاپا، آپ روکیں میں دکتا ہوں۔ عثمان جو کچھ معمولاً سمجھ رہا تھا پاپا کو تسلی دیتا آگے بڑھا....

شانزے کیوں سب کے سامنے اپنا تماشا بنا رہی ہو... اب کی بار یوسف کی آواز میں منت تھی...

میں صرف اپنا نہیں بلکہ تمہارا بھی تماشا بنا رہی ہوں... اور ویلے بھی تمہیں تو اچھا لگتا ہے نہ تماشا کرنا تو پھر آج اتنا پریش کیوں ہو رہے ہو... لیکن یہ تمہارا قصور نہیں ہے... قصور تمہاری پرورش کا ہے...

CLASSIC URDU MATERIAL

بس.... یوسف خود پے قابو نہیں رکھ پایا اور اس کا ہاتھ اٹھ گیا...

اس سے پہلے کے شانزے کو یوسف کا اٹھا ہاتھ لگتا۔ عثمان نے اس کا ہاتھ پکڑ کے جھٹکا تھا۔ بروقت وہ ان دونوں کے پاس نہ پہنچا ہوتا تو اللہ جانے کیا ہوتا... حسین صاحب اپنے بیٹے کا یہ روپ دیکھ کے دنگ رہ گئے تھے.. جب کے ماما کا ہاتھ خوف کے مارے ابھی تک منہ پے تھا... اور شانزے ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹ گئی تھی...

تمہیں... تمہیں تو میں چھوڑوں گا نہیں.. سمجھتی کیا ہو خود کو.. وہ دوبارہ اس کی طرف بڑھا تھا۔

بس بہت ہو گیا تماشا... عثمان نے اس بازو سے پکڑ کے کھنچا... حد کر دی ہے تم لوگوں نے چھوٹے بچوں کی طرح لڑنا یہی سکھا ہے تم لوگوں نے... اپنی لڑائی میں میں اپنے ماں باپ تک کو نہیں بخشا... عثمان نے ان دونوں کی طرف اشارہ کیا۔

کوئی مجھے بتائے گا یہ سب کیا ہو رہا ہے..؟؟ حسین صاحب جو بہت دیر سے سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ بلا آخر پوچھ بیٹے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

پاپا میرا خیال ہے اندر چل کے بات کرتے ہیں.. عثمان نے گارڈز کی وجہ سے کہا۔ لیکن پاپا نہ جانے شانزے کے چہرے میں کیا ڈھونڈھنے میں مصروف تھے کہ عثمان کی بات کا جواب بھی نہ دے پائے۔

ٹھیک ہے نہ پاپا..؟؟ اس نے دوبارہ پوچھا..

ہاں!! ہاں ٹھیک ہے.. آئیٹس پاپا اندر چلتے ہیں... حسین صاحب نہ جانے کہاں گم تھے عثمان نے شاید ان کی کیفیت جان لی تھی تبھی اپنی بات دہرائی تھی۔

نہیں میں ٹھیک ہوں... شانزے نے ہونٹوں پر زبان پھیری...

بلکہ میرا خیال ہے میں چلتی ہوں.. شانزے نے شرمندگی اور گھبراتے ہوئے کہا..

بھائی میں نے کچھ کیا ہی نہیں ہے۔ میرا نہیں خیال کے بات کرنے کی کوئی ضرورت ہے... یوسف نے قدرے جھنجھلاتے ہوئے کہا..

اچھا...؟؟؟؟؟ میرا خیال ہے کہ میں نے آپ دونوں سے رے نہیں مانگی۔ عثمان نے اسے گھور کر دیکھا اور اندر کی طرف بڑھ گیا...

شانزے نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی پیروی کرتی گھر کے اندر داخل ہوئی...

CLASSIC URDU MATERIAL

اس کا غصہ غائب ہو چکا تھا اور اس کی جگہ نادامات اور شرمندگی نے لے لی تھی۔ تبھی ملازمہ پانی لے کے آئی عثمان نے شانزے کی طرف پانی کا گلاس بڑھایا۔ بیٹا پانی پی لیں آپ۔ اس کی آواز اتنی نرم تھی کہ شانزے کو رونا آنے لگا۔ خود پے قابو رکھنے کے لئے وہ ایک ہی گھونٹ میں پانی پی گئی تھی...

سب اپنی اپنی جگہ خاموش تھے۔ اور آخر کار اس خاموشی عثمان نے ہی توڑا تھا۔ شانزے مجھے بتائیں کیا بات ہے...

شانزے ساری بات عثمان کو بتائی۔ اور اسے وہ وڈیو بھی دکھائی جو یونیورسٹی کے پیج پر اپلوڈ کی گئی تھی۔

عثمان نے یوسف کی طرف دیکھا... بھائی پلیز ایسے نہ دیکھیں میرا یقین کریں یہ میں نے نہیں کیا...

تو پھر کس نے کیا ہے یہ...؟؟؟ عثمان کی آواز میں ناراض گی واضح تھی۔ بھائی میں نے سچ میں کچھ نہیں کیا ہے...

CLASSIC URDU MATERIAL

ماما... پاپا... آپ لوگ بھی... وہ کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن حسین صاحب کو دیکھ کر چپ کر گیا... ان کی آنکھوں میں عجیب حیرانگی تھی... ماما کے چہرے پر ایک عجیب سی کشمکش تھی...

وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اپنی صفائی میں کیا کھ... تبھی عثمان کی آواز آئی.. دیکھو شانزے میں شرمندہ ہوں اپنے بھائی کی حرکت پر۔ میرے بھائی کی وجہ سے جو تکلیف تمہیں یا تمہارے گھر والوں کو ہوئی اس کے لیے میں معافی مانگتا ہوں.. نہیں بھائی پلیز میں کچھ نہیں کیا ہے... یوسف اب کی بار سچ میں ترپا تھا... لیکن جن نظروں سے عثمان نے اسے دیکھا تھا وہ اسے چپ کرا گیا تھا..

نہیں بھائی پلیز مجھے شرمندہ نہ کریں... شانزے کی جھکی ناظرین مزید جھک گئیں تھی.. غلطی میری ہے مجھے اس طرح یہاں آکر آپ سب کو ایسے پریشان نہیں کرنا چاہیے تھا... میری وجہ سے آپ لوگوں کا جو دل دکھا میں اس کیلئے معذرت چاہتی ہوں....

نہیں بیٹا ہمیں کوئی پریشانی نہیں ہوئی.. جواب اس بار پاپا کی طرف سے آیا تھا..

میں چلتی ہوں اب.. وہ جانے کے لئے اٹھی تھی جب حسین صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا کچھ دیر کے لئے شانزے دنگ رہ گئی تھی.. نہ جانے کیوں اس وقت اس سے

CLASSIC URDU MATERIAL

اپے بابا جانی شدت سے یاد آئے تھے حسین صاحب میں سے کچھ ویسی ہی خوشبو آئی تھی... میں چلتی ہوں آنٹی شانزے آگے ہو کر ملی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی...

سنو بیٹا... اس سے پہلے کے وہ دروازے سے نکلتی پایا کی آواز پے روک گئی...

جی انکل...؟؟؟ شانزے نے روک کے پوچھا...

تمہارے ماں باپ کا نام کیا ہے...؟؟؟ حسین کے اس سوال پے کمرے کھڑے تینو لوگ حیران تھے سوائے شاہینہ بیگم کے...

جی میرے بابا کا نام حسان... اور می جانی کا نام حنا ہے.. شانزے نے کچھ جھجھکتے ہوئے بولا...

اوہ.. اچھا... شانزے کو ان کے انداز سے لگا جیسے ان کی تلاش ختم ہو گئی ہے.. پر کچھ پوچھنے کی ہمت نہیں کر پائی...

عثمان بیٹا ٹائم کافی ہو رہا ہے... آپ شانزے کو گھر چھوڑ آئیں...

جی پایا... عثمان کہتا باہر نکل گیا تھا جبکہ شانزے اس کے پیچھے چل پڑی تھی حالانکہ دل ماننے کے لئے راضی نہ تھا پر اب مزید کوئی سین کریٹ نہیں کرنا چاہتی تھی... جبکہ

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف کی حالت شانزے سے زیادہ خراب تھی... اس کے غصے کی جگہ اب نفرت نے لے لی تھی... جس کی لپٹیں اتنی زیادہ تھیں کہ اس کی آنکھیں لال کر گئیں تھیں...

.....
شانزے گھر میں داخل ہوئی تھی.. کہ تائی اماں کی آواز آئی آگئی پروفیسر فی صاحبہ...

پوچھ سکتی ہوں کس کے ناک میں دم کرنے گئی تھیں...؟

تائی اماں کی آوازیں پورے گھر میں گنج رہی تھیں۔

شانزے نے ان کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور سیدھا اپنے کمرے میں آگئی...

کہاں گئیں تھیں تم...؟؟؟ اریزے فی پریشان ہوتے ہوئے کہا...

یوسف کے گھر، اس نے اتنے آرام سے کہا جیسے کہ وہی ہو.. برابر والے گھر...

شانزے تم پاگل ہو گئی ہو؟ کیا ضرورت تھی تمہیں اس کے گھر جانے کی.. کیا سوچتے

ہوں گئے وہ لوگ...

اریزے پلیز ابھی نہیں... اس وقت کوئی نصیحت نہ کرنا... وہ منہ پے چادر ڈال کی لائیٹ

گئی تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL

جب کے اریزے نے اسے بے بسی سے دیکھا تھا....

.....

عثمان شانزے کو چھوڑ کر واپس آیا تو یوسف کو اپنا منتظر پایا..

بھائی میری بات... اس سے پہلے کے وہ مزید کچھ کہتا عثمان اپنے کمرے میں چلے گئے تھے...

جس کا مطلب تھا وہ اس سے بات نہیں کرنا چاہتا اور یہ بات یوسف کے لیے تکلیف دہ تھی کیوں کے آج سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔ تبھی وہ اس کے پیچھے گیا۔
بھائی پلیز مجھے ایک بار اپنی بات مکمل کرنے کا موقع تو دیں...

کیا موقع یوسف... میں نے کہا تھا تمہیں... ہر قدم پے میں نے تمہی سمجھایا... عثمان بہت غصے میں تھا اس کی آواز جو کبھی کمرے سے باہر ناگئی تھی آج گھر کی دیواریں تک ہلا گئی تھی...

بھائی میں نے کچھ نہیں کیا پروم...

میرا یقین کریں میں نے کچھ نہیں کیا نا میں یہ جانتا ہوں کہ اس سب میں کس کا ہاتھ

..ہے

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف کی شکل پے صاف لکھا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے.. تبھی عثمان نے اس کے بالوں میں ہاتھ پہرا...

میں جانتا ہوں... پر تم کیسے ثابت کرو گے اس سب میں تمہارا کوئی رول نہیں ہے... مجھ گسایہ نہیں کے تم لوگ لڑتے ہو... گسا اس بات کا بھی نہیں کے شانزے کو یہاں تک آنا پڑا... گسا اس بات کا ہے کہ ایک لڑکی کا تماشا بنا جس میں میرے بھائی نام آ رہا... تم جانے ہو کیسے کیسے کمٹس تھے اس وڈیو پے... عثمان نے اپنا سر ہاتوں میں پکڑا تھا... آپ مجھے پے بھروسہ رکھیں میں ثابت کار دوں گا کہ میں نے کچھ نہیں کیا۔ میں سب ٹھیک کر دوں گا بھائی... ٹھیک ہے... عثمان نے مختصر جواب دیا۔

یوسف نے اس کی طرف مسکرا کے دیکھا تھا لیکن عثمان کے چہرے پے اس سے کوئی بدلاؤ نظر نہیں آیا تھا۔

لیکن فلحال اس کے لیے اتنا بہت تھا کہ اس کا بھائی اس سے بات کر رہا تھا... چلو کھانا کہتے ہیں عثمان کہتا آگے بڑھ گیا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

میرا وعدہ ہے بھائی میں خود کو بے قصور ثابت کر کے رہوں گا.... جو میں نے کیا نہیں میں
اس کی سزا نہیں کتوں گا...

اور مس شانزے حسان تمہارے دن تو ہوئے پورے....

تم نے میرے بھائی کو تکلیف دی ہے... میں تمہیں دوں گا...

کل سورج شاید تمہاری زندگی میں آخری بار چمکے گا....

اور وہ فون پے کل کے بارے میں کسی کو انسٹرکشن دیئے لگا....

.....

شانزے کہاں تھیں تم... صبا نے اس کے برابر میں بیٹھتے ہوئے کہا.

کہیں نہیں بس ذرا لائبریری تک گئی تھی.... شانزے نے اس کا جواب دیتے بک
کھولی....

میں ابھی کی بات نہیں کر رہی تھی پچلے کچھ دنوں کی بات کر رہی تھی. کوئی آتلاپتہ ہی
نہیں تمہارا....

سب ٹھیک تو ہے نا... صبا نے شانزے کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں سب ٹھیک ہے.... کیوں کیا ہوا؟؟؟

تم آج چار دن بعد یونیورسٹی آئی ہو۔ اور وہاں یوسف کا بھی کچھ پتہ نہیں ہے... صبا نے اسے اپ ڈیٹ کیا تھا...

تو میں کیا کروں... بہت ڈھیٹ ہے مرے گا نہیں ڈونٹ واری...

حد ہے شانزے... غصہ اپنی جگہ لیکن تم غصے کی انتہا پی جا پہنچی ہو۔ بلکہ تم غصے میں پاگل ہو گئی ہو... صبا نے تاسف سے اس کو دیکھا۔ لیکن کوئی جواب نہ ملا۔

تم نے وہ وڈیو دیکھی جو فیس بک کے پیج پر اپلوڈ ہوئی تھی.. صبا نے پھر سے بات شروع کی...

ہاں دیکھ لی... اور اس کو سبق بھی سیکھا دیا... شانزے کے سکون میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

واٹ... کیا کیا تم نے؟؟؟ صبا کے لئے یہ نیوز سچ میں نئی تھی وہ حیران ہوئی۔

وہی جس کا وہ حقدار تھا... شانزے نے ساری بات اسے بتائی...

تمہیں احساس ہے تم نے کیا کیا ہے... صبا نے حیران ہوتے پوچھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں !! جو اس نے کیا میرے ساتھ اس کا تیسرا حصہ بھی نہیں تھا... میرا مذاق بنا دیا جانتی ہو کتنے لوگوں نے وہ وڈیو دیکھی۔ کیسے کیسے کمینٹ آئے۔ شانزے کے چہرے پے دکھ کے اثرات صاف دکھائی دے رہے تھے..

لیکن پھر بھی تمہیں اس طرح اس کے گھر نہیں جانا چاہیے تھا... اور اگر گئیں ہی تمہیں تو بات کر سکتیں تمہیں... ایسے اس کے ماں باپ کو بیچ میں لا کے کیا ہو گا...

میں مانتی ہوں مجھے یوں اس کے گھر نہیں جانا چاہیے تھا.. پر اس وقت مجھے جو ٹھیک لگا میں نے کیا اور ویسے بھی ان امیر لوگوں کو اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا... شانزے نے کتاب میں دیکھتے ہوئے بولا۔

اس سب سے کیا فائدہ ہو گا شانزے.. بات بڑھتی جا رہی ہے.. پہلے مذاق تھی پھر نوک جھوک ہوئی... پھر لڑائی بنی... اور اب.. اب تو یہ دشمنی بنتی جا رہی ہے... پلیز سب کو یہیں روک دو ایسا نا ہو تمہیں کوئی نقصان اٹھانا پڑے صبا نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی...

دیکھو شانزے میری بات ہو سکتا ہے تمہیں بری لگے پر یہ بات جتنی لمبی جائے گی.. اتنی ہی باتیں بنتی جائیں گی ہم یہاں

CLASSIC URDU MATERIAL

پڑھنے آئیں ہیں... کسی کو ہرانے یا لڑنے نہیں... یہ کس ریس کا حصہ بن رہی ہو تم؟ یہ
تمہارے خواب نہیں تھے،

کیا ہوا میری بات بری لگی کیا؟ صبا نے خاموش بیٹھی شانزے کو پوچھا....
نہیں تو... شانزے اپنا سر جھکا لیا تھا...

تو پھر؟

تم ٹھیک کہہ رہی ہو اس نے زمین کو گھورتے جواب دیا...
گڈ گرل!! چلو کینٹین چلتے ہیں زارا اور مہک ہمارا انتظار کر رہی ہیں۔ صبا نے مسکرا کے کہا
اور وہ دونوں کینٹین کی طرف چل دیں۔

کیا بات ہے آج کل آپ بہت چپ ہو گئے ہیں... شاہینہ بیگم چائے میز پر رکھتے ہوئے
بولیں۔ حسین صاحب شانزے والے حادثے کے بعد سے کچھ چپ تھے۔ اگرچہ انہوں نے
یوسف اور عثمان دونوں کو مطمئن کر دیا تھا۔ پروہ شاہینہ بیگم تھی ان سے کچھ چھپانا
مشکل ہی نہیں نہ ممکن بھی تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

اتنے سالوں کی رفاقت نے ان دونوں کو ہی یہ شرف بخشا تھا کہ بنا کہے ایک دوسرے کے دل کا حال جان لیتے ہیں۔

نہیں ایسا تو کچھ نہیں ہے۔ حسین صاحب نے بات بنا ئی... میں جانتی ہوں آپ شانزے کو لے کے پریشان.. اس کی شکل بہت حد تک زینب سے ملتی ہے... اس لئے نہ... شاہینہ بیگم ان کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولیں... جبکہ حسین صاحب چونک گئے تھے... بنا کہے بھی وہ ان کے دل کا راز جان گئی تھیں، یہ بات تو انہوں نے خود سے بھی نہیں کی تھی... کیا ہوا حیران کیوں ہو رہے ہیں... انہوں نے چائے دیتے ہوئے کہا۔ شانزے کو دیکھ کے مجھے بھی ایک پل ایسا لگا جیسے زینب ہے... آپ معاف کیوں نہیں کر دیتے اسے اتنے سال ہو گئے ہیں.... اتنے سالوں سے جو بات دل میں تھی بلا آخر زبان پے آہی گئی تھی۔ انہوں نے بڑی آس سے دیکھا تھا جیسے آج حسین انھیں نہ نہیں کہیں گئے....

معاف کر دوں...؟؟ کس بات کے لئے...؟؟ اس لیے کہ اس نے اپنا نقصان کیا؟؟ حسین نے دکھ سے شاہینہ کی طرف دیکھا تھا... کتنا سمجھایا تھا اسے.. وہ میرے دل کا ٹکڑا تھی.. بے انتہا محبت کی تھی میں نے اس سے۔ کبھی چھوٹی سی چھوٹی بات کے لئے میری

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں کا انتظار کرتی تھی اور اتنے بڑے فیصلے میں میری ہاں کا انتظار نہیں کیا۔ حسین کے چہرے سے ان کے اندر کی اذیت صاف ظاہر ہو رہی تھی۔ اتنے سالوں کی خاموشی آج ختم ہوئی تھی۔

اتنے سال ہو گئے ہیں اس بات کو آپ بھول کیوں نہیں جاتے؟؟ شاہینہ نے التجا کی...
کیسے بھول جاؤں؟ کیسے بھول؟ کہ وہ مجھے چھوڑ کے چلی گئی...

کیا ایک بار... ایک بار وہ بات نہیں کر سکتی تھی.... لڑتی جھگڑتی اور اپنی بات منوالیتی
جیسے ہمیشہ منواتی تھی پر ایسے چپ چاپ گم نہ ہو جاتی... تمہیں کیا لگتا ہے اتنے سالوں
میں نے اس کبھی یاد نہیں کیا؟؟ کیا... بہت یاد کیا... اپنی ہر سانس کے ساتھ... تو
کیا اس کو کبھی میری یاد نہیں آئی... حسین اس وقت شدید تکلیف سے دوچار تھے اور
شاہینہ سے بہتر کون جان سکتا تھا...

ایک بار صرف ایک بار کیا پرانی باتوں کو بھول نہیں سکتے۔ میں جانتی ہوں آپ نے کب کا
اسے معاف کر دیا ہے پر... یہ بات آپ ماننا نہیں چاہتے... صرف ایک بار دماغ سے نہیں
دل سے سوچیں...

CLASSIC URDU MATERIAL

حسین صاحب نے کسی شکست خور انسان کی طرح ان کی طرف دیکھا تھا... تم ٹھیک کہتی ہو.. اب مجھ سے اور ناراض نہیں ہوا جاتا پھر زندگی کا کیا بھروسہ ایسا نہ ہو کے میں اس سے دیکھے بنا...

اللہ نہ کرے کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ... شاہینہ نے ان کی بات کاٹی آپ اس سے ڈھونڈیں ہم خود جا کر اسے، گھر واپس لے کے آئیں گے.. شاہینہ بیگم نے گھٹنے پے رکھے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔ اور ان کے ہاتھ پے حسین صاحب نے اپنا دوسرا ہاتھ رکھا جو اس بات کی نشاندہی تھا کہ وہ ان کے فیصلے پے رضامند ہیں۔
جواباً شاہینہ بیگم ان کی طرف دیکھ کے مسکرائی تھیں..

بھائی جان آپ یہاں... آفس میں... میم کلثوم حسین صاحب کو دیکھ کر احترام میں کھڑی ہوئی تھیں وہ سچ میں حیران تھیں کیوں کے آج تک وہ کبھی ان کے آفس نہیں آئے تھے۔ مس کلثوم حسین صاحب کی چھوٹی بہن ہیں اور یوسف کی پھوپھو ہیں یہ بات یونیورسٹی میں صرف وہی لوگ جانتے ہیں جن سے ان کے فیملی ٹرمز ہیں۔ اس کی ایک بہت بڑی وجہ میم کلثوم کا یوسف کے ساتھ پیش آنے والا رویہ ہے۔ وہ اتنا ہی عام ہے جتنا وہ کسی دوسرے سٹوڈنٹ کے ساتھ رکھتی ہیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL

بیٹھو بیٹھو... حسین نے آگے بڑھ کر بہن کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

بھائی جان سب خیریت ہے؟ میم کلثوم ان کی اچانک آمد پر کچھ پریشان بھی تھیں وہ اتنا تو جانتی تھیں کہ کوئی بات ضرور ہے۔ ورنہ حسین ایسے کبھی ان کے آفس نہ آتے۔ آپ چائے لیں گئے یا کافی؟ انہوں نے اپنے بھائی کی کشمکش کو کم کرنے کے لئے پوچھا۔

ہاں!! کیا کہہ رہی تھیں۔ دراصل حسین صاحب اپنے خیالوں میں مگن تھے انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا بات کہاں سے شروع کریں۔

بھائی آپ چائے لیں گئے یا... کچھ بھی.. حسین نے بات کاٹے ہوئے کہا.. یہ تو صاف ظاہر تھا کہ وہ ان سے ملنے نہیں آئے اور نہ ہی کسی اور بات میں کوئی دلچسپی ہے۔ لیکن کلثوم کے لئے پریشانی کی بات یہ تھی کہ وہ آنے کا مقصد نہیں جان سکیں تھیں اور فلحال وہ کوئی سوال کر کے انہیں مزید الجھانا نہیں چاہتی تھیں۔ انہوں نے فون کر کے چائے لانے کا کہا۔

کچھ ملے خاموشی سے ایسے ہی نکل گئے اور تبھی چائے بھی آگئی۔ انہوں نے کپ بھائی کو دیا..

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے .. شانزے کو جانتی ہو تم ؟؟ کلثوم کا چائے کی طرف بڑھتا ہاتھ روک گیا تھا۔
صرف اس ایک نام نے انہیں پوری بات سمجھا دی تھی۔ اپنے بھائی کی پریشانی کی وجہ وہ
سمجھ گئیں تھی۔ بہت بیچاگی سے انہوں نے حسین کی طرف دیکھا تھا۔
جی بھائی جان... میرے ہی ڈیپارٹمنٹ میں ہے... کلثوم نے نظریں چورائی تمہیں جیسے ان
کی چوری پکڑی گئی ہے۔
تو پھر تم یہ بھی جان گئی ہو گی کے میں یہاں کیوں آیا ہوں.. حسین نے اپنی بہن کو غور
سے دیکھا تھا۔
جی بھائی جان.. میں جانتی ہوں پر...
میم جلدی چلیں ایک مثلہ ہو گیا... اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتیں تبھی پیوں دروازہ ٹوک
کر کے اندر آیا...

.....
دیکھا تم نے میرا کمال کیا دھماکے دار وڈیو ایڈٹ کی ہے... وارث نے اپنے گروپ کے
لڑکوں سے بات کرتے ہوئے تالی ماری تھی۔ ہاں یار مزہ آگیا اور سب سے اچھی بات کسی
کاشک بھی مجھ پے نہیں گیا۔ جاتا بھی کیسے سب جانے ہیں شانزے اور یوسف کے

CLASSIC URDU MATERIAL

چوہے بلی کے کھیل کو۔ اگر یوسف کو پتا چل گیا؟ ایک لڑکے نے اپنا شک ظاہر کیا۔ تو ایسی منحوس باتیں مت کر یوسف کے فرشتوں کو بھی پتا نہی چلنا... وارث نے کچھ اکڑتے ہوئے کہا۔ تو شاید بھول گیا ہے کہ ہم یوسف کے بارے میں بات کر رہے ہیں چیتا ہے وہ ان سب کاموں میں اور ہیکنگ تو اس کے بائیں ہاتھ کا کام ہے۔ ایلے تو وہ گولڈمیڈلسٹ نہیں بے والا نہ۔ ایک دوسرے لڑکے نے کہا... گولڈمیڈلسٹ کا حال نہیں دیکھا میں نے کیا کیا ہے...؟؟ ہا ہا ہا... ایک قمقہ بلند ہوا۔

تبھی یوسف دندنا ہوا آیا اورا کر وارث کا گریبان پکڑا... چلو میرے ساتھ....

چھوڑو مجھے... وارث مذمت کرنا چاہتا لیکن یوسف نے انگلی کے اشارے سے اس دھمکایا۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا یہ منہ سلامت رہے تو میرے ساتھ چپ چاپ چلو۔

لیکن ہم جا کہاں رہے ہیں...؟؟؟؟ وارث کچھ پریشان ہوا تھا۔

بتاتا ہوں جلدی کیا ہے؟ یوسف نے سوال کے بدلے سوال کیا تھا۔

.....

چلو کلاس ختم... صبا نے ہاتھ جھاڑنے والے انداز میں کہا...

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں میں بہت تھک گئی ہوں چلو کینٹین چلتے ہیں.. مہک نے اور زارا نے ایک زبان ہوتے کہا کیوں کے ان دونوں کو ہی ہر لیکچر کے بعد تھکن ہو جاتی تھی۔

نہیں تم لوگ جاؤ، میں نکلتی ہوں گھر میں بہت کام ہیں۔ شانزے نے اپنی نوٹس سمیٹتے ہوئے کہا۔

ارے واہ... تو شانزے لوگوں کی کچائی کے علاوہ گھر کے کام بھی کر لیتی ہیں.. واہ بھی ذارا نے ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا۔ شانزے نے خفگی سے اس کو گھورا۔

خیریت ہے... کہیں رشتے والے تو نہیں آرہے میڈم کے... حملہ اس دفع مہک کی طرف سے ہوا تھا۔

تمہیں کیسے پتا؟ شانزے نے بھی بھرپور ایکٹنگ کی شرمانے کی۔

کیا.....؟؟؟؟؟ سچ میں صبا نے خوش ہوتے پوچھا....

ہاں!! بالکل سچ پر میرے نہیں عنیقہ کے... شانزے نے آنکھیں گھومائی.. اور چاروں ہنسنے لگیں...

وہ کلاس سے باہر نکلیں ہی تھیں کے وارث شانزے کے پیروں میں آکر گرا جس سے دیکھ کر وہ گڑبڑا گئی تھی....

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا ہوا وارث... تم ٹھیک ہو...؟؟ اس نے پریشان ہو کر پوچھا اور اس سے پہلے کے وہ مزید کچھ پوچھتی نظر یوسف لے پڑی...

او.. تو یہ تم ہو یوسف دی گریٹ... سب کیسے ٹھیک ہو سکتا ہے۔ جبکہ تم یہاں موجود ہو۔ شرم نہیں آتی تمہیں اپنے ہی ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں کو تنگ کرتے ہوئے...

شٹ اپ... جسٹ شٹ اپ.... یوسف دھاڑا تھا...

.....not a single word ok

یہ تمہارا مجرم ہے اس نے بنائی ہے وہ وڈیو... یوسف کی آواز نے شانزے کے اوپر بم پھوڑا تھا۔

نہیں شانزے میں نے کچھ نہیں کیا... آئی پرومس... یہ سب یوسف کا پلان ہے... وہ مجھے پھسانا چاہتا ہے.. مجھ لے جھوٹا الزام لگا کر خود کو بے قصور ثابت کرنا چاہتا ہے۔ وارث اب اپنی صفائی دیئے لگا تھا۔

شانزے بے یقینی کی کیفیت میں تھی اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے...

تبھی یوسف نے اپنے فون سے ریکارڈنگ چلائی جس میں وارث اور اس کے دوستوں کی آوازیں صاف واضح تھیں...

CLASSIC URDU MATERIAL

ہر شخص اپنی جگہ جم گیا تھا۔

اب بولو شانزے حسان اس دن تو بہت بول رہی تھیں۔ تو پھر آج کیا ہو گیا تمہیں؟
یاداشت چلی گئی یا گلہ خراب ہے۔ یوسف بالکل اس کے سامنے کھڑا تھا۔ اس سے پہلے
کے وہ اور زیادہ بولتا مس کلثوم آگئیں تھیں۔

کیا ہو رہا ہے یہ سب... کم اون اسٹوڈنٹس موو... اور آپ تینوں میرے روم میں آئیں... وہ
شانزے، یوسف اور وارث کو کہتی چلی گئیں تھی۔

وہ تینوں ان کے روم میں داخل ہوئے شانزے اور یوسف دونوں حسین صاحب کو دیکھ کر
ٹھٹک گئے تھے۔

شانزے کو اس دن کی گئی ساری باتیں یاد آنے لگیں اسے لگا وہ اب کبھی حسین صاحب
کے سامنے نظریں نہیں اٹھا سکے گی۔ جبکہ یوسف اس لیے حیران تھا کہ آج تک بلاوجہ
حسین کبھی یوسف کی یونیورسٹی نہیں آئے تھے تو پھر آج کیوں...؟؟

اب آپ تینوں بتائیں گئے کہ یہ سب کیا ہو رہا تھا۔ یا ایلے ہی ایک دوسرے کی شکل
دیکھتے رہیں گئے۔؟ مس کلثوم کی آواز کمرے میں گنجی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ میم بات دارصل یہ ہے... شانزے نے آہستہ آہستہ ساری بات میم کلثوم کو بتائی جس سے انہوں نے بڑے تحمل سے سنا...

ڈیسکسٹنگ... میں سوچ بھی نہیں سکتی کہ میرے ڈیپارٹمنٹ کے اسٹوڈنٹ ایسا کریں گے۔

کیوں وارث کیوں کیا آپ نے ایسا؟

میم ائی ایم سوررے مجھ سے غلطی ہو گئی... پلیز شانزے مجھے معاف کر دو میں تو صرف یوسف سے بدلہ لینا چاہتا اس کی وجہ سے میں کبھی بھی پوزیشن ہولڈر نہیں رہا کتنی محنت کر لو لیکن ہمیشہ وہی پوزیشن لیتا ہے یس بات نے میرے اندر احساس کمتری پیدا کر دی اور اس زد میں تم بھی آگئیں پلیز شانزے مجھے معاف کر دو... وارث رو دیئے کو تھا۔

جبکہ شانزے ایلے کھڑی تھی جیسے چپ کا روزہ رکھا ہو۔ کم سے کم یوسف کو تو ایسا ہی لگا تھا اور یہی بات تو اس سلگاہ رہی تھی۔ اگر پاپا کا اور میم کلثوم کا لہزنہ ہوتا تو وہ کب کا شانزے کو جھنجھوڑ چکا ہوتا۔

ٹھیک ہے وارث آپ کی پہلی غلطی سمجھ کے میں آپ کو معاف کر رہی ہوں لیکن اس کے اگینسٹ آپ کے نام کا نوٹس ضرور نکلے گا۔ آگے سے آپ کسی بھی غلط ایکٹیویٹی میں

CLASSIC URDU MATERIAL

ملوث ہوئے تو بطور ڈیپارٹمنٹ ہیڈ میں یہ رلیٹ کھتی ہوں کہ آپ کو یونیورسٹی سے نکل دیا جائے۔ از ڈیٹ کلیر؟

یس میم! وارث نے تشکر نگاہوں سے دیکھا...

وارث کسی سے آگے بڑھنے کے لئے محنت کرتے ہیں نہ کہ اس انسان کو نیچے گرانے کی کوشش کریں۔ اب آپ جائیں۔

سوری شانزے۔۔ سوری یوسف۔۔ وارث نے جاتے جاتے یوسف کے کندھے پر ہاتھ رکھا جس پر یوسف نے اپنا ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھپ تھپایا جو اس بات کا سگنل تھا کہ بات ختم ہو گئی ہے۔ کم از کم شانزے کو یہی لگا۔

میں نے آپ سے کہا تھا نہ پاپا میں نے کچھ نہیں کیا۔ یوسف نے آگے بڑھ کر باپ سے کہا۔ شانزے کو لگا اس پر کسی نے گھڑوں پانی ڈال دیا ہو۔ ایک مختصر سی مسکراہٹ نے یوسف کو سکون بخشا۔۔۔ اب ان کی توجہ شانزے تھی وہ شانزے جس نے انہیں یونیورسٹی آنے تک کے لئے مجبور کر دیا تھا۔ اور یہ بات یوسف نے بھی نوٹ کی تھی۔ تبھی اس کی نظر شانزے پر پڑی...

CLASSIC URDU MATERIAL

سوری سر آج ابھی جو کچھ یہاں ہوا اس سب کے لئے.. اور اس دن جو میں نے آپ کے گھر پر ہنگامہ کیا اس کے لئے بھی.. یوسف مزید کچھ بولتا اس سے پہلے ہی شانزے نے اپنی خاموشی توڑی...

حسن صاحب جو بہت دیر سے اس کی معصوم صورت دیکھنے میں مصروف تھے اس اچانک معافی پر چونک گئے اور آگے بڑھ کے اس کے سر پر ہاتھ رکھا کوئی بات نہیں بیٹا غلطیاں انسانوں سے ہی ہوتی ہیں۔ انہوں نے مسکرا کر شانزے کی طرف دیکھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ یوسف اپنے باپ پر حیران تھا آخر کیا تھا اس میں جو ہر بار اس کا باپ اس سے اتنی اہمیت دیتا تھا اور اس بات نے یوسف کے اندر اور آگ لگا دی تھی۔

.....

میرا خیال ہے یہ میرا آفس ہے ملاقاتی کمرہ نہیں آپ دونوں یہاں سے جا سکتے ہیں۔ وہ دونوں جانے کے پلٹے..

CLASSIC URDU MATERIAL

اور ہاں میں امید کرتی ہوں کہ آیتہ آپ دونوں ہی ڈیپارٹمنٹ کا سکون برباد کرنے کی وجہ
نہیں بنیں گئے ورنہ دوسری صورت آپ جانے ہی ہیں... ان دونوں نے ہاں میں سر ہلایا
اور کمرے سے بھر نکل گئے...

شانزے کچھ کہنے کے لیے آگے بڑھی ہی تھی کہ یوسف نے اس کی بات کاٹ دی...
نہیں شانزے حسان پکچر ابھی باقی ہے... ویٹ ٹل دالینڈ...
وہ کہتا آگے بڑھ گیا...

.....
معاف کیجئے گا بھائی جان مجھ نہیں پتا تھا بات اتنی بڑھ جائے گی ورنہ میں آپ کو پہلے ہی
بتا دیتی۔ میم کلثوم نے بات بنائی حالانکہ سچ تو یہ تھا کہ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ حسین
شانزے کو دیکھیں اور پریشان ہوں جیسے کہ وہ اس وقت ہو رہے تھے... کوئی بات نہیں
میں بس یہی جانا چاہتا تھا کہ تم جانتی ہوں شانزے کو کیوں کے وہ....
جی بھائی جان جانتی ہوں... یہ بھی کہ وہ بالکل زینب جیسی ہے... جب پہلے دن دیکھا تھا
تبھی ایک نظر تو ایسا لگا جیسے زینب ہو... انہوں نے نیچے منہ کیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تم جانتی ہو شانزے کے ماں باپ کے بارے میں.. ان سے ملی ہو؟؟ حسین نے اپنی بہن سے پوچھا۔

نہیں بھائی جان ملی تو نہیں پرایڈ مشن کے ریکارڈ سے جتنا معلوم ہوا ہے وہ یہی ہے کے زینب اور شانزے کا دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہے۔

اچھا میں چلتا ہوں... حسین کو جیسے ان کے سوالوں کا جواب مل گیا تھا۔ بھائی جان آپ کی چائے تو رہ گئی میں دوسری مانگا دیتی ہوں.. کلثوم نے بھائی کو محبت سے کہا... نہیں پھر کبھی میں ابھی چلتا ہوں وہ کہتے چل پڑے..

بھائی جان...

ہاں!! حسین دروازے سے پلٹے....

کیا ہم زینب کو ڈھونڈ نہیں سکتے؟؟؟

میں ڈھونڈ رہا ہوں تم پریشان مت ہو.. وہ مختصر کہتے چلے گئے بنا جواب سنے...

جبکہ کلثوم کے چہرے پر دھڑوں اطمینان تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ گھر آئی تو خلاف توقع گھر میں سکون سا تھا وجہ صاف ظاہر تھی۔ آج عنیقہ کے لئے رشتہ جو آ رہا تھا۔ وہ بھی باہر سے۔ آگئیں تم چلو اب جلدی جلدی مہنوں کا ہاتھ بٹاؤ کچن میں جا کر۔۔ ابھی اس نے کھانا کھایا ہی تھا کہ تائی اماں نے اس سے دیکھتے ہی حکم صادر کیا۔۔۔ جی تائی اماں اس نے فرما برداری کے سارے ریکارڈ توڑے تھے۔۔۔ اچھا سنو یہ تم مجھے تائی اماں نہ کہا کرو وہ کیا ہے نہ اس سے نہ انسان بڑی عمر کا لگتا ہے اور آج کل تو فیشن میں بھی نہیں ہے۔۔۔ تم مجھے تائی امی کو یا تائی جانی کہو کیوں۔۔۔ انہوں نے پھول جھاڑتی زبان سے شانزے کو کہا۔ جگہ شانزے کو لگا وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے۔۔۔۔ جی تائی امی بالکل کہتی وہ کچن کی طرف چل دی کیوں اس سے زیادہ وہ سننے کی برداشت کہاں رکھتی تھی۔۔۔ ارے عنیقہ تم یہاں۔۔۔۔ شانزے نے اس کو دیکھتے ہوئے بولا۔

عنیقہ جو سر پے کھڑی تھی اور ہر چیز کی نگرانی کر رہی تھی شانزے کو دیکھ کے چونک گئی۔۔ کیوں میرا گھر ہے میں جہاں چاہے آؤں جہاں چاہے جاؤں تمہیں کیا۔۔ اس نے تنک کے جواب دیا۔

ارے میرا مطلب تھا تمہیں تو پوچھنا چاہیے تھا بھئی آج تمہارے رشتے والے آرہے ہیں۔۔۔ تھوڑا تیار ہو۔۔ سا جو سنورو۔۔۔

یہ کیا تم ماسی بنی پھر رہی ہو۔۔۔ شانزے نے سیب کھاتے ہوئے بولا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

زندگی میں پہلی بات تم نے ڈھنگ کی، کی ہے... وہ کہتی چلی گئی تھی جب کے شانزے
اور اریزے ایک دوسرے کو دیکھ ہنس پڑیں..

کیوں کیا تم نے ایسا اچھا خاصا وہ دیکھ تو رہی تھی... دیکھ نہیں رہی تھی ٹانگ اڑا رہی تھی۔
اس میں نک کم ڈالو... اس میں مرچیں زیادہ کر دو... مکرونی ایسے بوئل کرو اتنا آتا ہے تو
خود کر لے نا... شانزے نے منہ بنایا..

اوہو تم بھی نہ بس.... اب وہ خالہ جانی کا دماغ کھائی اچھا ہے نہ اور تو کسی کام آتا نہیں
تو کم از کم یہی سہی....

اب دونوں پھر سے ہنسنے لگیں کیوں کے وہ جانتی پوری دنیا بھی کوشش کر لے تو اب
عنیقہ کو پولر جانے سے نہیں روک سکتی..

.....

مہمان آپکے تھے لیکن عنیقہ نہیں آئی تھی.. تائی جان کا پارہ آسمان سے باتیں کر رہا تھا۔
اسے پہلے کہ وہ پولر جا پہنچتیں عنیقہ آگئی تھی وہ سچ میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔ تائی
اماں نے محبت بھری نگاہ اس پے ڈالی پل بھر میں وہ سارا غصہ بھول گئیں تھیں۔ چلو
شاباش اندر آو سلام کرو آئیوں کو انہوں نے عنیقہ کو اندر لیجاتے ہوئے کہا۔ وہ عورتیں

CLASSIC URDU MATERIAL

بہت پیار سے ملیں ان کے انداز سے تو لگ رہا تھا کہ عنیقہ انہیں بہت پسند آئی ہے لیکن ابھی تک انہوں نے اس بات کا اظہار نہیں کیا تھا... اب می جانی اور تائی جان دونوں ان کی آو بھگت میں گے تھے.. تائی جان ہر چیز اٹھا کہ کہتیں کہ یہ لیں یہ عنیقہ نے بڑی محنت سے بنائی ہے۔ یہ کھائیں آپ تو انگلیاں چاٹتی رہ جائیں گی ایسا ذائقہ ہے میری عنیقہ کے ہاتوں میں کتنے گھنٹوں سے ہلکان ہو رہی ہے بیچاری... جب کے عنیقہ کا میک اپ چیخ چیخ کے تائی جان کے جھوٹ کا پول کھول رہا تھا۔ جبکہ ان میں سے ایک عورت کے منہ پے ناگواری کے سے تاثرات ابھر رہے تھے۔ تائی اماں اپنی دھن میں اتنی مگن تھی کہ انہوں نے نوٹ ہی نہیں کیا۔ عنیقہ تو جیسے جوڑ ہی گئی تھی جگہ سے جیسے آج ہی بات پاکی ہو جائے گی۔ ایک دو بار تائی جان نے اس سے چیزیں اٹھانے کا اشارہ بھی کیا لیکن اس نے نظر انداز کر دیا تبھی تائی اماں نے مجبوراً شانزے اور اریزے کو آواز دی آو بیٹا آپ لوگ بھی مہمانوں سے مل لو.. ان دونوں نے اندر آتے سلام کیا۔

آئیں آپ بھی یہاں بٹھائیں ایک عورت جو لڑکے کی بڑی بہن تھی محبت سے بولی، یہ دونوں بھی آپ کی بیٹیاں ہیں... اب وہ تائی جان سے پوچھ رہی تھیں۔
یہ اریزے ہے میری بہن اور دیوار کی بیٹی.. اور یہ شانزے ہے.. اسے ہم نے باہر سے گود لیا ہے... لیکن بہن اللہ کا شکر ہے کبھی کوئی فرق نہیں کیا اب دیکھو سارا دن یونیورسٹی

CLASSIC URDU MATERIAL

میں ہلا گلا کرتی ہے لیکن مجال ہے کوئی کچھ کہہ دے... موبائل انٹرنیٹ ہر چیز ملی ہے اسے دوستوں کے ساتھ اڑتی پھرتی ہے ہم نے تو کبھی کوئی کم نہیں کرایا۔ تائی اماں کو اس کی بہن کا بار بار شانزے کو دیکھنا کھٹک رہا تھا لہذا فورن سے پہلے اس کے عزیزاں میں پھول برسانا ضروری سمجھا گیا اور اپنے لیے تعارف پر شانزے کا دل کیا وہ ڈوب مرے... می جانی نے غصے اپنی بہن کو دیکھا... جب کے اریزے نے اپنی معصوم بہن کا اترا ہوا چہرہ دیکھا... جس کی بڑی بڑی آنکھیں آنسوؤں کی ٹنکی بنی ہوئی تھیں۔

جاؤ بیٹا آپ لوگ یہ سب سمیٹ لو... تبھی می جانی نے حالات کو سمجھالنے کی کوشش کی... وہ تین سب سمیٹتی کمرے سے باہر نکل گئی تھیں.. شانزے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی... اور اریزے اس کے پیچھے گئی تھی...

اچھا بہن اب ہمیں اجازت دیں ہم پھر جلدی آئیں گے... تائی اماں کا منہ خوشی سے کھل گیا تھا.. اتنا اچھا رشتہ جو مل رہا تھا۔ جی بہن ضرور آپ کا اپنا گھر ہے جب چاہیں آئیں آپ.. تائی اماں خوش اخلاقی کی بلندیوں پر تھیں اس وقت..

پر ایک بات میں صاف کر دینا چاہتی ہوں لڑکے کی بہن سے تائی اماں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا... جی جی ضرور بولیں تائی اماں نے ان کی ہاں میں ملائی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

دیکھیں ویلے تو ساری بچیاں ہی بہت پیاری ہیں پر ہم عنیقہ کے لئے نہیں شانزے کے لئے آنا چاہتے ہیں...

تائی اماں کو تو جیسے سانس آنا بند ہو گیا تھا جبکہ می جانی بھی اپنی جگہ حیران ہو گئی تھیں...

.....

وہ سب لوگ ناشتے کی ٹیبل پر تھے اور اپنی اپنی خوش گپیوں میں مصروف تھے سوائے تایا جان کے ایک وہی تھے جو سب کے ساتھ کھانے یا ناشتے کے لئے نہیں آتے تھے وجہ صاف تھی.. شانزے... تایا جان نے تو گویا قسم ہی کہا رکھی تھی اس کی شکل نہ دیکھنے کی. بچپن کے ایک دو بد صورت واقعات کے بعد شانزے نے بھی کبھی ان کے سامنے جانے کی ہمت نہ کی تھی حالانکہ چھوٹے ہوتے اس کا بھی دل چاہتا تھا کہ اور بچوں کی طرح تایا جان اس کے بھی لاڈ کریں لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا اور نہ ہی شانزے کو بھولا بھٹکا کوئی ایسا واقعی یاد تھا. یاد تھا تو صرف تایا جان کی غصیلی آنکھیں جو ہر وقت اس سے گھورتی تھیں اور اب تو وہ بھی نہیں کیوں کے جیسے جیسے وہ سمجھ دار ہوتی گئی اس نے تایا جان کے سامنے جانا چھوڑ دیا تھا...

ہاں بھئی... تم دونوں میں سے کسی کا پروگرام ہے جاب کا؟؟ وجدان ناشتہ کر رہا تھا جب اچانک اس نے عنیقہ اور اریزے سے پوچھا....

CLASSIC URDU MATERIAL

اری لو ہماری بچیاں کیوں کرنے لگیں لوکری ماشا اللہ سے سب کچھ ملتا ہے انہیں کون سا کسی چیز کی کمی ہے... تا ئی امان نے ان دونوں کے بولنے سے پہلے جواب دیا۔

امی...!! آپ بھی نہ پتا نہیں کس زمانے میں رہتی ہیں۔ جب اس لیے نہیں کی جاتی کے خدا نا خواستہ لڑکیاں گھر والوں پے بوجھ ہیں یا باپ بھائی خرچا نہیں برداشت کر سکتے۔ بلکہ اس کی جاتی ہیں انسان میں دنیا کا کچھ شعور پیدا ہو وہ اپنے اندر چھپی خوبیوں کو پہچان سکیں۔ اور یہ جان سکیں کے وقت پڑھنے پے انہیں کیسے استعمال کرنا ہے.. جو تعلیم انہوں نے حاصل کی ہے اس کی ورتھ کیا ہے.. وہ آج کل کے زمانے میں کہاں اسٹینڈ کرتی ہیں۔ وجدان نے ماں کو سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

ہاں!! تو یہ کون سی مشکل بات ہے۔ یہ سب تو گھر میں بیٹھ کے بھی پتا چل جاتا ہے۔ باہر نکلنے کی کیا ضرورت ہے ویسے بھی یہ آفیسوں میں کام کرنے والی لڑکیاں گھر کی نہیں رہتی۔ نا کوئی کام نا کاج بس اٹھے اور چلے گئے...

امی آپ بھی نا پتا نہیں کن خیالوں میں رہتی ہیں۔ آفیسوں میں کام کرنے والی لڑکیاں اتنی بھی خراب نہیں ہوتیں جتنا آپ نے سوچ لیا ہے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ارے لو میری بلا سے جیسی بھی ہوں... مجھے کیا لینا... بس عنیقہ نہیں کرے گی۔ کریں وہ جنہیں ضرورت ہے.. تائی اماں نے شانزے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جسے شانزے کے ساتھ باقی سب نے نوٹس کیا۔

وجی بھائی میں کرنا چاہتی ہوں.. اس سے پہلے کے کوئی کچھ بولتا اریزے نے وجی سے کہا۔ کوئی ضرورت نہیں ہے...!! می جانی نے فورن مانا کیا۔

پاپا پلینز آپ بولیں نامی جان کو.. اریزے نے باپ کو بیچ میں گھسیٹا۔

بیگم صاحب کرنے دیں بیٹی کو شوق پورا۔ پاپا نے اریزے کی سائیڈ لی۔

آپ بھی نا... کچھ بھی بولے ہیں.. کام کاج سیکھنے کے بجائے اب یہ نوکریاں کرتی پھرے گی۔ می جان نے ناراض ہوتے کہا۔

کل کو شادی کے وقت یہ نوکری کام نہیں آئے گی.. تائی اماں نے عادت سے مجبور فکرہ جوڑا...

می جانی پلینز نا... اریزے نے منت کی۔

بیگم ماں جائیں آپ... پاپا نے دوبارہ حمایت کی..

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا می جان آپ تو ایلے پریشان ہو رہی ہیں جیسے اریزے آفس کی بات نا کر رہی ہو بلکہ دل والے دلہنیا لے جائیں گئے کی سمرن یورپ ٹورپے جانے کی بات کاری ہوں۔ شانزے نے ماں کے گلے کا بار بٹتے لاڈ سے کہا۔

بس شانزے ہر وقت مذاق اچھا نہیں لگتا کبھی تو بات کو سرسیرس ہونے دو۔ ماما نے تھوڑا برہمی سے کہا۔

خالہ جانی کیوں پریشان ہوتی ہیں دیکھی بحالی جگہ ہے۔ میرے دوست کا آفیس ہے۔ اریزے کو کوئی پریشانی نہیں ہو۔ اور پھر میں بھی آتا جاتا رہتا ہوں وہاں۔ وجی نے میدان میں آتے کہا۔

مان جائیں بیگم اتنا مت سوچیں۔۔ حسان صاحب نے بات میں دوبارہ مداخلت کی۔ اچھا ٹھیک ہے کر لو۔۔ لیکن جس دن میں نے بولا بس چھوڑنا پڑے گی ٹھیک ہے۔۔؟ می جان نے اپنا فیصلہ سناتے کہا۔

ٹھیک می جان... وعدہ۔۔ اریزے محبت سے ماں کے گلے لگی۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جاسمرن جی لے اپنی زندگی. شانزے نے باپ کے گلے میں بازو ڈالے ایک ہاتھ اٹھا کر ایزے کو کہا اس کے انداز پے سب کو ہنسی آگئی سوائے تائی جان اور عنیقہ کے جو بے دل سے اس محفل کا نہیں حصہ تھیں۔

.....

ناشتہ کمر کے سب اپنے جانے کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ ایزے کو آج سے ہی جانا تھا اس لئے وہ جلدی جلدی تیاری کر رہی تھی اور اس کی وجہ سے شانزے کو دیر ہو گئی تھی۔ شانی میں اچھی تو لگ رہی ہوں نا ایزے نے اس کے آگے گھومتے ہوئے کہا۔

ہاں میری جان بہت اب جلدی کرو تب تک میں وجی بھائی کو بولا کے لاتی ہوں پہلا پیرڈ تو ویلے گیا میرا اب تمہاری فنکاریوں میں کہیں دوسرا بھی چلا گیا تو مس ام کلثوم نے تو مجھے جان سے ہی مار دینا ہیں...

وہ کہتی وجی کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

اس پہلے کہ وہ اندر جاتی اندر سے آتی آوازوں نے شانزے کے قدم روک دیے۔

اک آواز تو وجی کی تھی لیکن دوسری آواز وہ کس لڑکی تھی اور اگر اس کا اندازہ سہی تھا تو وہ گھر کی کسی لڑکی کی نہیں تھی۔ تو پھر وہ تھی کون یہی جانے لے لئے وہ دبے پاؤں وجی

CLASSIC URDU MATERIAL

کے کمرے میں گئی۔ وجی کسی لڑکی سے وڈیو کال پے مصروف تھا۔ ان دونوں کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ رقابت کافی پرانی ہے۔ اچھا تو بڑے چھپے رسم نکلے آپ تو...

شانزے نے وجی کے کان میں بولا جس سے وہ ہڑبڑا گیا جب کے دوسری طرف کی کال مقطع کر دی گئی تھی۔

وہ.. میری دوست ہے.. وجی نے شانزے کو صفائی دینی چاہی لیکن آواز نے ان کا ساتھ دینا گوارا نہیں کیا۔

اچھا..... شانزے نے اچھا پے زور دیتے ہوئے کہا...

کیا اچھا اور تمہاری یہ عادت نہیں جائے گی چوروں والی.. وجی.. کچھ گر بڑا سا گیا تھا، وجی بھائی آپ نے پھر مجھے چور بولا میں ابھی جا کے سب کو بتاتی ہوں کے بند کمرے میں کیا ہو رہا تھا۔

شانزے کمرے سے بھاگے ہوئی بولی...

روکو شانزے... اچھا پرو میس میں اب کبھی نہیں بولوں گا... وجی اس کے پیچھے پیچھے بھاگا

..

CLASSIC URDU MATERIAL

اچھا شانزے تھوڑا روکے ہوئے بولی... اور مجھے آئیں کریم بھی دلائیں گئے وہ بھی دوبار
اوکے....؟؟؟ شانزے نے اگلا مطالبہ رکھا۔

ٹھیک ہے.. وجی نے اس کی بات ماننے ہوئے کہا..

اور شاپنگ بھی وہ بھی ہر ہفتے... ایک نیا مطالبہ پیش کیا گیا...

شانزے اب بہت ہو رہا ہے... وجی نے اسے وارن کیا۔

اچھا تو میں ابھی جا کے سب کو بتاتی ہوں کہ وجی بھائی کسی لڑ...

منہ بند کرو اپنا... وجی نے پاس پڑا پلو کھینچ کے مارا.... جس سے شانزے کی بات بچ میں
ہی رہی گئی تھی۔

وجی بھائی اب بچ کے دکھائیں شانزے نے دھمکی دی اور ہال کی طرف بھاگی اور سامنے آتی
عنیقہ سے ٹکرا گئی۔

جس کی وجہ سے عنیقہ ہاتھ میں پکڑے ناشتے کی ٹرے جو وہ تاپا جان کو دیئے جا رہی تھی
ہاتھ سے چھوٹ گئی اور اس کو بچانے کے چکر میں گرم چائے شانزے کے بازو جلا گئے۔
ابھی اس کے منہ سے سی کی آواز نکلی ہی تھی کہ عنیقہ کے چلانے کی آواز نے سب کو ہلا
کر رکھ دیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

امی... جلدی آئیں دیکھیں اس منخوس نے کیا کیا...

کیا ہوا... تائی اماں اور می جان سمیت گھر کے سبھی لوگ وہاں آگے تھے۔

کیا ہوا میری بچی کو یہ شور کیسا تھا۔ تائی جان کچھ بوکھالی ہوئی تھیں۔

امی دیکھیں اس نے مجھے دھکے دیا اور سب کچھ گر گیا میرا پاؤں بھی جل گیا۔ عنیقہ نے بے تحاشا آنسو بہاتے ہوئے اپنے پاؤں کی طرف اشارہ کیا۔

نہیں تائی اماں عنیقہ جھوٹ بول رہی ہے میں نے ایسا... اس سے پہلے کے وہ اپنا جملہ پورا کرتی تائی جان کے زنائے دار تھپڑ نے اس کا دماغ تک ہلا کے رکھ دیا تھا۔ ہال میں کھڑا ہر شخص اپنی جگہ جم گیا تھا۔

نامراد کہیں کی کبھی جو کوئی کام ڈھنگ کا کرتی ہو.. ایسی کوئی منخوس ہے جب دیکھو توڑ پھوڑ۔ ہلا گلا باب کا گھر سمجھتی ہے کیا۔ مفت کی روٹیاں کھاتی ہے۔ وہی پیٹ میں لڑ رہی ہیں۔

آپا... می جانی نے اپنی بہن کو لوکنا چاہا پر تائی اماں نے انھیں چپ کرا دیا۔

بس چپ کرو تم... آج کوئی بچ میں نہیں بولے گا سن لیا سب نے... ان نے وجی کو بھی اشارہ کیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

بتاؤ ذرا میری بچی کا پاؤں جلادیا۔ ایک ایک کر کے سارا سامان برباد کر دیا۔ کیا منہ دکھاؤں
گی میں اماں کو...

یہ سب تمہارے شوہر کی غلطیوں کا بھگتان ہے۔ نہ وہ اس کچرے کو اٹھا کے لاتا اور نہ
یہ ہمارے سر پر بیٹھتی۔ تائی اماں مسلسل بولے جارہی تھی ایسے جیسے آج وہ اگلے پچھلے
سارے حساب اس سے پورے کر لیں گی۔

امی بس کریں ایسا بھی کیا ہو گیا ہے... وجہ نے بات ختم کرنے کی ناکام کوشش کی
تھی۔

واہ بیٹا واہ... اس پر اے گندے خون کے لیے تو اپنی ماں کو بول رہا ہے...؟ تائی جان
نے طنز کا تیر چلایا...

بس تائی امی... اب ایک لفظ اور نہیں... پوچھیں اپنی بیٹی سے کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے یا
نہیں۔ شانزے سے برداشت نہ ہوا اور وہ بلا آخر بول ہی پڑی.. دوسری طرف عنیقہ کو
سانپ سونگھ گیا تھا۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ بات اتنی بڑھ جائے گی وہ تو بس شانزے سے
اس دن کے تھپڑ کا بدلہ لینا چاہتی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

دیکھو تو کیسا تن تناد کھا رہی ہے... غضب خدا کا میرے بچوں نے آج تک کبھی میرے آگے ایک لفظ نہیں بولا.. ارے خون خون کی بات ہے یہ نہ جانے کس کا گندا خون ہے جو سر چڑھ کے بول رہا ہے،،، تائی جان پھر شروع ہوئیں۔

ہاں تائی امی ٹھیک کہا پڑے... میرا خون تو گندا ہے...

پر آپ کا خون تو اچھا ہے نا... تو آپ کی پرورش میں کھوٹ کیوں ہے... اس سے پہلے کہ شانزے مزید کچھ بولتی

ایک اور تمپڑ اس ہوش اڑا گیا تھا.. لیکن اس بار وجہ تمپڑ نہیں تھا بلکہ مارنے والا تھا.. می جان... شانزے نے حیرت سے انہیں دیکھا تھا. آج تک انہیں نے کبھی اسے ڈانٹا تک نہیں تھا اور آج یہ تمپڑ... اس کے منہ پے نہیں دل پے لگا تھا... اس کی درد کا اثر گال پے نہیں دل پے ہوا تھا.

بس کر دو شانزے.... شرم آتی ہے مجھے تمہیں اپنی بیٹی کہتے ہوئے... کتنا گر گئی ہو تم... پتا نہیں کون سی منخوس گھڑی تھی جب انہوں نے تمہیں میری گود میں ڈالا تھا... می جان کی زبان بھی آج ویلے ہی انگارے برسا رہی تھی جیسے تائی اماں کی زبان برساتی آئی تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL

کمرے میں کھڑا شخص حیران، خاموش تماشائی تھا... اریزے کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے تھے... وجی اپنی جگہ ساکت تھی..

شانزے کو لگا کسی نے گرم سیسہ اس کے کانوں میں انڈیل دیا ہو... وہ آہستہ آہستہ چلتی کمرے سے باہر جا رہی تھی.

وجی نے اسے آواز دی جسے اس نے سنا ان سنا کر دیا تھا...

می جانی کو یکدم اپنی غلطی کا احساس ہوا.... لیکن اب بہت دیر ہو گئی تھی... وہ کمرے سے نکلتی گھر سے باہر نکل گئی تھی...

می جانی گرنے والے انداز میں صوفے پے بیٹھیں. اریزے ان کے پاس گئی. می جان سمجھالیں خود کو... اریزے روکو اسے کہیں وہ... ارے کہیں نہیں جائے گی....

پروفیسورنی گئی ہوگی یونیورسٹی تم پریشان نا ہوتائی اماں نے اپنی بہن کو تسلی دی. اور جاؤ بھائی تم دونوں کو آفس نہیں جانا کیا چلو شاباش.. اریزے کا بالکل دل نہیں تھا لیکن تائی اماں نے زبردستی اسے بھیجا. وہ بالکل ایسے ریکٹ کر رہی تھی جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو اور یہ بات اریزے کو بری طرح کھٹکی تھی.

CLASSIC URDU MATERIAL

ناشتہ ٹیبل پے لگ گیا تھا... ماما اور عثمان کب سے یوسف اور پاپا کا انتظار کر رہے تھے جو آنے میں نہیں آرہے تھے۔ ماما کہاں ہے یہ دونوں... مجھے اب بھوک لگ رہی ہے..

عثمان نے جوس کا سپ لیتے کہا..

آگیا میری جان آگیا.. یوسف نے ڈائننگ کی چیر کھینچی اور بیٹھ گیا... اس کا موڈ بہت خوش گوار تھا جب سے وڈیو والا معملا کلیر ہوا تھا وہ دوبارہ سے اپنی روٹین میں آگیا تھا۔ عثمان بھی اس کی طرف سے مطمئن ہو گیا تھا۔ ورنہ پچھلے کچھ دنوں جو خاموشی اس پے چھائی ہوئی تھی ماما، پاپا کے علاوہ اس نے یوسف کو بھی پریشان کر دیا تھا۔ انھیں ڈر تھا کہ غصے میں وہ کوئی غلط قدم نہ اٹھالے لیکن شکر ہے اللہ کا سارا معاملہ سیدھا ہو گیا تھا....

خیریت ہے آج تو موڈ کچھ زیادہ ہی اچھا نہیں ہو رہا؟ کہیں کوئی مل تو نہیں گئی...؟؟
عثمان نے اسے چھڑا تھا۔

توبہ بھائی آپ بھی نہ کیا صبح صبح شروع ہو گئے ہیں...

آپ بتائیں... اس وقت گھر پے کیسے، آفس نہیں گئے؟

ہاں دو دن سے تمہیں دیکھا نہیں تھا تو سوچا تمہاری شکل دیکھنے کا شرف حاصل کر لوں..
عثمان نے اپنا ناشتہ کرتے جواب دیا..

CLASSIC URDU MATERIAL

بھائی آپ اتنی جلدی نکل جاتے ہیں جیسے آفس کے تالے آپ نے کھولے ہوں۔ اور اس وقت میں سو رہا ہوتا ہوں۔ وہ بھی اب اپنی ٹون میں واپس آگیا تھا۔

تمہاری تو روٹین ہی خراب ہے عثمان نے بھی اس کی طبیعت صاف کی تھی۔۔

بھائی آپ کو پتا تو تھا سب... لیکن اب سب ٹھیک ہے.. یوسف نے جواب دیتے جوس کا گلاس اٹھایا...

اور اب سب ٹھیک رہنا بھی چاہیے ٹھیک ہے عثمان نے اس سے نصیحت کرنا ضروری سمجھا۔

ماما آپ کا یہ ہٹلر بیٹا اس نے جان بوجھ کے عثمان کو چڑانا چاہا تھا..

تبھی اس کی نظر سامنے سے آتے پاپا پے پڑی۔ اسلام و علیکم پاپا... آپ ٹھیک ہیں؟ یوسف نے باپ کے چہرے کو غور سے دیکھا تھا۔ اسے وہ تھکے تھکے سے گے تھے اس لیے وہ پوچھے بنا نہ رہ سکا۔

نوٹ تو عثمان نے بھی کیا تھا بلکہ کئی دن سے کر رہا تھا۔ حسین کا انداز کچھ بدلہ بدلہ تھا۔ پر جب بھی وہ بات کرنے کی کوشش کرتا پاپا اس کی بات پلٹ دیتے تھے۔

ہاں میں ٹھیک ہوں.. مجھے کیا ہوا؟ انہوں نے الٹا اس سے سوال کیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کچھ نہیں بس مجھے لگا.. یوسف کے پاس کوئی جواب نہیں تھا اور حسین دینا نہیں چاہتے تھے۔

اچھا میں چلتا ہوں یونیورسٹی کے لئے دیر ہو رہی ہے شام میں ملتے ہیں... یوسف کہتا باہر نکل گیا تھا..

جبکہ عثمان ابھی تک باپ کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا اور یہ بات حسین بھی جانے تھے لیکن ابھی وہ کسی کو بھی اس معاملے میں انوکھے نہیں کرنا چاہتے تھے، عثمان کو بھی نہیں..

عثمان تمہیں تو میٹنگ کے لئے جانا تھا بیٹا... شاہینہ نے اسے یاد دلایا...

جی ماما بس پاپا کے ساتھ نکلتا ہوں... عثمان نے جان بوجھ کے بولا اور غور سے باپ کو دیکھا...

تم جاؤ عثمان میں آجاؤں گا۔ مجھے کچھ کام ہے بس وہ کر کہ آتا ہوں۔ حسین نے عثمان کو بولا تو ان کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا وہ کوئی اندازہ نہیں کر سکا کہ وہ سچ کہہ رہے ہیں یا پھر کوئی بہانہ ہے۔ لیکن وہ اتنا تو ضرور جانتا تھا کہ کوئی بات ہے جو وہ سب سے چھپا رہے ہیں، پر کیا؟ ابھی تک وہ اس کے سرے تک نہیں پہنچا تھا۔ لیکن اب وہ اور زیادہ انتہی پر نہیں

CLASSIC URDU MATERIAL

کر سکتا تھا۔ اس جلد از جلد یہ راز جانا ہے کیا ہے جو وہ ان سب سے چھپا رہے ہیں۔ کیوں کہ پچھلے کچھ دنوں سے پاپا روز آفس لیٹ ہی جا رہے تھے وہ جب بھی پوچھتا ہمیشہ کام کا بہانا بناتے شروع میں تو عثمان نے غور نہیں کیا لیکن آہستہ آہستہ یہ بات اسے کھٹکنے لگی۔ اس سے پہلے وہ ہمیشہ آفس ٹائم پے جاتے تھے سوائے میٹنگ یا ریگولر چیک اپ کے علاوہ۔ لیکن اب یہ روز کی بات ہو گئی تھی۔ پہلی بار اسے شک تب ہوا جب پاپا نے اس سے کہا کہ وہ اپنے دوست ہاشم کے ساتھ تھے جبکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ ہاشم انکل اس وقت ملک سے باہر ہیں۔ پھر اس نے جان بوجھ کہ پاپا کو کراس چیک کرنا شروع کیا پاپا سے ہمیشہ پوچھتا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں اور وہ جس جگہ کا کہتے وہاں نہیں ہوتے اور یہی بات عثمان کے لئے پریشان کن ثابت ہو رہی تھی۔ بہر حال جو بھی بات تھی اس سے جلد از جلد اس کا سراغ لگانا تھا۔ اس سے پہلے کے دیر ہو جاتی...

جانے کیوں محسوس ہوتا ہے مجھے یہ۔

بہت کمزور ہوں میں اس شہر میں...

ہو سکا اب تک نہ میرا فیصلہ،

CLASSIC URDU MATERIAL

کب سے زیرے غور ہوں اس شہر میں

آج می جان نے جو کچھ بھی کہا اس میں کچھ بھی نیا نہیں تھا۔ یہ سب وہی باتیں ہیں جو وہ پچھلے کئی برسوں سے سنتی آرہی ہے۔ اسے لے سنے کی عادت سی ہو گئی تھی۔ لیکن آج کی اس بے انتہا تکلیف ہو رہی تھی۔ کیوں کے آج نیا یہ تھا کے آج سے پہلے یہ باتیں وہ لوگ کرتے تھے جو اس کے لے کچھ نہ تھے۔ جن کے ہونے نہ ہونے سے شانزے کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ پر می جانی وہ تو اس کئی ماں تھیں تو پھر وہ کیسے یہ سب بول سکتی تھیں وہ تو اس کے لے سب کچھ تھیں

یہ بات اس کو سکون نہیں لینے دے رہی تھی۔ بار بار صرف ایک ہی جملہ کانوں سے ٹکراتا "تم میری بیٹی نہیں ہو سکتیں"۔۔۔ وہ گھر سے تو نکل آئی تھی پر اب راستہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ جانا کہاں ہے؟ کیا دنیا میں اس کا کوئی ٹھکانہ ہے یا نہیں؟ کوئی ہے جو اس کو بغیر پہچان کے اپنا سکتا ہے۔۔۔

کون ہے وہ؟

کہاں سے لائے تھے اسے؟

اس کے ماں باپ کون ہیں۔۔ ہیں بھی یا نہیں۔۔ اگر ہیں تو کہاں ہیں؟

CLASSIC URDU MATERIAL

کیوں چھوڑ دیا ایلے اسے دنیا کہ رحم و کرم پے ؟

کیا وہ نہیں جانے تھے اس ظالم دنیا کو ؟ کیا وہ کسی کا گناہ ہے ؟ یا کسی پے ہوئے ظلم کی داستان ہے ، یہ بات تو صرف پاپا ہی جانے تھے اور وہ کیسے پوچھتی ان سے کتنا چاہتے تھے وہ اسے ۔

وہ درد کی انتہا پے تھی ... سرد درد سے پھٹا جا رہا تھا۔ اس کو دیکھ کے کو بھی اس کی حالت جان سکتا تھا۔ اس وقت جو وہ تکلیف محسوس کر رہی تھی وہ لفظوں میں بیان نہیں کی جا سکتی۔ ایسا لگ رہا تھا۔ اسے کہیں دور کسی جزیرے پے چھوڑ دیا گیا ہے۔ بے یار و مددگا ... کسی نے اس کے پورے جسم پے چاقو سے کٹ لگا دیے ہیں .. اور اب ان میں سے خون بہہ رہا ہے اور خون کی ہر بوند کے ساتھ اس کی جان بھی نکل رہی ہے آہستہ آہستہ ... اس پی ندردی چھا گئی وہ اپنی جگہ سے حل بھی نہیں پا رہی۔ خون بہنے کی وجہ سے کیڑے مکرڑے آنے لگے ہیں .. اب کیڑے اس کے جسم پے رینگ رہے ہیں ... ان کے رینگنے کی سنسناہٹ وہ اپنے جسم پہ محسوس کر سکتی تھی پر انھیں ہٹا نہیں پا رہی تھی۔ اس کا جسم ان کیڑوں کی خوراک بن رہا ہے ... آہستہ آہستہ وہ اس سے فوج رہے ہے پر یہ تکلیف اس کے دل میں اٹھنے والی تکلیف کے آگے کچھ بھی ہے ... اسے سانس لینا مشکل لگ رہا تھا ...

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ رونا چاہتی تھی..

چیننا چاہتی تھی.. چلانا چاہتی...

لیکن شدت غم سے وہ نڈھال ہو رہی تھی۔ اس کے آنسو جیسے خشک ہو گئے تھے۔ آواز نے ساتھ چھوڑ دیا تھا۔ دماغ کی نسیں ایسے تنی تھیں جیسے ابھی ان میں دھماکے ہونے لگیں گئے....

.....

وہ یونیورسٹی آگئی تھی پر کیسے آئی تھی، یہاں تک سفر اس نے کیسے تہہ کیا، یہ نہیں جانتی تھی۔ ابھی تک اس کے کانوں میں صرف ایک آواز گنج رہی تھی اور وہ آواز تھی می جانی کی.... وہ کلاس میں جانے کے بجائے لائبریری کی پچھلی طرف آگئی تھی... یہ جگہ کافی سنسان تھی اس لئے اکثر وہ یہاں پائی جاتی تھی یہاں خاموشی سے بیٹھ کے پڑھنے کا موقع مل جاتا تھا لیکن ابھی وہ اپنی کیفیت چھپانے کے لئے یہاں آئی تھی، فلحال اس میں کسی کا بھی سامنا کرنے کا حوصلہ نہیں تھا۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ زارا، مہک یا صبا اس کو ایسے دیکھیں اور کوئی سوال کریں وہ کیا بٹے گی انھیں؟ اس سے بہتر تھا وہ یہاں بیٹھے.. تاکہ کسی کی بھی نظروں کا سامنا نہیں کرنا پڑے۔ اور اس وقت چھپنے کے لئے یہی سب سے اچھی جگہ تھی۔ وہ پلر سے ٹیک لگاے آنکھیں بند کر کے بیٹھی، اب سے کچھ دیر پہلے ہونے

CLASSIC URDU MATERIAL

والے واقعے کو سوچ رہی تھی تبھی کسی نے پیچھے سے آکر اس کے منہ پر رومال رکھا... اس سے پہلے کہ وہ کوئی مزاحمت کرتی رومال میں بے کولوروفوم نے ہوش کی دنیا سے بیگانہ کر دیا تھا۔ اب وہ لوگ اسے گاڑی میں ڈال کر یونیورسٹی کے پچھلے راستے سے باہر لے جا رہے تھے۔

آج اس کا آفس میں پہلا دن تھا۔ وجی بھائی اسے اپنے دوست عمیر سے ملوا کے جا چکے تھے۔ عمیر بھی بہت اچھے تھے بالکل وجی بھی جیسے نرم مزاج لیکن مثلاً یہ تھا کہ اس کمپنی کے دو مالک تھے ایک عمیر اور دوسرا عثمان۔ یہ بات اسے عمیر نے ہی بتائی تھی۔ یہ کوئی روایتی جاب نہ تھی اس لئے اس کا انٹرویو تو ہوا نہیں تھا۔ عمیر نے اسے کام سمجھا دیا تھا اور ساتھ میں آفس کا فون بھی دے دیا تھا تاکہ کوئی مثلاً ہو تو وہ کال کر کے پوچھ سکے۔ یہ آفس اسسٹنٹ کی جاب تھی۔ یا دوسرے لفظوں میں سکیٹری کی جاب کہا جاسکتا ہے اس لئے کا زیادہ تر واسطہ باس سے ہی پڑنے والا تھا۔ عمیر بھی کو دیکھ کے اسے کافی تسلی ہوئی تھی پر دوسرا باس وہ ابھی تک نہیں ملا تھا پر عمیر نے اس سے کافی حوصلہ دیا تھا۔ اسے آفس کا ماحول بہت اچھا لگا تھا۔ ہر شخص اپنے آپ میں مگن اپنے کام کرتے پھر رہے تھے۔ وہ اپنی سیٹ پر آگئی تھی۔ جو باس کے روم کے باہر ہی لگی تھی، ایک کیبن کی

CLASSIC URDU MATERIAL

شکل میں... اسے اپنی سیٹ بہت پسند آئی تھی۔ اس کے پیچھے کی دیوار پوری شیشے کی تھی جہاں سے مین روڈ صاف دکھائی دیتا تھا۔ عمیر باہر گیا تھا اس سے مانا کر کرے کہ کوئی بھی بلا ضرورت اندر نہ جائے۔ اس کے جانے کے بعد کرنے کے لئے کچھ نہ تھا اور اس وقت اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ شانزے کی وجہ سے بہت پریشان تھی۔ اگر کوئی اور دن ہوتا تو، اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ ہوتا پر ابھی... ابھی وہ کوئی خوشی محسوس نہیں کر رہی تھی دماغ میں صرف ایک بات تھی شانزے... اس کی پیاری بہن اسے تائی اماں سے دل سے نفرت محسوس ہوئی تھی... اور اپنی ماں کے بولنے کا افسوس تھا۔ تائی اماں تو ہمیشہ سے ایسی ہی تھیں پر می جانی وہ تو ایسی نہ تھی تو پھر کیوں انہوں نے سب کے سامنے شانزے کو اتنا سب کچھ کہ دیا... وہ ابھی دیمڑوں سوچنا چاہتی تھی لیکن تبھی کوئی اس کے سامنے سے گزرا...

ایکسٹریوز می... کس سے ملنا ہے آپ کو..؟؟ شانزے نے اس کے پیچھے جا کر روکا تھا۔

محترمہ میرا نام...

میں نے آپ کا نام تو نہیں پوچھا... اریزے نے منہ بناتے بولا۔

آپ شاید فی آئی ہیں تبھی مجھے نہیں جانتی.. میں...

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں!! میں نئی آئی ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ مجھے بیوقوف بنا کر اس طرح آفس میں گھسے چلے آئیں گے۔ آپ کو پتا ہے نہیں ہے کہ کسی آفس میں جانے سے پہلے اس کی اجازت لیتے ہیں؟ یا کم از کم انفارم کرنا چاہیے۔ اس نے بات کاٹی۔

اوکے فائن!! مجھے عمیر سے ملنا ہے۔ وہ کتنا روم کی طرف بڑھا تھا کہ وہ پھر سے سامنے آگئی آپ کو میری بات سمجھ نہیں ای؟ آپ اندر نہیں جاسکتے۔۔۔

ایکسیوزمی.... کیا کہا آپ نے۔۔ اس کو سچ میں جھٹکا لگا تھا۔۔

آپ اونچا سنتے ہیں کیا؟ کتنی بار کہوں؟ میں نے کہا آپ اندر روم میں نہیں جاسکتے۔۔۔ اریزے نے اس کو بیچاگی سے دیکھا تھا۔

کیوں؟؟ لمبا قد۔۔ صاف ستھرا رنگ۔۔ ڈارک بلو سوٹ میں وہ جو بھی تھا لا جواب تھا اریزے نے دل میں اطراف کیا۔ ماتھے پے بل اور آنکھوں میں حیرانی لے وہ اس سے ہی دیکھ رہا تھا۔

دیکھیں... عمیر سر اپنے روم میں نہیں ہیں اور وداوٹ پر میشن میں آپ کو اندر نہیں جانے دوں گی... اریزے نے اٹل لہجے میں بولا۔ اب وہ دلچسپی سے نازک سی لڑکی کو بہت غور

CLASSIC URDU MATERIAL

سے دیکھ رہا تھا.. گندمی رنگ.. لائٹ براؤن آنکھیں.. کالے بال... سلیقے سے ڈوپٹہ لٹے..
وہ بہت کیوٹ لگ رہی تھی.

آپ ایلے کیا دیکھ رہے ہیں... اریزے کو اس کے ایلے دیکھنے پے غصہ آیا تھا.
آپ نے تو کہا دیکھیں... اب اسے شرارت سو جھی تھی، جبکہ اریزے جھینب گئی تھی.
وہ... وہ... اصل میں.. وہ میرا.. مطلب تھا... اریزے کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا
بولے، آپ یہاں بٹھئیں میں سر سے پوچھتی ہوں.. وہ کہتی چلی گئی تھی.. جبکہ اس نے اپنی
ہنسی دبائی تھی وہ نہیں چاہتا کہ پہلے دن ہی وہ پریشان ہو جائے.
اریزے نے عمیر کو کال ملائی.. جو دوسری طرف سے اٹھالی گئی تھی.. سر کوئی آپ سے
ملنے آیا ہے.. وہ سیدھا آپ کہ روم میں جا رہا تھا بہت مشکل سے روکا ہے.. اس نے پوری
بات ایک سانس میں کی... جبکہ کنکھیوں سے وہ اس سے ہی دیکھ رہی تھی جیسے وہ کوئی چور
ہو.

کون ہیں؟ کوئی کلائنٹ؟
سر! یہ تو میں نے پوچھا ہی نہیں..
اوکے!! آپ نام پوچھو کون ہیں..

CLASSIC URDU MATERIAL

ایک منٹ سر...

سنیں.. وہ جو فون میں مگن تھا.. اس کی آواز سن کے بھی مگن رہا... حالانکہ وہ اسے بار بار اس کی طرف دیکھتا ہوا دیکھ چکا تھا.. نہ جانے کیوں پر اسے اس کا سنیں کہنا بہت اچھا لگا تھا... اس لئے وہ انجان بنا رہا.

سنیں.. سنیں میں آپ سے بول رہی ہوں.. اریزے نے اس کے سامنے کھڑے ہوتے کہا..

جی بولے.. اس نے فون سے نظر اٹھاتے دیکھا.
آپ کا نام کیا ہے...؟؟ اریزے کہ چہرے پے جھجلاہٹ تھی.
عثمان میر... سکون سے جواب دیا گیا...

اوک.. وہ جانے کے لئے موڑی ہی تھی کہ روک گئی. عثمان میر... اس نے زیرے لیب نام دھورایا نہیں میرے کان بج رہے ہیں اس نے خود کو تسلی دی.... اس لئے وہ اس کی طرف موڑی، عثمان میر...؟؟ اس نے کنفرم کیا تھا.. جواباً ہاں میں سر ہلایا گیا اریزے کو لگا اس کے پاؤں زمین میں دھنس گئے ہیں. سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں ہی وہ پہچان گئی تھی کہ یہ وہی عثمان ہے اس کا دوسرا لباس... شانزے کے منہ پے بارہ بجے تھے..

CLASSIC URDU MATERIAL

فون شاید کٹ کر دوبارہ کیا گیا تھا تبھی بج رہا تھا پر اریزے تو جیسے ہوش میں ہی نہیں تھی تبھی وہ آرام سے چلتا اس کے پاس آیا اس کے ہاتھ سے فون لیتا چلا گیا... اریزے کو جیسے ہوش آیا تھا.. اور اب سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے پہلے ہی دن اتنا براتا ثر دیا تھا اس نے۔

.....
اریزے کو اب ایک اور پریشانی نے آگھیرا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا اب کیا کرے سوری بولے یا نہیں..

اگر اس نے سب کچھ عمیر کو بولا تو اسے کتنی شرمندگی ہوں تھی کچھ تھا وہ اس کے بھائی کا دوست تھا اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ عمیر سے ہوتی یہ بات وجہی بھی تک پہنچے۔ اس لئے وہ عمیر کے روم کی طرف گئی جہاں وہ بیٹھا تھا۔

اندر سے کافی غصے میں بولنے کی آوازیں آرہی تھی۔ اریزے مزید پریشان ہوئی اس سے پہلے کہ وہ پلٹتی عثمان کی آواز نے روک دیا۔

جی بولے کچھ بولنا تھا آپ کو...

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ... میں... وہ... در صل میں آپ سے... اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا بات کہاں سے شروع کرے۔

اب آپ کچھ بولیں گی... یا یوں ہی میرا وقت ضائع کرتی رہیں گی؟؟؟ عثمان کا غصہ ابھی بھی برقرار تھا۔

شانزے کو شرمندگی ہوئی تھی سوری سر فور بوتھ۔ وہ روکی نہیں کہتی چلی گئی تھی۔ جبکہ عثمان کو پچھتاوا سا ہوا تھا۔ وہ پاپا کا پتا نہیں لگا سکا اس بات کا غصہ تھا خام خا اس بیچاری پے نکل دیا تھا۔

وہ اس کے کیبن کی طرف گیا تو وہ کسی کام میں بڑی تھی۔ اریزے اس کو دیکھ کے کھڑی ہوئی جی سر کچھ چاہیے آپ کو.. پھرے پے ابھی شرمندگی کا تاثر تھا۔ عثمان کو اپنے روپے پہ شرمندگی ہوئی۔ یہ ڈرائیو آپ عمیر کو دے دیجئے گا یاد سے۔ وہ جو اس سے سوری کہنا چاہتا تھا، ایک نظر اس پے ڈالتا باہر چلا گیا۔ جبکہ اریزے نے سکھ کا سانس لیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اس وقت وہ شہر کے تھرڈ کلاس علاقے میں کھڑے تھے۔ درد کی ایک شدید لہر ان کے اندر اٹھی تھی۔ تو وہ یہاں کہیں رہتی ہے۔ وہ جو کا بھٹی ذرا سی ڈسٹ برداشت نہیں کرتی تھی تو یہاں اس مٹی کے ڈھیر میں رہ رہی تھی... ماضی کے سارے یادگار پل ان کی آنکھوں میں فلم کی طرح چلنے لگے تھے۔ حسین نے دکھ سے سوچا.. نہ جانے کیسی ہوگی کس حال میں ہوگی.. وہ سوچتے ہوئے پتلی، تنگ گلیوں میں سے گزر رہے تھے۔ اور گلی ان کی تالیف میں اضافہ کر رہی تھی۔ تو تم یہاں ہو زینب سوچا نہیں تھا کہ وہ ایسی کسی جگہ لے گی پر افسوس صد افسوس اور اس کے علاوہ حسین اور کر بھی کیا سکتے تھے وہ اس سے ملنے کی لے بے قرار ہوئے جا رہے تھے، ایک بار وہ مل جائے تو میں گزری ہار مصیبت کا ازالہ کر دوں گا بس ایک بار ایک بار وہ مل جائے میں واپس گھر لے جاؤں گا...

دل میں ہزاروں امیدیں لے اب وہ ایک ایک شخص سے زینب کا پوچھ رہے تھے پر یہاں کوئی ایسا نہیں تھا جو زینب جانتا

ہوتا..

تھک ہار کے وہ واپسی جانے لگے کہ ایک آدمی نے انہیں آواز دی..

صاحب... صاحب جی وہ بھاگتا ہوا گاڑی تک آیا.. سنا ہے آپ کسی کو ڈھونڈ رہے ہیں

اس نے ہانپتے ہوئے بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں پر تمہیں اس سب سے کیا مطلب؟؟ حسین کی تیواری چڑی تھی۔

میں، میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں۔۔ میرا نام۔۔ اسلم۔۔ اسلم ہے۔۔ اس بستی میں ہی رہتا ہوں۔ وہ ابھی تک ہانپ رہا تھا۔

لیکن کیوں؟؟ حسین کو کچھ کھٹکا تھا۔

صاحب اس کے بدلے آپ میری کچھ مدد کر دینا۔۔

حسین اس کا مطلب اچھے سے سمجھ گئے تھے، اس لئے جیب سے ہزار ہزار کے کئی نوٹ نکل کر دیے، کیوں کے پچھلے ایک ہفتے سے وہ اس بستی میں خور تھے پرا بھی تک کوئی سرا ہاتھ نہ آیا تھا جسے کچھ پتا چلتا۔

اس کا نام زینب ہے۔۔۔ اور یہ میرا فون نمبر ہے۔۔ جتنا جلدی میرا کام کرو گئے اتنا ہی زیادہ انعام پاؤ گئے۔۔

وہ آپ کی ہے کون؟ کوئی نشانی؟ اس آدمی نے نام سنتے بولا۔

تمہیں اس سے کی مطلب نہیں ہونا چاہیے کہ یہ کون ہے اور ڈیٹیل میں تمہیں فون پے دے دوں گا۔

حسین کہتے گاڑی میں بیٹھے اور سپیڈ میں وہاں سے نکل گئے۔۔۔

گاڑی شہر سے ہوتے ہوئے اس سنسان سے راستے پہ تھی جو سمندر کی طرف جاتا تھا..

گاڑی ہا کس بے کی طرف لے لو، ڈرائیور کو ہدایت ملی۔

شانزے ابھی تک کولوروفوم کے زیرے اثر تھی۔ ڈرائیور کے اچانک ٹرن لینے سے وہ سائیڈ پہ لڑکھرائی اس سے پہلے کہ اس کا سر ونڈو میں ٹکراتا، گردن کے پیچھے سے اپنا ہاتھ نکال کر یوسف نے ونڈو اور اس کے سر کے درمیان اپنا ہاتھ کر دیا جس کی وجہ سے سر یوسف کے ہاتھ سے ٹکرا گیا۔

یار اب آگے کیا کرنا ہے اٹھا تو لائے ہیں اسے.. محسن جو ایک گھنٹے سے ڈرائیو کر رہا تھا اکتاتے ہوئے بولا..

وہ میں نے ابھی سوچا نہیں.. اس کے مقابلے یوسف خاصا مطمئن تھا۔

تبھی شانزے لڑکھڑا کر اس کے کندھے پہ گری... ایک تو اسے سکوں نہیں کبھی یہاں گرتی ہے.. کبھی وہاں.. یوسف جو اسے سمجھال سمجھال کے تنگ آگیا تھا اس لئے جھنجھلاتے ہوئے بولا۔ عمر کو پوچھا۔

بس روک جاؤ وہ رہا ہٹ... گاڑی یہیں روکو... عمر نے محسن کو بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اب وہ اس کو گاڑی سے نکال کر ہٹ میں لے آئے تھے۔
چل پاؤں باندھ اس کے یوسف نے رسی محسن کی طرف اچھالی۔
ابے پاگل ہے کیا آرام سے باندھ کہیں کچھ ہونہ جائے اس کو۔ عمر نے محسن کو ڈرایا۔
ارے ہاں!! میں ایسا کرتا ہوں رسی ڈھیلی کر دیتا ہوں۔۔
تم دونوں پاگل ہو کیا؟؟ یوسف نے حیرت سے دیکھا۔
تو وہ چھوڑ اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ ورنہ ہم تینوں پھنسیں گئے۔ عمر کافی ڈر ہوا تھا۔
اوے آرام سے کہیں اٹھ نہ جائے محسن نے پٹی باندھتے یوسف کو الٹ کرنا فرض سمجھا۔
یار!! یوسف کتنا کولور فورم سنگھایا تھا یہ اٹھ کیوں نہیں رہی۔۔ عمر نے نیا خدشہ ظاہر کیا۔
چپ ہو جا... نام کیوں لے رہا ہے۔ اور بات تو ایسے کر رہا ہے جیسے ہم پرو فیشنل کڈنپرز ہیں
مجھے کیا پتا کتنا تھا میرا بھی یہ پہلا تجربہ ہے۔ یوسف گھورتے ہوئے بولا۔
تو کیا ضرورت تھی کڈنپنگ کی؟ اور کیا ہے یہ سب؟ عمر نے بھی جواباً گھورا تھا۔
کون۔۔ کون ہے۔۔ شانزے کو ہوش آنے لگا تھا...
یوسف نے منہ انگلی رکھتے خاموش ہونے کا اشارہ کیا... Ssshhhhh

CLASSIC URDU MATERIAL

محسن، عمر دونوں گڑبڑا گئے تھے۔

کون ہو تم لوگ.. کیوں لائے ہو مجھے یہاں.... ہیلپ.... کوئی بچاؤ مجھے... کہاں ہوں میں... اب وہ چلا رہی تھی۔ شانزے اب پوری طرح ہوش میں تھی۔ یوسف نے اپنی جیب میں سے رومال نکالا اور اس کہ منہ لے باندھ دیا۔ اور اب اس کے ہاتھ پیچھے کی طرف باندھ رہا تھا تبھی شانزے نے اس کا ہاتھ پکڑا۔ اس کے ہاتھوں کی نمی یوسف نے محسوس کی تھی اس کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی.. نہیں میں اب تمہیں نہیں چھوڑ سکتا اگر تم نے دیکھا لیا تو پتا نہیں کیا ہو گا اس نے دل میں سوچا تھا۔ وہ تینوں اب گاڑی میں بیٹھ گئے تھے۔ کہ یوسف گاڑی سے اترا اور چیزیں نکالنے لگا۔

اوسے! اب کہاں؟؟ محسن نے اس کی حرکت کا خاصا نوٹس لیا۔

یاریہ کچھ کھانے پینے کا سامان وہاں رکھ دیتے ہیں پتا نہیں کتنی دیر میں کوئی آئے اس سے بچانے...

واہ رے ولن!! یہ تو ہیرو کس ٹائم میں بن گیا؟؟ بٹیا نہیں پکنک کا بھی پروگرام ہے۔

محسن نے غور سے یوسف کی بدلتی حالت نوٹ کی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

بکواس نہ کر ٹھیک ہے مجھے اس کو سبق سیکھانا ہے پر اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے
کے میں اسے بھوکا پیاسا مار دوں.. وہ کہتا دوبارہ ہٹ کی طرف بڑھ گیا تھا۔

شانزے ابھی تک شور کر رہی تھی.. خاموش شور مت کرو.. اسکی دبی دبی آواز پے یوسف
نے آواز بدل کے بولا..

یہ پیزا اور کولڈرنگ پی لینا اور چلاؤ مت ایسا نہ ہو کے کچے تمہاری آواز سن کہ ڈر جائیں..
میرا مطلب ہے آجائیں اور اگر انہوں نے تمہیں کاٹ لیا تو زمیندار تم خود ہوگی یوسف نے
اسے ڈراتا چلا گیا تھا...

چلو چلتے ہیں... ایسے کیا گھور رہے ہو دونوں.. میں کوئی اس سے پیسے نہس لوٹے والا..
اس نے عمر اور محسن کو گھورتا دیکھ کے بولا۔

پیسے نہیں لینے تو پھر کیا کرنا ہے تو کوئی چپ حرکت تو...

شٹ اپ... میں صرف سبق سکھانا چاہتا ہوں.. یوسف نے محسن کو ملا متی نظروں سے
دیکھا۔

اور اگر کچھ ہو گیا تو؟؟ عمر نے اپنا خدشہ ظاہر کیا..

کچھ نہیں ہو گا یہاں پاس مچھیروں کی بستی ہے کوئی نہ کوئی اکرم مدد کر دے گا...

CLASSIC URDU MATERIAL

اب چلو بھی اس نے محسن کو پچھلی سیٹ پے بیٹھتے بولا...

گاڑی چل پڑی تھی یوسف نے ایک نظر ہٹ کی طرف دیکھا اور پھر گلاسسیس پہن لئے... جیسے اس کی آنکھوں سے دل کی حالت ظاہر ہونے کا خدشہ ہو۔ لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھا محسن نے اس کی آنکھوں کے بدلے تاثرات دیکھ لئے ہیں۔ گاڑی اب سمندر کی حدود سے نکال آئی تھی۔ لیکن ایک بے چین سی خاموشی تھی جس نے ان تینوں کو گھیر رکھا تھا۔ یوسف کو بار بار شانزے کی آوازیں آرہی تھیں جو اس کی بے چانی میں اضافہ کر رہی تھیں حالانکہ اس سے خوش ہونا چاہیے تھا کہ اس نے بدلہ لے لیا پر وہ خوش نہیں تھا۔ لیکن اب وہ واپس نہیں جا سکتا تھا۔

شانزے نے اب کوشش کرنا بند کر دیا تھا وہ سمجھ گئی تھی کہ آس پاس کوئی نہیں لیکن ابھی تک یہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ یہ لوگ کون ہیں اور اس یہاں کیوں لائے ہیں۔ دیوار سے ٹیک لگائے وہ مصروف جنگ تھی جب اس کے کانوں سے بھدی سی آواز نکلرائی... اے دیکھ لڑکی.. کسی نے اس کی آنکھوں سے پٹی کھولی تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے بے یقینی سے سامنے کھڑے تین مستند کو دیکھ رہی تھی عجیب کالے کالے سے گندے کپڑے پہنے وہ لوگ بہت خوفناک لگ رہے تھے... ان کی آنکھوں کی گندی چمک شانزے کا خون خشک کرنے کی لڑ بہت تھی...

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی شانزے کو سوچے جا رہا تھا۔ تھک ہار کر اس نے آنکھیں بند کر بیک سیٹ سے سر ٹیکا لیا تھا... شانزے کا چہرہ اس کی آنکھوں میں گھوم گیا تھا.. وہ آنکھیں کھول کے باہر دیکھنے لگا۔ ایک بے چینی سی تھی وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا... وہ تینوں خاموش تھے کوئی بھی کسی سے بات نہیں کر رہا تھا.. ایک عجیب سناٹا طاری تھا موت کا سناٹا اور بلاخر اس سناٹے کو یوسف نے توڑا تھا...

گاڑ... ائی تھنک میں نے غلطی کر دی ہے... وہاں ایسے اکیلے نہیں چھوڑنا چاہیے تھا... وہ دونوں اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے اور وہ کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولتا چلا جا رہا تھا...

مجھے لگتا ہے مجھے واپس جانا چاہیے... اس نے گویا دھماکہ کیا تھا۔ کم از کم عمر کو تو یہی لگا تھا۔ جبکہ اس کی بات پے محسن نے بھی گاڑی کو بریک لگائی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تیرا دماغ خراب تو نہیں ہو گیا تو واپس جائے گا.. تو جانتا ہے تیرے واپسی جانے سے کیا ہو گا..؟؟ عمر پریشان ہو گیا تھا۔

ہاں جانتا ہوں۔ پر میں اتنا بے حس کیسے ہو سکتا ہوں؟ کیسے اسے چھوڑ کے جا سکتا ہوں۔ ہو چکی ہے.. ہم واپس نہیں جائیں گے dair یہ سب پہلے سوچنا چاہیے تھا.. اب بہت بس.. تو جانتا ہے اسے ایک فساد دی لڑکی ہے وہ... وہ لازمی کوئی فساد کھڑا کرے گی۔ عمر نے اسے سمجھانے کی کوشش کی..

کچھ بھی ہو مجھے اس کی پرواہ نہیں... میں اسے چھوڑ کے نہیں جا سکتا... وہ جو سزا دے گی مجھے منظور ہے.. پر میں ایسے نہیں جا سکتا.. شاید وہ عمر کی باتیں نہیں سن رہا تھا تبھی ایک ہی راگ آلاپ رہا تھا..

تو سمجھ نہیں رہا ہے میری بات.. عمر چیخا تھا تکرہ بآ..

میں سمجھ رہا ہوں یار... یوسف کی آواز میں اتنی بیچاگی تھی۔

میرا خیال ہے یوسف ٹھیک کہ رہا ہے۔ اس کی بیچاگی کے دیکھ کے محسن سے رہا نہیں گیا وہ جو کافی دیر سے ان کی بحث سن رہا تھا آخر کار بول ہی پڑا۔ چل شانزے کو لے کے آتے ہیں۔ یوسف نے تشکر نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

نہیں میں خود جاؤں گا تم دونوں واپس جاؤ۔ یہ مثلاً میں نے بنایا ہے تو حل بھی میں ہی کروں گا۔ یوسف نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

ٹھیک تو گاڑی لے جا اس نے چابی یوسف کو دی۔ فکر مت کر ہم لوگ چلے جائیں گے ویسے بھی کریم والے کس دن کام آئیں گے۔ محسن نے اس کی آنکھیں میں چھپا سوال پڑھ لیا تھا تبھی اس کو حوصلہ دیتے بولا۔

یوسف نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا وہ سچ میں اس کا بہترین دوست تھا۔ وہ گاڑی لے کے واپسی کی طرف موڑا تھا۔

کون ہو تم لوگ اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا...

واہ ری قسمت ہم تو چوری کر کے بھاگے تھے اور یہاں تو خزانہ ہاتھ لگ گیا۔ وہ تینوں آپس میں لگن تھے تبھی اس کی بات کا جواب نہ دیا...

اتنے میں ایک آدمی زمین پر شانزے کے پاس بیٹھا اور اس کے پاؤں پر ہاتھ پھیرنے لگا...

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے کو اس کا ہاتھ پھیرنا عجیب خوف میں مبتلا کر رہا تھا.. دیکھو مجھے جانے دو پلیز...
اس آدمی کی گندی نظروں سے شانزے کو باقائے آنے کو تھی.. پلیز میں ہاتھ جوڑتی ہوں
شانزے نے اپنے بندھے ہوئے دونوں ہاتھ اس کے آگے جوڑے جہاں اس نے جھپٹ
کر پکڑا.. شانزے کرنٹ کہا کے پیچھے کی طرف ہی تھی.. وہ آہستہ آہستہ کھسک کے پیچھے ہو
رہی تھی اور وہ آدمی اس کہ قریب اتنا جا رہا تھا.

عورت میں اللہ نے ایک بڑی خوبی اس کی چھٹی حس رکھی ہے جو بروقت انسان کی نیت اور
نظر پہچان نے میں مدد کرتی ہے عورت کی حس کسی گھنٹی کی طرح ہوتی ہے جو خطرے کا
احساس پا کے ہی بجھنے لگتی ہے. شانزے کے کانوں میں بھی خطرے کی گھنٹیاں بج رہی
تھیں. اس کا چہرہ غصے، پریشانی اور خوف سے لال ہو رہا تھا پر اس وقت اسے جوش سے
نہیں ہوش سے کام لینا تھا. جو بہر حال شانزے کے لئے کافی مشکل تھا. اگر کوئی اور
وقت ہوتا تو وہ ان کو اچھا خاصا سبق سیکھا چکی ہوتی لیکن قسمت فلحال اس پے مہربان نہیں
تھی. اور اس وقت اسے کسی کی مدد کی سخت ضرورت تھی. اس کے اندر حشر برپا تھا. ان
آدمیوں کی آنکھوں میں جلتی جوس اس کو خوفزدہ کر رہی تھی. یا اللہ میری مدد فرما... مجھے اس

CLASSIC URDU MATERIAL

مصیبت سے آزاد کر دے ورنہ میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل بھی نہیں رہوں گی۔ یا اللہ
اپنے حبیب کے صدقے میں میری حفاظت فرما۔۔۔ شانزے دل میں دعائیں مانگ رہی تھی
اس وقت اسے کوئی راستہ نہیں آ رہا تھا اور بیشک جب ہر در بند ہو جائے تو صرف ایک ہی در
کھولا رہ جاتا ہے جس در سے کبھی کوئی خالی ہاتھ نہیں لوٹا، وہ تو اپنے بندوں کی وہ دعائیں
بھی سن لیتا ہے جو زبان تک اتی بھی نہیں تو پھر وہ شانزے کی دعاؤں کو کیوں نہ سنتا۔ وہ
آدمی مزید شانزے کو تنگ کرتا اتنے میں گاڑی روکنے کی آواز آئی جیسے کوئی بہت رش
ڈرائیونگ کرتا اچانک بریک لگاتا ہے۔۔

پیچھے کھڑے دونوں آدمی گڑبڑا گئے تھے اس لئے ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے بولا۔
مجھے لگتا ہے کوئی آگیا ہے۔ ایسا نہ ہو وہ اس لڑکی کو ہی لینے آیا ہو، چلو اس کو لے چلو یہاں
سے۔ اس کا ساتھی بولا۔ وہ تینوں اب اسے پکڑ کر دوسرے ہٹ کی طرف لائے تھے جو کچھ
فاصلے پے ہی تھا۔ ہٹ کے نام پے چار دیواری تھی۔ شاید سامان رکھنے کی جگہ۔ شانزے کی
نظر کین پے پڑی وہ اس کولات مارنا چاہتی تھی۔ ان تینوں سے نظر بچا کہ جیسے ہی اس
نے اپنا پاؤں آگے کیا ایک غنڈے نے بڑھ کر کین ہٹا لیا۔
زیادہ چالاکی کی تو گلہ کاٹ دوں گا اس نے چاقو دیکھتے ڈرایا۔ وہ تینوں اس کو وہاں سے
نکالنے کی کوشش کرنے لگے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جب کے شانزے خود کو چھوڑوانے کی کوشش میں جت گئی۔ ابھی ان لوگوں کی جدوجہد جاری تھی کہ اچانک شانزے بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی۔ وہ تینوں حیران تھے۔

اب کیا کریں، یہ تو بے ہوش ہو گئی ہے۔ ان میں سے ایک آدمی غصے میں بولا۔
ایسا کرتے ہیں باہر دیکھتے ہیں اگر کوئی نہیں ہے تو گاڑی میں ڈال کر لے چلتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے مشورہ دیا اور وہ تینوں باہر نکل گئے۔

.....
اس نے دور پے گاڑی روکی اور بھاگتا ہوا ہٹ کی طرف آیا۔ لیکن شانزے وہاں نہیں تھی۔ اس کی آنکھوں کے سامنے زمین اور آسمان گھوم گئے تھے۔ یوسف کو لگا جیسے ہر طرف اندھیرا چھا گیا ہو۔ یہیں تو چھوڑ کے گیا تھا وہ کہاں چلی گئی تھی۔ یوسف کو یاد تھا اس کے پاؤں بندھے تھے تو وہ کہاں جا سکتی تھی۔ اس کی آنکھوں میں نمی آنے لگی تھی۔ اس نے ہٹ کی ایک ایک جگہ چھان ماری پر وہ نہیں ملی کہاں چلی گئی۔ زمین نگل گئی یا آسمان کھایا گیا۔ اس کی نظر شانزے کے دوپٹے اور زمین پر بے نشانوں پر پڑی جو اس بات کی نشانی تھی کہ کوئی اسے زبردستی گھسیٹتا ہوا وہاں سے لے کے گیا ہے۔ وہ پاگلوں کی طرح اس کے دوپٹے پر لپکا تھا۔ اب وہ ہٹ کے چاروں طرف بھاگ رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کہاں جائے۔ ریت میں دھنسنے پتھر اسے نظر نہیں آئے اور وہ ان پر

CLASSIC URDU MATERIAL

منہ کے بل گرا۔ اس کے ہاتھ رگڑ لگنے سے چھل گئے تھے جہاں سے خون نکل رہا تھا۔ اس نے اٹھنا چاہا تو گھٹنے میں درد کی شدید لہر اٹھی... وہ دوبارہ وہیں گر سا گیا تھا۔

نہیں اللہ جی اتنی بڑی سزا نہ دیں مجھے میں کیسے جی پاؤں گا اس تکلیف کہ ساتھ کے وہ میری وجہ سے مشکل میں پھنس گئی ہے... پلیز اللہ جی میں معافی مانگتا ہوں میرے کیئے کی سزا اس کو نہ دینا... وہ دعائیں مانگتا زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ جیسے کوئی شکست خور انسان کسی جوئے میں اپنا سب کچھ ہار کے بیٹھتا ہے۔ وہ اس کا دوپٹہ ہاتوں میں لے بلند آواز میں رو رہا تھا۔ اگر اس کے ساتھ کچھ غلط ہو گیا تو میں کیسے معاف کروں گا۔ میں جانتا ہوں مجھ سے غلطی... نہیں مجھ سے گناہ ہوا ہے اور اس کی سزا مجھے ملنی ہی چاہیے پر ایلے نہیں.. جس سے میں محبت کرتا ہوں اس سے تکلیف دے کہ نہیں... وہ ٹھٹھکا کا تھا اپنے دل کی آواز پر... محبت... وہ رونا بھول گیا تھا.. اوہ.. تو یہ لڑائی نہیں محبت ہے جو ہمیشہ اس سے الجھنے پر اکساتی ہے.. ہمیشہ اس کہ آس پاس رہنا چاہتی ہے... تو یہ محبت ہے جو اسے ہمیشہ نظروں کے سامنے چاہتی ہے... یوسف کے لئے یہ احساس بالکل الگ تھا.. تو اس لئے میں واپس آیا ہوں... تو اس لئے میں اس کی تکلیف پر تڑپ رہا ہوں.. تو پختواہ نہیں ہے.. یہ لڑائی بھی نہیں.. یہ آنا تھی... اور اب آنا کا خول چٹخ رہا تھا... محبت کا رنگ نظر آنے لگا تھا.. کبھی کبھی اللہ آپ کو مشکل میں ڈال

CLASSIC URDU MATERIAL

کے آزماتا ہے اس لئے نہیں کہ وہ آپ کو سزا دیتا ہے بلکہ اس لئے کہ آپ کے اندر
چھپے حقائق سے پردہ اٹھا دیتا ہے وہ حقائق جو اکثر ہم خود بھی نہیں جانتے، اور اس وقت
یوسف پے بھی کچھ ایسے ہی حقائق کا انکشاف ہوا تھا۔ اس لگا وہ اب کبھی شانزے کو
دیکھ نہیں سکے گا۔ اور اس خیال نے ہی اس کی سانسیں روک دیں تھیں۔ صرف ایک بار وہ
مجھے مل جائے میں اس سے معافی مانگ لوں گا۔ وہ اب بری طرح رو رہا تھا۔ یوسف کے
تواسوں پے خوف سا طاری تھا۔ اس نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ یہ سب اسے اتنا
مہنگا پڑھنے والا ہے۔ میں مانتا ہوں یہ سب میری غلطی ہے پر اللہ تو رحمان ہے رحیم ہے۔
اپنی شان کے صدقے میں... اگر میں نے کچھ اچھا کیا ہے تو اس کے بدلے میں مجھے
شانزے سے ملا دیں اس کی حفاظت فرمائیں میں وعدہ کرتا دوبارہ ایسا کبھی نہیں کروں گا۔
وہ ایک بار پھر اٹھا عجیب وحشت اس پے تاری ہو گئی تھی۔ گھٹنے میں اٹھنے والی ٹیسوں کی
پرواہ کیے بغیر وہ پھر ایک بار بھاگے لگا تھا۔ اسے پاس میں ایک اور جگہ نظر آئی جو ہٹ سے
ملتی جلتی ہی تھی اب وہ اس جانب چلا گیا تھا۔

.....
شانزے بے ہوش ہونے کا ڈرامہ کر رہی تھی ان کے جاتے ہی اس نے آنکھیں کھول کر
تسلی کی، وہ وہاں نہیں تھے۔ کیسے روکوں اسے... کہیں یہ جو کوئی بھی ہے چلا ہی نہ

CLASSIC URDU MATERIAL

جائے.. اس نے گاڑی والے کے بارے میں سوچا۔ وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جب اس کی نظر پیچھے پڑے بہت سارے کینز پے پڑی۔ اس نے موتھے سے فائدہ اٹھایا اور کینز پے پاؤں مارنے لگی... اسے یقین تھا کہ آواز سن کے وہ جو کوئی بھی ہے ضرور آئے گا۔ وہ سب کینز گرا چکی تھی اور اب وہ اپنے ہاتھ کھولنے کی کوشش میں تھی۔ یوسف نے کینز گرنے کی آواز پے چونک کر دیکھا آواز وہیں چار دیواری سے آئی تھی اب وہ اندر کی طرف جا رہا تھا... کسی کی دبی دبی سسکیاں سنائی دے رہی تھیں۔ ایک انجانے خوف نے اس کے پاؤں جکڑ لئے تھے اس کو قدم اٹھانا مشکل لگ رہا تھا۔ نہ جانے سامنے کیا منظر آنے والا تھا ہر قدم کہ ساتھ اس کے خوف میں بھی اضافہ ہو رہا تھا۔ وہ جتنی دعائیں مانگ سکتا تھا مانگ رہا تھا۔ وہ اندر داخل ہوا تو سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اسے اپنی آنکھوں پے یقین نہیں آرہا تھا... وہ... وہ شانزے تھی... ہاں وہ ہی تھی.. شانزے حسان.. جب کے وہ بھی سامنے سے آتے یوسف کو دیکھ کہ حیران رہ گئی۔ یوسف نے سکھ کا سانس لیا تھا وہ صبحی سلامت تھی.. اور اپنے ہاتھ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔ ایک سکون تھا جو یوسف نے اپنے اندر محسوس کیا۔ یوسف کے سر سے ایک بہت بڑا بوجھ ہٹا تھا۔ یوسف نے دونوں ہاتھ سے بال پکڑے دیوار سے ٹیک لگائی تھی۔ ایک بے ساختہ ہنسی اس کے لبوں

CLASSIC URDU MATERIAL

پے آئی تھی جبکہ شانزے نے اسے گھور گھور کہ دیکھ رہی تھی۔ یوسف کا اس طرح سے دیکھنا اسے برا لگ رہا تھا۔

تم یہاں پے ہو۔۔ یوسف کہ منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔ وہ اگے بڑھا اور شانزے کا منہ کھولا۔۔ ایک سسکی شانزے کہ منہ سے نکلی۔ کیا ہوا بہت ٹائٹ تھا کیا؟ وہ پوچھ بیٹھا، اب وہ گھٹنوں کے بل زمین پے بیٹھا شانزے کے پاؤں کھول رہا تھا جہاں رسی کے نشان واضح تھے۔ یوسف کو اپنے آپ پر شدید غصہ آیا تھا اس نے نرمی سے شانزے کے پاؤں کو چھوا تھا۔۔۔ جہاں بہت سی خراشیں تھیں۔۔ شانزے ڈر کے پیچھے ہوئی تھی۔ اس وقت وہ بھی اس کے لئے قابلے اعتبار نہیں تھا۔۔ اس نے دکھ سے شانزے کے سفاک چہرے کو دیکھا تھا۔ اس نے اپنا سر جھٹکا تھا، یوسف کو لگا وہ اس کا ہی مستحق ہے۔ اس نے پکڑ کے شانزے کو کھڑا کیا، تبھی اس کی نظر اس کے ہونٹوں پے پڑی اس کا ہونٹ رومال ٹائٹ ہونے کی وجہ سے سائیڈ سے تھوڑا کٹ گیا تھا جہاں سے خوں نکل رہا تھا۔ یوسف نے درد کی ایک لہر خود میں محسوس کی اسے اپنے آپ پے شرم آئی تی۔ تم یہاں کیسے؟؟ شانزے نے اسے جانجی نظروں سے دیکھا۔ وہ میں۔۔۔ اصل میں میں یہاں۔۔۔ یوسف اس کے ہاتھ کھولتا ہوا بولنے لگا۔۔۔ اس سے پہلے کہ یوسف شانزے کے ہاتھ کھولتا یا کچھ بولتا وہ لوگ

CLASSIC URDU MATERIAL

وہاں پہنچ گئے تھے۔ وہ بھی شاید کین گرنے کی آواز سے سمجھ گئے تھے کہ شانزے ڈرامہ کر رہی تھی۔

کیا کر رہے ہو تم۔۔ غنڈوں نے یوسف کو پوچھا۔۔

تم لوگ کون ہو۔۔ اس نے سوال کے بدلے سوال کیا۔۔

یوسف۔۔ یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ وہی کڈنیپرز ہیں جنہوں نے مجھے کڈنیپ کیا۔۔ اور اب ایلے انجان بن رہے ہیں جیسے کچھ جانے ہی نہیں ہیں۔۔ شانزے نے یوسف کو بالکل شکایات والے انداز میں بتایا تھا۔ پلیز یوسف مجھے بچا لو پلیز وہ پریشان تھی، جبکہ یوسف نے اس کی غلط فہمی پلے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔

پر تم یہاں کیسے۔۔۔ شانزے نے یوسف کی طرف دیکھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا ایک غنڈہ چیخ پڑا۔۔۔

چپ کر۔۔ ورنہ تم دونوں کو مار دیں گے۔۔ چل ہاتھ اوپر کر، لڑکی کو چھوڑ اور چلتا بن۔ ان تینوں میں سے ایک آدمی نے غصے سے یوسف کو بولا بولا۔

تم لوگ۔۔۔ تم لوگ ہاتھ اوپر کرو میں ابھی اس وقت تمہیں اریسٹ کرتا۔۔۔ وہ خود کو سمجھالے ہوئے الٹا ان پلے چڑھا تھا۔ کچھ پتا نہیں تھا شانزے کیسے ریکٹ کرتی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تم لوگ جانے نہیں ہوا بھی مجھے میں کون ہوں..

کون ہے تو ایک آدمی نے غصے سے پوچھا...؟؟

ہوں میں.. یوسف نے اس سے دھمکایا۔ جب کہ DSP میرا نام یوسف ہے اس شہر کا حیرت سے شانزے کا منہ یوسف کہ اس صاف جھوٹ پے کھول گیا تھا۔

اچھا.. لگتا تو نہیں ہے.. ان غنڈوں میں سے ایک بولا۔

جانے ہو قانون کے مطابق ایک پولیس والے کو پولیس والا نہ ماننا بھی جرم ہے اس پے تمہیں عمر قید بھی ہو سکتی ہے..

یوسف نے انہیں پھر دھمکایا تھا...

یہ قانون کب بنا... کس نے بنایا یہ قانون ایک آدمی نے ڈرتے ڈرتے بولا..

میرے پاپا... میرے پاپا نے بنایا ہے یہ قانون وہ سپریم کورٹ کے جج ہیں... شانزے کو تھوڑا حوصلہ ہوا اس لئے اپنی گھبراہٹ پے قابو پاتے بولی... اور اگر انہیں پتا چل گیا نہ کہ تم لوگوں نے مجھے کڈنیپ کیا ہے تو وہ تم لوگوں کو چھوڑیں گے نہیں..

تبھی یوسف نے پاکٹ میں سے فون نکالا....

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف میر بات کر رہا ہوں۔ آپ پولیس وین کو لے کر ہا کس بے آجائیں یہاں DSP میں کچھ لوگوں کو اریسٹ کرنا ہے۔ اس نے ان تینوں آدمیوں کو گھورتے ہوئے بولا۔

دیکھو ہم نے اس کا کڈنیپ نہیں کیا ہے۔ ایک غنڈہ جو تھوڑا گھبرا گیا تھا بولے لگا جبکہ یوسف کا دل کیا اس کا منہ توڑ دے ضروری ہے کہ پوری بات بتائی جائے۔ کوئی کچھ سوچتا سمجھتا اس سے پہلے ایک غنڈے شانزے کا بازو پکڑ کے اپنی طرف کھینچا اور اس کے گلے بڑا سا چاقو رکھ دیا۔

تو پولیس والا ہے یا جو کوئی بھی اب یہ لڑکی نہیں مل سکتی یہ ہمارے ساتھ ہی جائے گی۔۔۔ چھوڑ دو اسے یوسف نے غصے سے دیکھا تھا، ایک قدم بھی بڑھایا تو اس کا گلہ کاٹ دوں گا۔۔ وہ کہتے شانزے کو باہر کی طرف لے جا رہے تھے۔

میری بات سنو میں ہوں یہاں۔۔۔ بس اس سے جانے دو۔۔۔ یوسف کی آواز میں منت تھی۔۔۔ شانزے نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔ اس سے جانے دیں۔۔۔ ہم کیا اتنے بیوقوف لگتے ہیں تجھے۔۔۔؟ ہاتھ آیا مال بھی کوئی جانے دیتا ہے کیا؟؟

CLASSIC URDU MATERIAL

دیکھو اسے چھوڑ دو ورنہ انجام اچھا نہیں ہو گا.. یوسف بھی ان کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا،

یوسف اب ان سے بحث میں مصروف تھا... تمہیں جو چاہیے میں دوں گا...

ہمیں جو چاہیے وہ ہم لے کیے جا رہے ہیں۔ اس کے حسن کا نشہ اب یہی اتارے گی..

اس نے خباثت سے شانزے کو دیکھا تھا..

جبکہ یوسف کا دل چاہا اس کا منہ نوچ لے.. وہ شانزے کو لے وہاں سے نکل رہے تھے۔

جب کے یوسف چاروں طرف مددک لے کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔

اسی وقت یوسف کی نظر ایک بڑے پتھر پے پر یوسف نے پتھر اٹھایا اور ان میں سے ایک کے سر پے دے مارا جس سے اس کا سر پھٹ گیا تھا وہ درد سے چیختا ہوا بھاگا تھا پتھر نے اپنا کام دکھایا تھا وہ گر بڑا گئے.. شانزے بھاگتی ہوئی یوسف کے پیچھے چھپی تھی.. خوف سے

اس نے پیچھے یوسف کی شرٹ کو پکڑا ہوا تھا۔ فلحال اسے وہ اپنے اور ان غنڈوں کے درمیان دیوار کی طرح لگا تھا۔ تبھی چاقو والا آدمی آگے آیا اور یوسف کو چاقو مارا.. شانزے کہ منہ سے ایک خوفناک چیخ نکلی تھی جو دور فضاؤں میں گم ہو گئی تھی..

.....

حنا بیگم بہت پریشان تھیں۔۔ شانزے ابھی تک گھر نہیں آئی تھی۔ جبکہ اس وقت تو وہ گھر آجاتی تھی۔۔

وہ بار بار دروازے کی طرف جاتیں اور ہر بار مایوسی سے واپس آتیں تھیں۔۔ اچھے صبح کے رویے لے انھیں خود بھی دکھ تھا۔ پر اب اسے بدلہ نہیں جاسکتا۔۔ لہذا فلحال وہ صرف شانزے کے بارے میں سوچ رہی تھی کہاں تھی وہ۔۔ اگر اس نے خود کو کچھ کر لیا نہیں نہیں۔۔ وہ کمزور نہیں ہے، دل نے آواز دی۔۔ اگر وہ گھر چھوڑ کہ چلی گئی تو۔۔۔؟؟؟
دماغ نے ایک نیا راستہ دیا۔۔ نہیں میری بیٹی ایسی نہیں ہے۔۔ میری بیٹی۔۔۔؟؟؟ ان کے اندر کسی نے مذاق اڑایا تھا۔۔ ہاں ہاں میری بیٹی کچھ آنسو ٹوٹے تھے آنکھوں سے۔۔۔ وہ میری بیٹی ہے۔۔۔

اسلام و علیکم می جانی اریزے نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

لیکن می جانی تو اپنی ہی دنیا میں گم تھی۔۔

می جانی کیا ہوا اریزے نے ان کا کندھا ہلایا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں.. وہ چونکیں تھی.. وہ شانزے... وہ کچھ بول نہیں سکیں اور رونے لگیں اریزے نے پریشانی سے ماں کو دیکھا۔

می جانی پلینز بولیں کیا ہوا.. اریزے کچھ پریشان ہوئی..

تبھی پیچھے سے آتا وجی ٹھٹھک گیا.. وہ اریزے کو آفس سے ساتھ لے آیا تھا.. اب گاڑی پارک کر کے اندر آیا تو می جانی کے رونے پے روک گیا.. کیا ہوا خالہ جان آپ رو کیوں رہیں ہیں...

ارے ہونا کیا ہے.. وہ پروفیسر فی ابھی تک نہیں آئی بس اس لئے پریشان ہو رہی ہے.. لو بتاؤ بھلا ذرا سی بات کیا کر دی میڈم گھر آنا ہی بھول گئیں اور ایک یہ میری بہن اللہ میں کی گائیٹ اس کے غم میں گھل رہی اور پتا نہیں کہاں سیر سپاٹے کر رہی ہوگی تا ئی جان پھر شروع ہو گئیں تھی اریزے کی برداشت سے باہر ہو گیا تھا وہ کچھ بولتی اس سے پہلے وجی بھائی بول پڑے جاؤ اریزے خالہ کے لئے پانی لاؤ۔

اور امی آپ بس بھی کر دیں کبھی تو موقع دیکھ کر بولا کریں.. خالہ کتنی پریشان ہیں اور آپ کو اچھے مسلوں سے فرست نہیں ہے.. صبح کا ڈرامہ کافی نہیں تھا جو آپ پھر شروع ہو گئیں ہے.. وجی جھنجھلایا تھا۔ ہر وقت کی چک چک سے وہ تنگ آ گیا تھا۔ ماں کا لجا وہ بردشت نہ کر سکا اور بول بیٹھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

بیٹا اپنی زبان کو لگام دو۔ ماں ہوں تمہاری۔۔ آج کل بچے ذرا سا کچھ کہ دو آسمان سر پہ اٹھا لیتے ہیں ایسا بھی کیا کہ دیا ہے میں نے بتاؤ بھلا یہ اچھی لڑکیوں کے طور طریقے ہوتے ہیں صبح کی گئی ہے یہ وقت ہو گیا ارے میں پوچھتی ہوں کیا گھر کا راستہ بھول گئی ہے۔۔ اب وہ اچھی خاصی وجی کو سنار ہی تمہیں۔۔ ان کی آواز پہے تایا اور عنیقہ بھی باہر آگے تھے۔ کیا ہوا بیگم سب ٹھیک تو۔۔ تایا نے تائی جان کو دیکھا۔۔

ہونا کیا ہے وہ لاڈلی آپ کے بھائی کی ابھی تک واپس نہیں آئی ذرا سا کچھ کہ کیا دیا نکل پڑی گھر سے میں کہتی ہوں شریفوں والی کوئی بات ہی نہیں ہے۔۔ اور یہ آپ کا بیٹھا چلا ہے مجھے باتیں سنانے۔ وہ غصے سے جانے کیا کیا بول رہی تمہیں۔

امی بس کر دیں کیوں پیچھے پڑ جاتی ہیں آپ اس کے۔۔

بھائی امی نے کچھ غلط بھی نہیں کہا عنیقہ نے ماں کی ہمدردی کی۔۔

تم چپ رہو یہ سب تمہاری کرنی کا نتیجہ ہے۔۔

میں نے کیا کیا عنیقہ نے انجان بننے کی زبردست ایکٹنگ کی۔۔

تم جانتی ہو تم نے کیا کیا ہے وجی بھی کہاں ٹلنے والا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

بس کرو تم دونوں چپ ہو جاؤ۔۔ تایا جان نے دونوں کو گھورا جب کہ وجی نے ملا متی نظروں سے عنیقہ کو دیکھا تھا۔ میری طرف سے بھاڑ میں جائے۔۔۔ جوابن وہ پاؤں پٹختی وہاں سے چلی گئی تھی۔

یہ لڑکی ہر روز کا مثلاً بن گئی ہے۔ نہ جانے کہاں سے اٹھا کے لایا تھا اور تھوپ دیا ہمارے سروں پے مجال ہے جو کوئی بات سنتی ہو۔ یہی وجہ کہ میں اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا۔ وہ تو اچھا ہے میرے سامنے نہیں اتی ورنہ نہ جانے میں کیا کر دوں۔۔ سمجھ نہ اتلا کہاں سے آئی تھی مثبت کی طرح۔۔

میرا بس پلے تو میں آج ہی اسے اس گھر سے چلتا کروں لیکن نہیں تم لوگوں نے تو اس سے سر پے ہی بیٹھا لیا ہے۔ تایا جان اپنی رو میں بولے پلے جارہے تھے حنا بیگم نے اپنے اندر ایک ہوک سی اٹھتی محسوس کی جبکہ وجی اور اریزے کو تایا کی باتوں سے سخت صدمہ ہوا تھا۔

کس کو چلتا کر رہے ہیں بھائی جان؟ باہر سے آتے حسان کی آواز نے سب کو چونکا دیا تھا۔ پاپا۔۔۔ اریزے بھاگ کر باپ سے لپٹ گئی تھی، وہ رو رہی تھی جبکہ می جانی کی حالت بھی کچھ ٹھیک نہیں تھی تایا جان سمیت باقی سب کو سانپ سونگھ گیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

حسان ان سب کی حالت دیکھ کر کچھ پریشان ہوئے تھے۔ کیا ہوا سب خیر تو ہے آپ لوگ اتنا پریشان کیوں لگ رہے ہیں۔

اریزے تم رو کیوں رہی ہو بیٹا۔ انہوں نے محبت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔
ہونا کیا ہے تمہاری لاڈلی صبح کی گئی ہے اور ابھی تک واپس نہیں آئی۔ تائی جان نے یہ بھی لحاظ نہ کیا کہ وہ تھکے ہارے گھر آئے ہیں۔

تو اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے۔۔ یونیورسٹی گئی ہے اور پھر کراچی کا ٹریفک اتنا ہے آجائے گی کہیں راستے میں ہوں گی حسان نے سکوں کا سانس لیا۔۔

واپس وہ اتے ہیں جن کا گھر ہوتا ہے اور وہ گھر کو اپنا سمجھتے ہیں۔۔ پر تمہاری بیٹی تو اپنے ماں باپ کو ڈھونڈنے گئی برا ماں تھا تمہی کہ تمہاری بیٹی ہے۔۔ اور آج اسے ضرورت پڑھ ہی گئی اپنی پہچان کی۔ تایا جان کی بات نے حسان کو تھوڑا پریشان کیا تھا۔ ان کا دماغ سچ میں گھوما تھا۔۔ شانزے وہ کیوں ڈھونڈنے لگی ایسا کیا ہوا۔۔۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا حسان نے حنا اور اریزے کی طرف دیکھا۔۔
اریزے رو رہی تھی جب کہ می جانی نے ناظرین جھکالی تھیں۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کوئی مجھ بتائے گا کہ میرے جانے کے بعد یہاں کیا ہوا ہے۔۔ حسان غصے میں چلائے
تھے ہر شخص اپنی جگہ ساخت ہو گیا تھا آج سے پہلے انہوں نے کبھی کسی سے اتنی اونچی
آواز میں بات نہیں کی تھی۔

اریزے کیا ہوا ہے بچے اب وہ اپنی بیٹی سے بہت ہی نرمی سے پوچھ رہے تھے۔۔۔
اریزے جو باپ کے سینے سے لگی رو رہی تھی / اب انہیں صبح ہونے لڑائی کی پوری تفصیل
بتانے لگی۔۔

یوسف نے بروقت ہی اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔ یوسف کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ وہ اپنا
ہاتھ نہیں چوڑا پایا۔۔ اس نے ایک جھٹکے سے اس کا بازو موڑا اور اس کے ہاتھ سے چاقو چھن
لیا۔۔۔ وہ دونوں پریشان سے یوسف کو دیکھ رہے تھے وہ لوگ بھی کوئی پروفیشنل نہیں تھے
ان کے پاس بھی ہتیار کہ نام پر صرف یہ چاقو ہی تھا۔ اس بات کا اندازہ یوسف نے پہلے
ہی کر لیا تھا۔۔۔

بھاگو یہاں سے ورنہ تمہارا چاقو تمہارے ہی سینوں میں اتار دوں گا۔۔۔ یوسف نے چاقو سے
اشارہ کرتے ہوئے بولا اس کی آنکھوں میں شولے دھک رہے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ دونوں بھی گرہڑا گئے اس لئے وہاں سے بھاگے بے...

یوسف نے پلٹ کر شانزے کو دیکھا جو ابھی تک اس کے پیچھے چھپی صدمے کی حالت میں تھی.. یوسف نے اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنے سامنے کھڑا کیا.. اس سے پہلے وہ کچھ کہتا شانزے نے اپنا سر یوسف کے سینے سے ٹیکا لیا تھا...

وہ خود پی قابو نہیں کر سکی تھی.. ضبط کے سارے باندھ جو اس نے پچھلے کچھ گھنٹوں میں خود لے باندھے تھے وہ سارے ٹوٹ گئے تھے.. اس وقت اسے کچھ یاد نہیں تھا یہاں تک کہ یوسف سے ہونے والی لڑائیاں بھی نہیں جو ان کے درمیان ازل سے تھیں.. اگر کچھ یاد تھا تو یہ کہ یوسف نہ ہوتا تو شاید وہ زندہ نہ ہوتی.. وہ اس کے لئے اس وقت نجات دہندہ ثابت ہوا ہے۔

حسان.. بالکل خاموش تھے.. اپنے خیالوں میں مصروف جنگ جب حنا ان کے پاس آکر بیٹھیں..

پلیز مجھے معاف کر دیں،،

ان کی شرمندگی ان کے چہرے سے واضح تھی.. حسان نے ایک نظر انھیں دیکھا..

کیوں کہا تم نے وہ سب؟

CLASSIC URDU MATERIAL

حنا کو لگا وہ رو رہے ہیں.... وہ تڑپ گئیں تمہیں آج سے پہلے تو حسان کو کبھی ایسے نہیں دیکھا تھا...

حسان میں غصے میں تھی میرے منہ سے نکل گیا میں یہ سب نہیں چاہتی پر ہو گیا.. حنا اب پھر رو رہی تھیں...

کیا کبھی تم نے اریزے کو یہ سب کہا؟ حسان ان کے سامنے سراپا سوال بن گئے تھے.. می جانی نے ناظرین چرائیں تمہیں... نہیں نہ.. کیوں کے تم جانتی ہو اریزے تمہاری بیٹی ہے اور شانزے نہیں.. میں جانتا تھا آج یا کل ایسا ہو گا پر تم کرو گی یہ نہیں جانتا تھا... آج تم نے میری برسوں کی محنت خاک کر دی ہے.. میں اس بن ماں باپ کی بچی کو اس لئے گھر لایا تھا کہ مجھے لگا ہم اسے ایک گھر کا سکھ دے سکتے ہیں پر مجھے کیا پتا تھا کہ میری وجہ سے وہ اس ذہنی اذیت کا شکار ہو گی.. تم اس سے نہیں بیٹی مانتی تمہیں تو بول دیتیں میں اس کو واپس چھوڑ آتا پر یہ سب... یہ سب کہنے کی کیا ضرورت تھی.. کبھی سوچا ہے کیا محسوس کیا ہو گا اس نے... حسان بولے پے پے ہے تو بولے چلے گئے اور کسی کی ہمت نہ ہوئی کے انہی روتا یا ٹوکتا.. جب کے می جانی صرف رو رہی تھیں..

حسان میں مانتی ہوں غلطی میری ہے.. وہ ہماری بیٹی ہے.. آپ میری نیت اے ایسے شک نہیں کر سکتے... میں نے پہلا ہے اسے اور اپنے دیکھا ہے میری محبت کو اس لئے پھر

CLASSIC URDU MATERIAL

اپ کیسے کہہ سکتے ہیں... کہ وہ مجھ اریزے کی طرح عزیز نہیں ہے.. وہ اب بلاک بلاک کے رو رہی تھیں..

اچھا اب رونا بند کرو.. کچھ نہیں ہو گا ہماری بیٹی کو میں دیکھتا ہوں اسے.. حسان کو اپنے الفاظ کی سختی کا احساس ہوا تبھی ان کے آنسو صاف کرتے ہووے بولے...
وجی میرے خیال ہے یونیورسٹی چلتے ہیں.. وہ دونوں دروازے سے باہر نکل گئے تھے جب کے می جانی نے سچے دل سے اس کے مل جانے کی دعا کی تھی...

8 بج گئے تھے لیکن ابھی تک کوئی خیر خبر نہیں تھی.. نہ شانزے کی... اور نہیں پایا اور وجی بھی کو.. اریزے کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے... تبھی سامنے سے اتے پایا اور وجی بھائی نظر آئے...

پاپا کچھ پتا چلا اریزے نے باپ سے پوچھا.. مے جانی نظروں میں بھی یہی سوال تھا..

اس سوال کے جواب وہ صرف نہ میں سر ہلا سکے تھے...

سب جگہ ڈھونڈا پر کہیں نہیں ملی.. کچھ سمجھ نہیں آ رہا وہ کہاں چلی گئی ہے.. ان کے چہروں سے پریشانی صاف واضح تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

اب کیا کریں گے؟؟ میں کیسے معاف کروں گی خود میری بچی کہاں چلی گئی ہے.. پلیز
آپ اسے ڈھونڈھ کے لایئیں کہیں سے بھی پلیز... می جانی اب حسان کی منت کر رہی
تھیں۔

میرا خیال ہے چاچو ہمیں ہسپتال میں دیکھ لینا چاہیے کہیں کسی...
نہیں نہیں... اللہ نہ کرے میری شانزے کو کچھ ہو.... انہوں نے وجہی کی بات کاٹی
تھی..

تم پریشان نہ ہو مل جائے گی ہماری بیٹی.. حسان نے انہی تسلی دی تھی... بس اب ایک
ہی حل ہے..
ہمیں پولیس میں جانا ہو گا... حسان کی آواز نے سب پے بم گرایا تھا...

شانزے اب چھوٹے بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کے رو یہی تھی... آواز سے... ہچکیوں
سے... وہ اس کی ذہنی و جذباتی کیفیت کا اندازہ کر سکتا تھا۔ یوسف کو خود پے بے حد غصہ
آتا تھا لیکن فلحال وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ کہنے کے لئے اس کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ شانزے کو کیسے خاموش کراے۔ وہ اس وقت سچ بتا کر مزید پریشان نہیں کر سکتا تھا۔

جبکہ دوسری طرف شانزے خود بھی اس کے سامنے اس طرح رونے لے حیران تھی، وجہ وہ خود نہیں جان پائی تھی... شاید خوشی کے آنسو تھے کہ وہ کسی انہونی سے بچ گئی تھی، یا شاید صبح سے برداشت کرتے کرتے وہ تھک گئی تھی اس لئے خود پے قابو نہیں رکھ سکی...

جبکہ دوسری طرف یوسف تھوڑا حیران و پریشان تھا... اس نے نہیں سوچا تھا وہ ایسے ریکٹ کرے گی... اس کے آنسو وہ اپنی شرٹ میں جذب ہوتے وہ باآسانی محسوس کر سکتا تھا۔ وہ اتنی نزدیک تھی کہ اس کے دل کی دھک دھک واضح تھی...

اس کی سانسوں کی گرمائش وہ اپنے سینے پے محسوس کر رہا تھا... ایک عجیب سا سہر تھا جو یوسف پے چاہ رہا تھا نہ جانے اس وقت کیوں یوسف کو اپنا دل کی دھڑکنیں مدھم پڑتی سنائی دی.. اس سے لگا جیسے شانزے کی ہر دھڑکن اس کے دل کا حصہ بن رہی ہو.. نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے شانزے کے گرد اپنے مضبوط بازو حائل کیئے جیسے وہ اسے کوئی

CLASSIC URDU MATERIAL

تحتفظ فراہم کر رہا ہو۔ کتنے لمحے خاموشی سے سرک گئے تھے۔ شانزے کے مقابلے میں
یوسف کی حالت کافی بہتر تھی۔ ایک ہلکی سی مسکراہٹ یوسف کے لبوں پر ابھری۔ سب
ٹھیک ہے شانزے.. میں ہوں نہ... یوسف نے اسے تسلی دی تھی۔
شانزے... یوسف نے اسے آواز دیتے، آرام سے خود سے الگ کیا...
پر وہ شاید کسی اور ہی دنیا کے سفر پر تھی اس لئے یوسف کی باہوں میں جھول گئی
تھی...
شانزے.... شانزے آنکھیں کھولو پلینز.....
یوسف اپنی پوری قوت سے چلایا... اس کی آواز میں جانے کیا کیا تھا...
پچتوا... دکھ... درد... صدمہ... یا پھر محبت... فلحال وہ اپنی کیفیت کو کوئی نام نہیں دے
پایا...
.....

قدرت کا انصاف بھی عجیب ہی ہے... انسان جس شہ یا شخص سے دور بھاگتا ہے قدرت
بار بار انسان کو ان کے ہی مقابل کھڑا کرتی ہے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کبھی محبت کے احساس کے ساتھ تو کبھی نفرت کے احساسات لئے..

احساس اگر نفرت کا ہو تو انسان کبھی نہ کبھی، کس کسی نہ طرح چھٹکارہ حاصل کر ہی لیتا ہے...

لیکن احساس محبت کا ہو تو وہ کسی طور چین نہیں لینے دیتا.. نہ دور رہ کے نہ پاس رہ کے...

تو پھر یوسف کو اتنی جلدی چھٹکارہ کیسا مل جاتا ابھی ابھی تو محبت کا انکشاف ہوا تھا.... محبت اتنی آسان بھی نہیں ہے جتنا کہ خیال کیا جاتا ہے بڑے بڑے لوگوں نے جان کی بازی ہاری ہے اس سفر میں.. بڑا عجیب سفر ہے محبت کا...

اس راستے پے چلتے بہت لوگوں کے پیر... جسم، حتکہ روح تک لہو لوہان ہو گئی... لیکن پھر بھی منزل نہ ملی... کچھ راستے میں کہیں گم ہو گئے... کچھ بے نام و نشان تو کچھ کہانیاں بن کے....

اور یوسف اس نے تو ابھی سفر شروع ہی کیا ہے اور وہ بھی اکیلے... نہ جانے آگے کتنی مشکلات کا سمانا ہے... جانے قسمت میں کیا لکھا... منزل ملتی ہے.. یا بے نام و نشان

CLASSIC URDU MATERIAL

ہونا.... یا پھر کسی افسانے میں ڈھالنا ہے.... یا خاک میں ملنا ہے... یہ تو وقت نے ہی تمہ کرنا ہے... لیکن اس وقت وہ یہ سب کہاں سوچ رہا تھا... اس وقت اسے صرف ایک خیال تھا شانزے جو اس کے سامنے بے جان سی حالت میں پڑی تھی۔

یوسف نے شانزے کو باہوں میں اٹھایا اور بغیر دیر کیے اپنی گاڑی کی طرف آیا...

شانزے کو فرنٹ سیٹ پر بیٹھا کر خود زمین پر پنچوں کے بل بیٹھ کر اس کے ہاتھ سہلانے لگا...

شانزے پلیر آنکھوں کھولو... پلیر... شانزے تمہیں کچھ نہیں ہو سکتا...

اب وہ بار بار اس کے چہرے کو تھپتھپا رہا تھا۔ پر وہ رسپونس نہیں کر رہی تھی۔

آئی ایم سوری... شانزے میں تو صرف تھوڑا ڈرانا چاہتا تھا۔ میں نے نہیں سوچا تھا، یہ سب

ہو سکتا ہے۔ وہ مسلسل اپنی صفائی دے رہا تھا جبکہ شانزے ابھی تک بیہوش تھی... اور

یوسف گہرے پچھتاوے کی لپٹے میں....

اس کی نظر گاڑی میں رکھی پانی کی بوتل پر پڑی.. یوسف نے تھوڑا سا پانی شانزے کے

منہ پر پھینکا...

CLASSIC URDU MATERIAL

طریقہ کام کر گیا تھا وہ ہوش میں آگئی تھی.... جانے لمحے گزرے تھے یا صدیاں.. یوسف کے لئے تو صدیاں ہی تھیں۔ تبھی اس نے سکون کا سانس لیا... شانزے ہوش کی دنیا میں لوٹ آئی تھی پر پوری طرح سے آنکھیں کھولنے کی کوشش میں اس کی آنکھوں کے پپوٹے بہت بھاری ہو رہے تھے۔ جیسے کسی نے اس کی لمبی گھنی پلکوں کے ساتھ پتھر باندھ دیے ہوں۔ اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔ اور جسم کا جوڑ جوڑ دکھ رہا تم ٹھیک ہو...؟؟ یوسف نے اس کی کالی گہری آنکھوں میں دیکھا تھا... ہاں.. میں ٹھیک ہوں.. پر وہ... وہ... وہ لوگ.... ریلکس شانزے وہ لوگ جا چکے ہیں.. یوسف نے اس سے تسلی دی تھی۔ اگر وہ واپس آگے تو.. شانزے ابھی بھی پریشان تھی... میں ہوں نہ... یوسف نے اس کے گال پے ہاتھ رکھ تھا.... جبکہ شانزے کچھ جھینپ سی گئی تھی۔

پر تم.. یہاں کیسے آئے.. شانزے کو ایک دم ہی خیال آیا تھا... وہ.. میں.. اصل میں... یوسف کو کوئی جواب سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ شانزے کو سچ پتا چلے نہ جانے وہ کیا سمجھے... اتنے بڑے حادثے کے بعد وہ اس پے

CLASSIC URDU MATERIAL

اعتبار کرے بھی یا نہیں... اور وہ بھی تب جب اس کے احساسات بدل گئے تھے۔
شانزے بہت غور سے اس کو دیکھ رہی تھی۔ وہ جواب کی منتظر تھی تبھی بات بدلنے کے
لئے یوسف ادھر ادھر دیکھنے لگا اور نظر اس کے پاؤں کی چوٹ پے پڑی۔

یہ تمہارے پاؤں میں کیا ہوا... یوسف نے اس کے پاؤں کی طرف اشارہ کیا جہاں سے خون
نکل رہا تھا۔ اس نے شانزے کا پاؤں پکڑ کر اپنے گھٹنے پے رکھا۔ شانزے کا منہ حیرت
سے کھل گیا تھا۔ کیا یہ وہی یوسف ہے جو ہر قدم اس سے چوٹ پہنچانے کی کوشش کرتا
رہا تھا۔ شانزے کو اپنے دل کی دھڑکن تیز ہوتی سنائی دی تھی۔ اس نے خود پے قابو کرنے
کے لئے اپنے دل پے ہاتھ رکھا۔ وہ سب کچھ بھول کر اس کو دیکھنے لگی تھی جو بہت غور
سے کسی ماہر ڈاکٹر کی طرح اس کے پاؤں کے زخم کو دیکھ رہا تھا۔ یوسف نے زخم والے
حصے کو دبایا۔ ایک چیخ شانزے کے منہ سے نکلی تھی۔ اس نے اپنا پاؤں کھینچنے کی کوشش
کی لیکن یوسف کی گرفت کافی مضبوط تھی۔

پاؤں میں کانچ کا ٹکڑا ابھی تک گھسا ہوا ہے۔ تھوڑا درد تو ہو گا ورنہ چلنے مشکل ہو گی۔
یوسف نے شانزے کو بتایا اور ساتھ ہی زخم والے حصے کو دبا کر جھٹکے سے کانچ کا ٹکڑا
نکالا درد کی ایک شدید لہر شانزے کو اپنے پورے جسم میں دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ بے
اختیار اس نے یوسف کا بازو پکڑا تھا۔ جبکہ یوسف نہایت اطمینان سے اپنا رومال اس کے

CLASSIC URDU MATERIAL

پاؤں پے باندھ رہا تھا جیسے یہی اس کا پسندیدہ مشغلہ ہو۔ پاؤں سے فارغ ہوا تو شانزے کے ماتھے پے لگی چوٹ نے اس کی توجہ اپنی طرف موڑ لی۔ غصے کی لہر اس میں اٹھی تھی پر کیا کر سکتا ہے۔۔ یہ سب اس کا اپنا کیا ہے۔ دل میں خود کو سلوٹیں سناتے یوسف نے شانزے کا چہرہ اپنی طرف کیا، اب وہ اس کے ماتھے کی چوٹ دیکھنے میں مصروف تھا۔۔ شانزے کی ہارٹ بات مس ہوئی تھی۔ عورت چاہے جتنی بھی لا پرواہ کیوں نہ ہو پر اپنی طرف اٹھنے والی نظروں کو آسانی پہچان لیتی ہے۔ یوسف کی ہر ادا فلحال شانزے کے لئے امتحان بنی ہوئی تھی۔ پر وہ کوئی خوشفہمی نہیں پالنا چاہتی تھی اور یوسف سے تو کبھی نہیں۔ میرا خیال پہلے ڈاکٹر چلتے ہیں پھر میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دوں گا۔ چوٹ زیادہ گہری نہیں تھی۔ یوسف نے تسلی کرتے بولا۔

میرے گھر۔۔۔؟؟؟ یوسف کی بات پے شانزے چونک گئی تھی۔ اسے لگا وہ خواب سے جاگی ہے۔ کیا وہ گھر اس کا ہے؟ صبح ہوئی ساری باتیں اسے یاد آنے لگی تھیں۔ فلحال اس کی حالت ایک مسافر جیسی تھی۔ ایک ایسا مسافر جس نے سامان تو باندھ لیا ہوتا ہے پر جانا کہاں ہے وہ ٹھکانہ نہیں معلوم ہوتا۔ شانزے کے معاملات بھی ایسے ہی تھے۔ سامان تو بندہ لیا تھا پر نہ منزل کا پتا تھا نہ راستے کا۔ جب وہ صبح گھر سے نکلی تو پکا ارادہ رکھتی تھی گھر واپس نہ جانے کا۔ اس نے عہد کیا تھا خود سے کہ وہ اپنے ماں باپ کو ڈھونڈے گی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

پوچھے گی ان سے کیوں اس طرح اسے کسی کے در پے چھوڑ دیا۔ وہ بتائے گی انھیں کے کیسے بار بار اس کی عزت نفس کو پامال کیا جاتا رہا ہے۔ پر اب اس وقت اس پے زندگی کی تلخ حقیقت واضح ہوئی تھی کہ اس پوری دنیا میں اس گھر کے علاوہ جو وہ چھوڑ آئی تھی کوئی جائے پناہ نہیں ہے۔ وہاں کتنی بھی تنگی صحیحی پر وہ محفوظ ہے۔ کہاں ہیں آپ لوگ ہیں بھی یا نہیں۔۔ ایک سسکی سی اس نے لی تھی آنکھوں میں پانی تیر نے لگا تھا پر وہ رو کے خود کمزور نہیں کرنا چاہتی تھی اس لئے خود پے قابو پانے لگی۔ اور یوسف کے سامنے تو بالکل نہیں پہلی ہی وہ حالات سے بے قابو ہو کر ایک غلطی کر چکی تھی پر اب مزید نہیں کرنا چاہتی۔ اسے مضبوط رہنا تھا اپنے لئے اپنی عزت کے لئے۔

یوسف نے حیرت سے اسے دیکھا تھا کچھ تھا شانزے کے چہرے پے پر وہ سمجھ نہیں پایا تھا لیکن کیا؟ کیا وہ رورہی ہے؟ اس نے معذرت بھری نظروں سے اسے دیکھا تھا پر کچھ بھی بول نہیں سکا۔۔۔ اور فلحال اس کے لئے یہی بہت تھا کہ شانزے اسے مل گئی وہ بھی صحیحی سلامت اور فلحال وہ اپنا سوال بھی بھول گئی۔۔۔ یوسف گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا وہ جلد از جلد یہاں سے نکلنا چاہتا تھا۔ یہ جگہ ابھی بھی خطرے سے خالی نہیں تھی۔

.....

CLASSIC URDU MATERIAL

دروازے پے دستک ہوئی تھی... اسلم او اسلم دیکھ دروازے پے کون ہے۔ اماں نے اسلم کو آواز دی تھی پر وہ اٹھ کر نہیں آ رہا تھا اور شاید دروازہ بجانے والا بھی آج تمبیہ کر کے آیا تھا کہ دروازہ کھلوا کہ ہی جائے گا۔ اماں نے بڑی مشکل سے دروازہ کھولا اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر حیران رہ گئیں سوٹ بوٹ پہنے وہ کہیں سے بھی اس محلے کا نہیں لگ رہا تھا۔ اپنے حلیے سے وہ کافی پیسے والا لگ رہا تھا۔ کون ہو بیٹا کس سے ملانا ہے اماں نے بلا آخر پوچھ ہی لیا تھا۔

اماں جی وہ مجھے اسلم سے ملانا ہے..

سلام صاحب آپ یہاں؟؟ اس سے پہلے کہ وہ کوئی تفصیل بتاتے اسلم آگیا تھا۔
ہاں مجھے تم سے کام کے بارے میں پوچھنا تھا۔

اماں تم اندر جاؤ اور آمنہ کو بولو چائے بھیجنے کا۔ اسلم نے ماں کو اندر دھکیلا اور دروازہ بند کر لیا۔ ہاں صاحب اب بولو...

پچلے کئی ہفتوں سے میں تمہیں پیسے دے رہا ہوں پر ابھی تک تم سے ایک کام نہیں ہوا آخر کتنا وقت گے گا تمہیں زینب کو ڈھونڈنے میں.. حسین صاحب اسلم پے بر سے تھے کیوں

CLASSIC URDU MATERIAL

کے وہ ان سے معاوضے کے نام پر اب تک ہزروں روپے لے چکا تھا پر ابھی تک مطلب کی کوئی خبر بھی اس کے ہاتھ نہیں لگی تھی۔

دیکھو سیٹھ مجھ پے غصہ نہ کرو کہانا کوشش کر رہا ہوں جلدی بتا دوں گا۔

کتنے ہفتوں سے تم مجھے یہی کہانی سنارہے ہو آخر کب بتاؤ گے۔ اور کتنا انتظار کرنا ہو گا مجھے؟ حسین کا غصہ بھی آسمان سے باتیں کر رہا تھا۔ جبھی انھیں محسوس ہوا کہ دروازے کی دوسری طرف کوئی ہے جو چھپ کے ان کی باتیں سن رہا ہے۔ اسلم کی دروازے کی طرف پیٹھ تھی اس لئے وہ دیکھنا نہ سکا تھا۔

اگر جلدی ہے تو کسی اور کو بول دو یہ کام میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا۔ اسلم نے تنک کر کہا۔

اس کی آواز پے حسین چونکے وہ جوا بھی تک دروازے کے پیچھے کھڑے شخص کی کھوج میں تھے لیکن سایا اب غائب ہو چکا تھا... ٹھیک ہے صرف اس ہفتے کا وقت ہے تمہارے پاس ورنہ یہ کام میں کسی اور سے بھی کروا سکتا ہوں۔ حسین کہتے آگے بڑھے تھے جب اسلم نے انھیں آواز دی...

صاحب اس ہفتے کا چائے پانی؟ اس نے اپنا کان کھجاتے ہوئے کہا..

CLASSIC URDU MATERIAL

حسین نے اس سے تصوف سے دیکھا اور پھر جیب سے ایک لفافہ نکل کر دیا... یہ آخری ہے وہ اسے کہتے وہاں سے چلے گئے تھے...

اسلم لفافہ جیب میں ڈالے اندر آگیا تھا۔ اسلم کون تھا یہ صاحب اور وہ زینب کے بارے میں کیوں بات کر رہا تھا؟؟ اماں نے اندر آتے اسلم سے پوچھا۔

اماں ہو گا کوئی مجھے کیا پتا بس جب بھی ملتا ہے تو زینب کا پوچھتا ہے۔ اور پھر پیسے دے کے چلا جاتا ہے۔ اسلم نے ماں کے سامنے پیسے لہراے تھے....

تو پھر تو انھیں بتا کیوں نہیں دیتا زینب کے بارے میں... مجھے تو بڑا بھلا آدمی معلوم ہو رہا تھا بیچارہ کتنا پریشاں لگ رہا تھا شکل سے بھی..

اماں تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا..؟؟ سونے کا انڈہ دیئے والی مرغی کو ایک ہی دفع حلال کر دوں اسلم کا دل چاہا وہ اماں کی باتوں پر خوب ماتم کرے۔

دیکھ بیٹا برے کا انجام برا ہوتا ہے۔ اماں نے اسے سمجھایا۔

بس کر اماں آج کل کے دور میں تیرے یہ سبق کام نہیں آتے، کام آتا ہے تو صرف پیسہ۔ اسلم نے ہزار ہزار کے کئی نوٹوں سے خود کو ہوا دی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

میرا خیال ہے اماں صبح کہ رہی ہیں آمنہ نے چائے کا کپ رکھتے ہوئے ساس کی حمایت کی...

دماغ خراب ہے تم دونوں کا بہت پیسہ ہے اس کے پاس تبھی ایک عورت کے پیچھے یوں لوٹا رہا ہے.. تم دونوں اپنی یہ انسانی ہمدردیاں اپنے پاس رکھو مجھے ایسا کوئی بخار نہیں چڑھا... اور خبردار جو تم دونوں میں سے کسی نے اسے کچھ بتایا مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا.. وہ چائے کے کپ ٹھوکر مارتا باہر نکل گیا تھا جب کے اماں اور آمنہ ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ گئیں تھیں۔

.....

وہ دونوں اب شہر میں تھے... پورا راستہ گزر گیا تھا پر شانزے نے ایک لفظ بھی نہیں بولا اور نہ ہی یوسف ک ساتھ ہونے پے کسی قسم کا غصہ کیا نارمل حالات میں وہ یوسف کو ایک منٹ بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ حالانکہ یوسف کو ایسا کوئی بھی لمحہ یاد نہیں تھا جب وہ ساتھ ہوں اور لڑائی نہ ہوئی ہو۔ پر ابھی وہ شانزے کو چھیڑنا فورڈ نہیں کر سکتا کیوں کے اگر شانزے کو پھر سے اپنا سوال یاد آگے تو اس بار اس سے بچنا ممکن نہیں ہو گا۔ یوسف خود ہی ہر بات کی قیاس آرای میں مصروف اس کی حالت سے بے خبر تھا وہ تو اپنے مسلوں میں الجھی تھی۔ جہاں سے نکلنا اس کے بس کی بات ہی کہاں تھی۔ لیکن

CLASSIC URDU MATERIAL

سب میں وہ یہ بھول گئی تھی کہ اس کی نظریں یوسف کے چہرے پر جمی ہیں... اس کا اس طرح سے دیکھنا اس کو الجھا رہا تھا۔

تم ٹھیک ہو؟ یوسف اس کے اس طرح دیکھنے سے تنگ ہو رہا تھا اس لئے پوچھ بیٹھا۔

ہاں مجھے کیا ہوا ہے..؟؟ شانزے نے بھی سوال کے بدلے سوال کیا..

کیا ہوا ہے؟؟ یوسف کو اس کی دماغی حالت پر کچھ شعبہ ہوا تبھی ماتھے پر ہاتھ لگا کر چیک کیا نہیں بخار تو نہیں ہے تو کیا اس کی یادداشت...

تمہارا نام کیا ہے..؟ یوسف نے اچانک اسے پوچھا..

شانزے.. شانزے حسان... شانزے کو حیرت ہوئی تھی...

اچھا... تو پھر یہ بتاؤ تمہارا سمجیکٹ کیا ہے...؟؟ یوسف نے اگلا سوال کیا..

چوٹ میرے سر پر لگی ہے اثر موصوف کو ہوا ہے... تبھی بہکی بہکی باتیں کر، BSCS

رہا ہے، شانزے کو اس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا تھا...

اوہو... لگتا ہے بیچاری کی یادداشت ایک محدود ٹائم پیریڈ کے حساب سے چلی گئی ہے

اپنے بارے میں پوچھتا ہوں میں یاد بھی ہوں یا نہیں، یوسف نے دل میں سوچا.. اچھا تو یہ

بتاؤ میں کون ہوں؟؟؟

CLASSIC URDU MATERIAL

تم... شانزے کی آنکھیں حیرت سے کھولی تھیں...

اوہ - تو میرا شک صحیحی تھا.. یوسف نے پھر دل میں سوچا..

یوسف مثلاً کیا ہے؟ یہ کیسے بہکے بہکے سوال کر رہے ہو؟ شانزے نے تنگ آکر پوچھا.

جوابن یوسف کا منہ کھولا کا کھولارہ گیا تھا. اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا شانزے خود ہی بول پڑی. ایک منٹ کہیں تم یہ تو نہیں سوچ رہے کہ میری یادداشت چلی گئی ہے؟ شانزے کڑی نظروں سے دیکھا..

وہ اصل میں... تم اتنی دیر سے کچھ بول نہیں رہی تھیں... نہ لڑ رہی تھیں.. تو مجھے لگا..

یو آرا مپو سیبل... شانزے نے منہ بنایا...

وہ تو ہے.. یوسف نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی...

.....

آگے آپ.. شاہینہ اندر آتے حسین کو دیکھتے بولی. پر وہ بنا کچھ کہے اپنے روم کی طرف چلے گئے. شاہینہ پیچھے گئیں وہ جانتی کہ حسین پریشان ہیں اور کس وجہ سے پریشان ہیں یہ بات بھی ان سے چھپی نہیں تھی. ان کے چہرے سے صاف ظاہر تھا.

کچھ پتا چلا زینب کا؟

CLASSIC URDU MATERIAL

نہیں... وہ آدمی بس ہر ہفتے پیسہ لے لیتا ہے پر ابھی تک زینب کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکا۔

تو آپ اس سے بات کیوں نہیں کرتے؟

کی ہے پر کوئی فائدہ فی فلحال ہم اس کے رحم و کرم پے ہیں۔

ہم پولیس کا سہارا لے سکتے ہیں۔ شاہینہ نے نیا راستہ دیکھایا تھا۔

نہیں پولیس نہیں تم جانتی ہو پولیس والوں کو نا جانے کیسے کیسے سوال ہوں گئے بات میڈیا میں چلی گئی تو وہ لوگ الگ جینا حرام کر دیں گئے۔ اور پھر زینب کا سوچو اس کی زندگی پے اس سب کیا اثر پڑے گا۔ نجانے وہ کن حالات میں ہوگی کن حالات سے گزری ہوگی۔

پھر ہم کیا کریں گئے؟ شاہینہ کے لہجے میں بھی پریشانی تھی۔

فلحال میں کچھ نہیں کہہ سکتا جو بھی اللہ کی مرضی ہے۔ ہم صرف کوشش کر سکتے ہیں۔

اب چاہے وہ نواز دے یا خالی ہاتھ لوٹا دے۔ حسین نے ان کا ہاتھ تھاما تھا۔

پر آپ کی اتنی کوشش کے بعد بھی تو کچھ حاصل نہیں ہو رہا۔ میں فکر مند ہوں آپ کے لئے

آپ کی صحت دن بادن خراب ہوتی جا رہی ہے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تم فکر نہیں کرو میں ٹھیک ہوں اور ویلے بھی کچھ حاصل نا ہونے کے ڈر سے ہم اپنی جدوجہد روک تو نہیں سکتے نا۔ تم جانتی ہو زندہ لوگوں کی پہچان ہے کوشش کرتے رہنا وہ مردے ہوتے ہیں جو روک جاتے ہیں ایک جگہ ٹھہر جاتے ہیں۔ مجھے اللہ پے پورا بھروسہ ہے۔ میں اپنی آخری سانس تک اس کو ڈھونڈنے کی کوشش کروں گا۔

شاہینہ نے مسکرا کے دیکھا حسین ایسے ہی تھے ہر بات میں کچھ نا کچھ پازیشن ڈھونڈ ہی لیتے تھے وہ کبھی مایوس نہیں ہوتے تھے اور یہی ان کی پرسینٹی کا سب سے خوبصورت پہلو تھا۔

وہ دونوں ہسپتال میں بیٹھے تھے۔ بینڈج ہو چکی تھی۔ تبھی نرس انجکشن لے کر آئی۔ چلیں آستیں اوپر کریں۔ اس نے شانزے کو کہا۔

واٹ... آریو سیریس؟؟ شانزے کے منہ سے باختیار نکلا تھا۔

میرا خیال ہے چوٹیں آپ کو ہی لگیں ہیں اور جہاں تک مجھے معلوم آپ کی میری کوئی دوستی نہیں تو مذاق کا سوال ہی نہیں اٹھتا اور اس حساب سے میں بالکل سیریس ہوں۔ نرس بھی شانزے کی ٹکر کی تھی تبھی ٹکا کے جواب دیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے کا منہ کھولا رہ گیا تھا۔ اور یوسف نے منہ نیچے کر لیا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ نرس کا غصہ شانزے اس کی مسکراہٹ پے نکال دے۔

پر میں انجکشن نہیں لگواؤں گی۔ شانزے نے ساتھ بیٹھے یوسف کی بازو پکڑی تھی۔

اُس اوکے شانزے کچھ نہیں ہوتا یوسف نے اس کے ہاتھ پے اپنا ہاتھ رکھ کے تسلی دی تھی اسے شانزے کا اس کی بازو پکڑنا بہت اچھا لگا تھا وہ بات بات میں چھوٹے بچوں کی طرح اس کی بازو پکڑتی تھی۔ اس وقت کہیں سے بھی وہ جھگڑا لویا بہادر ٹائپ نہیں لگ رہی تھی۔

پر میں نے کبھی انجکشن نہ لگوا یا۔۔ شانزے کی آواز پر وہ واپس آیا تھا۔

ریلکس... اس میں اتنی بڑی بات نہیں ہے تمھی چوٹ لگی ہے انجکشن سے تم اچھا فیل کرو گی اور ویلے بھی کبھی نہ کبھی کوئی کم ہم پہلی دفع کرتے ہی ہیں...

ریلکس؟؟؟ تم جانے بھی ہو کیا کہہ رہے ہو...؟؟ کتنی تکلیف ہوتی ہے؟؟

شانزے پلیزیار انجکشن ہے۔ میزائل نہیں جو تم ایسے ریکٹ کر رہی ہو... یوسف نے سمجھنے کی ناکام کوشش کی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں...!!! تمہارا بس پلے نہ تو تم میزائل ہی لے آتے مجھے مارنے... کبھی لگوا یا ہو تو پتا چلے نہ کیٹی تکلیف ہوتی ہے..

یار لگوا یا ہے اور ہاں...!!! مہجوں سے تو کم ہی تکلیف ہوتی ہے.. یوسف نے نرس کو اشارہ کیا۔ جپ حیران پریشان ان دونوں کی بحث سن رہی تھی، اس نے فورن ہی انجکشن لگا دیا.. شانزے کو ہلکی سی چھن کا احساس ہوا وہ کچھ ریکٹ کرتی اس سے پہلے ہی نرس بولی۔ ہو گیا میڈم آستیں نیچے کر لیں۔

جبکہ شانزے ابھی تک اپنی بازو کو ہی دیکھ رہی تھی.. چلیں یوسف نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔ نہیں شکریہ میں خود چل سکتی ہوں۔ اس نے کھڑے ہونے کی کوشش کی مگر پاؤں میں دباؤ پڑتے ہی درد کی ایک لہر پورے جسم میں سیرات کر گئی تھی۔ ایک اس کہ منہ سے نکلی اور وہ دوبارہ بیچ پے بیٹھ گئی تھی۔ یوسف نے اپنے ہاتھ اس کے آگے پھلایا..

تھام لو یقین کرو گرنے نہیں دوں گا۔ یوسف کے لبوں پے بڑی خوبصورت مسکراہٹ تھی۔

شانزے نے کسی ٹرانس کی کیفیت میں اس کی چوڑی ہتیلی تھام لی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف نے اسے کھینچ کے کھڑا کیا اور کندھے پر بازو پہلا کر چلنے میں مدد کرنے لگا۔

شانزے کا منہ حیا سے لال ہو گیا تھا جیسے اس کے جسم کا سارا خون اس کے چہرے پر جما ہو گیا ہو اور حیرت سے اس کا منہ کھولا رہ گیا تھا۔۔۔ وہ اپنا ہاتھ جو یوسف کی مضبوط گرفت میں قید تھا اس سے ہی دیکھ جا رہی تھی۔ وہ اتنی حیران تھی کہ یہ بھی احساس نہیں کر پائی کہ وہ دونوں گاڑی کے پاس پہنچ گئے ہیں۔

کیا ہوا کر سٹوفر کو لمبس کیا ڈھونڈ رہی ہو؟ اس نے شانزے کو اپنے ہاتھ کو گھورتے دیکھا تو پوچھ بیٹھا؟

دیکھ رہی ہو اتنا بڑا ہاتھ کیسے ہو سکتا ہے کسی کا اس پر تو واقعی امریکا آباد ہو سکتا ہے۔۔۔ شانزے نے اس کی چوڑی ہتیلی پر چوٹ کی تھی۔

چلو تو پھر دیکھ لو کیا پتا اس کر سٹوفر کی قسمت کی لکیر بھی یہیں کہیں ہو۔۔۔ یوسف نے اس فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اس کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی۔۔۔ بے اختیار اس نے اپنا ہاتھ دل پر رکھا تھا۔ شانزے کچھ جھینب گئی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف کی مسکراہٹ کچھ اور گہری ہوئی۔ چلو اب یہ بتاؤ تمہارا گھر کہاں ہے..؟؟ اس نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے پوچھا۔

چاچو میرا خیال ہے آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ وجی نے حسان کی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔ مجھے بھی لگتا ہے ہمیں پولیس کا سہارا لینا چاہیے۔ ایسا نہ شانزے کسی مصیبت میں ہو اور ہم دائر کر دیں۔ وقت کافی زیادہ ہو گیا ہے..

جب کہ تائی جان کو تو جیسے موقع مل گیا تھا۔ ارے تم دونوں کی عقل کیا گھاس چرنے گئی ہے کیا بولو گئے تم لوگ پولیس والوں کو، کہاں گئی، کیوں گئی؟ یہ بتاؤ گئے کے گھر کے بڑوں نے سمجھنے کی کوشش کی تو محترمانہ اٹھا کے گھر چھوڑ گئی... کیسی لڑکی ہے مجال ہے کہ زندگی میں سکون ہونے دے جاتے جاتے بھی عذاب نازل کر رہی ہے۔ ارے میں تو کہتی ہوں کبھی واپس نہ ہے مر جائے منحوس کہیں کی...

اپا..!! بس کریں کیوں میری معصوم بچی کو بعد دعائیں دیتی ہیں۔ نہ جانے کہاں ہو گی.. کس حال میں ہو گی.. حنا پھوٹ پھوٹ کے رو رہی تھیں اور اریزے انہیں سمجھا رہی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

ارے لو بھلا میں نے کیا کہ دیا ایسا.. ذرا ہنڈ نہیں رہا تمہیں حنا، جیٹھانی نہ سمجھتیں بہن
سمجھ کے ہی ہنڈ کر لیتیں میرا... اس میسنی کے لے رو رہی ہو۔ جو جانے کہاں چھپی بیٹھی
ہے اور یہاں ہمیں تھانے اور پولیس کے چکروں میں پھسا رہی ہے.. تائی جان مسلسل
بولے جارہی تھیں..

میرا خیال ہے افٹ ٹھیک کہ رہی ہے۔ تم لوگ خام خا پریشان ہو رہے وہ جہاں گئی ہے
اپنی رضامندی سے گئی ہے اس لے ہم پولیس میں نہیں جاسکتے کیا منہ دکھائیں گے
پورے شہر کو، لوگ طرح طرح کی باتیں کریں گے۔ کس کس منہ بند کریں گے۔ وہ دوکے
کی لڑکی کیسی کلک مل رہی ہے ہمارے منہ لے جانے کس کا گندا خون ہے.. کتنا مان
سمان دیا اس گھر نے لیکن نہیں خون اپنا اثر ضرور دکھاتا ہے۔ خدا کرے وہ کبھی واپس نہ
ہے وہیں کہیں مر جائے۔ تایا جان نہ جانے کیسے کیسے الفاظ سے نواز رہے تھے۔

اندر آتی شانزے کو تایا جی گرجدار آواز نے باہر روکنے لے مجبور کر دیا تھا۔ باہر کھڑی وہ سب
باتیں سن رہی تھی ایک قدم مزید چلنے کی ہمت بھی اس میں نہ تھی۔ الفاظ تھے یا پگھلا ہوا
سیسہ.. کیسی تذلیل تھی یہ.. کون سی سزا تھی جو دن بہ دن ختم ہونے کے بجائے بڑھتی جا
رہی تھی.. اور کس نگری کہ باسی تھے یہ جو دلوں میں عداوت لے ہوئے تھے۔ کتنے احسان
تھے ان کے اس لے ایک راہ چلتی بچی کو اپنے گھر میں جگہ دی... بنا جانے کہ اس کہ

CLASSIC URDU MATERIAL

ماں باپ کون ہیں.. کیسے ہیں.. وہ کس ناجائز رشتے کی پیداوار ہے یا کوئی اس کا جائز وارث ہے.... وہ کب تک ناکردہ گناہ کی سزا کاٹے گی.. ماں باپ کے نہ ہونے کی سزا... بے نام و نیشان ہونے کی سزا... اس گھر میں رہنے کی سزا... شانزے کو لگا وہ زمین میں دھنس رہی ہے... اس سے پہلے کے اس کا پورا وجود مٹی کا ڈھیر ہو جاتا یوسف کی مضبوط بازوں نے اس سمجھال لیا تھا۔ تایا جان کے الفاظ نے اس کا دماغ ماؤف کر دیا تھا وہ یہ بھی بھول گئی تھی کہ یوسف اس کے ساتھ ہی ہے اور یہ سب باتیں اس نے بھی سنی ہوں گی۔ اور اب اس کے لمس نے یوسف کے ہونے احساس دلایا۔ یہ احساس اس وقت دنیا کا خراب ترین احساس تھا۔ یوسف کا یہاں ہونا اس کے لئے موت جیسا تھا۔ شانزے کو لگا وہ کبھی نظر نہیں اٹھا پائے گی... اس کو اپنا سانس روکتا ہوا محسوس ہوا.. یوسف نے اس کی غیر ہوتی حالات محسوس کی تھی۔ اسے لگا وہ اس کے ہاتھوں سے گیلی ریت کی طرح پھسل جائے گی۔ اس کا دل چاہا تھا کہ شانزے کے طوطے بھکرے وجود کو سمیت لے لیکن اس وقت خود اس میں اتنی ہمت نہ تھی۔ اس نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا وہ رو نہیں رہی تھی اس کی آنکھیں خشک تھی کسی صحرا کی طرح جہاں کہیں برسوں سے بارش نہ برسی ہو۔ پر اس کے چہرے پر اس کی روح کی اذیت کی پوری کہانی رقم

CLASSIC URDU MATERIAL

تھی۔ یوسف کو احساس تھا کہیں نہ کہیں وہ بھی اس سب میں برابر کا شریک ہے۔ اپنی حرکت پے ندامت تھی اگر اس نے وہ سب نہ کیا ہوتا تو شاید اس وقت یہ سب نہ ہو رہا ہوتا۔

اندر سے آوازیں ابھی تک آرہی تھی بس بولنے والوں کی آوازیں بدل گئیں تھیں...

آج سے پہلے اس نے اپنے باپ کی اتنی ونچی آواز کبھی نہیں سنی تھی پر حسان کی آواز نے اس کے خیالوں کا تسلط توڑا تھا...

بس.... بھائی صاحب کیا ہو گیا ہے آپ کو کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ...

آپ جانے ہیں کس کے لئے بول رہے ہیں یہ، سب بیٹی ہے وہ میری.. میرے دل کا سکون ہے..

آپ اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتے میں نے کبھی اعتراض نہیں کیا..

آپ نے اسے اپنے سامنے آنے سے مانا کیا میں تب بھی خاموش رہا...

پر اس کی مرنے کی دعائیں... اگر نہیں برداشت ہوتی وہ سب کو تو بتادیں میں اپنی بیٹی کو لے کے چلا جاؤں گا یہاں سے.. آپ سب سے دور بہت دور.. حسان جذبات پے قابو نہیں رکھ پے تھے.

CLASSIC URDU MATERIAL

تم ہوش میں تو ہو کیا ایسے بات کرتے ہیں اپنے بارے بھائی سے..؟؟ وہ بھی ایک بد ذات..

بس بھائی صاحب خدا کے لئے بس کریں... ایسا نہ ہو کل کو آپ کو آپ کے ہی الفاظ مار دیں، اور آپ کے پاس پچھتاوے کے سوا کچھ بھی نہ رہے۔ حسان نے اپنے بارے بھائی کے آگے ہاتھ جوڑ دے تھے۔

تایا جان اپنی ساکت رہ گئے تھے.. ٹھیک ہے جو دل چاہے کرو۔ بلاخر تایا جان نے ہار مان لی تھی۔ ہر شخص اپنی جگہ سن تھا..

چاچو میں گاڑی نکلتا ہوں آپ شانزے کی تصویر لے آئیں.. وجی کہتا باہر گیا تھا پر سامنے کھڑے یوسف اور شانزے کو دیکھ کر ٹھٹک گیا..

شانزے... اس نے اتنی زور سے بولا کہ اندر کھڑے ہر شخص نے اس کی آواز بخوبی سنی...

پاپا نے سکون کا سانس بھرا..

اریزے اور می جانی کی جان میں جان آئی... وہ سب باہر کی طرف بھرے جبکہ تایا جان کے چہرے پے بیزاری دار آئی تھی اپنے کمرے کی طرف چل دیا تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وجی نے شانزے کو تھما تھا۔ کیا ہوا گریبا یہ سب وہ اس کے پاؤں میں اور سر میں بندھی
پٹی دیکھ کر پوچھ بیٹھ تھے۔

پاپا، می جانی اور اریزے بھی اس کی حالت دیکھ کے حیران تھے۔
شانزے پاپا نے اس پکارا تھا اور وہ چھوٹے بچوں کی طرح باپ کے سینے سے لگی وہیں چپ
جانا جاتی تھی۔

کچھ موتی ٹوٹے تھے آنکھوں سے یوسف کو لگا اس کا دل ان آنسوؤں میں ہی بہ جائے گا
جبکہ پاپا اسے چپ کر رہے تھے۔

کیا ہوا شانزے کچھ تو بولو وجی نے پریشان ہوتے یوسف اور شانزے کو دیکھا۔
ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا.. اس سے پہلے کہ یوسف کچھ بولتا... شانزے خود ہی بول پڑی۔

یوسف جب سے آیا تھا خوش بیٹھا تھا جب کہ شانزے نے ایکسیڈنٹ کہ کے بات ٹال دی
تھی۔ کافی حد تک سب کی تسلی بھی ہو گئی تھی۔ اریزے سب کے لئے چاہے کا انتظام
کر رہی تھی۔ تائی جان اور انیقہ سامنے بیٹھے اس خوبصورت لڑکے کو گھورنے میں مصروف
تھیں۔ کہ کب اس کا تعارف ہو تو پتا چلے کون ہے، کہاں سے ہے.. دیکھنے میں تو کافی

CLASSIC URDU MATERIAL

پیسے والا لگ رہا ہے۔ پر سنیلٹی بھی بہت زبردست تھی۔ جب کو یوسف کو لگا کے وہ اس فیملی سین میں مس فٹ ہے۔ اس لے وہ جانے کے لے کھڑا ہوا۔ تبھی پاپا سمیت سب کی نظریوسف کی طرف اٹھی...

بیٹا آپ...؟ پاپا نے اس کی طرح کچھ جانجی نظروں سے دیکھا..

پاپا... یہ یوسف ہیں.. میری یونیورسٹی میں پڑتے ہیں مجھ سے سینئر ہیں انہوں نے ہی میری جان بچائی اور مجھ ہسپتال لے کے گئے۔ جواب یوسف کی طرف سے آیا تھا.. اندر آتی اریزے نے مسکرا کے شانزے کو دیکھا جو ابن شانزے نے اس سے گھورا تھا۔ اریزے نے یوسف کی طرف چائے کی پیالی بڑھائی تھی۔ جس سے یوسف نے شکریہ کہتے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ لے لی تھی۔ اریزے کو لگ اس نے پہلے بھی اکھیں دیکھا ہی اس سے بہت قریب سے پر کہاں بہت سوچنے پے بھی پر یاد نہیں کر پائی..

میرا خیال ہے شانزے تمہی آرام کرنا چاہیے اریزے نے شانزے اور یوسف کو ٹولتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا،

شانزے کے چہرے پے غصہ اور یوسف چہرے پے کچھ پریشانی کہ سے تاثرات تھے جب اریزے نے اپنی ہنسی دبی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے نے کھڑے ہونے کی کوشش کی تبھی وجی نے آگے ہو کے اس سے سہارا دیا، او
می لے چلتا ہوں۔۔

بیٹا میں آپ کا شکریہ کیسے ادا کروں۔۔ مجانی اور پاپا دونوں ہی اب یوسف کی طرف متوجہ
تھے۔

نہیں انکل آپ مجھے شرمندہ کر رہے ہیں۔۔ یوسف نے نہیات انکساری و عاجزی کا مظاہرہ
کیا تھا۔

شانزے کے جانے سے یوسف کو ہر چیز بے رنگ لگنے لگی تھی۔ اس کا منظر میں نہ ہونا
اس کو برا لگا تھا۔ لیکن وہ کچھ کر نہیں سکتا تھا اس لئے کھڑا ہو گیا۔ انکل اب اجزات دیں
میں چلتا ہوں۔ یوسف کھڑا ہوا تو سب اس کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے۔۔

ارے بیٹا آپ کھانا تو کہا کے جائیں، تائی جان کی آواز نے سب کو حیران کر دیا تھا اتنا
شیریں لہجہ تو ان کا کبھی نہ تھا۔

لیکن شاید یہ یوسف کے بیگ گراؤنڈ اثر تھا جو باتوں باتوں میں کسی حد تک تو انہوں نے اگلا
ہی لیا تھا۔ اس لئے زبان پے مٹھاس در آئی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

نہیں آئی بہت شکریہ لیکن وقت بہت ہو گیا ہے... اب میں چلتا ہوں پھر کبھی... یوسف کو اگرچہ وہ آنکھ نہیں بہائیں تھی لیکن پھر بھی وہ لہز کر گیا تھا۔

ہاں ہاں بیٹا ضرور.. وجی او وجی... انہوں نے وجی کو آواز دی تھی جو شانزے کے ساتھ گیا تو وہیں رہ گیا تھا۔

جی اماں ارے تم کہاں رہ گئے تھے؟ دیکھو مہمان جا رہے ہیں مل تو لو بات چیت تم نے کی نہیں بس بہن کے ہو کے رہ گئے۔ میں مزارات چاہتا ہوں اصل میں شانزے... نہیں وجی بھائی کوئی مثلاً نہیں ہے.. پھر کبھی ملاقات ہوگی تو ضرور بات چیت بھی کریں گئے... تم کھانا تو کھاتے ہمارے ساتھ.. نہیں اصل میں کافی وقت ہو گیا میں چلتا ہوں اب مجھے اجازت دیں۔

وہ اپنی گاڑی میں بیٹھنے لگا تھا جب اپنی پیٹھ پے کسی کی نظروں کا احساس ہوا... یوسف نے خواہش کی تھی کہ ناظرین اس کی ہی ہوں، ایک لمحہ ضائع کے بنا پیچھے مڑا اور اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔

یوسف کو شدید جھٹکا لگا تھا ہر طرف اندھیرا تھا۔ اس کو مایوسی ہوئی تھی۔ وہاں شانزے تو کیا کوئی بھی نہیں تھا۔ یوسف کو دکھ ہوا تھا پر اپنی حالت پے ہنسی آئی تھی۔ یہ محبت بھی نہ کیسے کیسے وہم پال لیتی ہے۔ انسان کتنا مجبور ہو جاتا ہے اس جذبے ہاتھوں.. وہ تو ہمیشہ ہی جذبے کا مذاق اڑایا کرتا تھا، تو اب کیسے ہو سکتا کہ محبت اتنی آسانی سے اسے معاف کر دے آخر کو محبت ہے تو پھر تڑپنا تو ضروری ہے... ابھی تو صرف کچھ لمحے گزرے تھے.... اتنے گھنٹوں سے ساتھ تھی تو وقت گزرنے کا احساس ہی نہ ہوا پر اب جیسے ہر گزرتا ہوا پل اس کے لئے مشکل تھا۔ گھر کے بھر کھڑے اس سے لگا وہ اپنی سب سے قیمتی چیز تو یہیں چوڑے جا رہا ہی۔ کتنی شدت سے خواہش ہوئی تھی اسے دیکھنے کی.. لیکن وہ بھول گیا تھا کہ اس کے جذبات یکطرفہ ہیں۔ ایک خفیف سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر پہلی تھی....

ہم ان کے لئے اہم....

واہ رے دل تیرے واہم....

CLASSIC URDU MATERIAL

یہ کیا ہو رہا یوسف سمجھاں خود کو کسی کو پتا چل گیا تو ہنسے گئے سب تجھ پے... وہ خود کلامی کرتا گاڑی اسٹریٹ لگا اس بات سے بے خبر کے کوئی کھڑکی کی اوٹ میں پردے کے پیچھے کھڑا سایہ کسی اور کا نہیں شانزے کا ہے...

یوسف جاچکا تھا.. پر وہ ابھی تک کھڑکی کے پاس ہی کھڑی تھی کیوں؟ یہ وہ خود نہیں جانتی تھی پر یہ ضرور معلوم تھا کہ جانے والا اس لیے اہمیت رکھتا تھا ورنہ اتنی تکلیف میں وہ ایسے نہ کھڑی ہوتی۔ شانزے کھڑکی کے ساتھ گئے اپنے بستر پر آکر لیٹ گئی تھی۔ آج پورے چاند کی رات تھی۔ اس کا جسم کھڑکی سے آتی چند کی روشنی میں نہا رہا تھا۔ ٹھنڈی ہوا کا جھوکا تھوڑی تھوڑی دیر بعد کھڑکی سے آتا بڑا بھلا لگ رہا تھا.. شانزے کو کھڑکی سے چاند دیکھنا بہت اچھا لگتا تھا اس لیے اس نے اپنا بیڈ اس طرح سیٹ کی تھا کہ وہ کھڑکی سے چاند کو دیکھ سکے۔ لیکن آج کی رات میں جانے کیا تھوہ چاند کو نہیں دیکھ رہی تھی بلکہ وہ تو اپنی سوچوں کو سوچ رہی تھی۔ آج کے دن کے بارے... بہت طویل دن تھا۔ شاید قیامت کا دن... اس سے لگا جیسے وہ سہرات کا پل پار کر آئی ہے۔ اس کے لیے تو بہر حال ایسا ہی تھا، کیا کیا نہ ہوا تھا آج... اور کیا ہو سکتا تھا اگر یوسف نہ ہوتا تو... ایک کپکی اس کے جسم میں ڈوری تھی۔ اس زیادہ وہ سوچنا ہی نہیں چاہتی تھی.. آنکھوں میں آنسو پھر جمع

CLASSIC URDU MATERIAL

ہونے شروع ہو گئے تھے۔ یوسف کے ساتھ ہونے والی لڑائیاں اس سے یاد آنے لگیں تھیں لیکن دل میں کہیں کوئی غصہ کوئی کڑواہٹ نہیں تھی۔ اور کیسے ہوتی..؟؟ کچھ بھی تھا یوسف نے اس کی جان بچائی تھی.. اور پھر اس کا وہ انداز... ہر لمحہ اس کی فکر کرنا... اس سے وہ لمحہ یاد آیا جب بتایا جان اس کی کردار کشی کر رہے تھے وہ دروازے میں ہی گرنے والی تھی اور یوسف نے اس سے سمجھ لیا تھا... شانزے کو لگا تھا وہ مر جائے گی.. اپنی زندگی کا یہ پہلو تو وہ کبھی نہیں چاہتی تھی کسی کے سامنے اور اب یوسف سب جان گیا تھا۔ پر اس نے کچھ نہیں کہا.. شانزے کو لگا وہ اس کی تکلیف محسوس کر رہا ہے... پر کیوں؟ کیا وہ بدل گیا ہے... انجانے میں ہی وہ اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگی تھی.. اس کا دل یوسف کے نام پر دھڑک رہا تھا، وہ رونا بھول گئی تھی.. اپنے آپ یوسف کے حصار میں قید ہوتا محسوس ہوا تھا۔ یہ مجھے کیا ہو رہا ہے میں کیوں سوچ رہی ہوں اسے... وہ یوسف ہے میں یہ بات کیسے بھول سکتی ہوں کبھی ہار نہ مانے والا اگر میری پرواہ کی ہے تو اس میں بھی کوئی نہ کوئی فائدہ اس کا ہی ہو گا... میں فضول ہی خوش گمانیاں پال رہی ہوں.. اپنی سوچوں میں ہی گم نیند کی وادیوں میں اترتی چلی گئی۔

.....

CLASSIC URDU MATERIAL

تھکن کا بہنا کر کے وہ سیدھا اپنے کمرے میں آگیا تھا۔ شانزے کے گھر میں ہونے والے واقعے نے اس سے بھنڈا دیا تھا کیا تھا وہ سب... شانزے ان کی بیٹی نہیں ہے... تو اس کا مطلب شانزے... اوہ میرے خدا... یوسف کو صدمہ لگا تھا۔ حالات کے شکنجے میں فسی شانزے اس سے بہت معصوم لگی تھی۔ شانزے کی غیر ہوتی حالات کو چہ کر بھی بھولا نہیں پارہا تھا۔ اس کا روتا ہوا چہرہ بار بار آنکھوں میں گھوم رہا تھا۔ وہ شانزے کی تکلیف محسوس کر سکتا تھا۔ پر یہ صرف اس کا دکھ نہیں تھا بلکہ عجیب احساس تھا جس نے یوسف کو جکڑ لیا تھا۔ اس سے لگا وہ ابھی بھی اس کی بازوؤں کے گھیرے میں وہ اپنے سینے پر اس کی سانسوں کی گراہٹ محسوس کر سکتا تھا۔ اسے خود میں سے شانزے کی خوشبو آرہی تھی۔ وہ اپنا ایک حصہ کہیں اس میں ہی بھول آیا ہے۔ یوسف پوری رات شانزے کے بارے میں سوچتا رہا۔ پوری رات شانزے کا چہرہ اس کی آنکھوں میں گھومتا رہا، وہ جاننا چاہتا تھا وہ کیسی ہے، کیسی بچینی لگا گئی تھی۔ اپنی بدلتی حالت سے بہت اچھی طرح واقف تھا لیکن فلحال اس اپنے آپ سے کہنے کے لئے بھی کافی ہمت چاہیے تھی یا پھر کوئی سہارا... اس لئے بھی وہ جلدی یونیورسٹی آگیا تھا۔

لیکن آج کی صبح بہت عجیب تھی۔ یا شاید وہ زیادہ ہی سوچ رہا تھا اس کا اثر تھا۔ اس لئے وہ وہم سمجھ کر ہر چیز کو نظر انداز کرتا یونیورسٹی آگیا تھا۔ پر یہاں بھی معملا کچھ عجیب ہی

CLASSIC URDU MATERIAL

تھا، گیٹ پے بیٹھے گارڈز نے اسے حیرت سے دیکھا تھا پر وہ نظر انداز کرتا اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف چل پڑا۔ پوری یونیورسٹی خالی پڑی تھی۔ اس نے جھنجلا کر گھڑی دیکھی جو ۹ بج رہی تھی۔ اس وقت تو یونیورسٹی میں اچھا خاصہ ریش ہو جاتا ہے تو پھر آج کیا ہوا ہے۔ کیا مصیبت ہے، پہلے گھر، پھر راستہ اور یونیورسٹی کیا پورے شہر کو سانپ سنگھ گیا ہے۔ وہ بڑبڑاتا ہوا محسن کو کال ملانے لگا۔

تھوڑی تاخیر سے پر کال اٹھالی گئی تھی۔

کہاں ہے تو میں کب سے یونیورسٹی میں ویٹ کر رہا ہوں تیرا۔۔ یوسف نے محسن کے فون اٹھاتے ہی بولنا شروع کر دیا۔

تو یونیورسٹی میں ہے...؟؟؟ محسن کی آواز میں دنیا جہاں کی حیرت تھی۔

ہاں!! یوسف نے جواب دیا۔

اس وقت؟؟؟ محسن کی آواز میں پریشانی تھی۔

میرا خیال ہے یونیورسٹی آنے کا یہی ٹائم ہوتا ہے۔ اور اس میں پریشانی کی کیا بات ہے یونیورسٹی ہی آیا ہوں، کوئی فلسطین تو نہیں آیا۔ تو اتنا ریکٹ کیوں کر رہا ہے...۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اچھا ٹھیک ہے تو روک میں آتا ہوں پلیز کہیں جانا مت میرا ویٹ کرنا اوکے... مے بس آ رہا ہوں۔

ہاں ٹھیک ہے۔ یوسف کو اس کی بات عجیب لگی تھی پر وہ اتنا ہی کہ پایا اس سے سمجھ نہیں آ رہا تھا ہو کیا رہا ہے۔

اریزے کافی دیر سے شانزے کو دیکھ رہی تھی جو ایک ہی پوز میں لیٹی جانے چھت میں کیا ڈھونڈ رہی تھی۔ اتنی چپ تو وہ کبھی نہیں تھی۔ اریزے کو اس کی حالت بہت تکلیف دے رہی تھی وہ جب سے آئی تھی خاموش تھی۔ کل رات سے اب تک اس نے ایک لفظ بھی نہیں بولا تھا۔

کیا بات ہے شانو آج اٹھنا نہیں ہے۔ بلا آخر اریزے نے ہی پہل کی تھی۔ اریزے نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔ لیکن خلاف توقع شانزے نے کچھ ریکٹ نہیں کیا تھا یہاں تک کہ اس نے نام بگڑنے پی بھی کچھ نہیں کہا تھا۔

شانزے کچھ تو بولو... اتنی چپ کیوں ہو... بہت ناراض ہو، مجھے سے بھی؟ اریزے کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر اس کے چہرے پر گرے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اور وہ تو تڑپ ہی اٹھی تھی۔ شانزے سے رہا نہیں گیا۔ وہ اریزے کے گلے لگ کر رونے لگی تھی۔

میں تھک گئی ہوں اریزے سب کی کڑوی باتیں سن سن کے... مجھ سے برداشت نہیں ہوتا اب..

مجھے میرے ماں پاپا چاہیے اریزے...

وہ جہاں بھی ہیں جیسے بھی ہیں پر وہ میرے ہیں...

می جانی مجھ اپنی بیٹی نہیں مانتی اریزے... میں ان کی بیٹی نہیں ہوں.. مجھے اپنے ماں باپ کو ڈھونڈنا ہے.. مجھے پوچھنا ہے ان سے کیوں کیا انہوں نے ایسا، کیوں مجھے راستے پر چھوڑ گئے، کیا انہی کبھی میرا خیال نہیں آیا.. پال نہیں سکتے تھے تو مار دیتے... اگر ان کے گناہ کی نشانی تھی تو پیدا نہیں ہونے دیتے... پر ایسا سلوک تو نہ کرتے یوں تو نہ

چھوڑتے زمانے کے لئے بوجھ بنا کر.... یوں تو جانور بھی منہ کرتے اپنی اولاد کے

ساتھ..... وہ رو کر ہلکان ہو رہی تھی... اریزے کو لگا اس کی دماغی حالات ٹھیک نہیں ہے یا پھر اسے کچھ ہو جائے گا..

CLASSIC URDU MATERIAL

نہیں شانزے تم پاگل ہو گئی ہو کیا... ایسا نہیں ہے... تم غلط سوچ رہی ہو... مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا کہ تم ہماری شانزے اور یہ سب تم سوچ رہی...

اچھا میں غلط سوچ رہی ہوں اور وہ جو می جانی نے سب کے سامنے کہا وہ کیا تھا۔

پاگل مت بنو شانزے تمہارے دماغ میں سب بیکار کے شک بیٹھ گئے ہیں۔

جس پی گزرتی ہے وہی جانتا ہے.. اور پھر اس میں تو کوئی شک نہیں ہے نہ کہ تم ان کی اپنی بیٹی ہو میں نہیں..

بس کرو شانزے پاگل مت بنو... کچھ بھی بولے جا رہی ہو.. می جانی کو تم بھی اتنی پیاری ہو جتنی میں۔ اریزے نے اس کا ماتھ چوما تھا۔ تم جانتی ہو نہ تم می جانی اور پاپا کی بیٹی ہو اور میری اکلوتی چھوٹی سی پاگل سی بہن، اور یہ حقیقت کسی کی دو کڑوی باتیں تو نہیں بدل سکتی۔ ہم سب تم سے بہت پیار کرتے ہیں شانزے... تم جانتی ہو تمہارے پیچھے می جانی نے ایک گھونٹ پانی تک نہیں پیا... تم نے گھر چھوڑتے ایک بار بھی نہیں سوچا ہمارے بارے میں.. وہ سمجھاتے سمجھاتے رونے لگی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

اوہو..... اب رونا بس بھی کرو ابھی ٹائم ہی تمہاری رخصتی میں... شانزے اس کے
آنسو صاف کرتے بولا تھا... وہ کیسے اسے اپنی تکلیف سمجھاتی۔ لیکن اریزے کو تکلیف ہو وہ
یہ بات بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی پھر چاہے وجہ وہ خود ہی کیوں نہ ہو...
تو پھر وعدہ کرو اب تم کبھی ایسا کچھ نہیں کرو گی.. اریزے نے اس کے آگے اپنا ہاتھ
پھلایا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے نہیں کروں گی... وعدہ... شانزے اپنی بہن کا پھیلا ہاتھ تھام لیا تھا۔
پاگل ہو تم... پتا ہے نہ تمہیں.. شانزے اس کے گلے میں بازو ڈالے تھے۔
ہاں وہ تو ہے بہن کس کی ہوں.. چلو اٹھو اور فرش ہو جاؤ پھر ہم ناشتہ کرتے ہیں اور اس
کے بعد تم نے مجھے یہ بھی بتانا ہی یوسف کی انٹری کیسے ہوئی....
اریزے..... شانزے نے اسے گھورا تھا..
شانزے..... اریزے نے مسکرا کے دیکھا تھا...

.....
فون کیے ہوئے آدھے گھنٹے سے زیادہ گزر چکا تھا... یوسف اب بار بار گھڑی دیکھ رہا تھا..
کہاں رہ گیا آیا کیوں نہیں ابھی تک آج ہو کیا رہا ہی میرے ساتھ.. ہر شخص کا ہی انداز

CLASSIC URDU MATERIAL

عجیب ہے.. وہ بڑبڑا رہا تھا۔ اپنے خیالوں میں مگن جس کے لئے وہ یہاں آیا تھا اس کا آس پاس ہونے کے بھی کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے۔ تبھی سامنے سے آتا محسن دکھائی دیا جس نے ٹریک سوٹ پہنا ہوا تھا جو صاف ظاہر کر رہا تھا کہ وہ اس کی کال پی ہی اٹھا تھا اور اب عجلت میں ایسے ہی اس سے ملنے آگیا تھا۔

تو ٹھیک تو ہے... محسن نے بغیر کوئی بات کئے پوچھا...

ہاں ٹھیک ہوں!! مجھے کیا ہوا؟؟

تو پاگل تو نہیں ہو گیا جو یونیورسٹی آگیا، یا یونیورسٹی نے تجھے گارڈ رکھ لیا ہے؟؟ محسن کو شوک لگا تھا۔

مجھے نہس پتا تھا یونیورسٹی پاگل یا گارڈز آتے ہیں.. یوسف کا اطمینان برقرار تھا۔

ہاں میرے بھائی پتا تو مجھے بھی آج ہی چلا ہے تجھے دیکھ کر..

بکواس مت کر... تجھے میں میں پاگل لگتا ہوں؟؟

لگتا تو گارڈ بھی نہس ہے... تو پھر اتوار والے دن یونیورسٹی آنے کی کوئی خاص وجہ... محسن

اب اس کے برابر میں بیٹھا تھا... wo نے گویا دھماکہ کیا تھا

CLASSIC URDU MATERIAL

وہاٹ؟؟؟ یوسف کو جھٹکا لگا تھا... آج سنڈے ہے... وہ اپنا فون نکال کر چیک کرنے لگا...

محسن کا دل چاہا وہ اس کی عقل پی ماتم کرے لیکن بہر حال ممکن نہیں تھا۔ یوسف اپنی تسلی کر چکا تھا۔ اور بیچاگی اس کے چہرے سے صاف ظاہر تھی...

کیا ہوا؟؟؟ سب ٹھیک ہے.. کل رات کو کتنی کال کی پر تو نے ایک کا بھی جواب نہیں دیا، تھا کہاں تو اور شانزے وہ تو ٹھیک تھی؟؟؟ اور اب اس طرح یونیورسٹی... کس بات پے پریشان ہے...؟؟؟؟

شانزے کو چوٹ لگ گئی تھی.. بس اس لے پریشان ہوں سوچا اگر یونیورسٹی آئی تو پتا چل جائے گی طبیعت اس کی... پر میں بھول ہی گیا آج سنڈے ہے۔ یوسف کے چہرے پے درد کا سایہ لہرایا تھا۔ جسے محسن نے باخوبی پڑھا تھا۔

لگتا ہے کافی گہری چوٹ لگی ہے... محسن نے گہری نظروں سے دیکھا۔

بکو اس نہ کر میں سیریس ہوں۔ یوسف اس کی نظروں سے خوب واقف تھا۔

اچھا... میں تو مذاق سمجھتا تھا... محسن نے اپنی دھن میں کہا... ویلے کیا اس کی وجہ

شانزے ہے..

CLASSIC URDU MATERIAL

محسن کی بات نے یوسف کا رنگ اڑا دیا تھا وہ اتنی جلدی اس کے دل کا راز پالے گا یہ نہیں سوچا تھا اس نے... اس کا دل اچھل کے حلق میں آگیا تھا۔ اور چہرے کے تاثرات بھی بدل گئے تھے..

جب کے محسن کو اپنا اندازہ درست ہوتا لگا.. جو تیر اس نے چلایا تھا وہ نشانے پے لگا تھا۔ وہ تو بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا..

تم... محسن کی تم میں بہت کچھ تھا.. سب سے بڑھ کر حیرت... کتنے کہینے ہو تم ہم سب کے سامنے اسے لڑتے رہے... چیخ چیخ کے کہتے رہے کہ تمہیں شانزے سے چڑ ہے اور دل میں... ویلے بتانا پسند کریں گے آپ کہ یہ سب کیسے.. کہاں... اور کب ہوا...؟؟؟ اور مجھ غریب کو بتایا کیوں نہیں گیا...؟؟؟ محسن کی آواز میں ہلکی شکایات تھی.. لیکن یوسف کے پاس ان سارے سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا وہ خود نہیں جانتا تھا کہ کب کیسے کہاں وہ اس کے دل میں اترتی روح میں سما گئی تھی۔

پتا نہیں... میں خود کچھ نہیں جانتا.. یوسف بس اتنا ہی کہ پایا تھا۔

اوہ... تو یہ بات ہے... شانزے کو پتا ہے..؟؟؟

نہیں، یوسف نے زمین پے پاؤں پھرتے کہا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

مطلب معملا کافی سیریس ہے... محسن نے یوسف کی طرف دیکھا جو ابھی خیالوں کی دنیا میں کہیں مقیم تھا...

ویلے میں نے سنا ہے عشق میں بھوک نہیں لگتی کیا یہ بات صبح ہے؟؟ محسن نے بیچاگی دکھائی تھی،

بکو اس نہ کر چل ناشتہ کرتے ہیں۔ یوسف نے مقاس کی بازو پی مارا تھا...

محسن کہ منہ سے بے اختیار آہ نکلی تھی، بیچاری شانزے...

بیچاری؟؟؟ یوسف نے اس کی طرف شاکی نظروں سے دیکھا تھا۔ اور دونوں کی ہنسی نکلی تھی... ویلے کیا تباہی جوڑی ہو گی نہیں؟؟؟

چاند سورج جیسی تو سنی تھی... یہ تباہی والی تو پہلی بار سنی ہے... یوسف نے اس کی بات لے جیران ہوتے کہا تھا..

وہ نارمل انسانوں کی ہوتی ہے۔ تیری اور اس کی تو تباہی ہو سکتی ہے۔ مسٹر ایکشن وید مس مرچی پاؤڈر... محسن نے ہاتھوں کا کیمرے بناتے تصور کیا تھا..

شٹ اپ محسن اور پلیز دوبارہ اس کا نام نہ بگڑنا...

CLASSIC URDU MATERIAL

اوہ... ہو... تو بات یہاں تک پونچھ گئی ہے... اور ہم ہیں کے بے خبری میں مارے گئے... محسن نے کندھے اچکائے تھے.. تو اب ہمیں عزت مآب بھابھی جان کی شان میں گستاخی نہیں کرنی چاہیے...

اس نے ایسے بناوٹی انداز میں کہا کہ، یوسف کی ہنسی نکلی... تو نہیں سدھرے گا چل چلیں...

وہ دونوں اب گاڑی کی طرف بڑھ رہے تھے...

سب لوگ کھانے کی ٹیبل پے موجود تھے... شانزے خاموش تھی اس کی خاموشی سب نے ہی محسوس کی تھی۔ می جانی نے کئی بار اسے بولانے کی کوشش کی پر اس نے کوئی جواب نہیں دیا اس بات کو سب نے محسوس کیا تھا لیکن فلحال کسی نے کچھ کہا نہیں۔ پر می جانی تو جیسے پل پل مر رہی تھی.. ان کی لاڈلی بیٹی ان سے ناراض تھی.. اور یہ بات انہیں پریشان کر رہی تھی۔ وہ کیسے سکھ کا سانس لیتیں۔ شانزے ناشتہ کر چکی تھی ٹیبل سے اٹھی تھی جب می جانی اس کی طرف بڑھیں پر وہ ان کو نظر انداز کرتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔ می جانی کا صابر جواب دے گیا تھا اور آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی جاری تھی۔

.....

شانزے کمرے میں جانے کے بجائے اوپر جاتی سڑیوں پے آگئی تھی.. اپنی مخصوص جگہ پے... آج چاند نہیں تھا بادلوں میں کہیں چپ گیا تھا پھر بھی نہ جانے آسمان میں کیا تلاش کر رہی تھی.. وہ خود کو اکیلا محسوس کر رہی تھی.. ایسا پہلے تو کبھی نہیں تھا، حالانکہ تایا جان اور تائی اماں کا رویہ ہمیشہ سے ایسا ہی تھا پر... اپنی ماں سے اسے توقع نہیں تھی.. دل کا ہر شکوہ اب آنکھوں سے بہہ رہا تھا.. یا اللہ اور کتنے امتحان باقی ہیں میرے.. اتنی آزمائش.. وہ اتنی بے خبر تھی کہ پاپا کے آنے کا بھی پتا نہں چلا.. کیا سوچ رہی ہے میری گڑیا.. بابا نے اس ک پاس ہی بیٹھتے کہا تھا... کچھ نہں بس ایسے ہی... اپ سوے نہیں ابھی تک؟؟ اس نے اپنے آنسو صاف کے تھے وہ نہیں چاہتی تھی پاپا اس سے ایسے دیکھ کے پریشان ہوں.. جب کسی کی پیاری سی گڑیا ناراض ہو جائے تو اس گڑیا کے پاپا کو نیند نہیں آتی... نہیں پاپا میں ناراض تو نہیں ہوں..

پر اپنی می جانی سے تو ہو نہ بیٹا.. میں جانتا ہوں جو بھی تمہاری ماں نے کہا وہ غلط تھا.. پر انسان غصے میں ایسے بہت کام کر جاتا ہے جو غلط ہوتے ہیں اس لئے غصے کو حرام قرار

CLASSIC URDU MATERIAL

دیا گیا ہے.. کیونکہ غصہ اپنے ساتھ بہت کچھ بہا کر لے جاتا ہے کبھی عقل، کبھی اخلاق، کبھی شخصیت تو کبھی رشتوں کی خوبصورتی... جیسے تمہاری می جانی کے غصے نے تمہارے اور ان کے رشتے کی خوبصورتی کو مدھم کر دیا ہے.. اور ساتھ میں لاتا ہے تو صرف بدگمنی... اور بدگمانی انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی.. بہت بری شہ ہے... یہ انسان کی سوچ پے قابض ہو کر نظریات بدل دیتی ہے... اور پھر وہ سنائی دیتا ہے جو کہا نہیں گیا ہوتا اور وہ دکھائی دیتا ہے جو سرے سے ہو ہی نہیں... لیکن شانزے ضروری نہیں ہے کہ ہم بھی ویسے ہی رویہ اختیار کریں، اپنی غلطی پے معافی مانگنا بہت آسان کام ہے۔ پر دوسرے کی غلطی پے اسے معاف کر دینا بہت مشکل اور میں جانتا ہوں میری بیٹی ہر مشکل کام کر سکتی ہے۔ انہوں نے اس کی تھوڑی کو پیار چھو ا تھا، شانزے نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔ شانزے تم میری بیٹی ہو.. نہ تم کسی کا بوجھ تمہیں نہ گناہ... تم ایک خوبصورت انعام ہو جو سب کو نہیں ملتا... ہزروں میں سے اللہ کسی ایک نوازتا ہے اور تم جانتی ہو اللہ نے ہزروں لوگوں میں سے مجھے اور تمہاری می جانی کو چنا.. تو تمہیں کیا لگتا ہے اس نے تمہارے لئے کوئی غلط فیصلہ کیا ہے؟ وہ رب جو تمہیں ستر ہزار ماؤں سے زیادہ چاہتا ہے.. جس نے ہمیں اس بھروسے سے تمہیں ہمارے پاس بھیجا کے ہم تمہارا خیال کریں گے تم سے محبت کریں گے.. تمہاری ویسی ہی پرورش کریں گے جیسے کوئی باپ اپنی

CLASSIC URDU MATERIAL

بیٹی کی کرتا ہے... تو اگر تمہیں ایسا لگتا ہے کہ ہم یہ سب نہیں کر سکے، اگر تمہی میری یا تمہاری ماں کی محبت میں کوئی کھوت لگتا ہے تو شانزے تمہیں اختیار ہے.. تم اپنے ماں باپ کے بارے میں جانو... آخر الفاظ کہتے ان کی آواز بھرا گئی تھی...

تو کیا پاپا نے اس کی ساری باتیں سن لی تھیں جو اسنے اریزے سے کہا.. اف اللہ یہ سب کیا ہو گیا اس نے کبھی نہ چاہ تھا کہ وہ پاپا کو یا می جانی کو کوئی تکلیف دے... لیکن انجانے میں ہی سہی وہ ایسا کر گئی تھی.. پر اس وقت اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اپنے باپ کا چہرہ دیکھ سکتی... یا پھر اپنی صفائی میں کچھ کہہ سکتی.. اور کہتی بھی تو کیا...؟؟ شانزے کو شرمندگی ہوئی تھی... اپنے کلمے الفاظ پر افسوس ہوا تھا اپنی جس بات پلے وہ ابھی تک خود کو حق بجانب سمجھ رہی تھی اب اچانک ہی اسے غلط لگنے لگی تھی پاپا سہی کہ رہے تھے سارا کھیل غصے میں کے گئے فیصلے کا ہے، سچ میں غصہ انسان کی سمجھنے کی صلاحیت ختم کر دیتا ہے۔ اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے تھے... یہ آنسو بھی بڑی عجیب شہ ہیں کبھی دل پلے گرتے ہیں تو پتھر کر دیتے ہے اور کبھی موم اور فلحال اس کا معاملہ موم ہو جانے کا تھا اور کیوں نہ ہو باپ کی زبان میں تو اللہ نے وہ تاثیر رکھی جو دل بدل دے... شانزے کا بھی دل بدل گیا تھا... اس کے رونے کی شدت آگئی تھی.. حسان نے اس اپنے سینے سے لگایا تھا وہ اس کو چھپ کراتے خود بھی رو پڑے تھے...

CLASSIC URDU MATERIAL

بس میرا بچا بس اپنے پاپا کو کتنا رولاؤ گی... شانزے تڑپ کے باپ کے آنسو صاف کیے تھے.. سوری پاپا... لیکن شرمندگی سے وہ اس سے زیادہ کچھ بھی نہس بول سکی نہیں میری ڈول.. بیٹیاں معافی نہس مانگا کرتی... تم جانتی ہو بیٹیاں تو پاپا کی پرسنز ہوتی ہے.. پاپا کا غرور.. ان کا ماں... وہ اس کا سر تھپتھپا رہے تھے. تبھی می جانی اور اریزے وہاں آئی تھی...

کیا بات ہے حسان اپ دونوں یہاں کیوں بیٹھے ہیں.. اور شانزے اس کو کیا ہوا ہے... کیا بات ہے بولیں نہ اپ دونوں خاموش کیوں ہیں... وہ پریشان تھیں ان کی آنکھوں سے صاف ظاہر تھا کہ وہ روئی ہیں... اریزے کی آنکھوں میں یکدم ہی دکھ سمت آیا تھا... شانزے کو بہت دکھ ہوا تھا... اپنے کیے پے شرمندگی ہوئی تھی... وہ کیا کر رہی تھی، کیسے سزا دے رہی تھی... خود کو یا ان لوگوں کو جنہوں نے اس سے کبھی کوئی کمی محسوس نہیں ہونے دی... زمانے کے گرم سرد سے بچا کے رکھا... اپنی اولاد سے بڑھ کے چاہ... اس پہلے کے می جانی کچھ کہتی شانزے اٹھ کے ان کے گلے لگ گئی تھی...

مجھے معاف کر دیں می جانی... میں غلط تھی... میں ایک اچھی بیٹی نہیں ہوں... میں نے بہت تنگ کیا ہے نہ اپ کو... اپ مجھے دانے میں کچھ نہیں کہوں گی... می جانی میں آپ کی ہر بات مانوں گی... میں اپ کی بیٹی ہوں می جانی صرف کی اور پاپا کی... بس کرو

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے کتنا روگی ایسے تو لڑکیاں رخصتی پے بھی نہیں روتی آج کل اور تم ہو کے بس...
اریزے نے اپنے آنسو صاف کرتے اسے چھڑا تھا۔

می جانی دیکھیں اسے.. شانزے نے شکایات کی تھی...
اریزے بہن کو تنگ مت کرو.. وہ سب مسکرا رہے تھے....

چلو ابھی سب نیچے آجاؤ میں آئیں کریم لے آیا ہوں وجی نے علان عام کیا تھا..
وہ نیچے جا رہے تھے... بادل چٹ گئے تھے... آسمان سے بھی اور شانزے کے دل سے
بھی تبھی چاند اور چاند چہرے والی لڑکی چمک اٹھے تھے...

گزری رات میں پھوار ڈالنے کی وجہ سے آج موسم بہت خوشگوار تھا... ٹھنڈی ہوائیں اور
گہرے بادل.. موسم کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کر رہے تھے۔ اس کی بیک سائیڈ پے بنی
سیٹھ کی وال نظروں کو بھاد دینے والے منظر پیش کر رہی تھی۔ اور وہ اس منظر میں بڑی
خوش دلی سے ڈوبی ہوئی تھی۔ آخر کار سب ٹھیک ہو ہی گیا تھا سب کی زندگی معمول پے

CLASSIC URDU MATERIAL

آگئی تھی... سوائے اریزے کی.. وہ اپنے اور عثمان کی آخری ملاقات کے بارے میں سوچنے لگی تھی.. کتنے دن ہو گئے تھے وہ دوبار نہیں آیا تھا یہ تو وہ جانتی تھی کہ وہ آفس کم ہی آتا ہے ماسوائے میٹنگ کے ورنہ سارا کام عمیر ہی دیکھتا تھا۔ لیکن پھر بھی انجانے میں وہ اس کا انتظار کرنے لگی تھی۔ وہ اپنی سوچوں میں گم تھی۔ جب گلاس ڈور کھولنے کی آواز آئی۔ خلاف توقع عمیر کی جگہ عثمان تھا۔ اریزے کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا تھا، کیا اسے دل سے اس نے یاد کیا تھا کہ وہ اس کے سامنے کھڑا کر دیا گیا تھا۔ کیوں کے ایسا کم ہی ہوتا تھا کہ عثمان صبح میں آئے تو پھر آج کیسے... لیکن عثمان کا سپاٹ چہرہ دیکھ کر اریزے کچھ پوچھ نہیں سکی۔ اس نے بھرپور مگر محتاط نظر اس کے چہرے پی ڈالی جہاں حد درجہ سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔

اسلام و علیکم سر... اس نے پاس سے گزارتے عثمان کو سرسری سے لہجے میں سلام کیا.. وہ نہیں چاہتی تھی کہ پچھلی بار کی طرح پھر کوئی بدمزگی ہو... آخر وہ اس کا باس تھا اور ہر ایسپلائی کی طرح وہ بھی چاہتی تھی کہ وہ اپنا اچھا امپیریشن دے سکے جس میں وہ اب تک نہ کامیاب تھی...

و علیکم اسلام.... مس اریزے میں کسی سے بھی ملنا نہیں چاہتا... تو پلیز کوشش کریں کہ مجھے ڈسٹرب نہ کریں... وہ اس کی طرف دیکھے بغیر اپنی بات کھتا روم میں گھس گیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اس کا موڈ ٹھیک نہیں ہے یہ اندازہ تو اریزے پہلے ہی لگا چکی تھی پر اتنا خراب ہے یہ اندازہ اسے اس کے جملے سے سے ہوا تھا بہر حال جو بھی ہے وہ اس کا باس ہے اور اس کی بات مانا اریزے کا فرض۔

یہ یوسف کہاں رہ گیا؟؟ رانیہ نے اندر آتے عمر کو پوچھا۔

نیچے ہے... عمر اس کی برابر والی کرسی پر تھا تھا۔

کیا مطلب نیچے ہے... سر مستنصر کلاس میں آگے ہیں اور تم جانے ہو وقت کے کتنے پابند ہیں وہ ٹائم پر کلاس میں نہیں آیا تو وہ اسے بعد میں نہیں آنے دیں گے... یوسف کی حرکتوں نے رانیہ کو چڑا دیا تھا پچھلے ایک ہفتے سے یہی ہو رہا تھا وہ اپنی پہلی کلاس مس کر دیتا تھا۔ آج کل اس کے انداز ہی بدلے بدلے سے تھے... اور اب رانیہ کے لئے اس کے انداز کو برداشت کرنا مشکل ہوتا جا رہا تھا کیوں کے وہ یوسف کو خود سے دور جاتا دیکھ رہی تھی اور یہ بات کسی طور بھی اس کو قبول نہیں تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

یار..... رانیہ تم جانتی ہو اس کو.. پھر بھی مجھے پوچھ رہی ہو اور اتنی پریشانی ہے تم کو تو خود کیوں نہں چلی جاتی اس کو بولانے تمہارا تو وہ بچپن کا دوست ہے نہ۔ عمر اس کی بات پے چڑ گیا تھا.. پتا نہیں کیا تھا پر رانیہ جب بھی یوسف یوسف کرتی وہ ہمیشہ چڑ جاتا تھا۔

یوسف ڈیپارٹمنٹ میں تو موجود تھا پر بہت بلانے پر بھی وہ اپنی کلاس میں نہں گیا تھا۔ اور پچھلے کچھ دنوں سے یہ اس کا معمول بن گیا تھا... وہ روز صبح یونیورسٹی آتا اور پھر اوپر کلاسز کو جانے والی سیڑھیوں میں بیٹھ جاتا... سب لوگ اس کی حرکت کو نوٹ کر رہے تھے۔ کیوں کے وہ ایڈوینچر پسند کرتا تھا، شرارتی ضرور تھا لیکن پڑھائی کے، معاملے میں لاپرواہ کبھی نہں تھا.. اور یہی بات تو تمام ٹیچرس کو اس کی پسند تھی۔ لیکن اس کا یہ انداز سب کے لئے نیا تھا۔ شروع میں سب کو لگا کے کوئی نیا ایڈوینچر ہے لیکن اب بات بات ہاتھ سے نکلتی جا رہی تھی، پر وہ بھی اپنے نام کا یوسف ہے اسے کب سے دنیا کی فکر ہونے لگی.. ابھی بھی وہ وہیں بیٹھا تھا، جب محسن اس کے پاس آیا۔

کیا مثلاً ہے تمہارے ساتھ... محسن اس کے ساتھ بیٹھتا ہوا بولا..

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ آج بھی نہیں آئی... ایک ہفتہ ہو گیا ہے.. اب تک تو وہ ٹھیک ہو گئی ہوگی، تو پھر وہ کیوں نہیں آرہی، کیا وہ اتنا ڈر گئی ہے... یوسف نے سر جھکا لیا تھا وہ کسی ٹرانس میں بولے جا رہا تھا...

تو پاگل ہو گیا ہے کیا.. یہ ہمارا فائل سیمسٹر ہے اور اس وقت جب تجھے اپنی اسٹیڈی کے بارے میں سوچنا چاہیے تو کن چکروں میں پڑ رہا ہے... محسن کو شوک لگا تھا... یہ وہی یوسف ہے جو کبھی اسٹیڈی پی کمپرومائز نہں کرتا تھا اور آج ایسے یہاں بیٹھا تھا جیسے ساری دنیا ختم ہو گئی ہے اور اس کے پاس صرف ایک ہی کام ہے شانزے کا انتظار کرنا.. وہ یوسف کے جذبات سے واقف تھا پر وہ اتنا آگے نکل گیا ہے یہ تو خیال بھی نہیں آیا تھا اسے...

تو پاگل ہو گیا ہے کیا، جانتا ہے پوری یونیورسٹی تیرے بارے میں باتیں کر رہی ہے.. مجھے کسی کی کوئی پرواہ نہیں ہے.. لوگ کیا کہتے ہیں کیا سوچتے ہیں یہ سب سوچنا میرا کام نہیں ہے اور نہ مجھے اس سب سے کوئی فرق پڑتا ہے...

جانتا ہوں تجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا.. لیکن مجھے پڑتا ہے تو دوست ہے میرا، وہ دوست جو مجھے بھائیوں سے بڑھ کے عزیز ہے.. اور پھر یہاں یوں بیٹھ کر کیا ہو گا؟ وہ آجائے گی؟ نہیں نا... تو پھر کیوں تو اس طرح خود خوار کر رہا ہے..

CLASSIC URDU MATERIAL

پھر تو بتا میں کیا کروں... کچھ سمجھ نہیں آ رہا.. کیسے بات کروں اس سے.. اور بات کروں بھی تو کیا کہوں گا اس سے؟ شانزے مجھے معاف کر دو یہ سب میں نے کیا تھا... تمہیں ڈرانے کے لئے... تو کیا کبھی وہ میرا یقین کر پائے گی؟ نہیں تو نے نہیں دیکھی تھی اس کی حالت میں نے دیکھی تھی...

یوسف کے چہرے پر بے بسی نمایاں تھی..

کچھ مت کر... صرف اپنی اسٹیڈی پے توجہ دے باقی میں سب سمجھال لوں گا.. بھروسہ کر.. محسن نے اس کے آگے ہاتھ جوڑے تھے.. اور یوسف بن.. خدا کے لئے.... ایک مجنوں کافی تھا.. اس کا باپ بننے کو شش بھی مت کرنا تجھے سوٹ نہیں کرتا سمجھا.. اور رہی شانزے کی بات تو فکر مت کر وہ یونیورسٹی آجائے گی..

تو کیا کرنے والا ہے... یوسف نے محسن کو دیکھا تھا... اس کا سکون بتا رہا تھا کہ وہ کچھ پلان کر چکا ہے..

وہ تو مجھے پے چھوڑ دے.. آخر اتنے سالوں سے تیری صحبت میں ہوں تو کچھ کمال ہم بھی رکھتے ہیں... وہ کیا کہتے ہیں.. باکمال لوگ.. لا جواب دوست... محسن نے کلر جھاڑا تھا... چل اٹھ اب مجنوں کی فاتح پڑھ لی ہے تو کلاس میں چلتے ہیں.. ویسے بھی اگلا لیکچر مس ام

CLASSIC URDU MATERIAL

کلثوم کا ہے.. اور تو نے ان کے سامنے مجنوں کا باپ بے کی کوشش کی تو وہ تجھے دادی بن کے دیکھیں گی...

یوسف کو اس کے انداز پے مسکرا دیا تھا.. محسن جو ہمیشہ اس طرح کے مسلوں سے دور رہنا پسند کرتا تھا صرف اس کی خاطر اتنا سوچ رہا تھا اور اسے فخر ہوا تھا اپنے دوست پے جو اچھے برے دونوں میں اس کے ساتھ تھا.

آفس میں بالکل خاموشی چھائی تھی... وہ جب سے آیا تھا اسی انداز میں براجمان تھا. اپنے خیالوں کی جنگ میں مصروف...

صبح اس نے پاپا کو کال پے بات کرتے سنا تھا وہ پھر کسی سے زینب کے بارے میں بات کر رہے تھے اور تب سے اس کا موڈ خراب تھا.. وہ جانا چاہتا تھا کے پاپا کس سے بات کر رہے تھے پر اپنی لاکھ کوشش کے باوجود بھی جان نہیں پایا تھا، اور یہی بات اس کے غصے میں اضافہ کر رہی تھی. وہ زینب کے بارے میں بات کر رہے تھے.. آخر کون ہے یہ زینب... کیا چھپا رہے ہیں پاپا ہم سب... کیا پاپا کا کوئی افیئر تھا... جو وہ چھپا رہے ہیں اور ماما ان کو معلوم ہو گا تو کیا گزرے گی ان پے... نہیں نہیں میں زیادہ سوچ رہا ہوں میرے پاپا ایلے نہں ہیں ضرور کوئی اور بات ہے... پر پھر چھپانے کی وجہ کیا ہو

CLASSIC URDU MATERIAL

سکتی ہے.. آخر کیوں پایا اس بارے میں کوئی بات نہیں کر رہے... اور کب تک.. کون ہے وہ... بس اب کچھ بھی ہو جائے مجھے پایا سے اس بارے میں بات کرنی ہی ہوگی.. انہیں بتانا ہی ہو گا کہ چل کیا رہا ہے.. وہ پھر سے اپنی سوچوں میں گم تھا...

شانزے ایک ہفتے سے یونیورسٹی نہیں جا رہی تھی لیکن کسی نے بھی اسے جانے کے لئے نہیں کہا تھا۔ سب کو لگا وہ ایکسیڈنٹ سے پریشان ہے ٹھیک ہوگی تو چلی جائے گی.. لیکن اب وہ کسی کو کیا بتاتی کہ وہ حادثے سے زیادہ یوسف سے پریشان ہے.. اس دن سے اس کا انداز شانزے کے لئے سراپا سوال بن گیا تھا.. اپنے گرد اسے یوسف کی بازوں کا گھیرا محسوس ہوتا.. تو کبھی اپنے گندھے پے اس کا ہاتھ کا وزن محسوس کرتی، تو کبھی اس کو لگتا جیسے اس نے اس کا ہاتھ ابھی بھی تھام رکھا ہے... اس کے جذبات تھے کہ قابو میں نہیں آ رہے تھے... بار بار یوسف کو سوچتی... وہ جتنا شدت سے اس کا خیال دل سے نکلتی وہ اتنی شدت سے یاد آتا۔ اف اللہ جی کسی مشکل میں ڈال دیا ہے... اب کیسے جاؤں یونیورسٹی کیسے کروں اس کا سامنا... وہ دیوار سے ٹیک لگاے سوچے جا رہی تھی.... اس بات سے بے خبر کے می جانی نے تیسرا چکر لگایا ہے... اور اس کا ایسے خیالوں میں گم ہونا انہیں فکر میں مبتلا کر رہا ہے... وہ جانتی تھیں شانزے کسی سے ناراض نہیں تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL

ہستی تھی... باتیں کرتی تھی، لیکن پھر بھی کچھ کمی تھی جومی جانی محسوس کر رہی تھیں اور وہ شاید اس لئے کہ وہ جب بھی اسے اکیلا دیکھتی تو وہ کہیں اپنے آپ میں ہی گم ہوتی۔ ابھی بھی کسی کام سے اس کے کمرے میں آئی تھیں اور وہ اتنا گم تھی کہ ان کے آنے کا پتا بھی نہ چل سکا.. می جانی نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھراتھا..

مے جانی آپ... آپ کب آئیں؟؟ وہ حیران ہوئی تھیں...

بس ابھی تمہارے لئے جوس لائی تھی...

اوہ- اچھا.. اس نے جوس کا گلاس ہاتھ میں پکڑتے ہوئے بولا..

کیا تم اپنی می جانی سے اب تک ناراض ہو شانزے..؟؟ می جانی کے اتنا اچانک پوچھنے شانزے پریشان ہو گئی تھی،

یہ کیا کہ رہی ہیں آپ می جانی میں آپ سے کیوں ناراض ہوں گی؟؟

تو پھر تم ہر وقت کیا سوچتی رہتی ہو شانزے میں جبھی تمہیں دیکھتی ہوں تو مجھے وہم گھیر لیتے ہیں کہیں تمہیں کچھ ہو گیا تو....

اف - مجانی آپ کتنا سوچتی ہیں ایسا نہیں ہے... اور میں کچھ نہیں سوچتی.. اس لئے آپ بھی، اب سے کچھ نہیں سوچیں گی ٹھیک ہے.. اس نے لاڈ سے گلے میں بازو ڈالے تھے..

CLASSIC URDU MATERIAL

تم نہیں جانتی شانزے جوان بیٹیوں کی ماؤں کو کیسے کیسے ستاتے ہیں... اس دن جب اٹے ٹاٹم ہونے پر بھی تم گھر نہیں آئیں تو مجھے لگا میں نے تمہیں کھو دیا... اور دیکھو پھر تم سچ میں حادثے کا شکار ہوئیں... اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو جانتی ہو میں کبھی خود کو معاف نہ کر پاتی.. انہوں نے اسے پیار کیا تھا۔

اب وہ انہیں کیا بتاتی کہ ان کا در سچ میں پورا ہو جاتا اگر وہاں یوسف نہ آتا تو... آپ بھی نا می جانی... ڈرامے کم دیکھا کریں... ان کا اثر آتا جا رہا ہے آپ پر.. اور مجھے کچھ نہیں ہو گا.. آپ ہیں نا میرا خیال رکھنے کے لئے.. اور میں ہمیشہ آپ کے پاس رہوں گی آپ کو تنگ کرنے کے لئے کوئی تو ہونا چاہیے نا...

بیٹیاں کب صدا ساتھ رہتیں ہیں.. ایک نا ایک دن تو انہیں اپنے گھر جانا ہی ہوتا ہے... ہاں تو پھر میں آپ کو بھی ساتھ لے کے جاؤں گی، بلکہ پاپا اور اریزے کو بھی... توبہ ہے لڑکی ہر بات میں مذاق کبھی تو کوئی ڈھنگ کی بات کیا کرو.. می جانی اس کے بچپنے مسکرتی اٹھ گئیں تمہیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اور وہ دوبارہ اپنے خیالوں کی دنیا میں لوٹ آئی تھی.. اب وہ کیا بتائی می جانی کو.. اپنے احساسات کے بارے میں جو یوسف کے لئے پال رہی تھی.. ہر وقت اسے سوچنا اور بے تحاشا سوچنا....

فون بہت دیر سے بج رہا تھا پر کسی نے بھی زحمت نہیں کی تھی اٹھانے کی.. اور اس کی آواز شانزے کا سرد درد بڑھا رہی تھی.... لیکن اصل مثلاً سرد درد نہیں تھا.. بلکہ یوسف کے خیال تھے جن سے باہر نکلنا محال ہو رہا تھا یا دوسرے الفاظ میں یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ نکلنا نہیں چاہ رہی تھی.. لیکن فون کرنے والا بھی دنیا کا کوئی آخری ڈھیٹ پیدا ہوا تھا جیسے اس نے قسم ہی کہا لی تھی کہ ہر حال میں فون اٹھوا کے ہی رہے گا.... اور اوپر سے می جانی کی آتی آوازیں جو کچن میں مصروف ہونے کی وجہ سے اسے فون اٹھانے کے لئے کہہ رہی تھیں.. اور شانزے پاؤں پٹختی فون کی طرف بڑھی تھی کیونکہ یہ تو وہ جان گئی تھی کہ آج اس گھر میں کوئی اور فون نہیں اٹھانے والا....

ہیلو... اسلام و علیکم - شانزے نے فون اٹھاتے کہا اور دوسری طرف سے آنے والی آواز نے اس سے شدید قسم کا جھٹکا یا تھا اس کے چودہ طبق روشن ہو چکے تھے....

CLASSIC URDU MATERIAL

موسم بہت خوشگوار تھا پر اس کی خوشگواہی کا اثر عثمان پے نہیں پڑا تھا۔ وہ جب سے آیا تھا روم میں بند تھا۔۔ ورنہ اسے یاد تھا پچھلی دفع جب آیا تھا تو ایک ایک ایملائی سے ملا تھا۔ تو پھر آج کیا ہوا طبیعت تو خراب نہیں، مجھے دکھانا چاہیے۔۔ اریزے نے دل میں سوچا۔۔۔ نہیں نہیں۔۔ وہ کافی غصے میں تھے، اور منع بھی کیا تھا خام خا پھر ڈانٹیں گے۔۔۔ وہ اپنے خیالات کو جھٹکتی پھر سے کام میں مصروف ہو گئی تھی۔۔۔ لیکن اس کی بچنی کام نہیں ہو رہی تھی۔۔ ابھی اس نے فائل اٹھائی ہی تھی۔۔ دروازہ کھول کر ایک ماڈل جیسی لڑکی اندر آئی تنگ جینس پے مردانہ طرز کی شرط پھنے، نیلی آنکھوں والی، وہ کسی ماڈل سے کم نہیں لگ رہی تھی جو بھی تھی بہت خوبصورت تھی۔۔۔ اریزے اسے پھٹی آنکھوں سے دیکھنے میں مصروف تھی۔ جب وہ پاس سے گزرتی عثمان کے روم کی طرف گئی۔۔۔ اوہ مائی گاڈ۔۔۔ آج تو میری نوکری گئی سر تو مجھے جان سے مار دیں گے اگر یہ اندر چلی گئی تو۔۔۔

ایسکیز میم۔۔۔۔ اریزے نے اسے روکا تھا۔۔۔

یس؟ اس کا دروازہ کی طرف بڑھتا ہاتھ روک گیا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اپ اندر نہیں جا سکتی... ایکچولی سر کچھ بلے ہیں تو انہوں نے کسی سے بھی ملنے سے مانا کیا ہے...

اوہ - آئی سی پر اپ پلینز انہیں میرے بارے میں بتادیں، کیوں کے میرا ان سے ملنا بہت ضروری ہے..

میم ایم سوری بٹ سر نے سختی سے مانا کیا ہے کہ وہ کسی سے نہیں ملنا چاہتے.... اگر اپ کہیں تو میں اپ کی میٹنگ اریج کر سکتی ہوں۔

اچھا....!!! آپ صرف عثمان کو اتنا کہ دیں کہ میں ملنا چاہ رہی ہوں... اس نے اس انداز میں کہا کہ عرضے کو لگا وہ کوئی جانے والی ہے۔ ویلے بھی عثمان کے آفس میں ہونے کا اریزے کے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا تھا تو پھر یہ اتنے یقین سے کیسے کہہ رہی ہے... ہو سکتا ہے اس کی عثمان سر سے کوئی بات ہوئی ہو...

نا چاہتے ہوئے بھی اس نے ایکسٹینشن سے کال ملائی..

سر ایک میڈم ہیں آپ سے ملنا چاہ رہی ہیں..

CLASSIC URDU MATERIAL

مجھ سے ملنے... میڈم... عثمان کی آواز اتنی بھاری اور لہجہ اتنا سخت تھا کہ سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں ہی اریزے کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا.. لیکن فلحال اب وہ کچھ کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھی جو بھی ہے غلطی تو اس سے ہو گئی تھی۔

میرا خیال ہے مس اریزے میں نے آپ کو بہت آسان الفاظ میں کہا تھا کہ مجھے کسی سے نہیں ملنا... اس کی آواز اتنی سرد تھی کہ اریزے کو اپنے سارے اوسان ٹھنڈے پڑتے محسوس ہوئے تھے...

سر.. وہ دراصل... اریزے نے اٹک اٹک کے بولنا شروع کیا... مس پلیز.. آپ مجھ پر بتائیں گی کہ کون ہیں...؟ اس کی آواز ہنوز ویسی ہی تھی... سوری سر میں نے نام تو پوچھا ہی نہیں...

ایک بات باتیں یہ آپ کی عادت ہے یا بابی کے بغیر نام وغیرہ پوچھے ہی آپ آگے بات کرنا شروع کر دیتی ہیں... جب کوئی آؤٹ سائیڈ آتا ہے تو اس کا نام بھی پوچھ لیتے ہیں... مس اریزے آپ انتہا درجے کی کوئی ان پروفیشنل ایمپلائی ہیں...

CLASSIC URDU MATERIAL

میں معافی چاہتی ہوں مجھے سے غلطی ہو گئی... کہ بغیر نام پوچھے آپ کو ڈسٹرب کیا..
اریزے رونے کے درپے تھی جب پاس کھڑی لڑکی نے اپنا تروف کرایا میرا نام سعدیہ
جتار... جب کے لائن منقطع ہو چکی تھی...

سعدیہ ہلکے ہلکے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی جلال ہو رہا تھا... میں معذرت چاہتی ہوں اس سے
پہلے وہ کچھ کہتی عثمان کی دھرنے دونوں کو چونکا دیا...

آپ کی توجہ کہاں ہوتی ہے آپ پہلے نہیں بتا سکتیں تھیں کے سعدیہ آئی ہیں... لیکن آپ
کو بھر کے نظارے کرنے سے فرسٹ لے تو آپ کو کچھ اور سمجھائی دے... عثمان سے صبح
اس اپنی بیک سائیڈ سے شدید ہٹا کر بھر دیکھتے ہووے دیکھ لیا تھا اور اب بری سہولت سے
جاتا بھی دیا تھا..

سر... آئی ایم ریلی سوری... اریزے نے انتہائی آہستہ آواز میں کہا تھا، اتنی سنے کے بعد
اس کی ہمت جواب دے گئی تھی...

جب کے عثمان ٹھٹھک گیا تھا... پھر بنا کچھ کے بھر کی طرف بڑھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

میرا خیال ہے چلتے ہیں، راستے میں ہی ڈسکس کر لیں گئے... وہ دونو آفس سے باہر نکل گئے... موسم ابھی بھی خوشگوار تھا ہر طرف بدل چاہے ہوئے تھے جب کہ اندر برسات شروع ہو گئی تھی...

مجھے شانزے سے بات کرنی ہے، میں یونیورسٹی کے سٹوڈنٹ افیئرز ڈیپارٹمنٹ سے بات کر رہا ہوں..

ہیلو... ہیلو...

جی میں شانزے سے بات کر رہی ہوں.. فون پے آنے والی ہیلو ہیلو نے اس کا سکتا توڑا تھا۔ مس شانزے آپ ایک ہفتے سے یونیورسٹی نہیں آ رہیں وہ بھی بغیر کسی اطلاع کہ... اس لئے آپ کو بتادیں کہ آپ کے فائل پیپرز نزدیک ہیں اس لئے آپ کل سے یونیورسٹی جوائن کریں.. ورنہ یونیورسٹی آپ کا داخلہ کینسل کر دے گی..

سوری سر میرا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا بس اس وجہ سے ہی میں یونیورسٹی نہیں آ سکی تھی.. مس شانزے کچھ رولز نام کی بھی چیز ہوتی ہے ٹھیک ہے آپ کے ساتھ کوئی مس ہاپپینگ ہوئی پر یہ آپ کا فرض تھا کہ آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ میں انفارم کرتیں...

CLASSIC URDU MATERIAL

جی سر میں سمجھتی ہوں آپ کی بات..

ٹھیک آپ جلد از جلد اپنی کلاسز لینا شروع کریں۔

او کے سر تھک یو... اللہ حافظ... لائن منقطع ہو چکی تھی جب شانزے سوچ میں پر گئی
تھی... جس بات سے وہ بھگ رہی تھی... وہی ہوا تھا...

.....

آج کا دن بہت شاندار تھا... اور کسی کا توپتا نہیں پر یوسف کے لئے آج کی صبح مسرتوں
سے بھر پور تھی.. محسن اسے مکمل یقین دلایا تھا کہ آج شانزے ضرورے گی اور یہ بات
اس نے رات سونے تک کوئی دس دفع اس سے کونفرم کی تھی.. پوری رات ہی اس نے
آنکھوں میں گزار دی تھی ڈر تھا کہ اگر آنکھ لگ گئی اور صبح وہ اٹھ نہیں پایا تو پھر کیا ہو
گا... وہ فرش ہو کہ ناشتے کی ٹیبل پے موجود تھا لیکن باقی سب پتا نہیں کہاں تھے...
کوئی ہے گھر میں... لوگ ناشتہ بھی کریں گئے یا میں اکیلا کہ لوں... یوسف کا موڈ بہت
اچھا تھا... اور اس کا ہر انداز اس کے اچھے موڈ کا گواہ تھا...
آرے ہیں بھی... اتنی بے صبری کس بات کی ہے.. تمہاری یونیورسٹی تو 9 بجے سٹارٹ ہو
گی نہ... حسین نے سیریاں اترتے ہوئے کہا..

CLASSIC URDU MATERIAL

جی پاپانگر آج کچھ خاص کام ہے..

اوہو--- تو یہ بات ہے... اب اگر یوسف دی گریٹ کہ رہے ہیں تو لازمی بات ہے معملہ کی
نویت واقع ہی خاص ہوگی وہ مسکراتے ہووے چیر کھینچ کے بیٹھ گئے تھے۔ جب کے ماما
اب انہیں ناشتہ دیئے لگیں تھیں...

یوسف اور حسین دونوں خوشگپیوں میں مصروف تھے... تبھی انہیں عثمان کا خیال آیا جو
خلاف واقع ٹیبل پے نہں تھا..

اس بات نے حسین کو تھوڑا پریشان کیا تھا کیوں کے بات عثمان کی عادت کے خلاف تھی
وہ کبھی رزق کو انتظار نہیں کرتا تھا اس کا مانا تھا.. کہ رزق کو انتظار کرانے سے اللہ
ناراض ہوتا... اور پھر رزق انتظار کرنے لگتا ہے اور انسان ہر جگہ مارا مارا پھرتا ہے... پر آج
وہ خود موجود نہں تھا جب کے آج تک کبھی ایسا نہں ہوا تھا کے ناشتہ یا کھانا لگ گیا ہو اور
وہ وہاں نہ ہو...

عثمان کہاں ہے...؟؟ حسین نے شاہینہ سے پوچھا تھا..

لو آگے بھائی... یوسف نے باپ کو متوجہ کرتے ہوئے بولا...

CLASSIC URDU MATERIAL

کہاں رہ گئے تھے آپ کب سے انتظار کر رہے ہیں آپ کا، پتا ہے مجھے جلدی نکلنا تھا اور آپ کا انتظار کرتے میں لیٹ ہو گیا...

میں نے تو نہیں روکا تھا اگر اتنی جلدی تھی تو کر لیتے ناشتہ ویلے بھی کونسا ہم ساری باتیں ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہیں.. جو اگر ناشتہ نہ کرتے تو عذاب نازل ہو جاتا.. عثمان کا لہجہ گزے سے بھرا تھا اور اس کا ہر لفظ ظہار میں ڈوبا تھا.. وہ چاہ کے بھی اپنے غصے پے قابو نہیں رکھ سکا... اس کے لہجے کی کڑواہٹ سب نے ہی محسوس کی تھی.. وہ تو کبھی ایسے بات نہیں کرتا تھا تو پھر اب...

ریلکس بھائی کیا ہوا ہے آپ کچھ پریشان ہیں... کہیں عشق کا روگ تو نہیں لگ گیا آپ کو... بتائیں بتائیں کون ہے وہ.. کسی ہے وہ... کیڑے پنڈ دی آئے... کیڑے شہر دی آ... یوسف نے شہرتی انداز میں گنگنایا تھا.

شٹ اپ یوسف اب تمہیں دیر نہیں ہو رہی چپ چاپ ناشتہ کرو اور یونیورسٹی یہ تمہارا لسٹ سیمسٹر ہے نہ.. تو اپنی توجہ صرف سڈے پے رکھو سمجھے...

کیا ہوا بھائی... سب ٹھیک تو ہے نا؟ کل سے دیکھ رہا ہوں آپ کا موڈ کچھ اوف ہے، یوسف نے اس کو ٹولتی نظروں سے دیکھا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

نہیں کچھ نہیں تم پریشان نہ ہو... آرام سے یونیورسٹی جو اسبارے میں پھر بات کریں
گئے، عثمان کو اپنے لہجے کی کڑواہٹ کا احساس ہوا تھا اس لئے اپنے آپ کو دھما کرتے
ہوئے بولا کیوں کے فلحال وہ کسی کو بھی پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا..

اچھا ٹھیک ہے ابھی تو میں جا رہا ہوں پر شام میں آپ کو بتانا پڑے گا... اوکے اس نے
عثمان کو پیچھے سے ہگ کیا تھا.. اور عثمان کے لبوں پر بلا آخر مسکراہٹ آہی گئی تھی..
جس نے یوسف سمیت سب کو اطمینان بخشا تھا..

یوسف جا چکا تھا... ماما کچن میں تھیں.. جب عثمان نے اٹھتے ہوئے پاپا سے پوچھا.. پاپا
چلیں آفس...؟؟

نہیں تم جو مجھے کچھ کام ہے وہ کر کے آتا ہوں... شاید مجھے دیر ہو جائے...

کیا کام ہے...؟؟؟ عثمان سے پہلی دفعہ ان سے سوال کیا تھا اور سوال نے حسین کو
چونکنے میں مجبور کر دیا تھا..

مجھے کسی سے ملنا ہے... حسین نوکیں سے ہاتھ صاف کے تھے...

جبکہ یوسف ان کے تاثر کو جانچنے کی کوشش کر رہا تھا... کس سے پاپا...؟؟

ہے ایک پرانا دوست تم نہیں جانتے... وہ کہتے اسٹیڈی روم کی طرف بڑھے تھے..

CLASSIC URDU MATERIAL

شاید میں جانتا ہوں پایا.. کہیں آپ کی پرانی دوست تو نہیں ہے...

عثمان کی آواز نے پایا کے اسٹڈی کی طرف بڑھتے قدم روک دئے تھے...

زینب... میں نے سہی نام لیا ہے نا پایا...؟؟؟

جب اندر آتی شاہینہ کو بھی اس کے الفاظ، اور لہجے کی کڑواہٹ نے حیرت میں ڈال دیا تھا۔

.....

میرے ساتھ آؤ عثمان اندر چل کے بات کرتے ہیں.. حسین کہتے لائبریری میں چلے گئے تھے وہ جانے تھے ایک نہ ایک دن تو سب کو بتانا ہی ہو گا پر ایسے یہ نہیں سوچا تھا... وہ تو چاہتے تھے کہ زینب کا پتا چل جائے تاکہ ہر چیز خوش اسلوبی سے ہو پر وہ یہ بھول گئے تھے ہر چیز آپ کی خواہش کے مطابق ہو یہ ضروری تو نہیں ہے..

کیوں پایا وہاں کیا مثلاً ہے... کس کا ڈر ہے آپ کو.. لو کروں گا..؟؟ ایسا کیا چھپا رہے ہیں آپ... عثمان پایا کے پیچھے لائبریری میں آیا تھا۔

عثمان کی آواز اتنی تیز تھی کے خود اس کو بھی یقین نہں آیا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

پاپا نے بے بسی سے اس کی طرف دیکھ... عثمان کے دل کو کچھ ہوا تھا پر اس نے نظر انداز کر دیا...

بتائیں پاپا... آخر کون سا راز ہے جو آپ ہم لوگوں سے چھپا رہے ہیں.. کون ہے یہ زینب... پاپا پلیر بولیں اگر آپ نہں بولیں گے... اگر آپ نہں بولے تو یقین کریں میں پاگل ہو جاؤں گا... میں خود کو کچھ کر لوں گا پاپا... حسین کو لگا ان کا دل ہلاک میں آگیا ہو، دوسری طرف شاہینہ بھی حیران رہ گئیں تھیں اپنے ٹھنڈے مزاج بیٹے کو شولا بنتا دیکھ...

عثمان یہ کیسے بات کر رہے ہو اپنے پاپا سے... شاہینہ نے بچ میں مداخلت کی تھی.. بس ماما آپ کچھ نہں بولیں گی یہ پاپا اور میری بات ہے.. آپ نہں جانتی کے ہمارے پیٹھ پیچھے کیا ہو رہا ہے اس گھر میں... بتائیں پاپا کون ہے زینب، کیا رشتہ ہے آپ کا اس سے... عثمان مسلسل سوال کر رہا تھا... جبکہ حسین کو چپ لگ گئی تھی.. اور شاہینہ بیگم عثمان کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہی تھی، حالانکہ وہ جانتی تھیں کہ ساری کوششیں بیکار ہیں...

یہ کیا ہو رہا ہے.... یوسف کی آواز نے سب چونکا دیا تھا... عثمان یوسف کے سامنے کوئی بات نہں کرنا چاہتا تھا.. اس لئے اس نے یوسف کے جانے کے بعد بات کی تھی.. یوسف

CLASSIC URDU MATERIAL

کا فائل سیمسٹر تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ یوسف ان سب باتوں سے متاثر ہو۔ پر بد قسمتی کے گاڑی میں بیٹھ کر اسے یاد آیا کہ وہ اپنا فون لینا بھول گیا ہے۔ اور جب وہ لینے آیا تو اندر سے آنے والی آوازوں نے اس کے قدم روک لئے... آپ سب خاموش کیوں ہو گئے پلیز بتائیں یہ سب کیا ہے.. بھائی کس کے بارے میں بات کر رہیں... کون ہیں زینب... یوسف نے دیکھا پاپا کے قدم لڑکھڑا گئے ہیں، اس نے آگے بڑھ کر انہیں سہارہ دیا تھا۔ کمرے میں مکمل خاموشی تھی.. قبر کی خاموشی... حساب کتاب کا عمل شروع ہو گیا تھا...

کیا ہو گیا ہے عثمان یہ بات آرام سے بھی کی جا سکتی ہے کیوں اتنا تمنا بنا رہے ہو... پلیز کچھ ایسا مت کہنا کہ بعد میں اپنے کلمے الفاظ لے پچھتانا پڑے... ماما کی آواز نے کمرے کی خاموشی کو ختم کیا تھا...

پچھتا تو رہا ہوں میں ماما اس دن سے.. جب پہلی بار میں اپنے باپ کا جھوٹ پکڑا تھا.... جب پہلی بار میں نے انہیں فون پے کسی سے بات کرتے سنا تھا... آپ نہیں جانتی ماما.... میں بہت دن سے پاپا کو فالو کر رہا ہوں... ہر بار ہر بار پاپا مجھ سے جھوٹ بولتے رہے پر میں ان دیکھا کرتا گیا لیکن اب پانی سر سے گزر گیا ہے...

CLASSIC URDU MATERIAL

ہر وقت... ہر وقت مجھے یہ احساس ستاتا ہے کہ میرا باپ جو میرے لیے رول ماڈل تھا اس نے خود اپنا یہ تصور ختم کر ڈالا، میرا باپ جو ہم سے سب کچھ شیر کرتا تھا اس نے اپنی زندگی کا ایک پہلو ہم سے چھپا کے رکھا ہے، ہر وقت مجھے یہ احساس مارتا ہے کہ میرے باپ کی زندگی میں میری ماں کے علاوہ کوئی دوسری عورت....

اس سے پہلے کے عثمان اپنی بات پوری کرتا شاہینہ کا زناٹے دار تمپڑ عثمان کا منہ بند کرا گیا تھا..

ماما پلیز یہ آپ... بس یوسف چپ رہو تم... شاہینہ نے یوسف کی بات کاٹی تھی جو بھائی کی ہمدردی میں آگے بڑھا تھا...

بہت بڑے ہو گئے ہونہ تم... جو منہ میں آ رہا ہے بولے جا رہے ہو... بنا سوچے سمجھے بنا کوئی لہز کیے، بنا پوچھے ہی اپنے پاپا لے شک کیا تم نے.... ایک باریہ بھی منس سوچا کے اگر وہ کچھ چھپا رہے ہیں تو اس میں کچھ مصلحت ہوگی۔ ایک بار پوچھا ہوتا یوں تماشا کرنے سے پہلے... جس عورت کے بارے میں تم اتنی حقارت سے بات کر رہے ہو وہ کوئی راہ چلتی عورت نہیں ہے تمہارے باپ کی چھوٹی بہن ہے... وہ بہن جس کو انہوں نے اپنی اولاد سے چاہ... ہاں عثمان بہن.. کان کھول کے سن لو عثمان... زینب... زینب میر... کوئی گئی گزری نہیں بلکہ تمہارے باپ کی بہن ہے... شاہینہ کے الفاظ عثمان کے

CLASSIC URDU MATERIAL

کانوں پے ہم کی طرح گرے تھے... حسین کی آنکھوں سے اپنے دل کا درد لاوا بن کر بہنے لگا تھا.. وہ لوا جو وہ پچھلے 20 سالوں سے اپنے دل میں دبا کے بیٹھے تھے. عثمان نے حیرت سے باپ کو پہلی بار اسے حسین پے رحم آیا تھا شرمندگی سے وہ نظریں جھکا گیا تھا. اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا.. کے وہ کیا بولے، بولنے کے لئے بچا ہی کیا تھا... وہ کیا سوچ رہا تھا اور بات کیا تھی... عثمان کے ذہن میں اس کے اپنے جملے گھوم نے گئے لیکن آواز کہیں پستی سے آرہی تھی اتنی کے وہ ٹھیک سے سن نہیں پا رہا تھا... جبکہ یوسف کچھ سمجھنے اور نہ سمجھنے کی کشمکش میں مبتلا تھا....

.....

شانزے یونیورسٹی آگئی تھی.. لیکن کہیں بھی اسے یوسف نظر نہیں آ رہا تھا، لاشعوری طور پے وہ یوسف کی منتظر تھی اسے لگا تھا کہ یوسف اس کا انتظار کر رہا ہو گا لیکن... یہاں تو جناب کا پتا ہی نہیں تھا... یہ دل بھی نہ کیسی کیسی خوش فہمیاں پال لیتا ہے. غصہ تو اسے بہت آیا تھا پر کچھ بھی نہیں کیا جاسکتا تھا سوائے انتظار کہ... اس نے وہ کلاس میں جانے کے بجائے کلاس کو جاتی سیڑیوں پے بیٹھ گئی تھی.. وہی سہیڑیاں جہاں کل تک یوسف بیٹھا انتظار کر رہا تھا... شانزے نے دیوار سے سر ٹیکا کر آنکھیں بند کر لی تھیں... اسے اپنے گرد کسی کی مضبوط بازوں کے لپٹنے کا احساس ہوا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

تھام لو یقین کرو گرنے نہیں دوں گا یوسف کی آواز کی سرگوشی اس کے کانوں میں گنجی تھی، آواز اتنی نزدیک سے آئی تھی کے شانزے نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں پر وہاں کوئی نہ تھا... توبہ مجھے کیا ہو گیا ہے... میں کیوں سوچ رہی ہوں اس کو اتنا بس کچھ بھی ہو آج شکریہ ادا کر کے قصہ یہیں ختم کر دوں گی... اس نے دل کو تسلی دی تھی اس بات سے بے خبر کے دل نے کب کسی کی مانی ہے... تو پھر چاہے وہ شانزے حسان ہی کیوں نہ ہو..

کلاس کا ٹائم ہونے والا تھا سب سٹوڈنٹس اپنی کلاسوں کی طرف جارہے تھے.. اور شانزے ابھی تک وہیں بیٹھی تھی.. محسن اور رانیہ دونوں ہی اس کو وہاں بیٹھا دیکھ ٹھٹک گئے تھے... تم... تم یہاں کیوں بیٹھی ہو...؟؟؟

رانیہ کہ منہ سے بے اختیاری میں جملہ نکلا تھا... دراصل اسے یوسف کا نہ ہونا اور شانزے کا یہاں بالکل اسی انداز میں بیٹھنا برا لگا تھا.. کیوں یہ تو وہ خود نہیں جانتی تھی پر کچھ تھا جو رانیہ کہ اندر آگ لگا گیا تھا.....

جہاں تک مجھے یاد ہے یہ جگہ بھی ڈیپارٹمنٹ کے اندر ہی آتی ہے... اور یہاں بیٹھنے پے یونیورسٹی کی طرف سے کوئی پابندی بھی نہیں ہے... لیکن اگر مجھے پتا ہوتا کہ آج کے لئے یہ جگہ تم نے بک کرائی ہے تو میں یہاں کبھی نہ بیٹھتی...

CLASSIC URDU MATERIAL

لیسن... مس چیرٹی رانیہ نے شانزے کی اسکرشپ پے چوٹ کی تھی... یہ یونیورسٹی میں
نے بک کی ہے کیونکہ مائی فادر پے فوراٹ... یوانڈراسٹیند...

سچ کہا تم نے کیوں کے تمہارے فادر شاید جانے تھے کہ تم میں اتنے گٹس نہیں ہیں کہ
اپنے بلبوتے پے یہاں ایڈمشن لے سکو... شانزے کے تیور بھی ایک دم ہی بدل گئے
تھے...

رانیہ کو کچھ سمجھ نہ آیا، اس لئے وہ پاؤں پٹختی چلی گئی تھی...

تم پلیز اس کی باتوں پے توجہ مت دینا... وہ دراصل ٹائم ہو گیا ہے کلاس کا تو بس یونہی
پوچھ لیا تھا تم بتاؤ تمہاری طبیعت کیسی ہے... محسن کے آخری سوال نے شانزے کی
زمین کھینچ لی تھی... اسے لگا تھا کہ یوسف نے اپنے گروپ کو کچھ نہس بتایا ہو گا.. وہ
تھوڑی سے پریشان ہوئی تھی اور اس کی پریشانی محسن نے بھامپ لی...

وہ تم اتنے دن سے آئیں نہیں تو مجھے لگا شید بیمار ہو... محسن کو اپنی غلطی کا احساس ہوا
تھا اس لئے اس نے اپنے پاس سے بات بنائی تھی وہ یوسف کے جذبات جانتا تھا اور اس
حوالے سے شانزے کو ریسپیکٹ دینا اب اس کا فرض تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں میں ٹھیک ہوں.. بس وہ میں... اصل میں... شانزے کو سمجھ نہں آ رہا تھا وہ کیا
کھے..

تبھی سامنے سے آتی صبا، نظر آئی تھی... وہ میں صبا کا ویٹ کر رہی تھی...

او اچھا... چلو ٹھیک ہے میں چلتا ہوں... وہ کہتا اوپر چل گیا تھا جبکہ شانزے جو اس سے
یوسف کے بارے میں پوچھنا چاہتی تھی نہی پوچھ پائی...

صبا، شانزے کو دیکھ کے بہت خوش ہوئی تھی....

کہاں غائب تھیں کوئی آتا پتا نہیں تمہارا... اور فون تک نہں لگ رہا تھا تمہارا... بندا کچھ خیر
خریت ہی دے دیتا ہے اپنی لیکن نہیں... موصوفہ کا تو کچھ پتا ہی نہیں تھا... وہ ایک ہی
سانس میں بولے جا رہی تھی..

اف... بس بھی کرو تم کتنے سوال کرو گی... سب بتاتی ہوں موقع تو دو... اور پھر اچھے
ایکسیڈنٹ کی وہی سٹوری سنائی جو اس نے گھر میں سب کو سنا کے مطمئن کیا تھا... لیکن
جانے کیوں وہ یوسف کے بارے میں چھپا گئی تھی.

او گاڈ شانزے تم نے ہمیں اطلاع کیوں نہیں دی...

میں نے سوچا تم لوگ آویں ہی پریشان ہو جاؤ گے...

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا ہم دوست نہیں ہیں... صبا کا انداز میں بلا کی سنجیدگی کی چھپی تھی...

اب اس میں یہ بات کہاں سے آگئی... شانزے کو جواب نہں آیا تھا..

کیوں کے دوستوں کو تو حق سے پریشان کیا جاتا ہے... صبا کی سنجیدگی برقرار تھی...

اچھا میری ماں... معاف کر دو غلطی ہو گئی آئندہ خیال رکھوں گی... شانزے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے...

اس کے انداز پے صبا کھل کے ہنسی تھی..

اب چلیں کلاس لینے یا تم نے بھی یوسف کی طرح جوگ لینا ہے.. صبا نے کھڑے ہوتے پوچھا تھا...

کیا مطلب.. شانزے حیران ہوئی...

ارے کچھ نہیں... وہ یوسف پچھلے کچھ دنوں سے کافی پریشان ہے جب دیکھو یہاں سیڑیوں میں بیٹھا رہتا تھا... آج شاید آیا نہیں ہے... ورنہ...

ورنہ کیا..؟ شانزے جھجھکتے ہوئے پوچھا جیسے اس کی چوری پکڑی جائے گی..

ورنہ کیا.. تم دونوں یہاں بیٹھنے کے لئے لڑ رہے ہوتے سمیل...

CLASSIC URDU MATERIAL

صبا کی بات پے شانزے مسکرائی تھی، چلو کلاس میں چلتے ہیں.....

.....

وہ سب اپنی اپنی جگہ ساکت تھے... کوئی دکھ سے... کوئی حیرانگی سے... تو کوئی اپنے لیے شرمندگی سے... چاروں شاید اس کشمکش میں تھے کہ کون بولے گا پہلے.... لیکن شاید کسی میں بھی ہمت نہیں تھی.. پر بات تو مکمل کرنی ہی تھی... کیونکہ چاہے باتیں ہو یا پھر رشتے اگر ادھورے رہ جائیں تو بڑی تکلف دیتے ہیں... اور پھر حسین کی آواز نے خاموشی طویل دورانیہ ختم کیا تھا... وہ آہستہ آہستہ بولنا شروع ہوئے تھے... ہم تین بہن بھائی تھے... سب سے بڑا میں حسین میر.. مجھ سے چوٹی کلثوم میر... اور سب سے چوٹی زینب میر...

وقت کی ستم ظرفی کے زینب کے پیدا ہونے سے پہلے ہی بابا دنیا سے رخصت ہو گئے.. اور جب زینب پیدا ہوئی تو اماں بھی ملک حقیقی سے جا ملیں... میں نے اپنی دونوں بہنوں کو اولاد کی طرح پالا... دن رات محنت کر کے یہ بزنس کھڑا کیا... سوچا ماں باپ نہیں رہے تو کیا ہوا مجھے ہی اپنی بہنوں کا ماں باپ بننا ہے، ان کی ہر خواہش کو پورا کرنا ہے... پھر تمہاری ماں میری زندگی میں آئی... ہر لمحہ ہر مشکل میں اس نے میرا ساتھ دیا.. پھر تم آئے عثمان مجھے لگا زندگی سے سرے گلے شیکوے ختم ہو گئے ہیں اور پھر یوسف تو مجھے لگا اب

CLASSIC URDU MATERIAL

زندگی مکمل ہو گئی.... کتنا خوش تھے ہم سب میرا گھر خوشیوں سے بھر گیا تھا... کلثوم بڑی
تمہی سمجھدار تھی ہر چیز کا خیال کرنے والی مجھے کبھی اس کی کوئی فکر نہیں ہوئی میں جانتا
تھا میری بہن اچھا برا سمجھ سکتی ہے... پر زینب وہ تو بچی تھی نہ سمجھ اور اسی نہ سمجھی
میں اس نے غلط فیصلہ کیا ایک ایسا فیصلہ جو ہم سب کی زندگیوں میں زہر گھول گیا...
حسین کے آخری الفاظ اٹھے ہلکے تھے جیسے وہ خود کلامی کر رہے ہوں... عثمان کچھ اور
پچھتاوے میں ڈوب گیا تھا پر اب کرتا بھی تو کیا غصے میں وہ خود پی قابو نہیں رکھ پایا تھا...
اس کا غصہ آندھی کی طرح آیا تھا ہر اور طرف طوفان مچا گیا تھا جس کے نتائج ابھی دیکھنے
باقی تھے...

چلو جی کینیٹین چلتے ہیں... مہک نے سر کے کلاس سے جاتے ہی فل ولیم میں علان
کرتے ہوئے کہا..

ہاں...!!! بھوک تو مجھے بھی لگی ہے.. پر... صبا نے بات ادھوری چھوڑی تھی..
پر کیا؟ کینیٹین جانا ہے... جہاد پے نہیں جو تم اتنا سوچ رہی ہو... مہک نے کمٹس
پاس کیے تھے..

CLASSIC URDU MATERIAL

اف ایک تو تمہاری یہ بی گریڈ باتیں نہ میرا مطلب تھا کے شانزے شاید وہ نہ جانا چاہے
یوسف کی وجہ سے... اس کی کلاس بھی ختم ہوئی ہے تو شاید وہ وہیں ہو... صبا نے اصل
مدعا بتایا تھا..

تو کیا فرق پڑتا ہے ہم نے کون سا ان لوگوں کے پاس بیٹھنا ہے... یار مہک کچھ چڑ گئی
تھی..

اوہ۔ بس کرو دونوں مجھے بھوک لگ رہی ہے... شانزے ان کو دونوں کے درمیان کھڑے
ہوتے کہا تھا... جبکہ وہ تینوں حیرت سے اسے دیکھ رہی تھیں کیونکہ آج سے پہلے وہ کبھی
خود سے کینٹین نہیں جاتی تھی ہمیشہ کینچ کے لیجانا پڑتا تھا... کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی
ہو چلو مجھے بھوک لگی ہے شانزے نے صفائی دی تھی... وہ کینٹین کی طرف چل پڑی
تھی اب وہ انہی کیسے سمجھتی کے وہ آخری جگہ ہے جہاں یوسف کہ ہونے کہ کچھ
چانسز ہیں...

بدلے بدلے سے سرکار نظر آتے ہیں... زارا جو بہت دیر سے ساری کروائی دیکھتے ہووے
بھی چپ تھی کہے بنا نہ رہ سکی.. لگتا ہے چوٹ کا اثر سیدھا پیٹ لے ہوا ہے... ان تینوں
کا قہقہہ بلند ہوا تھا اور شانزے گھورے بنا نہیں رہ سکی تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ تینوں کینٹین میں بیٹھیں اپنے آرڈر کا ویٹ کر رہی تھیں... جب یوسف کا گروپ بھی وہاں آن پونچھا لیکن خلاف توقع ان میں یوسف نہیں تھا.. شانزے کو مایوسی ہوئی تھی پر وہ تھا کہاں... وہ سوچوں میں مصروف ہوتی تبھی عمر نے رانیہ سے بولایہ یوسف بھی نا کہاں غائب ہو گیا ہے صبح سے کال کر رہا ہوں مگر مجال ہے ایک کال کا بھی جواب دیا ہو... اس کے بغیر بالکل مزہ نہیں آتا... مزہ تو اب ہے گا رانیہ نے تالی ماری جس میں عمر نے اس کا ساتھ دیا...

جبکہ شانزے کی اس کے کال نا اٹھانے والی بات پے ہی اٹک گئی تھی... کیا بات ہو سکتی ہے... وہ کیوں نہیں آیا ہو سکتا ہے کوئی پریشانی ہو... پر اگر ایسا ہوتا تو محسن کو کچھ تو پتا ہوتا.. شانزے کینٹین والے لڑکے کی آواز پے چونکی تھی. باجی آپ کا آرڈر... کینٹین والے لڑکے نے ان کے سامنے آرڈر رکھا..

کیا ہوا آج پیسے نہیں لینے کیا...؟؟ مہک نے اسے جاتا دیکھ کے حیرت سے پوچھا...

نہیں بل تو پے ہو گیا... لڑکے نے مہک کو اطلاع دی...

کیا... پر کس نے کیا...؟؟؟ ان چاروں کو جھٹکا لگا تھا کیوں ان میں سے کسی نے بھی بل پے نہیں کیا تھا تو پھر کس نے کیا کیوں کے وہ کسی کہ بھی اتنا قریب تو نا تھی... لڑکے نے سامنے بیٹھے یوسف کے گروپ کی طرف اشارہ کیا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

مس چیرٹی دس ٹائم فرام مائی سائیڈ... وہ کیا ہے نا میں نے بھی چیرٹی کرنے کا سوچا ہے تو
کیوں نا اچھے آس پاس سے ہی شروع کروں... رانیہ کی آواز میں بلا کا غرور تھا شانزے
سمیت باقی تینوں بھی تپ کے رہ گئیں تھی ایسی انسلٹ... تو کوئی بھی برداشت نہیں کر
سکتا... تبھی شانزے ان کی طرف بڑھی...

کینیٹین میں بیٹھے اسٹوڈنٹ ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے... جب کے وہ تینوں بھی
شانزے کے پیچھے تھیں... محسن کچھ پریشان سا تھا.. وہ سچوایش کیسے سمجھالے کچھ سمجھ
نہیں آ رہا تھا...

تم نے کیوں چھڑا اس مرچی کو پتا بھی.. عمر نے رانیہ کے کان میں بولنا شروع کیا لیکن
اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتا... شانزے ان کے سر پے کھڑی تھی... اس کا چہرہ
ہر طرح کے تاثر سے پاک تھا بالکل ویسا سفاک چہرہ جیسے لاسٹ ٹائم یوسف کے منہ پے
مرچیں پھنکتے ہوئے تھا... شانزے کے گروپ سمیت باقی سب اسٹوڈنٹس کو بھی یہی لگا
کے آج پھر شانزے اس کے ساتھ کچھ ایسا ہی کرے گی جیسے پہلے بھی اس نے یوسف
کے ساتھ کیا تھا.... اور سب کا خیال اس وقت سچ ہونے لگا جب شانزے نے اپنا ہاتھ
اس کے چہرے کے پاس کیا..

CLASSIC URDU MATERIAL

اور ایک خوفناک چنچ اس کے منہ سے نکل کر ہوا میں پھیل گئی.. اور وہاں کھڑے ہر شخص کا منہ کھلا رہ گیا تھا۔

زینب کی کہانی ایسی کوئی دنیا سے ہٹ کے بھی نہیں تھی.. وہ بھی عام لڑکیوں جیسی لڑکی تھی.. کچی عمر کی... بچے ذہن کی... آنکھیں کھولی تو ماں باپ سر پے نہ تھے... جب بابا کا انتقال ہوا تو حسین اس وقت 14 سال کے تھے ماں اور بہن کی زمینداری ان کے کندھوں پر آگئی تھی.. لیکن کچھ مہینے بعد ہی اماں دونوں بہنوں کو ان کے سپرد کر کے خود بھی چلی گئیں.. وقت گزرتا گیا حسین کامیابی کی منزلیں پار کرتے بڑے بزنس مین بن گئے، لوگ انھیں دیکھتے تو عیش عیش کراٹھتے.. وہ مثالی بیٹے اور مثالی بھائی بن گئے تھے سب کے لئے... اگرچہ کلثوم کو بھی حسین نے ہمیشہ لاڈ پیار سے رکھا لیکن زینب جو ان سے کئی سال چوٹی تھی اس کو وہ بیٹی سمجھنے لگے تھے.. وہ زینب کو ہمیشہ ویلے ہی ٹریٹ کرتے جیسے ایک باپ اپنی بیٹی کو کر سکتا تھا.. وہ اس کا اتنا خیال کرتے اتنی پرواہ کرتے کہ کبھی کبھی لوگ بھی یہی سمجھ بیٹھتے کہ شاید وہ ان کی بیٹی ہیں.. پیار کرنے والے بہن بھائی نے زینب کو بہت محنت سے پلاتھا وہی کل دنیا تھی اس کی.. حسین نے ہمیشہ اس کو ہتھیلی کا چھالنا بنا کر رکھا.. اس کی ہر جائز نہ جائز کو مانا.. منہ سے نکلنے سے پہلے ہر

CLASSIC URDU MATERIAL

خواہش کو پورا کیا جاتا اور یہی بات کلثوم کو ڈرانے لگی تھی وہ کبھی کسی بات سے مانا کرتی تو زینب سیدھا حسین کے پاس شکایات لے کر پہنچ جاتی۔ اور حسین بنا کسی تاخیر اس کی بات مان لیتے۔ بے جالا ڈپیار نے اس میں بہت سے کمیاں پیدا کر دی تھیں... جن میں جب سے بڑی کمی احساس کمتری کی تھی.. اور اس کا پہلا وار تب ہوا جب حسین نے شاہینہ سے شادی کی اگرچہ یہ شادی کوئی عشقی ماضی والی نہ تھی لیکن پھر بھی اس میں حسین کی رضامندی شامل تھی۔ شاہینہ ان کی پورانی محلے دار ہونے کی حصیت سے وہ سب انھیں جانے تھے۔ جب شادی کا مرحلہ آیا تھا تو کلثوم نے شاہینہ بیگم کا نام لیا جو ان کی دوست، دکھ درد کی ساتھ تھیں.. اس پے زینب کو بھی کوئی اعتراض نہیں تھا، اس لئے اس مرحلے میں بھی حسین نے اپنی بہنوں کی پسند کو اہمیت دی.. شادی سے پہلے زینب بھا بھی آنے کے خیال سے بہت خوش تھی لیکن شادی کے کچھ دن بعد ہی شاہینہ اور زینب میں اختلافات شروع ہو گئے.. جس کی واضح وجہ حسین کی بڑی ہوئی توجہ تھی۔ لیکن شاہینہ بیگم نے کمال ضبط کا مظاہرہ کیا اور ثابت کیا کہ ان انتخاب کسی لہز سے بھی گھائے کا سودا نہیں ہے۔ وہ زینب کی ہر غلطی کو نظر انداز کرتی گئیں۔ اگر کبھی کلثوم یا حسین کچھ کہنا بھی چاہتے تو بچی ہے آہستہ آہستہ سمجھل جائے گی کہہ کے ٹال دیتی۔ شاہینہ نے اس کی ہر بری اور خراب عادت کو نا سمجھی کہ کر ٹال دیا اور انکی یہی خوبی

CLASSIC URDU MATERIAL

حسین کے دل میں ان کی محبت اور گہری کرتی چلی گئی.. لیکن پھر ایک وقت آیا کہ یہی چوٹی چوٹی غلطیاں جو نظر انداز کر رہے تھے جمع ہوتے ایک پہاڑ کی شکل اختیار کر گئیں تھیں.. جسے نہ نظر انداز کیا جاسکتا تھا اور نہ ہی نظروں سے اوجھل کیا جاتا سکتا تھا... پھر انہی دنوں عثمان دنیا میں آیا حسین کو لگا انکی دنیا مکمل ہو گئی ہے.. سب کچھ تھا ان کے پاس گھر... بیوی... بیٹا... بہن اور ان کی لاڈلی بیٹی... لیکن وہ نہیں جانے تھے ان کی بیٹی جیسی بہن دل میں نفرتوں کا لاوا لے بیٹھی ہے... اگرچہ عثمان میں تو زینبی کی جان بستی تھی لیکن اس حوالے سے بھی وہ شاہینہ کوئی اہمیت دیئے کے لئے تیار نہیں تھیں.. وہ جتنا زینبی کی حرکتوں کو نظر انداز کرتیں، زینبی اتنا ہی ان سے بدتمیزی کرنے لگتی... گھر کا محول دن بادن خراب ہو رہا تھا اور اب وقت آگے تھا کہ زینبی کو احساس دلایا جائے پر وہ جب بھی اسے سمجھانے کی کوشش کرتے وہ پہلے سے زیادہ بگڑ جاتی... پھر ایک بعد ایک کئی مرتبے آئے جہاں زینب خود کو اکیلا سمجھنے لگی خاص طور پر کلثوم کی شادی کے بعد کیوں جب بھی اسے حسین کی عدم موجودگی کا غم گھیرتا وہ کلثوم کے پاس جا پہنچتی لیکن اب وہ بھی ممکن نہ رہا تھا اور اس معاملے میں بھی وہ قصوروار شاہینہ کو ہی سمجھتی تھیں.. پہلے حسین سے اور اب کلثوم سے دوری نے اس زندگی کو جھنجھوڑ کے رکھ دیا.. وہ خود

CLASSIC URDU MATERIAL

کو تنہا سمجھا ہنے لگی تھی اس لئے ہر چیز سے کٹ کے رہ گئی تھی.. اور تنہائی نے اس کے دماغ کو شیطان کا گھر کر دیا تھا...

.....
رانیہ نے ڈر سے آنکھیں میچ لیں تھیں جبکہ شانزے کے چہرے پے ہنسی پہلی... باقی سب لوگ جو سانس روکے منظر میں گم ہو گئے تو واپس حال کی طرف لوٹے... ہر طرف شور کی آواز تھی تقریباً سب ہی لوگ رانیہ کے ڈر جانے کا مذاق اڑا رہے تھے۔ رانیہ نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولی اور سامنے کھڑے لوگوں کو دیکھ کر اس سے انتہائی صدمہ لگا تھا.. جبکہ شانزے نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑا اور اس میں آرڈر کی جانے والی چیزوں کے بل کے پیسے پکڑاے تھے...

چیرٹی کرنے کا اتنا شوک ہے تو پہلے کمانا سیکھو، باپ کے پیسوں پے عیاشی ہوتی ہے چیرٹی نہیں سمجھیں مس ڈرپو کے... شانزے نے اس کی تھوڑی دیر پہلے والی کیفیت پے چوٹ کی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

رانیہ کا دماغ بہک سے اوڑ گیا تھا.. اتنے لوگوں کے سامنے اس کی بے عزتی جو ہوئی تھی... لیکن ابھی وہ کچھ کہنے کی کنڈیشن میں نہیں تھی.. اور شانزے وہاں سے یہ جا وہ جا ہوئی تھی...

اس نے ہاتھ میں پکڑے پیسوں کو موروڑا تھا... تمہیں تو میں دیکھ لوں گی شانزے سمجھتی کیا ہو خود کو.

.....

زینب کی تنہائی پسندی سے یہ ہوا کے گھر میں رہنے والی ہر وقت کی نوک جھوک ختم ہو گئی تھی.. وہ سارا وقت اپنے کمرے میں بند رہتی.. انہی دنوں گھر میں یوسف کی آمد ہوئی اگرچہ زینب عثمان کی طرح یوسف کو بھی بہت چاہتی تھیں پر اس سے بھی ان کے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی.. اور یہ بات مسٹر اینڈ مسز حسین کے لئے خوشگوار نہیں تھی، وہ دونوں ہی اس کی طرف سے پریشان تھے.. کہ کیسے وہ زینب کو کسی ایکٹیویٹی میں انمولوے کریں کیوں کہ وہ جب بھی کوئی آؤٹنگ پلان کرتے تو وہ کالج کا بہانہ کر کے مانا کر دیتی... پر جیسے ہی ایگزمرز ہوئے حسین اپنے ساتھ اسے فیکٹری لیجانے گئے... وہ جب تک فیکٹری میں رہتے وہ ساتھ ہی رہتی ادھر سے ادھر گھومتی پھرتی... آہستہ آہستہ اس کا انداز بدلنے لگا تو پہلے کی طرح ہنسنے بولنے لگی اگرچہ ابھی بھی وہ شاہینہ کو اہمیت دینے کے لئے

CLASSIC URDU MATERIAL

تیار نہیں تھی پر پھر معاملات قدرے بہتر تھے دوسری طرف شاہینہ جو اس پے قطعے رازمند نہیں تھیں کہ وہ ایسے فیکٹری جائے اس میں اتنی مثبت تبدیلی کے بائیس خاموش ہو گئیں... وہ اتنی پرکشش تھی کہ کوئی بھی اس کی طرف آسانی سے اٹریکٹ ہو جاتا گورا رنگ... کالے بال اور کالی سیاہ آنکھیں جو دیکھنے والو کو سحرزدہ کر دیتیں اور بات شاہینہ کو فکر میں مبتلا کرتی تھی ایک تو کچی عمر اوپر سے کچی سوچ.... پھر انہی دنوں ایک حیرت انگیز واقعی پیش آیا، زینی کے لیے رشتہ آیا تھا۔ اور تب پہلی بار سب کو احساس ہوا کہ وہ بھی اس عمر میں داخل ہو گئی تھی جب نازوک کلیاں کھلنے لگتی ہیں اور ان کی مہک دور دور تک پھل جاتی ہے... رشتہ نیجیات ہی مناسب تھا حسین اور شاہینہ کو اس پے کوئی اعتراض نہیں تھا پھر جب انہوں نے کلثوم سے بات کی تو وہ بھی فوراً راضی ہو گئیں۔ رشتہ نہایت ہی موزوں تھا۔ پر حسین کو جھٹکاتب لگا جب زینی نے رشتے سے انکار کیا بلکہ خود اپنی پسند سے بھی اگاہ کر دیا...

حسین روایتی بھائی نہیں تھے لیکن رشتہ اتنا اچھا تھا کہ وہ جواب بھی نہیں دینا چاہتے تھے لیکن زینی بھی اپنی زد پے آڑ گئی تھی.. حسین سمیت سب نے اس کو سمجھایا پر وہ نہ مانی.. بلا آخر حسین کو ہی رشتے والوں کو جواب دینا پڑا کیوں کہ وہ زینی کا دل نہیں توڑنا چاہتے

CLASSIC URDU MATERIAL

تھے۔ مجبوراً وہ زینبی کے بتائے ہوئے رشتے پے رضا مند ہوئے... وہ حسین کی فیکٹری کے ساتھ بطور ڈیلر کام کر رہا تھا..

لیکن اس سے مل کے ان کے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی... وہ آدمی عمر میں حسین سے سے بھی بڑا تھا پہلی بار انھیں اپنی بہن کی دماغی حالت پے شک ہوا تھا انہوں نے اس رشتے کو قبول کرنے سے صاف انکار کر دیا تھا اور جب یہ بات زینب کو پتا چلی تو اس نے عجیب طوفان بد تمیزی برپا کر دیا تھا۔

.....
زینبی... بیٹا تم میری بات سمجھ نہیں رہی ہو... وہ شخص تمہارے قبل نہیں ہے میری بچی... حسین اس کی منت کی تھی...

کیا سمجھوں بھائی صاف صاف کیوں نہیں کہتے کے آپ مجھے خوش دیکھنا ہی نہیں چاہتے، آپ چاہتے ہیں کے میں ہمیشہ آپ کی غلام بن کے رہوں جو آپ کہیں وہ میں کروں... وہ میرے قابل ہے یا نہیں اس فیصلہ کرنے والے آپ کون ہوتے ہیں...

CLASSIC URDU MATERIAL

شٹ اپ زینی یہ کیسے بول رہی ہو تم بھائی ہیں ہمارے... ہمارا اچھا برا اور کون سوچے گا... کلثوم کو جھٹکا لگا تھا وہ جانتی تھیں کہ ہمیشہ سے زبان کی کڑوی رہی ہے پر وہ زہر اگلتی ہے اس کا احساس اب ہوا تھا۔

باجی... پلیز اپ ان معاملات سے دور رہے ہیں تو بہتر ہے... بھائی کے پاس ان کی بیوی وہ اس کا اچھا بھلا سوچیں.. زینی نے شاہینہ کو خام خہ لاتڑا تھا۔ وہ جو پاس ہی عثمان اور یوسف کو لے بیٹھیں تھیں۔

اور ویلے بھی میں نے شادی کا فیصلہ کر لیا ہے... یہ میری لائف ہے اور میں اپنا اچھا برا بہتر سمجھ سکتی ہوں۔

ہاں.. بیٹا تم ٹھیک کہہ رہی ہو پر وہ تمہارے لائق نہیں ہے۔

اوہ۔ تو آپ کو میری خوشی چاہیے ہی نہیں...

ایسا نہیں ہے بیٹا.. اگر وہ اچھا انسان ہوتا تو میں ہرگز انکار نہ کرتا... وہ لالچی انسان ہے تم نہیں سمجھ پارہیں..

اچھا۔ تو اصل بات تو آپ نے اب کی ہے... آپ مجھے کچھ نہیں دینا چاہتے نہ دیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن میں اس کے بغیر ہرگز زندہ نہیں رہ سکتی...

CLASSIC URDU MATERIAL

زینی بھاگتی ہوئی لان کی طرف گئی تھی اور خود پے جلدی جلدی پیٹرول ڈالے لگی لیکن اس پہلے کے وہ خود کو آگ لگاتی کلثوم اور شاہینہ پہنچ گئے تھے وہ دونوں اسے روکنے کی کوشش کر رہی تھیں...

پاگل ہو گئی ہوزینی ہوش میں آؤ کیا کر رہی ہو یہ... کلثوم نے اسے کندھوں سے پکڑ کے جھنجھوڑا تھا...

نہیں آنا مجھے ہوش میں... کیا کروں گی ہوش میں اگر نہیں ہیں وہ میرے بھائی نہیں ہیں آپ میری بہن آپ سب دشمن ہیں میرے چلی جائیں یہاں سے چھوڑ دیں مجھے میں مر جانا چاہتی ہوں... یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا آپ نے چھن لیا ہے مجھ سے سب کچھ میرا... وہ اپ پانگلوں کی طرح شاہینہ پے چنچ رہی تھی...

بس کرو زینی کیا ہو گیا ہے... تم کیوں کچھ تو خیال کرو اپنا نہیں تو ہمارا خیال کرو... کلثوم بولے بولے رو پڑی تھیں...

کیوں کروں میں آپ کا خیال... کسی نے میرا خیال کیا ہے... باپ کہتے ہیں نہ وہ خود کو میرا تو باپ بن کے دیکھاتے وہ تو بھائی بھی نہ بن سکے... جلتے ہیں میری خوشیوں سے... نہیں ہیں وہ میرے کچھ بھی... زینب آپے سے باہر ہو رہی تھی اس کا سمجھنا شاہینہ اور کلثوم کے بس کی بات نہیں تھی... دروازے میں کھڑے حسین بہت دیر اس کو دیکھ

CLASSIC URDU MATERIAL

رہے تھے پھر جیسے وہ ایک فیصلے پے پہنچ گئے انہوں نے آگے بڑھ کر زینی کو اپنے سینے سے لگایا تھا..

نہیں ہیں آپ میرے بھائی... نہیں ہیں..

ہاں ٹھیک ہے... نہیں ہوں تمہارا بھائی.. بس اب چپ.. بالکل چپ.. ان کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے اور کلثوم کو لگا ان کا دل بھائی کے آنسو میں ڈوب رہا ہے... بھائی جان وہ بس اتنا ہی بولیں تمہیں... اس سے زیادہ کی ہمت کہاں تمہیں ان میں..

نہیں ہیں آپ میرے بھائی... زینی ابھی ابھی ایک ہی بات بولے جا رہی تھی..

ہاں نہیں ہوں تمہارا بھائی ٹھیک ہے... حسین اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامتا تھا اب میری بات غور سے سنو انہوں نے اس کے آنسو صاف کیے تھے... زینب نے ہاں میں سر ہلایا تھا...

میں نے تمہیں بہت سمجھایا... بہت کوشش کی کہ تم مان جاؤ پر تم نہیں مانتیں... اب وہ ہو گا جو تم چاہو گی... ٹھیک ہے... حسین نے اس کا چہرہ اوپر کیا... زینی نے پھر ہاں میں سر ہلایا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن...!!! لیکن...!! اس کے بعد کی ہر زمیاری تمہاری ہوگی... اپنا اچھا برا... سکھ اور دکھ تم خود دیکھو گی... حسین کے الفاظ نے باقی دو لوگوں کی سماعتوں پر گویا بم گرایا تھا... حسین اپ کیا کہ رہے ہیں بچی ہے نہ سمجھ ہے ہم بات کر سکتے ہیں... شاہینہ نے آگے بڑھ کر کہنا چاہا پر حسین نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں روک دیا تھا... بس... تم لوگ شادی تیاری کرو...

شاہینہ اور کلثوم نے کتنا سمجھایا تھا حسین کو پر اس معاملے میں انہوں نے کسی کی ایک نہ سنی اس لئے نہ چاہتے ہوئے بھی دونوں نے شادی کی تیاری مکمل کر لی تھی۔ اگرچہ حسین اس شادی کے لئے دل سے رضامند نہیں تھے پر زینی کی زد نے انہیں مجبور کر دیا تھا۔ آج تک اس کی کوئی زد ٹالی نہیں گئی تھی تو اب کیسے ممکن تھا کہ انکار ہو جاتا... پر زینی اس بات سے لاعلم تھی کہ اس بار جو خواہش اس نے کی ہے اسے پورا کرنے میں حسین ہلکاں ہو گئے تھے...

CLASSIC URDU MATERIAL

رسم دنیا نبھانے کے لئے گھر میں نکاح کی تقریب رکھی تھی اور بہت خاص لوگوں کو بلایا گیا تھا۔ حالانکہ اپنی شیزادی جیسی بہن کے لئے انہوں نے شہزادے کے خواب دیکھے تھے محلوں کا جشن سوچا تھا۔ لیکن کچھ خوابوں کی قسمت صرف خواب رہنا ہی ہوتا ہے۔ جیسے کے زینب کے معاملے میں ہوا تھا۔ نکاح کی تیاریاں مکمل کر لیں گئیں تھیں۔ تقریب چوٹی تھی پر پھر بھی ہر لمذ سے مکمل تھی۔ کمی تھی تو صرف ان ارمانوں کی جو حسین کے دل میں رہ گئے تھے۔ اور اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہ تھا کہ ان ارمانوں کو دل کے کسی کونے میں ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا جاتا۔۔۔

اور پھر وہ وقت بھی اگر گزر گیا جس نے زینب کو سب سے پریا کر دیا تھا۔ ہلکا کام والا لال جوڑے اور ہلکے ہلکے میک اپ میں بھی اس کا روپ چودہویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ جس کی روشنائی دیکھنے والوں کی آنکھیں چندھیا تھیں۔ سب لوگ اس کے سچے سنورے روپ کو دیکھ کر عیش عیش کر رہے تھے۔ اپنی خواہش کے پورا جانے پر اس کا چہرہ مزید نکھار گیا تھا۔ ڈھیروں سکون وہ اپنے اندر پھیلا محسوس کر رہی تھی جس کا اندازہ اس کی آنکھوں سے باخوبی لگایا جاسکتا تھا۔ دیکھنے والوں کی نظریں تو مانو اس پر جم کے رہ گئیں تھیں پر نہیں دیکھا تو حسین نے اور دیکھتے بھی کیسے جسے اتنے نازوں سے پالا ہو اس کو اس طرح سے رخصت ہوتے وہ کیسے دیکھ سکتے تھے۔ پر زینب کو اب پرواہ بھی کہاں تھی۔ اس

CLASSIC URDU MATERIAL

کے لئے تو اپنی خواہش کا پورا ہو جانا ہی بہت تھا۔ لیکن وہ یہ بھول گئی تھی کہ اپنوں کا دل دکھا کر کب کون خوشی سے جی پایا ہے۔ رخصتی کے وقت کلثوم اس سے مل کر رو پڑیں تھیں نہ چاہتے ہوئے بھی شکوہ زبان پے آگے تھا۔ زینبی تم نے ہمارے ساتھ ہی نہیں بلکہ اپنے ساتھ بھی ظلم کیا ہے۔ شاہینہ بیگم ملنے کے لئے آگے بڑھیں پر زینبی نے انہیں نظر انداز کر دیا وہ آج بھی سب کا زمیندار ان کو ہی سمجھتی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ چلتی حسین کے پیچھے آکھڑی ہوئی تھی۔ کتنی دیر وہ انتظار کرتی رہی پر حسین نے اس کی طرف رخ نہیں کیا وہ جو سمجھی تھی کہ رخصتی کے وقت بھائی سے مل کے اپنا دل ہلکا کر لے گی مگر اس کا ارمان دل میں رہ جانے والا تھا۔

بھائی جان... زینبی نے حسین کو پکارا تھا۔ اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتی حسین نے کچھ پیپرز اور ایک بیگ زینب کی طرف بڑھیا تھا۔

یہ کچھ پراپرٹی کے پیپرز ہیں اور کچھ چیزیں جو میں نے تمہاری شادی کے لئے لیں تھیں... کچھ کمی ہے تو بتا سکتی ہو.. میں تمہاری ہر ضرورت پوری کروں گا.. میں امید کرتا ہوں کہ تم اپنی آنے والی زندگی میں اتنی ہی خوش رہو گی جتنا تم نے سوچا ہے... زندگی میں کبھی کوئی ضرورت پڑے تو بلا جھجک کہنا... میں ہمیشہ تمہاری ضروریات پوری کروں گا۔ کہہ کے حسین رکے نہیں تھے۔ پر زینبی کو لگا کسی نے اس کے کانوں میں سیسہ انڈیل دیا ہے اس

CLASSIC URDU MATERIAL

نے کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا تھا... اس کو تو لگا تھا وہ حسین کو مانا لے گی پر نہیں... وہ اکیلی ہو گئی تھی اور اب گھر کی دہلیز اکیلے پار کرتے پہلی دفع اسے احساس ہوا تھا کہ وہ کیا چھوڑے جا رہی ہے...

وہ چلی گئی یہ جانے بغیر کے میرے دل پر کیا قیامت گزری ہے... اس نے کبھی پلٹ کر نہیں دیکھا کتنا انتظار کیا میں نے اس کا پروہ نہیں ای... اور اس کا خیال کبھی اس دل سے گیا ہی نہیں.. حسین کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے پر کس میں بھی اتنی ہمت نہ تھی کہ آگے بڑھ کر انھیں صاف کر دے عثمان کی حالت تو ایسی تھی کہ کاٹو تو خون نہ نکلے....

شاہینہ اور یوسف الگ فکر مند تھے... جبکہ حسین اپنی دھن میں تھے... برسوں سے درد سینے میں قید کر رکھا تھا آج آنسوؤں اور الفاظوں میں اس کا بیان ہو جانا ہی بہتر تھا..

وہ چلی گئی پھر کبھی واپس نہ آنے کے لئے... وہ جانتی تھی میں ناراض ہوں پر وہ یہ بھی جانتی تھی کہ کچھ بھی ہو جائے اگر وہ مجھے منائے گی تو میں ماں جاؤں گا... پروہ نہیں آئی کتنا ڈھونڈا میں نے اس سے... پروہ نہیں ملی... شانزے کو دیکھا تو لگا میری زینہ کھڑی ہو گئی ہے میرے سامنے... وہی روب جماتا انداز، وہی غصہ بھری آواز، وہی نہیں

CLASSIC URDU MATERIAL

نقش ، میں قابو نہیں رکھ سکا خود پے اس لے اسے ڈھونڈنے لگا... پر کہاں ڈھونڈو میں اس کو....

روز... ہر روز یہ بات ستاتی ہے میری بہن میری جان... جسے میں نے زمانے کے گرم سرد سے بچا کے رکھا... اس نے خود کو جلتی آگ میں دھکیل دیا

اور میں بے بس تمثائی بن گیا۔ اپنی بیٹی کو روک نہیں سکا... اسے نہیں بتا سکا کہ میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں..

لیکن غلطی اس کی نہیں تھی غلطی میری تھی... میں اپنی ذمہ داری نہیں نبھا سکا۔ میں وہ سب نہیں کر سکا جو کوئی باپ اپنی اولاد کے لئے کرتا ہے... میں ایک اچھا بھائی نہیں بن سکا.... حسین کے آنسوؤں میں روانی آگئی تھی.. شاہینہ نے ان کی طرف بڑھنا چاہا تھا تبھی اپنے پیچھے کلثوم کی آواز سنائی دی تھی۔

نہیں بھائی جان آپ بہت اچھے بھائی ہیں.. کلثوم جو جانے کب آئیں تھیں اور کیا کیا سن چکی تھیں... حسین کے گھٹنوں پے سر رکھ کے رو پڑیں تھیں۔ آپ ایسا نہ کہیں بھائی جان بس وہ وقت ہی ایسا تھا.. آپ کی غلطی نہیں ہے... آپ نے تو باپ سے بڑھ کر ہمیں پلا ہے.. ساری خواہشیں پوری کی دن رات کی پرواہ کے بغیر... حسین نے انہیں اپنے سنے سے لگایا تھا... جب کے کلثوم ان کی آنکھوں سے آنسو صاف کر رہی تھی.. آپ جانے

CLASSIC URDU MATERIAL

ہیں آپ اس دنیا کے سب سے اچھے بھائی ہیں.. پریشان نہ ہوں بھائی وہ مل جائے گی ہم سب ہیں نہ آپ کے ساتھ...

محول بدل رہا تھا تھوڑی دیر پہلے جو صف ماتم بچھا تھا اب وہ سمٹ رہا تھا۔ عثمان خود کو کافی حد تک کو مپوز کر چکا تھا اس لئے حسین کے پاس آیا.. چہرے پے شرمندگی کے اثرات اتنے واضح تھے کہ ایک نظر میں پڑھ جاسکتے تھے۔

پاپا کیا آپ اپنے نکمے بیٹے کو معاف کر سکتے ہیں... عثمان کا سر جھک گیا تھا... حسین تڑپ گئے تھے اس کے انداز پے وہ تو ہمیشہ ان کے لئے باعث فخر رہا ہے تو پھر کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ ان کے سامنے سر جھکا کے کھڑا ہوا تھا... جبکہ یوسف کو بھی شدید جھٹکا لگا تھا۔ حسین نے اپنے بیٹے کو گلے لگایا تھا... اور یہ تو ان کی ذات کی خوبی دی تھی معاف کر دینا... وہ بڑی سے بڑی بات یہ کہ کہ کے معاف کر دیتے تھے کہ اللہ راضی رہتا ہے ان لوگوں سے جو دوسروں کو ان کی غلطیوں پے معاف کرتے ہیں...

عثمان باپ کے گلے لگ کے رو رہا تھا... پاپا پلز مجھے معاف کر دیں میں نے آپ کو غلط سمجھا... پر مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ کسی تکلیف سے گزر رہے ہیں... مجھ سے غلطی ہو گئی پاپا... مجھے آپ کو سمجھنا چاہیے تھا.. پلز مجھے معاف کر دیں...

CLASSIC URDU MATERIAL

بس میرا بچا غلطیاں سب سے ہوتی ہیں لیکن اچھا یہی ہے کہ معافی مانگ لی جائے اور معاف کر دیا جائے اس سے پہلے کے بہت دیر ہو جائے... اور یہ بات عثمان بہت اچھی طرح جان گیا تھا کہ وہ کس دیر کے بارے میں بات کر رہے ہیں...
نہیں بابا ابھی اتنی بھی دیر نہیں ہوئی، ہم سب مل کے ڈھونڈیں گے چھوٹی پھوپھو کو...
اور انھیں گھر لیں آئیں گے۔ یوسف نے بات میں ٹکڑا جوڑا تھا کلثوم اور شاہینہ دونوں کے چہرے بے اطمینان تھا...

ویسے پاپا ایک بات پتا ہے آپ کو بھائی نے کتنی چالاکی سے میری جگہ لینے کی کوشش کی ہے...
ہے....

میں نے...؟؟؟ میں نے کب کوشش کی عثمان جو اس حملے کے لئے تیار نہیں تھا...
حیران رہ گیا...

بس بس بھائی... زیادہ معصوم نہ بنیں ابھی آپ نے کہاں نہیں "نکما بیٹا"... تو زیادہ فری مت ہوں پاپا کا نکما بیٹا میں ہوں اور ہمیشہ میں ہی رہوں گا... آپ تو پاپا کے اچھے بیٹے ہیں نہ... یوسف کی بات بے سبب ہنس پڑے تھے وہ ایک ادا سنی جو محول بے طاری تھی ختم ہو گئی تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL

اور ہاں بھائی ایک بات اور یوسف نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا... وہ میں سوچ رہا تھا کہ آپ کی بارات لیجانے کے بجائے بلوا کر آپ کی رخصتی کر دیں گئے وہ کیا ہے نہ آپ آج کل لڑکیوں سے زیادہ اچھا روتے ہیں.... وہ شرارت سے کہتا اوپر بھگا تھا... جب کے عثمان بھی تیزی سے اس کے پیچھے گیا تھا...

اور باقی تینوں انھیں مسکراتا دیکھ کر ہی خوش ہو رہے تھے اور یہ تو اس گھر کی روایت تھی ایک کی خوشی میں سب خوش... اب اگر اس منظر میں کمی تھی تو صرف زینب کی۔

دیش انسان کہاں تھا تو... محسن نے اس سے پین کھینچ کے مارا تھا...
او... محسن... ہاے... یوسف اس کو دیکھ بولا....

تیرے ہاے کی تو... ایسی تیری... یہی ابھی تجھ پے پڑے گی... محسن کے ارادے خاصے مشکوک تھے... اس لئے یوسف پیچھے ہوا تھا... دیکھ میں تجھے سب سمجھتا ہوں... یوسف نے پھر سے کوشش کی...

تو سمجھائے گا مجھے.... تو سمجھ.... کہ تیرے لئے میں نے اتنا بڑا رسک لیا... اس نے دوسرا پین مارا تھا....

CLASSIC URDU MATERIAL

یار روک تو... میری بات تو سن یوسف نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا محسن نے بورڈ مارک اس کی طرف پھٹکا.... منہ بند رکھ اپنا اور تو میری بات سن.... تیرے لئے میں نے ایڈمن بلاک میں گھس کر اسے فون کیا.... اسے آنے کے لئے منایا....

پوری رات تو نے میری بیکار کی پوچھ پوچھ کے وہ آئے گی یا نہیں... اور صبح کو تو خود نہیں آیا... ساتھ ہی اس نے اپنی نوٹ بک کھینچ کے ماری تھی... جبکہ یوسف اس بار بھی اس کے حملے سے بچ گیا تھا... پتا نہیں وہ نشانہ صحیحی نہیں لگا رہا تھا یا پھر یوسف ہی اتنا اچھا ڈیفنڈر تھا کہ ہر بار بچ جاتا تھا...

اچھا بابا معاف کر دے غلطی ہو گئی... کچھ مثلاً ہی ایسا ہو گیا تھا... یوسف نے کان پکڑتے بولا تھا...

یوسف کے چہرے پے کوئی لہر اگر گزری تھی...

تو جانتا ہے کل کتنا ہنگامہ ہوا تھا یہاں.... تیری والی اور رانیہ کل دوبار آمنے سامنے ہوئی... ایک بار وہاں تمہارے حجرے میں اس کا اشارہ سیڑیوں کی طرف تھا... اور دوسری بار کیفٹین میں محسن کافی سیریس تھا...

تو پھر.... یوسف نے غور سے دیکھا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

تو پھر یہ کہ چراغوں میں روشنی نہ رہی.... محسن نے تپ کے جواب دیا تھا...

ارے یار وہ تو تیری اس عجیب صورت پے بڑا بڑا لکھا ہے یہ بتا چراغ کسی کے تھے...
یوسف جھنجھلایا تھا...

مقابل اگر شانزے حسان ہو تو چراغ کس کے ہو سکتے ہیں...؟؟؟ محسن نے الٹا سوال کیا..

وہ دونوں تالی مار کے ہنسے تھے...

.....
شانزے یونیورسٹی آگئی تھی، اور اب ہر اس جگہ بہانے سے جارہی تھی جہاں یوسف ہو سکتا تھا پر یوسف آج بھی کہیں نظر نہیں آ رہا تھا... اسے شدید غصہ آ رہا تھا پر بیکار تھا... صبا جو کافی دیر سے اسے نوٹ کر رہی تھی بول پڑی...

کیا مثلاً ہے تمہارے ساتھ...؟؟ ہو سکتا ہے یوسف آج بھی نہ آیا ہو...

شانزے کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا اس نے تو ایک لفظ بھی نہیں بولا تھا تو پھر کیسے صبا نے سب جان لیا تھا.

نہیں میں یوسف کو کیوں ڈھونڈوں گی؟؟ شانزے نے کمزور آواز میں کہا...

CLASSIC URDU MATERIAL

دیکھو شانزے میں بچی نہیں ہوں... اور اللہ کے کرم سے میری آنکھیں بھی کام کرتی ہیں۔
کل بھی تمہاری نظریں یوسف کو ڈھونڈ رہی تھیں.. اور آج بھی تم ہر جگہ جا چکی ہو جہاں وہ
ہو سکتا تھا پر.. اب مجھے بتاؤ ماجرا کیا ہے.. صبا نے کرے تیور سے اسے دیکھا تھا۔

کچھ نہں لمبی کہانی ہی پھر کبھی شانزے نے بات ٹالی تھی،

کوئی بات نہیں میرے پاس بھی بہت وقت ہے.. صبا نے ڈھٹائی کی انتہا کو چھوا تھا۔ اور
مجبورن شانزے کو اپنی کڈناپنگ سے لے بعد تک کی ساری بات اسے بتانی پڑی.... بس
یہی قصہ ہے میں اس کا شکریہ ادا کر کے اس قصے کو یہیں ختم کرنا چاہتی ہوں... پریشانی
اس کے چہرے پی صاف ظاہر تھی..

صبا کو اپنی معصوم لڑکا دوست پی بے تحاشا پیار اور ترس آیا تھا... کیونکہ جس قصے کو ختم
کرنے کی وہ بات کر رہی تھی وہ نہ شروع اپنی مرضی سے ہوتا ہے اور نہ ختم.... لیکن
فلحال کچھ بول کے وہ شانزے کو پریشان نہیں کر سکتی تھی۔ اور بہتر یہی تھا کہ وہ خود
اپنی کیفیت کو پہچانے.. اچھا تم پریشان مت ہو، یہ بھی تو مکین ہے کہ یوسف آج آیا ہی نہ
ہو۔ صبا نے اسے رے لاش کرنے کی کوشش کی..

نہیں وہ یونیورسٹی آیا ہے... شانزے اس کی بات سے انکار کیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تمہیں کیسے پتا...؟؟؟ صبا کو تجا سوس ہوا تھا۔

وہاں پارکنگ میں اس کی کوئیک کھڑی ہے... شانزے نے پارکنگ کی طرف اشارہ کیا..

شانزے وہاں اور بھی کوئیک کھڑی ہیں تمہیں کیسے پتا وہ اس کی ہے... سب کو حیرت ہوئی تھی..

اس کی ہی گاڑی کے نمبر ہے.. شانزے نے نو. بتایا APA321 گاڑی کے نمبر سے.. تھا...

سیریسلی...!!! شانزے یو ارے امپوسسبل.... صبا کا حیرت سے برا حال تھا۔

میں نے ایسا کیا کر دیا..؟؟

تمہیں اس کی گاڑی کا نمبر تک یاد ہے...

ہاں..!! تو اس میں کون سی بڑی بات ہے۔ اتنی بار اس کی گاڑی پے نظر پڑتی ہے رہ گیا یاد؟؟ شانزے کچھ الجھی تھی۔

تو یہ کہ شانزے حسان، اس یونیورسٹی کے کتنے لوگوں کی گاڑیوں کے نمبر تمہیں یاد ہیں، سب چھوڑو مس کلثوم تو تمہاری فوریت ہیں انہی کی گاڑی کا نمبر بتا دو... صبا نے اٹھتے ہوئے کہا...

CLASSIC URDU MATERIAL

جبکہ شانزے دل ہی دل میں مس کلثوم کی گاڑی کا نمبر یاد کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

.....
کیا ہوا آج بڑی مصروف ہو، ماہرہ نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا،
بس یا ایک فائل ہے اس پے ہی کام کر رہی ہوں، سنا ہے آج عثمان باس آرہے ہیں تو
سوچا ہر چیز پہلے سے کر لوں وہ کب کیا مانگ لیں کچھ پتا نہیں ہے۔ اریزے نے فائل پے
جھکے ہوئے ہی جواب دیا۔

ہاں...!! یہ تو ہے عمیر کی نسبت عثمان باس کافی مشکل پسند ہے۔ ہزار کیڑے مکوڑے
نکل کر کوئی چیز دکھاتے ہیں...

ماہرہ نے اس انداز سے کہا اریزے کو ہنسی آگئی۔۔

لگتا ہے ابھی تک نہیں ورنہ ہنسی کی آواز پے بھی غصہ آجاتا... اریزے نے ہستے ہوئے
کہا۔

نہیں آگے ہوں گے بس تمہاری طلبی نہیں ہوئی ہے ابھی تک۔ بڑے پنچوئل ہیں نہیں
اتے تو نہیں اتے اور جب آتے ہیں تو ٹائٹم پے... تم بغیر گھڑی دیکھ بھی وقت کا پتا لگا

CLASSIC URDU MATERIAL

سکتی ہو.. اب وہ دونو ماہرہ کی بات پے ہنس رہی تھیں اور وہ ایسی ہی تھی سب کو ہنسانے والی لیکن قسمت کی خرابی عین اس وقت عثمان اپنے روم سے نکلا...

اریزے کی ہنسی اتنی دلکش تھی کہ وہ اس کو روک کے دیکھنے پے مجبور ہو گیا تھا۔ جب کے ماہرہ وہاں سے کھسک گئی تھی اور اریزے کی ہنسی کو بریک لگیا تھا۔ لاسٹ ٹائم ہوئی عزت افزائی اسے اچھی طرح یاد تھی۔ جبکہ عثمان اس کا جائزہ لینے میں مصروف تھا، کچھ تھا اریزے میں جو اسے ہمیشہ متوجہ کرتا تھا۔ ایسا نہیں تھا کہ اسنے کوئی خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی تھی، جس کلاس سے ان کا تعلق تھا وہاں ایسی شکلیں عام تھی اور جن کی نہیں ہوتی تھیں وہ تراش خراش سے بنوا لیتی تھیں پر پھر اریزے سب سے مختلف تھی۔ سر کچھ چاہیے آپ کو اریزے نے بلاخر پوچ ہی لیا تھا..

جی... میرے روم میں آئیں.. عثمان کو اپنی حالت پے شدید غصہ آیا تھا..

کارپوریشن اور اس کے مضافات میں تمہاری پیشی کا وقت U & U چلو اریزے مادام... ہوا چاہتا ہے... اس نے خود کلامی کی تھی۔ اور دھڑکنے دل کے ساتھ دروازے پے دستک دی..

کم ان... اپنی روب جماعتی بھری آواز میں اجازت دی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

مس اریزے مجھے امید ہے آپ کی ورکنگ کمپلیٹ ہوگی تو پلیز مجھے فائل دے دیں تاکہ میں دیکھ سکوں۔۔

اس نے آیات لکری کا ورد کرتے ہوئے فائل عثمان کو پکڑائی تھی۔ اور اب وہ بغور اس کا جائز لینے میں مصروف تھا۔

اریزے کو لگا جیسے جیسے وہ فائل کو دیکھ رہا ہی اس کا موڈ اوف ہوتا جا رہا تھا۔ اسے اپنا سانس روکتا ہوا لگا آج پھر اس کی کلاس پاکی تھی۔

آپ کا فورمیٹ اچھا ہے، پراپ کی اور آل ورکنگ میں مسٹیکز ہیں، کہیں پے اسٹاک آوٹ ہوا ہے تو ان نہیں ہو رہا اور جاں ان ہوتا نظر آ رہا ہے وہاں پے آوٹ کا کوئی ذکر نہیں ایلے تو پتا نہیں چلے کارمیننگ کو نیٹی کتنی ہے۔ گریڈز کی نمبرنگ بھی آپ نے منشن نہیں کی تو پتا کیسے چلے گا کے کون سے گریڈ کی بات ہو رہی ہے۔

مارے گئے، وہ سر نیچے کے انگلیاں مڑوڑنے میں مصروف تھی جیسے فائل ایگزیم کے رزلٹ کے وقت فیل ہونے والے بچے کھڑے ہوتے ہیں۔

لوٹس نمبرز بھی مسنگ ہیں، آرڈر لیتے ہوئے اگر آپ کے پاس لوٹس نمبر نہیں ہیں تو پھر آپ کو کیسے یاد رہے گا کے کون سی لوٹس سے میٹرل جائے گا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اب وہ شرمندگی سے ہونٹ بھیج رہی تھی۔

ایئرلی پلاننگ کی بات کریں تو آپ کی شیٹ کی سب سے بڑی مسئلہ یہ ہے کس کسٹمر نے کس سیزن میں کتنا کنزیوم کیا پتا ہی نہیں چل رہا۔ تو پھر آپ کمینگ سیزن کے لئے فورکاسٹنگ کیسے ہوگی۔ اور اس کے بغیر یہ قطعی بے کار ہے۔

اف اللہ... اریزے کو اپنی حماقتوں پے چکر سا آیا تھا، اور ساتھ اپنی بے عزتی پے رونا آیا، آفرآل یہ اس کی پہلی پروفیشنل بے عزتی تھی۔

عثمان نے بھرپور نظر اس پے ڈالی۔ اور پھر تشویش بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے فائل اس کی طرف بڑھائی۔

امیزنگ... اگر کام میں غلطیاں ہو تو کیا ایسے بدحواس ہو جاتے ہیں؟؟ عثمان نے گہری سانس لی تھی۔

دیکھو اریزے... کوئی بھی ایک دن میں کچھ نہیں سیکھ لیتا، محنت کرنی پڑتی ہے، اپنی غلطیوں سے سیکھنا پڑتا ہے،

CLASSIC URDU MATERIAL

غلطیاں کرنا کوئی غلطی نہیں ہوتی بلکہ اپنی غلطیوں سے نہ سیکھنا غلطی ہے۔ اس لئے آپ غلطیاں ضرور کیجئے لیکن ان کی اصلاح بھی کریں اور جب کوئی آپ کی غلطیوں کی نشاندہی کرے تو اس کو غور سے سنے۔ تاکہ اگلی دفعہ کسی کو کچھ کہنے کی ضرورت نہ پڑے۔

میں اب جاؤں؟ اس نے ابھی تک نظریں جھکائی ہوئی تھی وہ بار بار پلکیں جھپک رہی تھی جیسے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کر رہی ہو۔

جی ضرور... مگر آخری غلطی بھی سنتی جائیں جب کبھی کوئی رپورٹ آپ بنائیں تو اس پے اپنے نام کے ساتھ سگنیچر کا کالم بھی بنایا کریں۔

اف.. بے اختیار اس کے منہ سے نکلا تھا جبکہ عادت سے مجبور ہو ہاتھ ماتھے پے مارا تھا۔ میں خیال کروں گی سر اگلی دفعہ آپ کو کوئی شکایات نہیں ہوگی۔

اوکے.. عثمان نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا۔ جبکہ اریزے تیزی سے روم سے بھر نکل گئی تھی اسے ڈر تھا کہ کہیں پھر کوئی غلطی اس کے آڑے نہ آجائے۔

.....

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے تھک ہار کے اپنی مخصوص جگہ کی طرف چل دی تھی، اتنا تو وہ جانتی تھی کہ یوسف آیا ہے تو پھر کہاں چھپ کے بیٹھا.. وہ اپنے خیالوں میں چل رہی تھی یہ الگ بات ہے کے اس کے خیال اتنے زوردار تھے کہ دوسرے لوگ بھی آسانی سن سکتے تھے..

گھر کیا چھوڑا احسان کر دیا مجال ہے ایک بار پالت کے خبر بھی لی ہو... کوئی حد نہیں ہے اس لڑکے کی.. کوئی ایسا کرتا ہے کیا.. ایک نمبر کا بدتمیز انسان ہے.. اپنے علاوہ کسی کی کوئی پرواہ نہیں... مجال ہے جو کہیں نظر آیا ہو پتا نہیں کہاں چھپ کے بیٹھ گیا ہے، صبح سے ڈھونڈ رہی ہوں... وہ اپنے آپ سے باتوں میں مصروف تھی تبھی فرش پر گرا پانی نہیں دیکھ پائی اس لئے سلب ہوئی لیکن اس سے پہلے گرتی اس نے خود کو کسی کے مضبوط حصار میں پایا تھا...

ایک منٹ کو وہ پلکیں جھپکنا بھول گئی تھی، وہی تھا دشمن جان جسے صبح سے ڈھونڈ رہی تھی.. دونوں کی نظریں کچھ پل کے لئے ایک دوسرے پر جم گئی تھی. شانزے کو جلدی اپنی غلطی کا احساس ہوا وہ خود کو اس کی بازوؤں کے احصار سے نکالنے کی کوشش کرنے لگی جبکہ یوسف اسے اپنی پرسنل پراپرٹی سمجھتے ہوئے چھوڑنے کے لئے تیار نہ تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جس لڑکی سے مجھے پیار ہو گا وہ دنیا کی حسین لڑکی ہو گی اس کی اپنی آواز کانوں میں گنجی تھی۔ جب وہ میری طرف دیکھ گی تو تو ہوا میں خوشبو پھیل جائے گی... اسے لگا ہر طرف خوشبو بکھر رہی ہے شانزے کی سانسوں کی خوشبو وہ ہوا میں محسوس کر سکتا تھا۔ یوسف نے اس کے چہرے پر آتی لٹوں کو کان کے پیچھے کیا تھا اسے ان لٹوں کی مداخلت بہت زہر لگی تھی۔ اس نے بغور شانزے کے چہرے کو دیکھا تھا، کھلا کھلا چہرہ، غصے اور معصومیت کے لے جٹے احساس لے اسے بہت پیارا لگا تھا۔ ایک عجیب دلکشی تھی اس چہرے پر لے بلا شبہ وہ خوبصورت لوگوں میں شامل ہوتی تھی۔ لیکن ایسا بھی نہ تھا کہ وہ آخری حسین لڑکی ہو لیکن کچھ تھا اس میں جو اسے خاص بناتا تھا... ہاں...!!! اس کی کالی سیاہ مقناطیسی آنکھیں جو دیکھنے والوں کو سحرزادہ کرتی تھیں۔ یہی اسے دوسروں سے منفرد کرتی ہیں اتنی کالی آنکھیں تو اس نے کبھی نہیں دیکھیں تھیں۔ وہ جب بھی انہیں دیکھتا تھا ایک عجیب احساس اس جگر لیتا تھا۔ جیسے یوسف کی نظریں تھیں کے جم کے رہ گئیں تھیں، جبکہ شانزے کی نظریں جھک گئیں تھیں۔ یوسف کو جلدی اپنی حالت کا احساس ہوا تھا۔ اچھے جذبات پر قابو پاتے ہوئے مصنوعی غصے سے شانزے سے بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تمہارے دماغ کے سکریو ڈھیلے ہیں یہ تو مجھے پتا ہے لیکن یہ ہیڈ لائٹ جیسی آنکھیں کیا ان کے سارے سکریو بھی تمہارے دماغ کی طرح ڈھیلے ہیں؟ ہر بار بچانے نہیں آؤں گا سمجھیں۔ اس نے اپنا کالر جھاڑا تھا۔

ایکسٹریوز می...!!! میں نے تمہیں انوٹیشن نہیں بھیجا تھا کے مسٹر یوسف میر میں مثبت میں پڑنے والی ہوں او اور اگر مجھے بچاؤ، تم خود آئے تھے... وہ کہ کر لائبریری کی طرف بڑھ گئی تھی۔ شانزے کو کتنی دیر یقین نہیں آیا تھا اپنی آنکھوں پر لیکن یوسف کی باتوں نے تو جیسے آگ ہی لگا دی تھی اس لئے شانزے نے ساری مروت سائیڈ میں رکھتے ہوئے کہا تھا۔ حالانکہ کتنی دن سے وہ سب جملے رٹ رہی تھی جو اس نے یوسف کو کہنے تھے پر اس کو دیکھتے ہی جیسے وہ سب بھول بھال گئی تھی گجنی کے عامر خان کی طرح اس لئے چپ چاپ کھسکنے میں ہی آفیت جانی...

یوسف کے ہونٹوں پی ہنسی پہلی تھی اس سے پہلے کے وہ لائبریری میں داخل ہوتی وہ اس کے سامنے آکھڑا ہوا تھا۔

کیا مثلاً ہے اب...؟؟؟ شانزے اکتائی تھی.. دراصل وہ نہیں چاہتی تھی کے یوسف اس کے دل کا راز پالے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

لسن... کیا ہم بغیر لڑے، سکون سے دو منٹ بات کر سکتے ہیں...؟؟؟ یوسف کی آنکھوں میں محبتوں کے رنگ پہلے تھے۔

اور شانزے کے لئے ان سے بچنا مشکل ہو رہا تھا، وہ جتنا گریز کر رہی تھی اتنا ان کی نظریں تک رہی تھیں۔

کر سکتے ہیں اگر تم اپنا یہ دی گریٹ والا ایڈیٹیوٹ سائیڈ میں رکھ دو تو...

اوکے تو رکھ دیا... یوسف نے مثنوی انداز میں بولا۔

اس کے انداز پے ہنسی آئی، اب بولو بھی... شانزے مزید ان میں دیکھ نہ سکی اس لئے

نظریں چراگئی تھی جبکہ یوسف کو اس کا نظریں چرانا بڑا دلکش لگا تھا۔ وہ کیا کہنا چاہتا تھا شانزے کی مسکراہٹ دیکھ کر سب بھول گیا تھا۔

بولو بھی کیا ہوا، شانزے نے اس کے سامنے ہاتھ لہرایا تھا..

ہاں...!! وہ...!! کیسی ہو تم...؟؟ کہاں تھیں اتنے دن سے؟؟ یوسف کو بات کرنے

کے لئے اس سے اچھا جملہ نہیں ملا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

واہ کیا انداز ہے جناب کا... بڑی جلدی خیال آگیا، شانزے نے دل میں سوچا۔ میں ٹھیک ہوں اور ویلے آپ کی معلومات میں اضافہ کر دوں کہ میں کل بھی آئی تھی پر آپ غائب تھے... آخر کے لفظ کافی چبا کر ادا کیے گئے تھے..

اوہ - تو تم مجھے مس کر رہی تھیں... یوسف نے جان بوجھ کر مس کا ورڈ یوز کیا تھا.. جب کے خود دیوار سے ٹیک لگے اطمینان سے اس پاس کے نظارے کر رہا تھا۔

یو نو وہاٹ... انسان بلی پال لے پر خوشفہمی نہ پالے... وہ لائبریری کی طرف بڑھی تھی۔

اچھا تو پھر صبح سے ڈھونڈنے کی کوئی خاص وجہ، ابھی کچھ دیر پہلے شاید کچھ ایسی آواز آرہی تھی یہیں کہیں سے... وہ بھی ڈھیٹ ابن ڈھیٹ تھا اتنی آسانی سے ہار کیسے مان لیتا...

شانزے کو بریک لگا تھا، اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ یوسف سب سن چکا ہے۔ تو کیا وہ اس کا انتیظار کر رہا تھا اور یہ انکشاف شانزے کے اوسان خطا کرنے کے لئے کافی تھا... وہ اصل میں... میں... شانزے کے لفظ اس کا ساتھ نہیں دے پارہے تھے..

کیا؟؟؟ یوسف نے اس کی کالی آنکھوں میں جھانک کر دیکھا تھا۔ شانزے کی ایسی حالات دیکھ کر اسے کافی مزہ آ رہا تھا۔ کیونکہ اب سے کچھ دیر پہلے والی شانزے کہیں غائب ہو گئی تھی۔ اس کا سارا اعتماد ہوا ہو گیا تھا۔ اس کے چہرے پے اطراف لکھا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ اصل میں... میں اس دن کے لئے تمہیں تھنکس بولنا چاہ رہی تھی۔ شانزے نے بلاآخر اپنی بات مکمل کی تھی۔

اوہ.... تو اب بول دو... یوسف نے بظاہر لاپرواہی سے کہا تھا۔ لیکن شانزے کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی۔ کچھ پل کے لئے تو لگا کے یوسف اس کے دل کا راز پا گیا ہے.. کیا...؟؟؟ بہت ہمت کر کے شانزے نے جھجکتے ہوئے کہا تھا۔

وہ جو شانزے حسان کہنا چاہتی ہے پر کہ نہیں پا رہی... یوسف وہاں روکا نہیں تھا وہ جو جانا چاہتا تھا جان چکا تھا وہ جو کہنا چاہتا تھا بنا کچھ کہے بھی کہہ گیا تھا، اور شانزے اسے تب تک دیکھتی رہی تھی جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گیا تھا، تو بلاآخر آگئی کا لمحہ اگر گزر گیا تھا.. خاموشی سے... اور نئی داستان کی بنیاد رکھ دی گئی تھی۔ دو دلوں کی داستان... محبت کی داستان..

.....

کیا ہوا اسلم کس بات کے لئے پریشان ہے۔ کیوں ادھر سے ادھر غصہ کرتا پھر رہا ہے۔ اماں نے اسلم کو ٹوکا تھا جو چیزیں یہاں سے وہاں پٹخ رہا تھا۔ اماں تو چپ کر جا تو نہیں سمجھے گی کیا مثلاً ہے، ماں ہو تیری ایسے نہیں تجھے اتنا بڑا کیا۔ اماں نے لاڈ سے اس کے سر پہ

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاتھ پھیرا تھا، وہ صاحب ہے جو زینب کا پتا کرنے آتا ہے اس نے کل آنا تھا پر نہ تو وہ آیا اور نہ اس کا کوئی فون آیا اتنے مہینوں میں کبھی ایسا نہیں ہوا تھا، کہیں ایسا تو نہیں اس کو سب پتا چل گیا ہو میرے سونے کا انڈا دیئے والی مرغی میرے ہاتھ سے نکل گئی ہو۔ اسلم نے پریشانی کے علم میں اماں کو بولا تھا۔ جبکہ اماں حقہ بقہ سی رہ گئیں تھیں۔ ان کا بیٹا لاچ کے دلدل میں پھسا تھا یہ تو وہ جانتی تھیں پر اس حد تک یہ تو انہوں نے کبھی غور ہی نہیں کیا تھا۔ دیکھ اسلم بیٹا اتنا لاچ اچھا نہیں ہے۔ تو بتا کیوں نہیں دیتا سب کچھ اس کو مجھے تو بڑا بھلا آدمی لگتا ہے۔ براترں آتا ہے بیچارے پر کیا بیٹے کی اس لے جب اسے پتہ چالے گا۔

اوہو اماں اب تو اپنا سبق نہ شروع کر دینا۔ ہزار دفع کہا یہ تیرے سبق آج کل نہیں چلتے۔ آج کل صرف پیسہ چلتا ہے پیسہ اسلم ماں کی بات سے متفق نہیں تھا۔ میں جانتی ہوں سبق پرانا ہے پر بیٹا ہر زمانے کے لئے دیا گیا سبق ہے یہ، نئی بنیادیں وہی لوگ رکھتے ہیں جو اس راز سے واقف ہوں کہ ماضی میں بیٹھ جانے والی بنیادوں کی کیا وجہ تھی۔ دیکھا بیٹا اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے کسی کا صابر نہیں آزماتے میرے بچے، صبر کرنے والا صبر کر کے اگر بھول بھی جائے لیکن اللہ کسی کا صابر رائیگاں نہیں جانے دیتا وہ سب یاد رکھتا ہے۔ دکھی دل سے نکلی آہ تو سیدھا عرش لے پہنچتی ہے۔ اماں یہ دیکھ میں تیرے آگے ہاتھ جوڑتا

CLASSIC URDU MATERIAL

ہوں اس نے سچ میں ہاتھ ہی جوڑے تھے۔ اس کا صبر پڑے نہ پڑے پر تیری چکیچک ضرور پڑ گئی ہے، تبھی صاحب نہیں آیا۔ اور یاد رکھنا اماں اگر وہ نہ آیا نہ تو ہم سب بھوکے مریں گئے۔ اس نے تقریباً ماں کو دھکے دیا خود باہر نکل گیا تھا۔ اماں اور آمنہ دونوں ہی ایک دوسرے کا منہ دیکھتی رہ گئیں تھیں۔ میں ڈرتی ہوں آمنہ کہیں اس کا لالچ ہمارے آگے ہی نہ آجائے۔ تو سمجھا اسے بیٹا۔ انہوں نے پاس بیٹھی بھوکو بارے مان سے کہا تھا جو ان کی ہی طرح پریشان تھی جانتی ہوں اماں پر وہ آپ کی نہیں سنتے تو میری کہاں سنیں گئے۔ لیکن پھر بھی میں بات کرنے کی کوشش کروں گی۔ اس نپس بیٹھے اپنے بیٹے کے منہ میں آخری نوالہ ڈالا تھا۔

.....

عثمان ناشتے کے لئے آیا تو حسین بھی وہاں موجود تھے۔ شاہینہ اور حسین شاید کسی اہم موزو پے بات کر رہے تھے تبھی دونوں کافی سیریس نظر آ رہے تھے کیوں یہ بات وہ اب بہت اچھی طرح جانتا تھا۔

خیریت ہے پاپا آپ گئے نہیں ابھی تک؟؟ عثمان نے چیرکھنچ کر بیٹھا تھا۔
ہاں.. بس نکل رہا تھا۔ وہ آج مجھے اسلم سے ملنے جانا ہے۔ کافی دن سے جا نہیں پایا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اسلم؟؟ کون اسلم پایا؟؟ عثمان نے چاے کا کپ منہ سے لگایا تھا۔

بیٹا وہی تو ہے جو مجھے زینی کے بارے میں تھوڑی بہت انفورمیشن دے پایا ہے۔ انہوں نے اس کی بات کی وضاحت کی تھی صاف ظاہر تھا وہ نہیں چاہتے پھر کوئی غلط فہمی ہو۔

حسین کی آواز میں اتنی بیچاگی تھی کہ عثمان چاہ کر بھی نظر انداز نہیں کر پایا۔ اسے پایا سے شرمندگی ہوئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ مزید کچھ کہ نہیں پا رہا تھا۔

پاپا مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی۔ حسین آفس کے لئے نکل رہے تھے کہ عثمان نے آواز دی۔

آجاؤ۔ ساتھ میں چلتے ہیں بات بھی ہو جائے گی۔ حسین دروازہ سے باہر نکل گئے تھے۔ عثمان پیچھے چل پڑا تھا۔ اسے پہلے کے ڈرائیور اپنی سیٹ سمجھتا عثمان ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان تھا۔ رحمان آپ میری گاڑی لے کے آفس آجائیں، آج کے لئے میں ہی پاپا کا ڈرائیور ہوں اس نے پاپا کو مسکرا کر دیکھا تھا کیوں پاپا ٹھیک ہے نا۔

وہ دونوں اب شہر کی مصروف ترین شاہراہ پر موجود تھے، تمہیں کچھ بات کرنی تھی حسین اچھے بیٹے کی مشکل آسان کرتے ہوئے بولے۔ پاپا میں آپ سے زینب آئی مین زینب پھوپھو کے بارے میں بات کرنا چاہ رہا تھا۔ عثمان نے جھجکتے ہوئے کہا تھا۔ وہ ایک ایک

CLASSIC URDU MATERIAL

لفظ سمجھال سمجھال کے ادا کر رہا تھا، پہلے ہی وہ کافی تکلیف دے چکا تھا اب مزید کوئی دکھ پہنچے یہ اس کو گوارہ ہی کب تھا۔

ہاں بیٹا ضرور بولو کیا بولنا چاہتے ہو۔ حسین نے اسے حوصلہ دیا تھا۔

پاپا میں چاہتا ہوں کہ میں بھی آپ کے ساتھ اسلم سے ملنے چلوں، اگر آپ کو اعتراض نا ہو پاپا میں چاہتا ہوں کہ ہم مل کے چھوچھو کو ڈھونڈے پلیز پاپا۔

حسین کے لب ہی نہیں بلکہ آنکھیں بھی مسکرائیں تمہیں ایک سکون تھا جو ان کے چہرے پر پہل گیا تھا۔ اور وہی سکون عثمان نے اپنے اندر بھی محسوس کیا تھا اسے اپنے سوال کا جواب مل گیا تھا۔

.....

کہاں تھے تم؟؟ کل بھی غائب رہے اور آج بھی جب سے آئے ہو غائب ہو۔ رانیہ نے یوسف کو کڑے تہواروں سے دیکھا تھا۔

کہاں ہونا تھا... بس یہاں ہی ہوں.. کچھ کام تھا اس لئے کل نہیں آسکا... اور ابھی بس لائبریری تک ہی گیا تھا، لیکن تم تو ایسے پوچھ تاج کر رہی ہو جیسے پولیس میں ہو گئی ہو اور میں کوئی فرار مجرم۔ یوسف نے تپے ہوئے انداز میں جواب دیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

رانیہ کو ہنسی آگئی تھی نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا.. اصل میں کافی دیر سے تمہیں ڈھونڈھ رہی تھی لیکن تم مل نہیں رہے تھے۔ ہاں کیوں کہ میں نے سلیمانی ٹوپی پہن لی تھی... یوسف کا انداز ابھی بھی کافی ٹپ ہوا تھا۔

اچھا موڈ ٹھیک کرو۔ تمہیں کچھ بتانا ہے، سنا ہے اسٹوڈنٹ ویک سٹارٹ ہو رہا ہے اس کے بعد فائنل پیپرز ہیں اس کے بات گریڈ پارٹی اور پھر ہم یونیورسٹی سے آزاد رانیہ نے گول گھومتے ہوئے دونوں بازو ایلے پہلائے تھے جیسے کھلے آسمان پے کوئی پرندہ اپنے پر پہلا رہا ہو۔

ارے واہ اسٹوڈنٹ ویک - پارٹیسپٹ کرنے کی لاسٹ ڈیٹ کیا ہے۔ اس کی اتنی لمبی لسٹ میں یوسف کو صرف ایک یہی بات قابیلے غور لگی تھی۔ جس سے اس کا موڈ بھی بحال ہو گیا تھا۔

وہ تو میں نہیں جانتی پر سنا ہی ایک دو دن میں آنا وسمینٹ کر دی جائے گی آڈیٹوریم میں۔

خبر لائیں وہ بھی آدھی ادھوری.. یوسف نے کمیٹنٹ پاس کیا تھا..

یوسف میں تمہاری دوست ہوں جاسوس نہیں ہوں... اب کی بار رانیہ کو برا لگا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اچھا چلو خیر ہو گئی... دیکتے ہیں پھر کون کون ہیں کمپیٹیشن میں یوسف نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا..

کوئی بھی ہو مجھے یقین ہے جیتو گئے صرف تم... رانیہ کے لہجے میں بے پناہ محبت تھی اس کی لودیتی آنکھیں کسی کو بھی چونکا دیتی پر یوسف تو جیسے اندھا ہو گیا تھا اسے یہ سب نظر کہاں آتا تھا، یا پھر وہ جن کیے بھی انجان تھا اور اب شانزے کے ہوتے ہوئے تو سوال ہی نہیں ہوتا کیے وہ کسی اور کی طرف توجہ دے پھر چاہے وہ رانیہ ہی کیوں نہ ہو۔ پر رانیہ کو اس سب کی خبر ہی کہاں تھیں۔ وہ دونوں ہی خیالوں میں گم تھے وہ الگ بات ہے کہ یوسف شانزے کے اور رانیہ، یوسف کے خیالوں میں گم تھی۔

عثمان اور حسین دونوں اسلم کے دروازے پے کھڑے تھے، عثمان پے حیرتوں کا چھاڑ ٹوٹ تھا کہ اس کی پھوپھو یہاں ایسے کسی علاقے میں ہو سکتی ہیں۔ لیکن فلحال خاموشی کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔

بار بار دروازہ بجانے پر اسلم نے دروازہ کھولا تھا اور وہ عثمان کو دیکھ کر گھبرا گیا تھا کیوں کہ آج سے پہلے حسین ہمیشہ اکیلے آتے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

صاحب یہ اپنے ساتھ کس کو لائے ہو۔ اسلم نے ڈرتے ہوئے پوچھا تھا۔

گھبراؤ نہیں یہ میرا بیٹا ہے۔ حسین اس کی گھبراہٹ بھانپ گئے تھے۔

کیا صاحب آپ نے اتنے دن لگا دیے آنے میں اسلم نے بات شروع کی تھی۔

ہاں وہ کچھ مسئلے تھے۔ تو ان کی واضح سے مصروف رہا۔ تم بتاؤ کوئی خبر ہے، زینب ملی تمہیں؟؟ حسین کی آواز میں بچنی تھی۔

خبر تو ہے میرے پاس... پر آپ تو جانے ہو نہ جب تک پیٹ میں کچھ نہ جائے تو.... خبر نکلتی نہیں ہے مجھ سے... اسلم نے کمینگی سے کہا تھا..

دیکھو اسلم... میں تمہیں پہلے ہی اتنے پیسے دے چکا ہوں لیکن آج تک تم مجھے ایک بھی ڈھنگ کا ثبوت نہ دے سکے سوائے اس کی چند پرانی چیزوں کے آخر کب تک میں تمہیں ایسے ہی پیسے دیتا جاؤں... اگر تم جانے ہو تو آخر بتاتے کیوں نہیں کہ وہ کہاں ہے۔

صاحب میرا کام کرنے کا یہی سٹائل ہے بنا پیسوں کے مجھ سے کام نہیں ہوتا..

آپ امیروں کا بھی عجیب ہے پہلے تو اپنی عورتیں سمجھتی نہیں ہیں پھر انہیں یوں گلیوں بازاروں میں ڈھونڈتے پھرتے ہو... اور صاحب آپ کو تو معلوم ہونا چاہیے نہ کہ گھر سے

CLASSIC URDU MATERIAL

بھاگی اورات کو ڈھونڈنا اتنا آسان نہیں ہوتا وہ تو راہ چلتے پھول کی طرح ہوتی ہے جس کو آتا جاتا ہر شخص سو نگھتا ہے... اسلم نے اپنی ساری حدیں پار کر دیں تھیں۔

جانے خون کا اثر تھا یا کیا، عثمان جس نے ایک بار بھی پایا اور اسلم کے درمیان مداخلت نہیں کی تھی اس کے ایسے الفاظ برداشت نہیں کر سکا اس نے بڑھ کر اسلم کا گریبان پکڑا تھا، منہ سمجھال کے بات کرو ورنہ تمہارا منہ توڑ گا سمجھے..

میں نے کچھ غلط نہیں کہا صاحب.. آپ خود ڈھونڈ رہے ہو اسے...

بات بگڑتی اس سے پہلے ہی حسین نے عثمان کا ہاتھ پکڑا تھا وہ اب دونوں کو الگ کر رہے تھے۔ بھاگی نہیں تھی میری بہن... بھاگی نہیں تھی وہ... حسین کی آواز اتنی سخت تھی کہ عثمان کے ساتھ اسلم ہی حیران رہ گیا تھا اس نے آج تک حسین کو التجہ کرتا ہی دیکھا تھا۔

ٹھیک ہے صاحب بھاگی نہیں تھی، اگر ملنا ہوتا تو وہ خود آسکتی تھی، اسلم نے اپنی بات جاری رکھی تھی۔ اب ان حالات میں ڈھونڈنا تھوڑا تو مشکل ہے نہ، اس نے پینتر بدلہ تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ بات بگڑے اور وہ پیسوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

کتنے پیسے چاہیے تمہیں؟ عثمان سے اس کی بات کاٹی تھی،

ایک لاکھ روپے.. اسلم کے لئے تو یہ سنرا موقع تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ٹھیک ہے، میں تمہیں دس لاکھ دوں گا... حسین نے روکنا چاہ تھا پر عثمان نے کچھ بھی کہنے سے روک دیا تھا،

دس لاکھ... اسلم نے زیر لاب ڈھورایا تھا..

ہاں دس لاکھ لیکن ان کا پتا ملنے کے بعد... پتا بتاؤ اور دس لاکھ لے لو... ورنہ ایک روپیہ بھی نہیں... عثمان گاڑی کی طرف چل دیا تھا اور حسین نے اس کی پیروی کی تھی۔ وہ جانے تھے کہ ان کا بیٹا چال چل گیا تھا انتظار تھا تو اس بات کا کہ اسلم اس میں کب پھستا ہے... کیونکہ یہ بات تو وہ جانے تھے تھے کہ آج نہیں تو کل اسلم اپنے لالچ کے ہاتھوں اس چال میں پھس ہی جائے گا... اور ایسا ہوا بھی تھا اسلم کو صرف ایک ہی آواز سنی دے رہی تھی... دس لاکھ....

.....

اریزے نے دل لگا کر بہت محنت سے شیٹ تیار کی تھی اور کوئی دس بار وہ اس شیٹ کو دیکھ چکی تھی۔ اب جلدی تھی تو اس بات کی کہ کب عثمان آئے اور وہ اس کو دیکھائے۔ اسے پورا یقین تھا کہ اس بار تو عثمان اس کی محنت کو ضرور سراہے گا۔ پر عثمان تھا کہ آہی نہیں رہا تھا۔ ۳ دن گزر گئے تھے۔ اور تین دن میں نجانے کتنی بار وہ اس شیٹ پر کام کر چکی تھی اور اب وہ ہر لمبے سے پرفیکٹ تھی کسی غلطی کی کوئی گنجائش نہیں تھی

CLASSIC URDU MATERIAL

اس میں۔ لیکن مشکل یہ تھی کہ جس کے لئے محنت کی تھی وہ جناب آج بھی غائب تھے اور آنے کا کوئی آثار نظر نہیں آرہا تھا۔

اور مصیبت یہ تھی آج عمیر بھی نہں آیا تھا، اس لئے وہ کافی بور ہو رہی تھی کیوں کے جب دونوں باس نہں ہوتے تھے تو آفس میں کام نا ہونے کے برابر ہوتا تھا۔ اس لئے وہ اپنی چیر پے براجمان بڑے شوق سے گلاس ونڈو سے بھر کے نظروں میں مصروف تھی آج کل موسم خوش گوار تھا۔ تقریبین روز شام میں پوہار پر جاتی تھی جس نے موسم کی دلکشی بڑھا دی تھی۔ ہر چیز نکھری نکھری سی لگتی تھی۔ قد آور کھڑکی سے نیلا آسمان دیکھنا بڑا مہلا لگتا تھا۔ اس لیے وہ جب بھی فارغ ہوتی تو وہاں باہر دیکھنے لگتی۔ کبھی تو دل کرتا کہ وہ بھی آسمان میں پرندوں کے کسی جھرمٹ میں شامل ہو کر ان کی طرح پر پھلاے اڑنے لگے۔۔۔ سورج کی کرنوں سے آنکھ مچولی کھیلے۔۔۔۔ بادلوں کی نرمی کو محسوس کرے۔۔۔ یا پھر آسمان کا نیلا رنگ اپنے اوپر اوڑھ لے۔۔۔ اس ہمیشہ ہی آسمان کا نیلا رنگ اپنی طرف کھینچتا تھا، اور اس وقت تو بات ہی الگ تھی۔۔۔ آفس میں بیل بجنے کی آواز نے اسے چونکا دیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ عثمان یا عمیر میں سے کوئی آفس آگیا ہے۔ تو کیا وہ اتنی بے خبر تھی کہ اسے احساس ہی نہیں ہوا۔ اریزے کا دل چاہا کہ اپنی حالت پی ماتم کرے لیکن بہر حال اب

CLASSIC URDU MATERIAL

فائدہ نہیں تھا سوائے اس کے، کہ وہ دعا کرے عثمان نہ ہو۔ ورنہ کتنی بے عزتی ہوگی اس کی۔ ابھی تو وہ لاسٹ ٹائم والی ہی نہیں بھولی تھی۔ وہ لاقول پڑھنے لگی تھی۔

میڈم آپ کو سر بولا رہے ہیں۔ پیوں نے اگر اطلاع دی تھی۔ جس کا مطلب تھا عمیر آیا ہے، کیوں کے عثمان کسی کو بھی بلانے کے لئے انٹرکام استعمال کرتا تھا یا پھر خود جاتا تھا پاس۔ اریزے کا روکا ہوا سانس بحال ہوا تھا۔ وہ دروازہ ٹوک کرتی اندر داخل ہوئی تھی۔ لیکن اندر بیٹھے شخص نے اس کے ہوش اڑنے کے لئے کافی تھا۔ اریزے کا رنگ اوڑھ گیا تھا فلل اے سی میں بھی اسے پسینہ آ رہا تھا۔ عثمان نے اس کی بدحواس ہوتی شکل کو غور سے دیکھا اور نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے چہرے پر ہنسی پھل گئی تھی۔

اریزے.. آریو اوکے؟

جی سر... آئی ایم... پر آپ یہاں؟؟ کیسے؟؟؟ میرا مطلب کیوں آئے... نہیں میرا مطلب کب آئے؟؟ اریزے کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا بولے، اور ہمیشہ ایسا ہی تو ہوتا تھا نہ جانے عثمان کے سامنے ہی کیوں اس کا دماغ کام کرنا بند کر دیتا تھا۔

جبکہ عثمان کو اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا تھا۔ کیوں اریزے آپ کسی اور کو ایکسپیکٹ کر رہی تھیں؟؟

CLASSIC URDU MATERIAL

سوری سر... میرا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا۔ اریزے کو شرمندہ ہوئی تھی اور دل ہی دل میں خود کو سنے لگی تھی۔

ایٹس اوکے، اریزے آپ شیٹ لے آؤ تاکہ آج اسے فائل کر لیں۔ اس کا اترا ترا چہرہ عثمان کو بالکل اچھا نہیں لگا اس لئے اس نے بات بدلی تھی۔

جی سر، وہ جانے کے لئے پلٹی تھی جب عثمان کی آواز نے اسے روکا تھا۔

وہ اس وقت آیا تھا جب آپ دور کہیں آسمانوں میں اڑ رہیں تھیں۔ وہ بظاہر ایک فائل میں مصروف ہوتے بولا۔ انداز بہت عام سا تھا لیکن اریزے کو چونکہ گیا تھا۔ تو کیا سر سوچیں بھی پڑھ لیتے ہیں.. وہ سوچتی آفس سے نکل گئی تھی۔

عثمان اب بھرپور انداز میں مسکرایا تھا کیوں فائل میں دیکھنے کے بعد بھی وہ جانتا تھا اریزے کا چہرہ کیسا دیکھ رہا ہو گا۔ اور پھر وہ اسے کیا بتاتا کہ وہ لمحہ اس کے لئے کتنا قیمتی

تھا۔ کتنا نکھرا چہرہ تھا اس کا۔ معصوم دنیا بھر کی سنجیدگی لئے۔ کتنا سکون تھا اس کے چہرے پر، کتنے رنگ دیکھے تھے اس نے اریزے کے چہرے پر۔ اس کا دل چاہا تھا وہ لمحہ تھام جائے اس لئے اس نے اس لمحے کو محفوظ کر لیا تھا۔ پر وہ اتنی بے خبر تھی کہ یہ بھی نہ جان نہیں پائی کہ عثمان کے فون میں قید کر لی گئی ہے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

دروازے پے اسٹک دیتی وہ اندر آئی تھی۔ سر شیٹ اس نے عثمان کے آگے رکھی۔

بیٹھے... عثمان نے چٹیر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

اب بہت غور سے وہ شیٹ دیکھ رہا تھا۔ اریزے نے سکھ کا سانس لیا۔ اسے یقین تھا کہ ہر چیز پرفیکٹ ہے۔

مس اریزے آپ غلطی جان بوجھ کر کرتی ہیں یا ہو جاتی ہے۔ انداز تہزائیب تھا۔

یا اللہ رحم... اب کیا ہو گیا... اریزے کو لگا کسی نے منوں پانی انڈیل دیا ہو۔

کام کے وقت بھی آپ کا دیہان نہں ہوتا۔ آپ نے اس پے سگنیچر تو کے ہی نہیں ہیں تو کیسا پتا چلے گا کہ یہ شیٹ کس نے بنی ہے اور اگر آپ اپنی عادت نہیں بنائیں گی تو کوئی بھی آپ کا نام استعمال کر سکتا ہے۔

اس کا لہجہ سخت نہیں تھا۔ پر پھر بھی اریزے کو صدمہ پہنچھا تھا کتنی محنت کی تھی اس نے۔ سر آپ نے تو کہا تھا کہ غلطیاں کیجئے انسان اس طرح سیکھتا ہے۔ اتنا بے تکا جواز اریزے نے حد ہی کر دی تھی۔ نہایت معصومیت سے کہا گیا تھا اتنا کہ تمھوڑی دیر کے لئے تو مقابل کو حیران کر گیا تھا۔ نہ چاہتے ہوئے بھی وہ ہنس پڑا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

بلکل لیکن یہ بھی تو کہا تھا کہ اپنی غلطیوں سے سبق سیکھنا چاہیے وہ اریزے کی خوبصورت آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا۔ اریزے اس کی نظروں سے گھبرا گئی تھی اس لئے نظریں جھکا لیں تھیں۔ غلطی کرنا غلطی نہیں ہوتی بلکہ اپنی غلطی کو دہرانا یا پھر اس کو نظر انداز کرنا غلطی ہوتی ہے۔ اس نے شیٹ اریزے کی طرف بڑھائی تھی۔

میں خیال رکھوں گی، اریزے نے شیٹ اپنی طرف کھینچ لی تھی۔

ایک منٹ اریزے، وہ سائن کرنے لگی ہی تھی کہ عثمان نے اسے روک دیا تھا۔ وہ اپنی سیٹ سے اٹھ کر اس کے پاس آیا تھا، یہاں یہاں سائن کیجئے، وہ شیٹ کی طرف جھکا تھا، ایک ہاتھ اریزے کی چٹیر پر اور دوسرے سے شیٹ لے وہ اریزے کو پائنٹ آؤٹ کرنے لگا تھا۔

وہ اس کے اتنا نزدیک تھا کہ آرام سے اس کی پرفیوم کی خوشبو اپنی سانسوں میں شامل ہوتی محسوس کر رہی تھی اریزے نے چور نظروں سے دیکھا تھا۔ بلیک کلر کے تھمری پیس میں اس کی شاندار پرسنلیٹی اور بھی شاندار لگ رہی تھی۔

اس نے سائن کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا لیکن ہاتھ میں پکڑا پین لرز گیا تھا۔

کیا ہوا؟ عثمان نے اس کی ہاتھوں کی جنبش محسوس کی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

دونوں کی نظریں کچھ لمحوں کے لئے ملیں تھیں۔ اس کی گھبراہٹ میں چھپا احساس محبت کا خوبصورت اعتراف عثمان سے چھپ نہیں پایا تھا۔ عثمان کے ہونٹوں پر بری دلخیز مسکراہٹ پہلی تھی۔ یہ بات تو روز اول سے تہہ تھی کے میدان چاہے کامیابی کا ہو یا محبت کا جیت اس کا مقدر ہوگی۔ یک ٹک اریزے کو دیکھ رہا تھا جواب اس کے بتائے ہوئے کالم میں سائن کر رہی تھی۔ عثمان کو لگا اچانک ہی محول بدل سا گیا تھا جیسے ہر طرف رنگوں اور خوشبو کی بارش ہو... اس سے یوسف کی کہی بات یاد آئی تھی.. لیکن جلدی ہی اس نے اپنی جذبات لوٹی آنکھوں کو قابو میں کیا تھا کچھ بھی تھا یہ اس کا آفس تھا اور جذبات لوٹانے کے لئے جگہ کچھ موزوں نہیں تھی۔ اور اریزے سائن کرتے ہی وہاں سے چلی گئی تھی وہ جانتی اس کے دل نے جرم محبت کا اعتراف کر لیا ہے... عثمان اس کی کیفیت سمجھ سکتا تھا اس لئے اس کو روک نہیں۔

.....

یوسف یونیورسٹی آیا تو موڈ بہت خوشگوار تھا.. وہ اپنے گروپ سے مل چکا تھا.. اب انتظار تھا تو شانزے کا پر وہ اس پاس کہیں نظر ہی نہیں آرہی تھی.. اس لئے وہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف چال دیا تھا۔ جب وہ کلاسز کی طرف جانے لگا تو شانزے کی ہنسنے کی آواز اس کانوں میں ٹکرائی.... جس لڑکی سے مجھے پیار ہو گا نہ وہ اس دنیا کی سب سے حسین لڑکی ہوگی...

CLASSIC URDU MATERIAL

جب وہ ہنسے کی تو ہوا میں پھول بھکر جائیں گے.... یوسف اپنے کلمے لفظ یاد کر کے ہنس پڑا تھا... پر سامنے کا منظر دیکھ کر تو اس سے آگ ہی لگ تھی... سامنے شانزے تھی پر وارث کے ساتھ اور وہ دونوں کسی بات پر بڑے کھل کے مسکرا رہے تھے.. یوسف کو لگا غصہ اس کی نس نس میں لہو بن کے ڈور رہا ہے... اس کا دل چاہ وہ وارث کو اٹھا کر نیچے گراؤنڈ فلور لے پیھنک دے. اور ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے نہ کے پیار ہو اور کھو جانے کا احساس نہ ہو، پیار ہو اور جلنے کا احساس نہ ہو، جب انسان کسی سے محبت کرتا ہے تو یہ سارے احساس تو نہ چاہتے ہوئے بھی آپ میں آ ہی جاتے ہیں.. تو پھر کیسے ممکن تھا کے یوسف محبت تو کرتا لیکن ان احساسات سے بچ جاتا. اس سے برداشت نہیں ہوا تو وہ ہماری ہماری قدم اٹھاتا وہ وہ ان دونوں کی جانب بڑھ رہا تھا۔

.....

وارث صرف شانزے کا حال چل پوچھنے کے لئے آیا تھا، کیونکہ شانزے کافی دن کے بعد آئی تھی. وہ برائٹ سٹوڈنٹ تھی اس لئے تقریبین سب ہی اسے جانے تھے. بہت کم ٹائم میں اس نے تقریبین سبھی ٹیچرز کی توجہ حاصل کر لی تھی. وہ صرف ٹیچرز کی ہی نہیں بلکہ سٹوڈنٹس کی بھی فیورٹ تھی. پچلے دنوں اس کے نہ آنے کو بہت سارے لوگوں نے

CLASSIC URDU MATERIAL

محسوس کیا تھا۔ بس وارث بھی اس لئے آیا تھا۔ کہ خیریت لے سکے اور پھر بات تھوڑی لمبی ہو گئی وہ اپنے پچلے رویے پر شرمندہ تھا اور اس لئے ہی معذرت کر رہا تھا۔ جسے شانزے کھلے دل سے قبول کر لیا تھا۔ وارث اپنی بات کر کے جا چکا تھا۔ شانزے کلاس کے لئے پلٹی ہی تھی اس نے سامنے یوسف کو کھڑا پایا۔ جس کے تیور خاصے تشویشناک تھے۔

کیا کہہ رہا تھا وہ؟؟ یوسف نے بغیر کسی لاگی لپٹی کے پوچھا تھا؟؟؟
جبکہ شانزے بغیر جواب دیے اسے نظر انداز کرتی آگے بڑھ گئی تھی۔
ہیلو... لسن... یوسف نے اس کا راستہ روکا تھا۔

جی... آپ مجھ سے کچھ کہہ رہے تھے؟؟؟ سوالیہ نظروں سے دیکھا گیا تھا...
اور یوسف وہ تو حقہ بقہ رہ گیا تھا اتنے صاف نظر انداز کیے جانے پے...

نہ تو مجھے عادت ہے۔ نہ ہی مجھے شوق ہے ہواؤں سے باتیں کرنا کا.. اس نے جل کر کہا
تھا...

اوہ - میرا اندازہ صحیحی تھا.. آپ کسی دماغی مرض کا شکار ہیں۔ ویسے مفت مشورہ دوں، ابھی علاج کرا لو ورنہ مرض بڑھ گیا تو مشکل ہوگی.. مفت مشورہ ہے لینا ہے تو لو... ورنہ تمہاری مرضی... وہ دونوں اب برابر چل رہے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

یار تم یہ بتاؤ وہ کیا کہہ رہا تھا...؟؟؟ یوسف نے فلحال محبت کو سائیڈ میں رکھا تھا..

کیوں بتاؤں تمہیں... میں آئی تھی تم سے پوچھنے جب تم رانیہ سے خوش گپیوں میں مصروف تھے... شانزے نے بھی ٹکا سا جواب دیا تھا.

کتنی دیر تو یوسف کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا... اور پھر جو اس نے ہنسنا شروع کیا تو ہنسنا ہی چلا گیا...

شانزے تم.... ہا ہا ہا.... تم... ہا ہا ہا... شانزے تم رانیہ سے جل رہی ہو...، OMG، ہا ہا ہا وہ پیٹ پکڑ کے ہنسنے لگا تھا...

شانزے کو لگا وہ پوری زندگی ایسے ہی بنا پلکیں جھبکائے اسے ہنسنا دیکھ سکتی ہے لیکن یہ یونیورسٹی تھی، پاس سے گزرنے والے سٹوڈنٹ انہیں غور غور سے دیکھ رہے تھے. تو مجبوراً اسے یوسف کو ٹوکنا پڑا... جلتی ہوں... وہ بھی میں.... وہ بھی اس آدھا پاؤ انگریز سے...؟؟؟ جلتی ہے میری جوتی... اور وہ بھی وہ جو میں پہننا پسند نہیں کرتی...

شانزے کے بگڑتے تیور دیکھ کر یوسف نے خود کو کنٹرول کیا تھا... اچھا ٹھیک ہے اب ایسے عجیب منہ تو نہ بناؤ... اور ویسے بھی تمہیں اس سے جلنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے..

CLASSIC URDU MATERIAL

کیوں...؟؟ شانزے کے منہ سے بے اختیار نکلا تھا... اچھے کھے الفاظ پے وہ خود ہی ٹھٹک گئی تھی۔ جبکہ یوسف نے بھی حیرت سے دیکھا تھا... دونوں کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی۔ کچھ لمحوں کے لئے وقت روک گیا تھا۔

یوسف شانزے کے سامنے کھڑا تھا... وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں براہ راست دیکھ سکتے تھے۔

تمہیں رانیہ کیا کسی بھی لڑکی سے جلنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یوسف کی لودیتی آنکھیں شانزے کی برداشت سے باہر تھیں اس کی دھڑکن اتنی تیز تھی مانوں دل کانوں میں ہی آگیا ہو...

جانتی ہو کیوں...؟؟ یوسف نے کچھ اور گرمی نظروں سے دیکھا تھا اتنی کے شانزے کو اپنا آپ پگھلتا ہوا محسوس تھا۔

شانزے کی نظریں جھک گئیں تھی.. قوس و قزاح کے سارے رنگ اس کے چہرے بکھرے تھے...

کیوں کے تم پہلے ہی سانولی ہو... ایسے جلتی رہیں تو کالی ہو جاؤ گی اور پھر تمہیں "پھوپھو کا بیٹا" لے گا۔ یوسف کے ہونٹوں پے خوشنمائی مسکراہٹ تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

یو آرا مپو سبیل... شانزے بیچاگی سے کہتی آگے بڑھ گئی تھی...

وہ تو میں ہوں... یوسف نے فخر سے کہا تھا۔ وہ دونوں اب ساتھ ساتھ چل رہے تھے.. اور اب تم مجھے بتاؤ کیوں آیا تھا وہ وارث... یوسف کی سوئی ابھی تک وہیں اٹکی تھی۔

کیوں تم جل رہے ہو...؟؟ شانزے نے اس کے الفاظ اسے ہی واپس کیے تھے۔

تبھی یوسف پھر سے شانزے کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔ اب سے کچھ دیر پہلے کی مسکراہٹ غائب تھی۔ آنکھوں کے تیور اور لہجے کا انداز بدلہ سا تھا... یوسف کسی سے نہیں جلتا... اور مس شانزے حسان جو میں نے پوچھا ہے سیدھی شرافت سے وہ بتاؤ صرف... ایک ایک لفظ اس نے چبا چبا کر بولا تھا...

وہ بھول گیا تھا کہ مقابل شانزے ہے اتنی آسانی سے ہار کہاں ماننے والی ہے وہ۔ اور کچھ یوسف کے انداز نے اسے چڑا دیا تھا۔ پہلے تو شاید بتا بھی دیتی پر اب.. نا ممکن...

بہت سمارٹ سمجھتے ہونا خود کو تو جاؤ پتہ کر لو... شانزے کہہ کر کلاس کی طرف بڑھی تھی۔ یوسف نے قدرے ناراضگی سے دیکھا تھا اسے۔ شانزے کے بڑھتے قدم روکے تھے۔

اس نے پلٹ کر یوسف کو دیکھا جو ابھی تک اسی انداز میں کھڑا تھا جیسے پورا یقین ہو پلٹے

گی...

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ کہنا یہ تھا کہ... جلنا بند کرو ورنہ "پھوپھو کی بیٹی" بھی نہیں لے گی... وہ بھی شانزے تھی.. اگر ہار یوسف کو پسند نہیں تھی تو اس سے کون جیت سکا تھا کبھی..

ٹھیک ہے شانزے... پتہ تو میں لگا ہی لوں گا... لیکن اب جو ہو گا اس کی ذمہ داری تمہاری ہو گی... یوسف نے اس کو کہا تھا۔ اور پھر وہ روکا نہیں تھا۔ اور شانزے سر جھٹکتی کلاس میں آگئی تھی۔

.....

یوسف کے تن بدن میں آگ لگی ہوئی تھی وہ کینٹین کے مختصر حصے میں کوئی ہزار کے قریب چکر تو لگا ہی چکا تھا۔ پر نا تو اس کا غصہ کم ہوا تھا اور نہ ہی وہ بیٹھا تھا۔ محسن جو کافی دیر سے اسے دیکھ رہا تھا اب اکتا گیا تھا۔ اس لئے یوسف کو دونوں بازوؤں سے پکڑتے ہوئے چیئر لے بٹھایا تھا۔ یار یوسف بس کر مجھے چکر آنے گئے ہیں کچھ بتا تو ہوا کیا ہے... یہ لڑکی نامیری سمجھ سے باہر ہے... پتا نہیں کیا سمجھتی ہے خود کو۔ کوئی بات کرو سیدھے منہ جواب ہی نہیں دیتی..

اور اس وارث سے تو بڑی ہنس ہنس کے باتیں کر رہی تھی۔ یوسف کی بے بسی انتہا پے تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

معملاً کچھ کچھ محسن کو سمجھ آگیا تھا۔ اوہ - تو یہ مثلاً ہے... محسن نے تشویش کا اظہار کیا تھا۔

یقین کر... وارث اگر ہائی سکور کرتا تو مجھے اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی اسے شانزے سے بات کرتا دیکھ ہو رہی تھی۔

تکلیف نہیں جلن... جلن کہتے ہیں اسے.. محسن نے پر سکون انداز میں کہا تھا...

جلن.. "مجھے"... نہیں... کبھی نہیں... اور تو کیا یہ شانزے کی زبان بول رہا ہے۔

دیکھ یہ کوئی بڑی بات نہیں... سارے عاشق ایسے ہوتے ہیں رقیب سے جلنے والے تو کچھ لوکھا نہیں کر رہا تو پلیز اپے "کول" رہنے والے امپریشن اپے پاس رکھ اور یہ بات اپے اس دماغ میں بیٹھا لے کہ تیرا صرف ایک مثلاً ہے اور وہ شانزے ہے تو پھر اس بات کو جتنی جلدی مان لے گا.. تیرے لے اچھا ہو گا۔ اور پھر مثلاً کیا ہے تو جا کے صاف صاف بول کیوں نہیں دیتا اسے کے تو اسے چاہتا ہے۔ جس آگ میں تو خود کو جلا رہا ہے اس کی آنچ شانزے کے دل تک تو پہنچنی چاہیے نا۔ تو نہں جانتا پر اس رستے پے اکیلے سفر نہں کیا جاسکتا.. محسن نے اسے عقلمندانہ مشورہ دیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

یار ڈر لگتا ہے... ڈر لگتا ہے اس کے ریکشن سے، غصہ تو ہر وقت اس کی ناک پر رہتا ہے۔
جے دیکھتے ہی جانے اسے کون سے بدلے یاد آجاتے ہیں... پتہ نہیں کون سی جنگ ہے جو
ختم نہیں ہو رہی... اگر مسلمان نہ ہوتا نہ تو مجھے لگتا پچھلے جنم میں ضرور میں نے اس کا
کچھ بگاڑا ہو گا جس کا بدلہ وہ اب لے رہی ہے۔ یوسف چیئر پر لٹنے والے انداز میں بولا
تھا..

جبکہ محسن کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔ تو... یعنی یوسف.... تو ڈرتا ہے.. وہ بھی شانزے
مجھے یقین نہیں آ رہا کہ یوسف کسی سے ڈر سکتا ہے، محسن اس کے برابر OMG سے...
میں بیٹھتے ہوئے بولا تھا۔

یوسف نے اس ناراضگی سے دیکھا تھا... ہاں میں ڈرتا ہوں شانزے سے... مجھے ڈر لگتا ہے..
کہیں وہ انکار نہ کر دے... مجھے ڈر لگتا ہے کہیں میری محبت اس کے لئے متعبر نا ہوئی
تو.... ہاں مجھے ڈر لگتا ہے... کہیں میں اسے کھونا دوں.. یوسف کے آخری الفاظ میں
جانے کیا تھا جس نے محسن کو چونکا دیا تھا۔ یہ بات تو وہ ہمیشہ سے جانتا تھا کہ جب بھی وہ
کسی کو چاہے گا اسی کا ہو جائے گا۔ کیوں کہ یوسف ان لڑکوں میں سے نہیں تھا جو
ہتھیلی پر دل لے لڑکیوں کی پیچھے پیچھے پھرتے ہوں۔ اس کے باوجود کے کتنی ہی لڑکیوں
نے خود اس کی طرف پیش قدمی کی تھی، جسے باری سہولت سے اس نے ٹھکرا دیا تھا۔ لیکن

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ اس قدر ٹوٹ کے محبت کرے گا یہ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا محسن کو اس پے فخر ہوا تھا۔ وہ آپنی سوسائٹی کے لڑکوں کی طرح نہیں تھا جو محبت کے نام پے ڈرامہ کرتے پھرتے ہیں۔ جو لڑکیوں کو ٹشو پیپر سے زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ بلکہ وہ تو ان لوگوں میں سے تھا جو صنف نازوک کی عزت و احترام کا خیال کرتے ہیں۔ کسی سے محبت کرتے ہیں تو پھر اسے آخری دم تک نبھاتے ہیں۔ اس سے اپنی زندگی میں شامل کر کے عزت کا مقام دیتے ہیں۔ بے جالا ڈپیار نے اگرچہ اسے تھوڑا زیدی اور اکڑو بنا دیا تھا لیکن پھر اپنے والدین سے ملنے والی تربیت اس کی ذات میں صاف نظر آتی ہے۔ اپنی تم تر شرارتوں میں بھی اس نے کبھی کسی کا کوئی نقصان نہیں ہونے دیا تھا۔ محسن نے مسکرا کے اسے گلے لگایا تھا۔ فکرنا کریار شانزے صرف یوسف کی ہے۔

.....

اس دن کے بعد سے اریزے کچھ کترانے لگی تھی عثمان سے۔ وہ زیادہ تر اپنے کام سے کام رکھتی تھی، یہی وجہ تھی پہلے کی نسبت اس کی غلطیوں میں بہت کمی آگئی تھی۔ لیکن بہر حال ابھی بھی اسے بہت کچھ سکھانا تھا۔ اریزے نے خود کو پوری طرح مصروف کر لیا تھا۔ وہ ہر ممکن کوشش کرتی کہ عثمان کے سامنے کم سے کم آئے اور یہ بات عثمان نے محسوس کی تھی پر فلحال وہ اریزے سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا جس سے کہ وہ

CLASSIC URDU MATERIAL

انکنفر ٹیبل فیل کرے۔ وہ نیچے پروڈکشن میں تھا جب اس کی نظر اریزے پے پر پڑی جو جانے پروڈکشن مینیجر کو کیا انسٹرکشن دے رہی تھی۔ بلو کلر کے سوٹ میں اس کی رنگت صاف شفاف لگ رہی تھی۔ بہت عام سے انداز میں، سر پے سلیقہ سے دوپٹہ جماے، ہر طرح کی بناوٹ سے پاک وہ اسے آج کل کی لڑکیوں سے بہت مختلف لگی تھی۔ اس وقت وہ کہیں سے بھی ڈری سہمی، بیوقوف سی اریزے نہیں لگ رہی تھی۔ وہ جانے کتنی دیر اسے یونہی دیکھتا رہا خیال تب آیا جب وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ دل بیچارانہ چاہتے ہوئے بھی دیدار یار کو تڑپ گیا تھا۔ اتنے دنوں سے باندھے گئے باند ایک ایک کر کے ٹوٹے گئے تھے۔ اس کے قدم خود بہ خود اریزے کی طرف بڑھ گئے تھے۔

اریزے اپنے آس پاس کے تمام حالات سے بے خبر اپنی ہی دھن میں تھی۔ اس نے بہت سی فائلز اٹھا رکھیں تھیں اتنی کہ اس سے سمجھانا مشکل ہو رہا تھا۔ اب وہ فائل دیکھ رہی تھی اور رخ اوپر آفس کی طرف جانے والی سیڑیوں کی طرف تھا۔ دنیا و مافیہ سے بے خبر وہ اتنی مصروف تھی کہ یہ بھی نہ جان سکی کہ کوئی اس کے قدم سے قدم ملا کر سیڑیاں چڑھ رہا ہے۔ احساس ہوا تو اس وقت جب اس کی گرتی ہوئی فائلز کو کسی نے سمجھالا تھا۔ بڑی مانوس سی خشبو آئی تھی جسے وہ سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں بھی پہچان گئی تھی۔ اریزے کے لئے نظریں اٹھانا مشکل ہو رہا تھا۔ جبکہ عثمان اب اس سے فائلز لے رہے تھے۔ کچھ

CLASSIC URDU MATERIAL

دیر کے لئے اریزے کا دل دھڑکنا بھول گیا تھا۔ عثمان کی نظروں کو وہ اپنے چہرے پر
نخوبی محسوس کر رہی تھی۔ جبکہ عثمان کا دل چاہا تھا کہ وہ اس کا ایک ایک نقش حفظ کر
لے۔

"کیسی ہو تم" عثمان کے لہجے میں اتنی بے چینی تھی کہ اس نے اریزے کو بھی بے چین
کیا تھا۔

جی ٹھیک ہوں... اس نے پل بھر کو نظریں اٹھائیں تھیں اور پھر جھپکنا تک بھول گئی
تھی۔ عثمان کی آنکھوں میں جذبات کی شدت اتنی تھی کہ اریزے کو لگا وہ آنکھوں کے
زریعے ہی اس کی روح میں سما جائے گا۔

آپ ان فائز کے ساتھ... آئی مین کوئی آفس بوائے نہیں تھا؟؟ عثمان کو غلطی کا
احساس ہوا تھا تبھی اس نے اوپر کی جانب بڑھتے ہوئے بولا۔

وہ اصل میں، میں چاہ رہی تھی کہ میٹنگ سے پہلے ایک بار سب دیکھ لوں تاکہ کوئی کمی نہ
رہ جائے اور کوئی تھا نہیں تو میں خودی لینے آگئی... جانے کیوں وہ اسے اتنی تفصیل سے
آگاہ کرنا ضروری سمجھا۔ اریزے اب اس کی پیروی کر رہی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ چلنا نہ
جانے کیوں کنفیوز کر رہا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اوہ - اچھا... لیکن آگے سے خیال کریں اگر فائلز کہ چکر میں آپ کو کچھ ہو جاتا تو... وہ اب پھر براہ راست اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا اس کی آنکھیں اس کے دل کی چغلی کھا رہی تھیں۔ وہ وہاں روکا نہیں تھا سیدھا اپنے روم میں چلا گیا تھا۔

اریزے کو جانے کون سی چپ لگا گئی تھی اسے سمجھ ہی نہ آ رہا تھا کہ وہ کیا کھے تھی سر جھک دیا تھا جیسے عثمان کے کھے الفاظ اس کے لئے حکم کا درجہ رکھتے تھے اور سر تسلیم خم کر دیا گیا تھا۔

یوسف کو ابھی تک چین نہ آتا تھا وارث اس کے دماغ سے چپک گیا تھا۔ وہ شانزے سے بات کرنا چاہتا تھا پر شانزے اپنی کلاس میں نہیں تھی۔ بس اسی لئے وہ واپس پلٹ گیا تھا۔ تبھی نظر وارث پر پڑی وہ غالباً لائبریری جا رہا تھا۔ یوسف کا دماغ ۱۰۰ کی سپیڈ میں دوڑ رہا تھا۔ وہ بلا مقصد وارث کے پیچھے چلنے لگا۔ کیا کروں ایسا کہ، پتہ چلے وارث آخر کیوں ملا شانزے سے... وارث اب ایک ٹیبل پے اپنی بک اور نوٹس رکھ کر بک شیلفس کی طرف بڑھا تھا۔ اور یوسف باہر لائبریری سے کوئی بک تلاش کرتا دیکھ رہا تھا۔ تبھی اس کی نظر چیر پے لٹکے بیگ پے پڑی۔ ایک پرسکون مسکراہٹ اس کے لبوں پے پہلی تھی۔ تو مس شانزے حسان مل گئی چابی اس وارث کا منہ کھلوانے کی اب یہ تو کیا اس کے اچھے بھی

CLASSIC URDU MATERIAL

بولیں۔ لائبریری میں اس وقت کوئی نہیں تھا بڑی ہوشیاری سے یوسف وارث کے بیگ میں سے مطلوبہ چیز نکالی تھی اور وارث اپنی کتاب ڈھونڈنے میں مصروف تھا اس بات سے بے خبر کے یوسف اپنا کام کر کے نکل چکا ہے...

وارث واپس اپنی چیزیں اٹھانے آیا تھا اسی وقت شانزے بھی لائبریری میں آئی تھی۔ کیسی ہوشانزے... وارث نے اسے دیکھتے ہوئے کہا...

میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ کیسے ہو...؟؟؟

میں بھی ٹھیک تم یہاں اس وقت لائبریری میں، تمہاری کلاس تو ختم نہ.. وارث نے اگلا سوال کیا۔

ہاں بس جارہی تھی۔ تب پتہ چلا کہ اوڈی میں سب کو بلایا ہے تو بس سوچا کچھ بکس ایشو کرا لوں تب تک۔ مجھے نوٹس بنانے ہیں آگے ایگزمرز ہیں پھر...

اوہ اچھا... چلو پھر بات ہوتی ہے میں چلتا ہوں۔ نوٹس میں ہیلپ چاہیے ہو تو موسٹ ویلکم.. وارث واپس چلا گیا تھا۔ اور شانزے اپنی مطلوب بوکی تلاش میں مصروف تھی۔

.....

CLASSIC URDU MATERIAL

کلاسز ختم ہو گئی تھیں سب سٹوڈنٹس کو آڈیٹوریم میں بلایا گیا تھا تاکہ سٹوڈنٹ ویک کا باقاعدہ علان کیا جاسکے۔ ویلے تو سبھی سٹوڈنٹس جانے تھے پر کچھ تھا جو نیا تھا ہر سال سے ہٹ کہ.. سب سٹوڈنٹس آگے تھے۔ انتظار تھا تو چانسلسر، دینز اور ڈیپارٹمنٹ ہیڈ کا۔ یوسف جس رُو میں بیٹھا تھا وہاں اب صرف ایک سیٹ خالی تھی۔ سامنے سے آتی شانزے کو دیکھ اس نے دل سے دعا کی تھی کہ شانزے وہاں بیٹھے۔ شانزے کی نظریں اپنے گروپ کو ڈھونڈنے میں مصروف تھیں لیکن اسے کوئی بھی نظر نہ آیا تھا۔ شانزے کو نزدیک ترین صرف وہی سیٹ نظر آئی تھی۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ یوسف کی جانب بڑھ رہی تھی۔

یوسف کو لگا وہ قدم قدم بڑھتی اس کے دل میں اتر رہی ہے۔ یوسف اور شانزے کے درمیان کچھ فٹ کا فاصلہ تھا۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ شانزے اس کے برابر میں بیٹھنے لگی ہے... اس سے یقین نہیں آ رہا تھا کہ قسمت ایسے بھی مہربان ہوتی ہے۔ لیکن اس سے پہلے کے شانزے وہاں بیٹھتی رانیہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کے کھینچا اور خود جلدی سے یوسف کے برابر میں بیٹھ گئی۔

سوری ہاؤس فل.. اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔ اس کی ڈھٹائی پے شانزے کا پارہ آسمان سے لگا تھا۔ برا یوسف کو بھی لگا تھا لیکن اس کے بولنے سے پہلے ہی شانزے بول پڑی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اسے ہاؤس فل نہیں چیئنگ کہتیں ہیں.. غصہ اس کے لہجے میں صاف ظاہر تھا۔

اسے چیئنگ نہیں اکٹونیس کہتے ہیں... یونو... فرسٹ کم فرسٹ گیٹ... اور ویلے بھی

تمہارا اس کمپیٹیشن میں کیا کام، دس کمپیٹیشن فورداوینرز نوٹ فور لوزرز... مس چیریٹی....

رانیہ کے لہجے کی حقارت نے یوسف کو حیران کیا تھا۔

اچھا تو پھر اس لہزے سے تمہیں اس کمپیٹیشن میں تو کیا اس یونیورسٹی میں بھی نہیں ہونا

چاہیے تھا... اوہ سوری میں بھول گئی تھی کہ تم جیسے لوگ میریٹ پے کچھ کرتے ہی

کہاں ہیں... بس باپ کی پہنکی ہوئی بھیگ ہی کافی ہوتی ہے.. پھر معملا ایڈمشن کا ہو

یا... کمپیٹیشن کا ہو... شانزے نے منہ توڑ جواب دیا تھا۔ یوسف حقہ بقہ رہ گیا تھا۔ جبکہ

رانیہ کو تو پینگے لگا گئے تھے۔ اس نے وہ گھسے میں یہ بھی لہزنہ کر سکی کہ اس وقت وہ

Youbitch کہاں اور کس کے ساتھ باتھ ہے۔ ایک گلی اس کے منہ سے نکلی تھی۔

شٹ اپ رانیہ... یوسف کی آواز ہلکی تھی پر اتنی سخت تھی کہ کچھ دیر کے لئے.....

شانزے اور رانیہ کو حیران کر گئی تھی.. تم ہوش میں تو ہو.. یہ کیسے لفظ استعمال کر رہی

ہو... یوسف کو رانیہ پے شدید غصہ آیا تھا۔ جب رانیہ تو ابھی تک یہ حیران تھی کہ وہ اس

سے ایسے بات کیسے کر سکتا ہے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف کو تاسف نے گھیر لیا تھا وہ مزید کچھ کہتا جب اسے اپنے پیچھے کی کسی رُو سے آواز آئی تھی۔

شانزے کیا ہوا یا یہاں آجاؤ... آواز صبا کی تھی جو غالباً پہلے سے موجود تھی۔ لیکن سٹوڈنٹ کی وجہ سے شانزے دیکھ نہ پائی تھی۔

شانزے وہاں سے جا چکی تھی.. اور یوسف نے کہا جانے والی نظروں سے رانیہ کو دیکھا تھا۔ جب رانیہ اس کے ریکشن پے حیران تھی۔ اس کو یوسف کا اتنا سا لفظ بھی بہت انسٹنگ لگا تھا۔ تم مجھ سے ایسے بات کر رہے ہو...؟؟

اس سے پہلے کچھ کہتا مائیک میں چانسلر کی آواز گنجی تھی۔

آسلام و علیکم.... اینڈ گڈ آفٹرنون سٹوڈنٹ.. آپ سب جانے ہیں کہ ہم یہاں سٹوڈنٹ ویک سے ریلانڈ کمپیٹیشن کے بارے میں انفارمیشن دیئے آئے ہیں.. اس سال ہم نے سٹوڈنٹس ویک میں انٹرمی کے لئے ٹیسٹ رکھا یعنی صرف وہی سٹوڈنٹ شامل ہوں گے جو ٹیسٹ کلیئر کریں گے... لسٹ ایر بہت سے سٹوڈنٹ کو کمپلیں تھی کے ٹیچرز نے اپنے فیوریٹ سٹوڈنٹ کو آگے کیا ہے تو دیس ٹائم نو فیوریٹزم... پھر آپ سب لوگوں کو دو دو کی ٹیم میں رکھا جائے گا اور اسکے بعد کمپیٹیشن کا آغاز ہو گا... پہلا۔ کوئٹ کمپیٹیشن، دوسرا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اردو ادب اور تیسرا - سپورٹس اور آخری ڈیپٹ کمپیٹیشن... ہر کمپیٹیشن میں کچھ پوائنٹس دیے جائیں اور ان کی بیس پے ہی ونر ٹیم آناونس کی جائے گی...

باقی معلومات کے لیے میں ام کلثوم سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ آئیں اور اس اسٹیج کو شرف بخشیں حال میں تالیاں گونجنے لگیں تھیں سارے سٹوڈنٹس کافی جوش میں تھے۔ جیسے کے چانسلر پہلے ہی کافی معلومات آپ کو دے چکے ہیں۔ اب مزید کی کوئی گنجائش نہیں ہے.. بس سرپرائز ہے جو ہم نے پلان کیا ہے اور اس کے لیے آپ کو تھوڑا انتظار کرنا پڑے گا کیونکہ وہ ہم بتائیں گے ٹیسٹ رزلٹس کے بعد ابھی کے لیے اتنا کہ اس سال دو وینرز ہوں گے ایک سینئر سے اور دوسرے نیو کمرز سٹوڈنٹس سے اور جیتنے والے دونوں ہی سٹوڈنٹس کو سکرشپ دی جائیں گی...

آپ کا ٹیسٹ آج سے ٹھیک چار دن بعد آپ کے ہی ڈیپارٹمنٹ میں لیا جائے گا۔ اینڈ آئی ہوپ بیسٹ ٹیم ویل وینر... مس ام کلثوم اسٹیج سے نیچے اتر رہیں تھیں... ہال پھر سے تالیوں سے گنج اٹھا تھا۔

.....

میٹنگ کے لیے سب ہال میں جمع ہو چکے تھے انتظار تھا تو عثمان، عمیر اور اریزے کا..

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ دونوں اپنے روم سے کچھ ڈسکس کرتے ہوئے نکل رہے تھے۔ جب دونوں کی نظر اریزے پے پڑی جو فائل میں نہ جانے کیا کر رہی تھی پر اس کے منہ پے صاف لکھا تھا کہ کوئی پریشانی ہے۔ نہ چاہتے ہوئے بھی دونوں روک گئے تھے۔ لیکن عثمان سے پہلے عمیر پوچھ چکا تھا۔

وہاٹ ہاپینڈ اریزے عمیر نے اس کی طرف کچھ فائلز بڑھائیں تھیں۔

نتیجہ سر اریزے نے فائلز پکڑ لیں تھیں... اوکے تو پھر یہ فائلز ساتھ لے کے آجائیں میٹنگ شروع کرتے ہیں عمیر اپنا بیت سے کہتا چل گیا تھا وہ ہمیشہ ایسے ہی بات کرتا کبھی کبھی تو اریزے کو لگتا عمیر نہیں وجی بھائی بات کر رہے ہیں۔ جبکہ عثمان روک گیا تھا۔

اریزے ابھی بھی فائل میں ہی کچھ کر رہی تھی.. عثمان کافی دیر تک تو اسے دیکھتا رہا تھا۔ اس وقت پریشانی اور معصومیت کے لئے جملے تاثرات لئے بہت حسین لگی تھی۔ اسے دیکھنا عثمان کو ہمیشہ بہت اچھا لگتا تھا۔ کبھی کبھی تو دل کرتا کہ وقت روک جائے اور وہ بس یونہی اسے دیکھتا رہے۔ لیکن مجبوری یہ تھی کہ یہ آفس ہے اور یہاں وہ ایسا کچھ آفروڈ نہیں کر سکتا تھا۔ پھر جب رہا نہیں گیا تو پوچھ لیا۔

کیا ہوا اریزے کچھ پریشان ہیں...

CLASSIC URDU MATERIAL

نہیں سر بس یہ کچھ پیرز ہیں... آگے پیچھے ہو گئے ہیں بس انھیں ہی ارتنج کر رہی ہوں۔

اوکے پر اب تو میٹنگ کا ٹائم ہو گیا ہے آپ آجائیں یہ بعد میں کر لینا۔

سر... وہ... دراصل یہ فائل ابھی اندر میٹنگ میں شو کرنی ہے... اریزے کے چہرے پے واضح طور پر پریشانی لکھی تھی۔

عثمان نے کچھ غور سے اس کے چہرے کو دیکھا اور پھر گود میں رکھی فائلز کو کوئی ۲۵۰ کے قریب پیرز تھے جنہیں وہ ارتنج کرنے میں لگی تھی۔ اس کے چہرے پے مسکراہٹ پہلی تھی جبکہ اریزے کچھ خفیف سی اسے دیکھنے لگی۔

سر میں نے جان بوجھ کے نہیں کیا ہے میں یہاں رکھ کہ گئی تھی پر نہ جانے کیسے یہ اوڑھ کے نیچے گر گئے۔ وہ اب اپنی صفائی دے رہی تھی۔ اور عثمان کو اس پریشانی میں بھی وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

ریلکس اریزے... آپ ڈسکارڈ مشین اون کریں... عثمان جو دیوار سے ٹیک لگاتے کھڑا تھا بڑے پرسکون انداز میں بولا۔

جی... ڈسکارڈ مشین...؟؟ اریزے کو اس کی دماغی حالت پے شک ہوا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جی ڈسکارڈ مشین... اتے امپورٹنٹ پیپرز ہم ایسے تو یہاں نہیں رکھ سکتے نہ انہیں ری یوز کر سکتے ہیں عثمان نے آرام سے اس کے ہاتھ سے پیپر لے لئے تھے... اور اب انہیں ڈسکارڈ کر رہا تھا..

اریزے کا شک یقین میں بدل گیا تھا یہ فائل آج کی میٹنگ کے لئے بہت امپورٹنٹ تھی۔ اور عثمان نے وہ ہی ڈسکارڈ کر دی تھی۔ وہ اپنے خیالوں میں مگن تھی، جاگی اس وقت جب عثمان اس کے سسٹم پر جھکا کچھ فائلز کھول رہا تھا اور ماؤس چلتے ہوئے اس کا ہاتھ اریزے کے ہاتھ سے مس ہوا تھا۔ اریزے نے چونک کر دیکھا تھا۔ وہ اس کے اتنے نزدیک تھا۔ کہ اریزے کے ہوش اڑنے کے لئے کافی تھا۔

مس اریزے ضروری نہیں ہے کہ آپ اس فائل کو ٹھیک کرنے میں اتنا ٹائم صرف کرتیں آسان حل تھا کہ یہ پیپر ڈسکارڈ کر کے اپنا پرنٹ لے لیتی اس سے ٹائم بھی بچتا اور آپ پریشانی سے بھی بچ جاتیں۔ اریزے کو لگا اس پر کسی نے گھڑوں پانی گرا دیا ہو۔ اگرچہ نظریں سکریں پر تھیں، پھر بھی وہ اریزے کے چہرے پر چمکنے والے جذبات سے خوب واقف تھا۔ اس کے پرفیوم کی خوشبو اریزے کی سانسوں کو مہکا رہی تھیں اور اریزے اسے یک ٹک دیکھے جا رہی تھی جواب پرنٹ دے رہا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

لیجئے ہو گیا مثلاً حال.. عثمان نے مسکرا کے دیکھا تھا۔ لیکن وہ مسکرا نہیں سکی تھی۔
اریزے کچھ شرمندہ نظر آرہی تھی اس لیے وہ اس کو مزید شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا فائل
اس کو دیتا وہ بورڈ روم کی طرف چل گیا تھا۔

اریزے پرزلے کے آگئی تھی... میٹنگ شروع ہو گئی تھی سب اپنے اپنے پوائنٹس بتا
رہے تھے۔ اس لیے اریزے کا ہاتھ بہت تیزی سے چل رہا تھا۔ پروجیکٹر کی روشنی اس کے
چہرے پر پڑ رہی تھی جس سے اس کا روپ کچھ اور نکھار گیا تھا۔ سب کی توجہ پروجیکٹر
پر تھی جہاں کمپنی کے کچھ نیو پروجیکٹس باری باری چلائے جا رہے تھے۔ لیکن عثمان
اس وقت اپنی الگ ہی دنیا بسائے ہوئے تھا۔ اس بات سے بے خبر کے یہ میٹنگ آنے
والے دنوں کے لیے بہت ضروری... اور یہ جانے ہوئے بھی کے جس کا ہر انداز اس کی
توجہ کھینچتا ہے وہ خود اپنی پوری توجہ اس میٹنگ کی طرف لاگے ہوئے ہے.....

.....

کہاں تھیں...

دیر کر دی۔ می جانی نے اسے اندر اتے دیکھ پوچھا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جی می جانی یونیورسٹی میں سٹوڈنٹ ویک اسٹارٹ ہو رہا ہی تو بس اس کی ڈیٹیلز کے لئے
سب سٹوڈنٹ کو روکا ہوا تھا۔ شانزے نے آرام سے بستر پر لٹتے ہوئے کہا۔

اچھا چلو پھر فرش ہو جاؤ میں کھانا لاتی ہوں۔۔ می جانی نے پیار کہا سے تھا۔۔

نہیں می جانی رہنے دیں اب رات میں ہی کھاؤں گی ایک ساتھ۔۔۔ آج تو بس آپ گرم گرم
چائے کے ساتھ پکوڑے کھلا دیں دیکھیں موسم بھی کتنا اچھا ہو رہا ہے۔۔۔ شانزے نے
حسب عادت اپنے کمرے کی کھڑکی کھولتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ جہاں سے باہر پڑنے والی
پھوار آسانی سے دیکھی جاسکتی تھی۔۔۔

ارے لویہ کب ہوا۔۔۔ یہ کراچی کا موسم بھی نہ سمجھ سے باہر ہے ابھی دوپہر تک تو اچھی
خاصی دھوپ تھی اور اب یہ پھوار۔۔۔ شانی تم اوپر چھت سے کپڑے اتار لو میں تب تک
تمہارے پکوڑوں اور لاتی ہوں تب تک اریزے بھی آجائے گی پھر ساتھ میں کھائیں گے می
جانی پورا پروگرام بتاتے ہوئے کہا تھا۔

اوکے می جانی۔۔۔ کیا یاد کریں گی آپ کس سگھر بیٹی سے پلا پڑا ہے۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے چھت سے کپڑے اتار کر لا رہی تھی۔ جب تائی جان اور عنیقہ سے اس کا سامنا ہوا وہ دونوں اپر جا رہی تھیں شاید موسم انجھے کرنے۔ اس دن کے بعد سے اگرچہ تائی جان کے رویے میں بہتری آگئی تھی انہوں نے بات بے بات اس لیے طنز کرنا چھوڑ دیا تھا۔ ارے تم کب آئیں پتہ ہی نہیں چلا۔ بس کچھ دیر پہلے تائی جان آپ شاید تایا جان کے پاس تھیں۔

وہ مختصر جواب دیتی نیچے چلی گئی تھی۔ اس کے لئے تائی جان کا بدلتا لہجہ کافی تشویشناک تھا۔ لیکن وقت سے پہلے کچھ بھی کہنا نہ مناسب تھا۔

تم کب آئیں.... وہ نیچے کمرے میں آئی تو اریزے پہلے سے موجود تھی... لیکن وہ کہیں اور ہی لگن تھی اس لئے اسے شانزے کے آنے کا بھی پتہ نہیں چلا... شانزے کافی ٹائم سے نوٹ کر رہی تھی اریزے کچھ بدل گئی تھی گرچہ پہلے بھی وہ زیادہ باتیں نہیں کرتی تھی پر پھر بھی وہ شانزے کو سنے میں اس کا پورا ساتھ دیتی تھی... اس کی الٹی سیدھی حرکتوں میں ساتھ دینا اور پھر اسے بچانا... اریزے کا پسندیدہ مشغلہ تھا، لیکن اب کافی ٹائم سے شانزے اس کا بدلہ بدلہ انداز محسوس کر رہی تھی کئی بار سوچا کہ بات کرے لیکن کوئی سراہا تھ ہی نہیں آ رہا تھا۔ ابھی بھی جب وہ کمرے میں آئی تو وہ کسی اور جہاں میں گھوم رہی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا ہوا اریزے.... شانزے نے بہن کو سوچوں میں گھوم دیکھا تھا تو اسے کندھے سے ہلا کر بولا....

سر میں ٹھیک ہوں... اریزے نے بولا.... اور پھر عقل پے ماتم کرنے کا دل چاہا.... وہ تو بھول ہی گئی تھی کہ اب گھر آگئی ہے عثمان اس پے اتنا حاوی ہو گیا ہے کہ وہ جاگنے میں بھی اس کے خواب دیکھنے لگی تھی....

وہ اٹھ کے جانے لگی تھی تبھی لیکن شانزے نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا..

اریزے سب ٹھیک ہے نہ آج کل تم کچھ کھوئی کھوئی سی رہتی ہو. شانزے کے لہجے میں فکر تھی.

اریزے کو دل بھر کے اپنی بہن پے پیار آیا تھا جو اس کے لے اتنی فکر مند تھی... کچھ نہیں بس ایلے ہی کبھی کبھی دل کرتا ہے نہ ایلے ہی اکیلے... اپنے ساتھ بیٹھنے کو... تم بھی نہ بس کیا کیا سوچنے لگتی ہو اس نے اس کے سر پے ہلکی چپت لگی تھی....

ہمم... تم میری بہن ہو اریزے... تمہارے دل کی ہر دھڑکن پہنچانتی ہوں میں... تم کب خوش ہو... کب ادا اس ہو سب پتہ چلتا ہے مجھے ویلے ہی جیسے تم میرے دل کا راز پا

CLASSIC URDU MATERIAL

لیتی ہے.. اور تم مجھ سے اپنی پیاری سویٹ انوسینٹ بہن سے باتیں چھپا رہی ہوں..
شانزے نے مصنوعی ناراضگی سے بولا..

اف.. شانزے... تم سے کیا چھپنا.... تم جانتی ہونا تم صرف میری بہن نہیں میری
دوست بھی ہو.. اور اس حوالے سے تم کچھ بھی پوچھ سکتی ہو سمجھیں....

اچھا تو پھر جلدی بتاؤ یہ سر کون ہیں جن کے خیالوں میں میڈم اتنی گم تھیں... شانزے
کو سنرا موقع ہاتھ لگ گیا تھا.

میرے باس عثمان... اریزے نے نظریں جھکائی تھیں... حیا کے سارے رنگ اس کے
چہرے پر اتر آئے تھے...

تو کیا تم ان سے.... اریزے نے چونک کے دیکھا تھا. اور شانزے کی بات سچ میں رہ گئی
تھی..

دیکھو سچ سچ بتانا... ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گی... شانزے نے اسے وارن کیا تھا.

پتہ نہیں.. اریزے کے جواب میں اداسی تھی..

پتہ نہیں کیا مطلب... شانزے نے حیرت کا اظہار کیا تھا..

پتہ نہیں مطلب پتہ نہیں....

CLASSIC URDU MATERIAL

تو پھر کیا پتہ ہے تمہیں... شانزے نے گھورا تھا..

یہی کہ ان کو دیکتے رہنا، ان کو سوچتے رہنا، ان کو سنا... بہت اچھا لگتا ہے.. حالانکہ وہ جب بھی سامنے آتے ہیں تو پتہ نہیں کہاں کھو جاتی ہوں میں... اور جب سامنے نہیں ہوتے تب بھی ان کو اپنے پاس محسوس کرتی ہوں... ان کو ہی سوچتی رہتی ہوں... ان کے خیال ہی گھیرے رکھتے ہیں....

اریزے مجھے یقین نہیں آ رہا یہ تم ہو.... لگتا ہے اب تو ملنا ہی پڑے گا... آخر Omg کون ہے جس نے میری بہن کو مجھ سے چرانے کی کوشش کی ہے اس نے اریزے کو گلے لگایا تھا.

پاگل ہو تم.... اریزے نے مسکرا کے کہا تھا....

جسبی می جانی کی آواز آئی تھی شانزے... اریزے... آجاؤ دونوں چائے اور پکوڑے ٹھنڈے ہو جائیں گے...

وہ لوگ چھت پے پلے تھے... تائی جان اور عنیقہ ابھی تک وہیں تھیں..

می جانی سب کو سروے کر رہیں تھیں.. ہلکی پھلکی باتیں چل رہیں تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL

ارے واہ پکڑو.. وہ بھی اس موسم میں... وجی جو نہا کے نکلا تھا اس وقت بھی بالوں کو
ٹاول سے رگڑنے میں مصروف تھا۔ اس نے جیسے ہی ہاتھ بڑھایا شانزے نے جھٹ پلٹ
اٹھالی تھی۔ کیونکہ باقی سب اپنے حصے سے انصاف کر چکے تھے لیکن عادت سے مجبور
شانزے مزے لے کے کھانے کے چکر میں پیچھے رہ گئی تھی۔

سوچنا بھی نہیں وجی بھائی یہ میرے ہیں...

اچھا چلو بھی ٹھیک ہے تم نہ دو پکوڑے.. ہم غریب لوگ آسکریم لے ہی گزارا کر لیں..
شانزے کو منہ کیطرف بڑھتا ہاتھ روک گیا تھا... سچ میں آسکریم کون لایا...

میں لایا تھا سوچا تھا اپنی بہنوں کے ساتھ موسم انجوائے کروں گا لیکن کہاں ہماری ایسی
قسمت.... وجی اس کی کمزوریوں سے واقف تھا تبھی بڑی خوبصورتی سے اس سے اپنی باتوں
میں پھنسا لیا تھا۔

اف وجی بھائی سچ میں.. پوری دنیا کے سامنے عقلمند بے والی جانے کیسے وجی کی باتوں
میں آجاتی تھی...

اور نہیں تو کیا میں جھوٹ بولوں گا تم سے جاؤ خود جا کے دیکھ لو.. وجی نے پلٹ سمجھالی
تھی جب کے شانزے نیچے گئی تھی... لیکن جب اس نے فریج میں دیکھا تو وہاں آسکریم تو

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا وہاں آئسکریم کا خالی ڈبہ تک نہیں تھا... غصے میں لال پیلی ہوتی شانزے جب واپس آئی تو پلٹ صاف تھی... اس کا غصہ مزید بڑھ گیا تھا.. وجی بھائی میں آپ کو چھوڑوں گی نہیں وہ اب بچوں کی طرح اس کے پیچھے بھگ رہی تھی اور وجی خود کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا باقی سب ان کے بچنے کو دیکھ کر ہنس رہے تھے... خلاف توقع تائی جان اور عنیقہ بھی اور می جانی کے لئے تو یہی بہت تھا کہ گھر کا محول بدل رہا تھا.. اس بات سے بے خبر کے طوفان آنے سے پہلے اکثر خاموشی ہو جایا کرتی ہے۔

سنا ہے سٹوڈنٹ ویک سٹارٹ ہونے والا ہے۔ عثمان نے یوسف سے پوچھا جو ناشتے کے ساتھ خوب انصاف کر رہا تھا..

جی بھائی دو دن بعد اس کا پیپر ہے.. یوسف ابھی ابھی مگن تھا..
تو پھر میں امید رکھوں.. کہ تم پیپر کلیئر کر لو گئے..

نہیں بھائی... یوسف کی بات نے سب کو چونکا دیا تھا.. میرا مطلب ہے آپ اس بات پر یقین رکھیں کہ میں یہ کمپیٹیشن جیت جاؤں گا.. یوسف نے اپنی بات کی وضاحت کی تھی وہ جانتا تھا کہ پاپا کچھ بولے نہیں ہیں پر انہیں اس سے بہت امیدیں ہیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL

گڈ... تو پھر تم نے کوئی پاٹنر سوچا اچھے لے.. عثمان کو ساری خبر تھی.

نہیں بھائی ابھی تو نہیں ویلے بھی اصل صورتحال تو تبھی پتا چلے گی جب انٹری ٹیسٹ کا رزلٹ آئے گا.

کون ان کون آوٹ...

ہم یہ بھی ہے... عثمان نے اس کی بات سے ایگری کیا تھا. ویلے آل دا بیسٹ.

تھنک یو بھائی...

اگر تمہیں دیر نہیں ہو رہی ہو تو یونیورسٹی ساتھ چلتے ہیں. عثمان کی بات نے یوسف سمیت باقی دو لوگوں کو بھی حیران کیا تھا.

بھائی یونیورسٹی کیوں خیریت ہے... کہیں کوئی لڑکی تو.... یوسف اپنی بات ادھوری چھوڑ کر ہلکا سا ہنسا تھا.

ہاں - خیریت ہے... تمہیں کیوں ڈر لگ رہا ہے؟؟ ویلے بات تو لڑکی کی ہی ہے. عثمان نے جان بوجھ کر بات اس طرح شروع کی تھی وہ سن کا ریکشن دیکھنا چاہتا تھا. جبکہ سب ناشتہ چھوڑ اس کی طرف ہی متوجہ ہو گئے تھے. ریکشن اس کے اندازے کے مطابق تھا.

CLASSIC URDU MATERIAL

ارے آپ سب ایلے کیوں دیکھ رہے ہیں، مجھے بس شانزے کے بارے میں کچھ انفارمیشن چاہیے تھی۔ عثمان نے مسکراتے ہووے فوک کی مدد سے چیز آملیٹ کا ٹکڑا منہ میں ڈالا تھا۔

یوسف کا گلاس کی طرف بڑھتا ہاتھ روک گیا تھا۔ اس کو کچھ عجیب لگا تھا۔

لیکن اس سے پہلے حسین بولے تھے۔ کیوں؟؟

پاپا اصل میں اس اسلم نے ابھی تک کوئی رابطہ نہیں کیا تو میں نے سوچا ہمیں کچھ اور طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔ پھر مجھے یاد آیا کہ آپ نے کہا تھا کہ شانزے کی شکل زینب پھوپھو کی کاپی ہے، اس دن میں اتنا اپسیٹ تھا کہ سوچ ہی نہیں پایا لیکن پھر بعد مجھے لگا کہ یہ بھی تو ہو سکتا ہے وہ ان کی بیٹی ہو تو یونیورسٹی سے ہم اس کے پرنٹس کی ڈیٹیلز لے سکتے ہیں۔ اس کا ایڈریس لے سکتے ہیں۔ عثمان اپنی دھن میں بولے جا رہا تھا۔ جبکہ اس کی باتوں نے یوسف کا روم روم سوچوں میں ڈوبو دیا تھا۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے، حسین کی آواز میں دکھ تھا، تبھی یوسف چونکا تھا (تو کیا پاپا سب جانتے ہیں...)۔

لیکن کیوں پاپا ہو سکتا ہے ہمیں کوئی کیلو مل جائے۔ عثمان نے بات جاری رکھی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

بیٹا میں پتا کرا چکا ہوں.. عثمان کو حیرت ہوئی تھی اس نے باری باری پاس بیٹھے دونوں لوگوں کو دیکھا تھا۔ لیکن ماما اور یوسف کا سکون برقرار تھا۔ لیکن کب پایا؟؟ عثمان کی حیرت برقرار تھی۔

میں گیا تھا.. جب شانزے گھر آئی تھی اسکے فورن بعد... مجھے لگا تھا کہ وہ زینب کی بیٹی ہے لیکن شاید یہ بس ایک اتفاق ہے۔ کیونکہ اسکے ماں باپ کا نام کچھ اور تھا وہاں کہیں بھی زینب کا یا اس کے شوہر کا نام نہیں تھا...

یوسف کے چہرے پر لے ایک سایہ سا آکر گزرا تھا۔ (کیا پایا کو بتادوں کے شانزے... یہ وقت ٹھیک نہیں ہے اور پھر مجھے تو خود ابھی تک کچھ نہی پتا تو... نہیں نہیں وقت سے پہلے یہ سب ٹھیک نہیں ہے اور پھر اگر سچ میں شکل ملنا اتفاق ہوا تو... شانزے پر لے کیا بیٹے گی، پہلے ہی اس کو کتنا سنا پڑا تھا... نہیں میں اسے تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔)

اوہ - عثمان کے منہ سے سرد آہ نکلی تھی.. جیسے اس کی تلاش بھی ختم ہو گئی ہو۔ جبکہ یوسف کے لئے سوچ کے نئے دروازے کھول گئے تھے۔ بہت کچھ یاد آنے لگا تھا... اس کی کالی آنکھیں جو ہمیشہ اسے کھینچتی ہیں... اس پر ہمیشہ روعب جماعتی ہیں... پہلی دفع جب اس نے شانزے کو دیکھا تھا تو دیکھتا تھا اس کی آنکھوں کے رنگ نے ہی اسے متوجہ کیا تھا کالا رنگ اتنا گھیرا تھا جیسے ارچیز اپنے اندر ڈوبنے کی صلاحیت رکھتا ہو اور پھر بلا ارادہ

CLASSIC URDU MATERIAL

ہی اس نے اپنے پرینک کے لئے اس کو سلیکٹ کیا تھا۔ لیکن آج اسے احساس ہوا تھا وہ ویسی ہی ہیں جیسی حسین اور کلثوم کی ہیں بچپن میں کتنا شوک تھا اسے کہ اس کی آنکھیں بھی ایسی ہوتی گہری کالی پر اس نے اور عثمان نے آنکھوں کا رنگ شاہینہ سے لیا شہد رنگ... لیکن شانزے، اس نے شاید اپنی ماما سے رنگ لیا تھا وراثت میں۔ وہ بہت کچھ کہنا چاہتا تھا پر روک گیا تھا۔

.....

شانزے یونیورسٹی پہنچی تو پتا چلا وارث پریشان ہے کچھ ہوا تھا شاید لیکن کیوں ہے یہ پتا نہیں چلا تھا۔ اور فلحال وہ پتا لگا بھی نہیں سکتی تھی کیونکہ وہ خود کلاس کے لئے لیٹ ہو رہی تھی۔ شکر سر نہں آئے ابھی تک.. اس نے صبا کے برابر بیٹھتے ہوئے کہا تھا... شکر... تم آگئیں میڈم... کیونکہ سر ابھی کچھ دیر پہلے ہی باہر گئے تھے۔ وہ محسن کا مثلاً حل کرنے... صبا نے اس کی معلومات میں اضافہ کیا تھا۔

اوہ ہاں - کیا ہوا ہے میں نے دیکھا وہ کافی اب سیٹ تھا۔ شانزے کو یاد آیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کچھ نہیں یار بس وارث کا فائل پروجیکٹ کا پیپر ورک کہیں مس ہو گیا ہے بس اسی کو
ڈھونڈ ڈھونڈ کے پاگل ہو گیا ہے بیچارہ کیونکہ کل جمع کروانے کی لاسٹ ڈیٹ ہے۔ ابھی
شاید سر سے بھی یہی بات کر رہا تھا تاکہ اس کو تھوڑا ورٹائم مل جائے۔
وہاٹ... یہ کب ہوا... شانزے کو جھٹکا لگا تھا۔ فائل پروجیکٹ کا پیپر ورک مس ہو جانے
کی اہمیت وہ جانتی تھی۔
کل ہوا ہے... آڈی میں جانے سے پہلے شاید... صبا نے مزید انفارمیشن فراہم کی تھیں۔
اوہ - یہ تو برا ہوا بیچارے کی ساری محنت گئی... شانزے کو سچ میں دکھ ہوا تھا۔
ہاں... پر بیوقوف کو سو فٹ کاپی رکھنی چاہیے تھی۔ صبا نے عقلمندانہ مشورہ دیا تھا۔
ہاں یہ تو ہے... پر اب کیا کیا جاسکتا ہے... اور یہ دونوں کہاں گئیں ان کا بھی کچھ گم
ہو گیا ہے کیا... شانزے کا اشارہ مہک اور ذارا کی طرف تھا جو دیکھائی نہیں دے رہی
تھیں۔
ان کا کچھ گم نہیں گیا، خراب ہو گیا ہے۔ صبا نے جل کے کہا تھا۔
کیا؟ شانزے کو حیرت ہوئی تھی۔
دماغ اور کیا... صبا نے منہ بناتے کہا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جب کے شانزے کو ہنسی آئی تھی۔ سر مستنصر کلاس میں آگئے تھے اس لئے وہ دونوں ان کی طرف متوجہ ہو گئیں تھیں۔

سر کچھ پتا چلا آگے بیٹھی صفیہ نے سر کو مخاطب کیا تھا۔
نہیں ابھی تو کچھ نہیں.. سر مستنصر کچھ پریشان تھے۔

آپ کو کیا لگتا ہے۔ کسی نے جان بوجھ کر کیا ہے؟؟ اب کی بار ایک دوسرے سٹوڈنٹس کی طرف سے کیا گیا تھا۔

میرا نہیں خیال کوئی سٹوڈنٹ جان بوجھ کر ایسا کرے گا۔ سر مستنصر کے لہجے میں بولنے یقین نے کو کافی تسلی دی تھی۔

سر ہو سکتا ہے کسی کی شرارت ہو..

سر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کسی نے وارث سے بدلہ لینے کے لئے ایسا کیا ہو.. وی آل نوں حر ریکارڈاز نوٹ ٹوگڈ۔

مختلف سٹوڈنٹس اب اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے جب کے شانزے کے ۱۰۰ کی سپیڈ میں بھاگے دماغ کو اب بریک لگا تھا۔

شرارت... بدلہ...

CLASSIC URDU MATERIAL

اوہ - تو یہ تم ہو... تمہارے علاوہ کوئی ہو بھی کیسے سکتا ہے۔ یہ بات میں کیسے بھول گئی۔ شانزے نے زیر لب بڑبڑایا تھا غصے کی ایک لائن اس کے ماتھے پر ابھری تھی۔ خیالوں میں اس نے یوسف کی ہڈیاں چبا ڈالیں تھیں۔

چلیں...؟؟؟ صبا نے اس کے سامنے چٹکی بجائی تھی۔

کہاں... شانزے نے حیرت سے صبا کو پوچھا۔

کلاس ختم ہو گئی ہے... صبا نے گھورا تھا...

کیا... سر گئے...

میڈم بیہوش آپ ہو کے بیٹھیں تھی سر نہیں سمجھیں... وہ دونوں چیزیں اٹھاتی کلاس سے نکلی تھیں۔

تم چلو میں آتی ہوں.. شانزے سوچنے والے انداز میں بولا تھا۔

کہاں... صبا پے بیزاری چھای تھی.. پہلے ڈارا اور مہک اور اب شانزے....

کہا نہ آتی ہوں، شانزے کہتی چلی گئی تھی۔

.....

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف تمہیں پتہ ہے وارث کا فائل پروجیکٹ کا کورس ورک گم ہو گیا ہے۔ یوسف جو ابھی پہنچا تھا، رانیہ نے اپنی طرف سے بریکنگ نیوز دی تھی۔

ہاں پتہ ہے۔ یوسف نے انتہائی اطمینان سے جواب دیا تھا۔ لیکن رانیہ اور محسن دونوں کچھ مشکوک ہوئے تھے۔

تمہیں کیسے پتہ ہے؟ تم تو ابھی آئے ہو نہ رانیہ کا انداز ابھی کچھ عجیب سا ہی تھا۔
یار ابھی اس وقت یہ یونیورسٹی کی ہاٹ نیوز ہے۔ باہر سٹوڈنٹس بات کر رہے تھے سن لیا۔
یوسف کا اطمینان برقرار تھا۔

اوہ۔ آئی سی۔۔۔ رانیہ نے سکھ کا سانس لیا تھا۔

ویسے جس نے بھی کیا اچھا نہیں کیا۔ ایک سٹوڈنٹ ہو کر دوسرے سٹوڈنٹ کو نقصان پہنچانا یہ تو اچھی بات نہیں۔ محسن نے بات کو جاری رکھا تھا۔

ہاں تم کہہ تو ٹھیک کہہ رہے ہو، لیکن دیکھنا جس نے بھی کیا ہے وہ بھی کامیابی حاصل نہیں کر سکے گا، ارے نکمے ہوتے ہیں پڑھا جاتا نہیں ہے تو دوسروں کے نوٹس اور چیزیں چراتے ہیں۔ لیکن اینڈ میں ہوتا یہی ہے فیل ہو جاتے ہیں اور اپنا سامنہ لے کے یونیورسٹی میں سے نکل جاتے ہیں۔ تم دیکھنا یہ جو کوئی بھی کامیاب نہیں ہو سکے گا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

شٹ اپ رانیہ.. یوسف غصے سے جھنجھلایا تھا۔ تم یہ کیا بی گریڈ موویز کی ہیروئن کی طرح بد دعائیں دے رہی ہو۔ ہو سکتا ہے وہ خود کہیں چھوڑ آیا ہو، یا پھر کسی نے مذاق کیا ہو... یوسف نے بری طرح اس کو جھڑکا تھا، رانیہ کو شوک لگا تھا پر اس سے پہلے وہ کچھ کہتی محسن بول پڑا تھا۔

اچھا کون کرے گا ایسا مذاق یہ بھی بتا دے۔ اس کی سوال کرتی آنکھوں نے یوسف کی بولتی بند کر دی تھی۔ اور محسن کو ایک سیکنڈ سے بھی کم ٹائم لگا تھا جانے میں کے اس سب پیچھے کون ہے۔

یوسف میر.... اسے اپنے پیچھے سے آواز آئی تھی۔ اور آواز کسی اور کی نہیں شانزے حسان کی تھی۔

رانیہ اور محسن دونوں کو شوک لگا تھا۔ لیکن یوسف کے سارے تھے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے تھے اور ایک فاتحانہ مسکراہٹ اس کے چہرے پر پھیل گئی تھی۔ جو اس کی جیت کا علان کر رہی تھی۔

ایکسٹیزمی... تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہمارے بچ بولنے کی..؟؟ رانیہ کو آگ لگ گئی تھی شانزے کو دیکھ کر وہ جتنا یوسف کو شانزے دور رکھنا چاہ رہی تھی اتنا ہی اس کا انٹرسٹ شانزے میں بڑھتا جا رہا تھا۔ لیکن وہ دونوں ہی اس کو نظر انداز کر گئے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف اور شانزے قدم قدم ایک دوسرے کی طرف بڑھ رہے تھے، محسن کو لگا آج پھر کوئی ہنگامہ ہونے والا ہے۔ اس لئے محسن اور رانیہ بھی دونوں یوسف کی طرف بڑھے تھے۔

مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ شانزے نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے دیکھا تھا۔ جب کے یوسف کی آنکھیں مسکرا رہی تھیں۔

بولو... یوسف کی ڈھیٹائی عروج پے تھی۔

مجھے اکیلے میں بات کرنی ہے۔ شانزے ہونٹ بھنجے تھے۔

کیوں ایسی کیا بات ہے جو تم یہاں نہیں کر سکتیں۔ رانیہ نے خونخار نظروں سے اسے دیکھا تھا جس کا کوئی بھی اثر ان دونوں پے نہیں ہوا تھا۔

شٹ اپ... تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہمارے بچ بولے کی۔ شانزے نے اس کے ہی الفاظ لوٹا دیے تھے۔

اور اب کی بار نہ صرف یوسف کو بلکہ محسن کو بھی جھٹکا لگا تھا۔ لیکن شنزا کا اطمینان برقرار تھا۔

کیا ہم بات کر سکتے ہیں.. شانزے نے دوبارہ پوچھا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

شیور... یوسف کہتا اس کے پیچھے چل پڑا تھا اس بات کو بالکل نظر انداز کرتا کہ رانیہ نے اسے روکنے کی کوشش کی۔ وہ دونوں اب کینیٹین سے باہر جا رہے تھے۔ محسن اگرچہ کچھ حد تک سمجھ گیا تھا پر رانیہ وہ ہر بات سے انجان ان کو ہی جاتا دیکھ رہی تھی۔ اس کے دل کی حالت اس کی آنکھیں بہت صاف انداز میں بیان کر رہی تھیں پر یہاں فکر ہی کسی کو تھی۔ جس کے لئے وہ اپنا آپ جلا رہی تھی اس کو تو رتی بھر پرواہ بھی نہیں تھی۔ رانیہ کی نظروں نے تب تک دونوں کا پیچھا کیا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئے۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے۔ ایک کی نظروں میں پیار ہی پیار تھا، تو دوسری کی ناظرین فلحال شعلے برسا رہی تھیں کیوں وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا۔ پر پھر بھی انجان بنتے بولا۔ کیسی ہو؟؟

جواباً شانزے نے اسے بھرپور انداز میں گھورا تھا۔

اوہ۔ آنکھیں تو بتا رہیں ہیں ٹھیک ہو یوسف نے آرام سے لائبریری کے پاس بنی چھوٹی دیوار پر بیٹھتے کہا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جبکہ شانزے ابھی تک اس کو ویلے ہی گھور رہی تھی۔ جانتا ہوں ہینڈسم ہوں اور ڈارک بلوے کلر مجھے سوٹ بھی کرتا ہے، تو اس کا مطلب یہ بھی نہیں کے تم دیکھتی رہو۔ اس نے خالص لڑکوں کے سے انداز میں شرٹ کی سلوز کو کہونیوں تک فولڈ کیا تھا۔ وہ واقعی بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔ اب بولو بھی کیا بات ہے یا صرف دیکھنے کے لئے...

وارث کی پروجیکٹ رپورٹ دو۔ شانزے نے اسے بات مکمل نہیں کرنے دی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اس بارے میں پوچھے گی لیکن اس کے یقین سے بھرے انداز نے یوسف کو جھٹکا دیا تھا۔

تمہیں کیا لگتا ہے، میں نے وارث کا پروجیکٹ چھپایا ہے...؟ یوسف نے نہایت معصوم شکل بنائی تھی۔

نہیں.. مجھے لگتا نہیں ہے.. شانزے نے اپنے مطمئن انداز میں بات شروع کی تھی۔ اور یوسف نے اپنا کلر جھاڑا تھا..

مجھے پورا یقین ہیں کہ یہ تم نے ہی کیا ہے.. شانزے نے بات مکمل کرتے ہوئے ہاتھ اس کے آگے پھلایا تھا۔ لیکن اس کے یقین سے بھرپور انداز نے یوسف کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن دوسرے ہی لمحے وہ اپنے انداز میں لوٹ آیا تھا۔ چلو ایک بات تو ثابت ہوئی ہم دونوں ایک دوسرے کو بہت اچھی طرح سے جان گئے ہیں۔ کیوں؟؟ یوسف کی شوخیوں بھری نظروں نے شانزے کا احاطہ کیا تھا۔

یوسف میں اس وقت مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں۔ اس کے لہجے میں ناراضگی اتری تھی۔

شانزے... سیم ہیر... میں بھی بہت سیریس ہوں۔ یوسف اب واقعی بہت OMG
سنجیدہ لگ رہا تھا۔

مجھے وارث کا پروجیکٹ چاہیے۔

سوری وہ میں نہیں دے سکتا۔

کیوں یوسف... کیوں تم اس کی محنت برباد کر رہے ہو؟ شانزے چڑ گئی تھی۔

میں نہیں تم کر رہی ہو۔ یوسف نے دوبارہ جواب دیا تھا۔

میں.. میں نے کیا کیا ہے.. شانزے کچھ حیران ہوئی تھی..

اوہ - واؤ... پوچھا تھا نہ تم سے کیا کہ رہا ہے وارث اب وہ اپنے بیگ میں کچھ تلاش کر رہا

تھا اور تم نے ہی کہا تھا کہ پتا لگا لوں.. تو پتا لگا لیا... اب وہ اس کے سامنے وارث کی

فائل لہرا رہا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تم... تم نے اتنی سی بات کے لئے اتنا ہنگامہ کیا..؟؟ سوچا ہے اگر یونیورسٹی میں کسی کو پتہ چل گیا تو تمہارے خلاف ایکشن لے سکتے ہیں یا تمہیں نکالا بھی جاسکتا ہے... شانزے اُلجھی تھی۔

نکال دیں... یوسف نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں دیکھ کے کہا تھا جو اس کے لہجے کی حمایت کر رہی تھیں۔

وہ صرف خیریت پوچھ رہا تھا۔ سوری کر رہا تھا اپنے کیے کی۔ شانزے نے افسوس سے اسے دیکھا تھا۔

ہمم... بات تو اتنی سی ہی ہے... یوسف نے شانزے کا ہاتھ پکڑا تھا۔ پر شانزے حسان تم سے جوڑی کوئی بات میرے لئے اتنی سی نہیں ہوتی۔ اس نے وارث کی فائل اس کے ہاتھ میں تھما دی تھی اور خود وہاں سے چلتا بنا تھا۔ اور شانزے نے وہ فائل سچ میں اپنے سر لے دے ماری تھی۔

.....

CLASSIC URDU MATERIAL

مس کلثوم آپ کو کیا لگتا ہے۔ وارث سچ بول رہا ہے۔ ڈین موئن زبیری جو پچھلے آدھے گھنٹے سے مس کلثوم اور چانسٹر حماد طاہر کے ساتھ میٹنگ میں تھے آخر کار اپنے اندر اٹھتے سوال کو پوچھ ہی بیٹھے تھے۔

کیوں ڈین صاحب آپ کو کوئی شک ہے۔ چانسٹر نے مخاطب کیا تھا۔

سر ہم سب جانے ہیں وارث کو اس کے کارنامے کسی سے بھی چپے نہیں ہیں۔ اور ہو سکتا ہے یہ بھی کچھ ایسا ہی ہو۔

اور مس کلثوم آپ تو اچھی طرح جانتی ہیں لاسٹ ٹائم بھی اس نے کچھ ایسا ہی کیا تھا شانزے والا معملا تو آپ کو یاد ہو گا نہ۔۔ اب کے موئن صاحب نے باقی دو لوگوں کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔

حماد صاحب تو سچ میں لاجواب ہو گئے تھے۔

لیکن ڈین صاحب اگر وہ سچ کہہ رہا ہوا تو؟ اور ویسے بھی ہم اساتذہ ہیں ہمارا کام سٹوڈنٹ کو سیکھ دینا ہے۔ اور اس کی بات نہ سن کر کے ہم اسے کیا سیکھ دیں گے؟ ایک بار وارث سے بات کر کے دیکھتے ہیں اگر کوئی حل نہیں نکلا تو ہم اسے وقت دے سکتے ہیں ایک ہفتے کا اس میں وہ اپنا پیپر ورک کمپلیٹ کر سکتا ہے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

میرا خیال ہے مس کلثوم ٹھیک کہ رہی ہیں۔ آپ وارث کو بلوائیں۔ حماد طاہر نے ان کے جواز کو سراہا تھا۔

سر میں بلوا چکی ہوں۔ مس کلثوم نے کہا ہی تھا کہ وارث آگیا۔ آئیے وارث بیٹھے مس کلثوم نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔

.....

کیا کہ رہی تھی وہ؟ رانیہ کا صبر جواب دے چکا تھا۔
کچھ خاص نہیں بس ایسے ہی... یوسف نے بات ٹالی تھی۔ اس کے الفاظ اور انداز ایک دوسرے سے میل نہیں کھا رہے تھے۔ اچھا تو پھر ایسی کون سی بات تھی جو وہ یہاں سب کے سامنے نہیں کر سکتی تھی۔ رانیہ کا انداز بگڑا تھا۔
اس کی ہمت دیکھی مجھے تمہاری بیسٹ فرینڈ کو کہتی ہے بیچ میں نہ بولوں اور تم.... تم نے ایک دفع بھی اسے کچھ نہیں کہا۔

یار رانیہ تم بھی نہ بات کو کہاں سے کہاں لے جا رہی ہو۔ تھی اس کی پرسنل بات وہ نہیں کرنا چاہ رہی تھی کسی کے سامنے اس میں بڑی بات کیا ہے؟ اور تم ہمیشہ اس کے ساتھ زیادتی کرتی ہو پر میں نے تمہیں کچھ بولا؟ اور بھی فیروز ہیں جن سے میں بات کرتا ہوں پر

CLASSIC URDU MATERIAL

تم تب تو ایسے ریکٹ نہیں کرتیں پھر شانزے پے کیوں؟ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ یوسف کا یہی مثلاً تھا وہ بولے پے آتا تو اپنی ساری بھڑاس نکل دیتا تھا یہ لہذا کے بغیر کے سامنے والے پے کیا گزرے گی۔

مجھے نہیں تمہیں کچھ ہو گیا ہے.. دیکھ رہی آج کل بہت سائیڈ لینے لگی ہو اس کی؟ کہیں ایسا تو نہیں تمہارا بیسٹ فرینڈ بدلے کا ارادہ ہو؟؟ رانیہ کی آنکھوں میں آنسو آگے تھے۔ یوسف کو شرمندگی ہوئی تھی اس کا مقصد اس کا دل دکھانا نہیں تھا۔ رانیہ پلیز میرا یہ مطلب نہیں تھا... وہ مزید کچھ کہتا پر وہ وہاں ٹھہری نہیں چلی گئی... رانیہ پلیز میری بات سنو....

کیا ہوا اسے یہ کہاں گئی؟؟ محسن یوسف کو سننگ کا کین پکڑا یا تھا.. کچھ نہیں ناراض ہو گئی ہے..

اب کیا کیا تو نے... محسن اس ساتھ بیٹھا تھا،

یار کیا مطالب کیا کیا تو نے؟؟ تم سب کو کیا لگتا ہے سب کچھ میں ہی کرتا ہوں؟ یوسف ناراض ہوا تھا۔

نہیں میرے بھائی لگتا نہیں ہے یقین ہوتا ہے۔ اس نے اپنے کین سے سپ لیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

یہ تو شانزے کی زبان مت بولا کر پلیز.. یوسف نے ہاتھ جوڑے تھے۔

میں کیوں بولے لگا اس کی زبان... مجھے نظر نہیں آتا کیا پہلے وارث پھر شانزے اور اب رانیہ... چل کیا رہا ہے یہ سب.. محسن نے سیدھی سیدھی بات کی تھی.. جب کے یوسف کی آنکھیں حیرت سے پھٹی تھیں۔

ایسے مت دیکھ میں جانتا ہو... اس وقت ہی جان گیا تھا جب شانزے تیرے پاس آئی تھی۔ کیوں کیا تو نے ایسا؟

کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا.. اور پھر شانزے بھی تو مجھے چڑا رہی تھی، تو میں کیا کرتا جو سمجھ آیا کر دیا.. یوسف نے کوئی انتہائی درجے کا فضول جواب دیا۔ کم از کم محسن کو یہی لگا تھا۔ یہ سوچے بغیر کے کسی کو پتا چلا تو کیا ہو گا؟ تیری کو میلائیں ہوگی تو؟

مجھے انجام کی پرواہ نہیں ہے.. یوسف بھی ڈھیٹوں کا ڈھیٹ تھا۔

محسن، یوسف... پروجیکٹ... پروجیکٹ مل گیا وارث کا... عمر نے ہانپتے ہوئے بولا... وہ شانزے ہے نہ اس کو.. وہ لے کے گئی ہے مس کلثوم کے پاس.. عمر نے اٹک اٹک کے بات پوری کی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جبکہ یوسف اور محسن نے ایک دوسرے کو دیکھا... جہاں محسن کی آنکھوں میں صاف لکھا تھا "لے بھگت اب".

وارث میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتی ہوں۔

جی میم....

آپ کو پورا یقین ہے کہ پروجیکٹ مس ہو گیا ہے؟

جی میم مجھے پورا یقین ہے۔ وارث کچھ پریشان ہوا تھا۔

کہیں ایسا تو نہیں کسی نے جان بوجھ کر نکل لیا ہو؟؟ میرا مطلب ہے آپ کو کس پے شک؟؟ ماشاء اللہ سے آپ کے کافی خیر خواہ ہیں... موئن صاحب نے وارث کو ٹوکا تھا نہ جانے وہ کیا جانا چاہ رہے تھے۔

نہیں سر ایسا کچھ نہیں ہے میرا نہیں خیال کسی نے ایسا کچھ کیا ہو گا۔ اور سر جو آپ کہنا چاہتے ہیں میں سمجھ رہا ہوں پر مجھے نہیں لگتا.. وارث شاید کچھ اور بھی کہتا پر وہ بھی باقی لوگوں کی طرح شانزے کی آواز پے چونک گیا تھا۔

سر میں کچھ کہنا چاہتی ہوں آپ سب سے.. شانزے نے اندر آتے کہا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

سب لوگ پوری طرح سے اس کی جانب متوجہ تھے۔

پروجیکٹ میرے پاس ہے،، شانزے نے ایک ایک لفظ سوچ سمجھ کر کہا تھا،
جبکہ سامنے بیٹھے سارے لوگوں نے اس کے الفاظ ہم کی طرح گزر رہے تھے۔ سب کے
چہروں نے مختلف سوال تھے

آپ کے پاس؟؟؟ پر کیسے؟؟ مس کلثوم نے پوچھ ہی لیا۔
جبکہ شانزے اسی کشمکش میں تھی کہ وہ سچ بولے یا نہیں... اور جھوٹ بولنا تو ہمیشہ اس
کے اصولوں کے خلاف رہا ہے تو پھر اب کیسے وہ اپنے اصول توڑ دے وہ بھی یوسف کے
لئے...

.....
شانزے بولے آپ چپ کیوں ہیں۔ مس کلثوم نے اس سے شش و پنج میں دیکھتے ہوئے
کہا۔

میم مجھے وارث کا پروجیکٹ کل لائبریری میں ملا تھا۔ میں وہاں بکس لینے گئی تھی تو وارث
بھی وہاں تھا۔ تبھی شاید اس کے بیگ سے گر گیا تھا۔

جب میں واپس آئی تو وارث وہاں نہیں تھا اس لئے میں نے اٹھا لیا۔ پر میں دینا بھول گئی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ابھی پتا چلا کہ اس بات کو لے وارث کافی پریشان ہے۔ تو میں اسے دینا چاہتی تھی پر وہ
یہاں آپ لوگوں کے ساتھ تھا۔

اس لے میں آپ کے پاس آگئی۔ شانزے نے فائل ٹیبل پے رکھی تھی جسے وارث نے
آگے بڑھ کے اٹھا لیا تھا۔

تھینک یو شانزے... تم نے مجھ پے احسان کیا ہے۔ تم نہیں جانتی میں نے کتنی محنت
کی ہے اس پے۔ وارث اپنی دھن میں بولے جا رہا ہے خوشی کے تاثرات اس کے چہرے
پے واضح تھے۔

شانزے یو آر سچ آنا ٹیس اینڈ اونیسٹ سٹوڈنٹ۔ آئی ایم ریڈی پاروڈ آف یو۔ ڈین صاحب نے
شانزے کو سراہا تھا۔

وہ سب ہی اب شانزے کو مختلف انداز میں سراہا رہے تھے۔

جب کے شانزے کو لگا وہ سارے تعریفی الفاظ اس کے دل کے آر پر ہو رہے ہیں۔

اس نے یوسف کو بچانے کے لے جھوٹ بولا تھا۔ اور کتنی آسانی سے سب نے یقین کر لیا
تھا۔ یہ بات اسے بے سکون کرنے کے لے کافی تھی۔ میں چلتی ہوں سر میری کلاس کا
وقت ہو رہا ہے۔ شانزے نے جان چھوڑانے کے لے سب سے آسان بہانہ بنایا تھا۔

.....

شانزے... شانزے...

شہز نے آفس سے باہر نکلی تھی کہ اس سے اچھے پیچھے سے آواز آئی تھی۔ آواز کس کی تھی وہ بہت اچھی طرح جانتی تھی۔ لیکن اس وقت وہ اس سے کوئی بات نہ کرنا چاہتی تھی۔ جھوٹ تو بول لیا تھا پر اب ضمیر کی عدالت میں خود ہی مجرم بن بیٹھی تھی اور فلحال یہی گلٹ اسے مختلف کیفیت سے دوچار کر رہا تھا۔ جس میں سب سے زیادہ نمایاں غصہ تھا۔ اور یہی وجہ تھی کہ ابھی وہ اس سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ تیز تیز قدم لے آگے بڑھنے لگی تھی پر تبھی اس نے آکر راستہ روکا تھا۔

میں..... میں تم سے ہی بات کر رہا ہوں..... یوسف نے ہانپتے ہوئے کہا تھا تیز چلنے سے اس کی سانس کافی خراب ہو رہی تھی۔

بچانے کے لئے تھینکس... پر اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ وہ دونوں اب ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔

جانتی ہوں میں... شانزے کا غصہ برقرار تھا۔

تو پھر کیوں بچایا؟؟ یوسف نے روانگی میں بولا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اچھا بے کی ایکٹنگ کر رہی تھی... دیکھنا چاہتی تھی اچھے لوگ ایسا کیا کرتے ہیں جو دنیا ان کے گن گاتی ہے... شانزے نے غصے سے دیکھا تھا اسے۔ یوسف کو ہنسی تو بہت آئی تھی پر فلحال وہ ہنسنا افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔

تم جانتی ہونا تمہارے سکریو ڈھیلے ہیں۔ یوسف کی آنکھیں مسکرائی تھیں۔
میرے تو ڈھیلے ہیں، تمہارے تو ہیں ہی نہیں.. وہ بھی شانزے تھی۔

اوہ - واؤ... سمیلٹی ہاں...!! تو پھر فرینڈز.. یوسف نے جھک کے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا...

فرینڈز... وہ بھی تم اور میں... نو... نیور... شانزے نے ٹکا سا جواب دیا تھا۔
تو پھر دشمن... یوسف نے حیرت سے دیکھا تھا...

نادوست... نادشمن... میں تم سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی.. سمجھے شانزے پاؤں پٹختی چلی گئی تھی۔

اور یوسف وہیں کھڑا اسے جاتا دیکھتا رہا تھا۔

.....

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے دندناتے ہوئے گھر میں گھسی تھی۔ اس کا پارہ ابھی تک چڑھا ہوا تھا، کمرے میں آتے ہی اس نے بیگ بیڈ لے پٹھا تھا۔ اور اب واش بیسن میں خام خا ہی پانی بہا رہی تھی۔ شانزے باہر آجاؤ یا رکھا کر رہی ہو۔ اریزے جو اس کا ویٹ کر رہی تھی تنگ کر بول پڑی۔ کیا ہے کیوں شور کر رہی ہو۔؟ شانزے نے ٹاول سے منہ صاف کرتے ہوئے پوچھا۔ شور میں نہیں تم کر رہی ہو۔ یہ کیا طریقہ ہے نا سلام نادعا سیدھا کمرے میں گھس گئیں کبھی چیزیں پٹخ رہی ہو تو کبھی پانی بہا رہی ہو۔۔۔ اس یوسف کا غصہ ہم لے کیوں نکل رہی ہو۔ اریزے کے اتھے صبح اندازے پر شانزے کا منہ کھل گیا تھا۔ منہ تو بند کر لو ورنہ مکھی چلی جائے گی۔ تم گئیں نہیں آج؟؟ شانزے نے بات بنائی تھی۔ نہیں گئی۔۔۔ کیوں؟ بس ایسے ہی دل نہیں چاہ رہا تھا۔۔۔ اوہ۔ دل نہیں چاہ رہا تھا یا عثمان نے نہیں آنا تھا۔۔۔ شانزے نے اٹیک کرنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

میری کیٹ مجھ پے اٹیک... اور ویلے بھی تم باس کا نام لے کے بات بدل -OMG
نہیں سکتیں سمجھیں، اریزے نے اسے پاس رکھا کشن کھنچ کے مارا تھا۔ چلو شاباش جلدی
بتاؤ کیا کیا یوسف نے... اریزے نے مزے لیتے ہوئے کہا۔

اریزے تم کتنی خراب ہوتی جا رہی ہونا... اور یہ تم کسی کی سائیڈ ہو میری یا اس کی...
شانزے نے رونی شکل بنائی تھی۔

او... مائی لو... تمہاری سائیڈ پے پر... چلو اب بتا بھی دو۔ اور شانزے اسے آج کے
کارنامے سے اگاہ کرنے لگی۔

بس... اریزے نے حیرت سے پوچھا...؟؟

کیا بس...؟؟؟ تمہارا کیا مطلب ہے وہ وارث کو اٹھا لیتا اتنی سی بات کے لئے، شانزے
کو شاک لگا تھا۔

ارے نہیں یار میرا وہ مطلب نہیں تھا...

تو پھر کیا مطلب ہے...؟؟

یہی کے اتنا سب ہونے کے بعد جسٹ فرینڈز...؟؟؟ مجھے تو اس کی ان سکیورٹی سے لگا کے
ڈائریکٹ شادی کے لئے ہی پرپوز کرے گا.. اریزے نے اطمینان سے کہا..

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا شادی... تم پاگل تو نہیں ہوں گیں...؟؟؟ وہ اور میں کبھی نہیں.. شانزے چینی
تھی....

ہاں شادی... جب ایک دوسرے سے محبت کرنے لگے ہو تو شادی بھی تو ہوگی نادیکھو یہ
پاکستان ہے اور الحمد للہ ہم مسلمان ہیں.. تو ہمارے ہاں شادیاں ہی ہوتی ہے۔

اریزے تم بھی نا کچھ بھی بولتی رہتی ہو بنا سوچے سمجھیں... اس نے بس میری ہیلپ کی
تھی اور کچھ نہیں۔

اور اس نے تم نے اس کے لئے جھوٹ بولا ٹھیک؟؟ اریزے نے گہری نظروں سے دیکھا
تھا..

کیوں دھوکہ دے رہی ہوں خود اس کے لئے تمہارا دل بدل چکا ہے یہ بات تم بھی جانتی ہو
میں بھی پھر مان کیوں نہیں لیتی کب تک تم دونوں ایک دوسرے سے یونہی آنکھ مچولی
کھیلتے رہو گئے.. اب وہ شانزے کو سمجھا رہی تھی۔

ایسا کچھ نہیں ہے جیسا تم سوچ رہی ہو... ورنہ وہ کچھ تو بولتا کبھی، بتا دیتا ویلے بھی وہ
کون سا کسی سے ڈرتا ہے.. شانزے کا لہجہ اداس ہو گیا تھا آخری میں۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ہم بات تو تماری ٹھیک ہے... کچھ نہیں بولتا یہ تو مجھے بھی حیرت ہے بٹ جہاں تک اشاروں کا تعلق ہے تو یہاں تم غلط ہو یہ وارث والا معملا تو سیدھا سیدھا اشارہ ہے.. لیکن اگر تم خود نہیں سمجھنا چاہ رہیں تو پھر اس میں وہ تو قصور وار نہیں ہے نا... اریزے نے اس کے سر پرے ہلکے سے ہاتھ مارا تھا..

اف اریزے پہلے وہ اور اب تم پلڑ مجھے معاف کر دو.. اور پڑھنے دو کل سٹوڈنٹ ویک کمپنیشن کے لئے انٹری ایگزیم ہے.. اور اگر میں فیل ہو گئی نہ تو گئی اسکا لرشپ میرے ہاتھوں سے....

اچھا چلو پڑھو میں کچھ کھانے کو لاتی ہوں ٹھیک ہے... اریزے کہتی چلی گئی تھی.

.....

اریزے کہاں جا رہی ہو بیٹا.. می جانی نے فکر مندی سے پوچھا تھا.

اف می جانی آفس اور کہاں...

آفس... پر باہر موسم تو دیکھو آج تو بارش ہوئی کی ہوئی... ایسا کرو آج تم او ف کر لو می جانی مشورہ دے ڈالا تھا.

CLASSIC URDU MATERIAL

اوہو۔ می جانی یہ بدل کراچی ہیں کے برسنا ان کی قسمت میں کہاں... آپ یونہی پریشان ہو رہی ہیں۔ اور ویلے بھی میں نے کل اوف کیا تھا، تو پھر آج دوبارہ کیسے کر لوں؟

اریزے نے اپنا بیگ اٹھاتے کہا...

جاؤ.... تم بھی جاؤ.... پہلے شانزے اور اب تم... می جانی نے ناراض ہوتے کہا تھا..

آپ فکر نہ کریں میں وجی بھائی کو بلالوں گی ٹھیک ہے... اریزے نے لاڈ سے گلے میں ہاتھ ڈالے تھے۔ آپ کو پتا ہے نہ آپ دنیا کی سب سے پیاری ماں ہیں...

بس بس... زیادہ مکھن مت لگاؤ... اب دیر نہیں ہو رہی تمہیں... چلو جاؤ شاباش اور دیہان سے جانا اچھا....

اوکے موم.... شام کو ملتے ہیں...

.....

بس کرو شانزے کتنا پڑھو گی یا ایک کمپیٹیشن ہی تو ہے.. ذرا اکتا گئی تھی پچھلے ۳ دن

سے وہ ایلے ہی مصروف تھی۔ انٹری ٹیسٹ کی وجہ سے بہت سے سٹوڈنٹ اس میں

پارٹیسپیٹ نہیں کر رہے تھے اور جو کر رہے تھے وہ سب ایک دوسرے کے لگے بہترین

CLASSIC URDU MATERIAL

کو پیٹیئر ثابت ہونے والے تھے۔ جن لوگوں نے حصہ نہیں لیا تھا ان میں سے ایک گروپ شانزے کا بھی تھا۔ شانزے کے علاوہ کسی کو بھی ان سب میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔ مجھے پتا ہے لیکن یہ میرے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے اس لئے میں یہ کمپنیشن ون کرنا چاہتی ہوں۔ اس نے کتاب پے نظریں رکھے ہوئے کہا۔

شانزے آل موسٹ یونی کا ہر سٹوڈنٹ اس میں پارٹیسپیٹ کر رہا ہے لیکن جیتیں گے صرف دو لوگو تو کیوں تم خود ہلکان کر رہی ہو۔ اور ویسے بھی تمہارا ایڈمشن تو ۱۰۰٪ اسکالرشپ پے اور کیا چاہیے تمہیں اتنا لاچ اچھی بات نہیں ہوتی۔ زارا نے تو کمال صاف گوئی دکھائی تھی۔

نے دی ہے۔ جو NGO زارا میں لالچی نہیں ہوں۔ جو اسکالرشپ مجھے ملی ہے وہ ایک عام طور پر لوگوں کے ڈونیشن سے دی جاتی ہیں۔ جبکہ یہ یونیورسٹی کا اپنے فنڈ سے لے گی۔ کی سچو لورشپ کسی دوسرے سٹوڈنٹ کو ڈونیٹ کر NGO یہ کمپنیشن جیتنے کے بعد میں دوں گی اور ویسے بھی میں نہیں چاہتی کوئی مجھے مس چربی بولے۔۔۔

اوہو تو یہ مثلاً ہے اور ویسے تمہیں کب سے رانیہ کی باتوں کا اثر ہونے لگا۔۔۔؟؟؟ دیکھو شانزے ہر سٹوڈنٹ یہی خواہش رکھتا ہے کہ وہ جیتے۔۔ اور پھر سوچو اگر تم ہار گئی تو؟؟ اب کی بار مہک نے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

نہیں ایسا نہیں ہے کہ رانیہ مجھ پے اثر انداز ہو رہی ہے۔ پر کبھی کبھی کچھ باتیں اپ کے دل کو لگی ہی جاتی ہیں یونہی بے وجہ... اور ویسے بھی موت کے ڈر سے کیا ہم جینا چھوڑ دیتے ہیں؟؟ نہیں نہ... تو پھر ہار کے ڈر سے کمپیٹیشن میں پارٹیسپیٹ کرنا کیوں بند کر دیں؟؟ ہار اور جیت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے... ہاں... میں کوشش ضرور کروں گی مجھے پورا یقین ہے اللہ پے وہ مجھے مایوس نہیں کرے گا... انشا اللہ...

شانزے تم کیسے اتنا دور تک کا سوچ لیتی ہو یقین کرو میں اگر لکی ون میں ج OMG ڈاٹ پے کھڑی ہوں نہ تو ال کرم تک کا نہیں سوچ سکتی.. زارا نے اپنے آل شولڈر سے پیچھے کے تھے۔ زارا ایسی ہی تھی برانڈ کونشس...

مس برانڈ کبھی ان سے باہر اگر بھی دیکھو دنیا میں بہت کچھ ہے دیکھنے کو... شانزے کو ہنسی آئی تھی...

ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو... دیکھ تو رہی ہوں... مہک نے پیچھے کھڑے یوسف کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جو جانے کب وہاں آگیا تھا۔ شانزے نے بھی پیچھے مڑ کے دیکھا تھا۔

تم... شانزے کے تیور چڑ ہے تھے..

CLASSIC URDU MATERIAL

کیوں تم کسی اور کا انتظار کر رہی تھیں.. یوسف اس کے سامنے گھوٹنوں کے بل بیٹھ اور اس کا انداز خاصا چڑانے والا تھا اور شانزے چڑ بھی گئی تھی۔ ویسے ہی وارث والے حادثے کو لے اس کا موڈ اب تک خراب تھا۔

تمہیں اس سے مطلب... تم اپنا بتاؤ کیوں آئے ہو.. شانزے نے ٹرخ کے جواب دیا تھا۔ اپنی کالی گہری آنکھوں سے یوسف کو گھورا تھا۔ غصے سے اس کی ناک لال ہو رہی تھی اس کی سانولی رنگت میں گھولتی لالی یوسف کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔ وہ اس گھنٹوں ایسے ہی دیکھ سکتا تھا پر ابھی وہ جس وجہ سے آیا تھا وہ زیادہ اہم تھا۔

تمہیں بتانے کے لئے آڈمی کھل گئی ہے اور سب لوگ اپنا انٹری نمبر لے کے پہنچ بھی گئے ہیں بس ایک آپ ہی ہیں جو یہاں خشکیوں میں مصروف ہیں.. یوسف نے تینوں پے چوٹ کی تھی اور جواباً ان سب نے اسے گھورا تھا۔

اوہ - شیٹ... شانزے نے گھڑی دیکھی تھی.. اور اب جلدی جلدی چیزیں سمیٹنے لگی۔

پانچ منٹ لیٹ ہو چلو اب جلدی.. یوسف اس کی پہلی ہوئی بکس اس کو دیتا پہلے ہی بول پڑا تھا..

اے میں تم لوگوں سے بعد میں ملتی ہوں.. شانزے نے اپنے گروپ کو کہا اور چلتی بنی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تھنکس... شانزے نے شکریہ ادا کیا تھا... وہ دونوں اب ساتھ ساتھ چلتے آڈی کی طرف جا رہے تھے۔

نوئیڈ... تو سے ایور... یوسف نے اتر کر کہا تھا..

کیوں؟؟ تم نے میری ہیلپ کی ہے... شانزے دوبارہ سوال کیا تھا..

میں نے تمہاری نہیں بلکہ اپنی ہیلپ کی ہے...

مطلب... میں سمجھی نہیں... شانزے کچھ حیران ہوئی تھی..

مطلب یہ کہ مس شانزے حسان ایک آپ ہی تو ہیں جو اس کو پتیشن میں مجھے ٹکر دیئے والی ہیں۔ ورنہ تو جیتنا میرے بائیں ہاتھ کا کام تھا۔ لیکن میں نہیں چاہتا کہ مقابلہ کے بغیر ہی میں جیت جاؤں سمجھیں..

مطلب کچھ بھی... خام خہ... نہیں؟؟ شانزے آنکھیں مسکرائیں تھی.. خیر ٹیسٹ کے لئے آل دا بیسٹ...

آل دا بیسٹ ٹو یو ٹو... یوسف نے جواباً اسے کہا تھا۔ وہ دونوں اپنی اپنی سیٹ پے بیٹھ چکے تھے۔ سیٹس نزدیک تھیں پر اتنی بھی نہیں... لیکن پھر بھی وہ شانزے کو صاف دیکھ سکتا تھا... کچھ بھی... خام خہ... وہ ذیر لب مسکرایا تھا...

.....

او کے سٹوڈنٹس... ناؤ لسن ٹومی ویری کیئر فلی.. دس ٹیسٹ ٹوٹلی بیسڈ اون ملٹیپل چوائس
۶۰ ان ۳۰ منٹ اونلی... ۳۰ میٹس کے بعد آپ کو کوئی ٹائم نہیں دیا MCQ کوٹیشن -
جائے گا... بخش کرنے کی وجہ سے آپ کا ٹیسٹ منسوخ بھی کیا جاسکتا ہے۔ ٹاپ ۲۰
جونئرز سے اور ٹاپ ۲۰ سٹوڈنٹس سینئرز سے لئے جائیں گے.. مارکس کی آناو سمنٹ کل
صبح یہاں آڈمی میں ہی کی جائے گی۔ اور مارکس کی بیس پے ہی آپ لوگوں کی ٹیم بنائی
جائیں۔ اس ڈیٹ کلیر؟ مس کلثوم نے پوری آناو سمنٹ کرنے کے بعد سٹوڈنٹس سے
کنفرمیشن کی تھی..

یس میم... پورے ہال میں سٹوڈنٹس کی آواز گنجی تھی۔
ناؤ اسٹارٹ یور ٹیسٹ.. آل دا بیسٹ ٹو آل آف یو... مس کلثوم اسٹیج سے اتر گئیں تمہیں
اور آل میں بیٹھے سارے سٹوڈنٹس اپنی پوری توجہ سے ٹیسٹ کرنے میں جوٹ گئے تھے۔

.....

ٹائم ختم ہو گیا تھا۔ سٹوڈنٹس اب بھر نکل رہے تھے۔ یوسف شانزے سے بات کرنا چاہتا
تھا پر وہ کہیں بھی نظر نہیں آرہی تھی۔ تبھی رانیہ نے یوسف کو آواز دی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف... یوسف... اس کی دوسری آواز پر یوسف نے اسے دیکھ لیا تھا۔ کیسے ہو؟؟

میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو؟؟

میں بھی ٹھیک ہوں... ناراض ہو مجھ سے؟؟ رانیہ پوچھ بنا نہیں رہ پی تھی۔

نہیں کیوں ناراض ہوں گا تم سے؟؟

تو پھر مجھ سے ایک بھی بار بات کیوں نہیں کی؟؟

تم جانتی ہو نہ ٹیسٹ کے لئے بیزی تھا... اور ویسے بھی تم نے کون سا مجھ سے بات کی؟
یوسف کے لہجے میں نہ چاہتے ہوئے بھی ناراضگی امد آئی تھی۔

مجھ لگا تم مجھ سے خفا ہو بس اس لئے.. لیکن مجھے اپنے الفاظ کا افسوس ہے.. اس لئے
کل کے لئے سوری مجھے خیال کرنا چاہیے تھا..

رانیہ میں تم سے خفا نہیں ہوں نہ ہو سکتا ہوں ہم دوست ہیں بچپن سے ایک دوسرے کو
جانے ہیں۔ تم سے مافی منگوانا میرا، مقصد نہیں تھا۔ لیکن میری دوست کسی کے لئے غلط
الفاظ استعمال کرے یہ بھی مجھے پسند نہیں اور جس رانیہ کو میں جانتا ہوں وہ ایسی تو کبھی
نہیں تھی، ہاں تھوڑی پاگل ضرور ہے پر.... یوسف آپے رنگ میں لوٹ آیا تھا...

جبکہ رانیہ کو غصہ آیا تھا.. تم تم مجھے پاگل کہہ رہے ہو....

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں تو آج تک پاگلوں کو پاگل ہی کہا گیا ہے...

تم کبھی نہیں سدھار سکتے... رانیہ نے غصے سے کہا تھا..

ہاں وہ تو ہے.. یوسف خود تو وہاں تھا پر اس کی نظریں تو کہیں اور ہی تھیں..

کیا ہوا کس کو ڈھونڈ رہے ہو... کچھ نہیں وہ شانزے کو دیکھ رہا تھا.. پتا نہیں کہاں چلی گئی ہے تم روکو میں ذرا اس کو دیکھ کے اتا ہوں.. یوسف بنا رانیہ کا ریکشن دیکھ وہاں سے چلا گیا تھا.. اور رانیہ کی اب سے کچھ دیر والی کیفیت بھانپ بن کر غائب ہو گئی تھی..

.....

کیا ہوا کس ہڈیاں چبا رہی ہو... رانیہ کینٹین میں بیٹھی سنکس کھا رہی تھی جب عمر نے اکر پوچھا تھا...

کسی کی نہیں...

کسی کی تو... تمہارے انداز سے تو ایسا ہی لگ رہا ہے...

عمر... پلیز یار میرا موڈ پہلے ہی بہت خراب ہے.. اس وقت نہیں...

تو یقیناً یہ کریڈٹ بھی یوسف کو جاتا ہو گا ہے نہ...؟؟؟

CLASSIC URDU MATERIAL

رانیہ نے کچھ کہا نہیں تھا پر جن نظروں سے دیکھا تھا.. وہ ہی کافی تھی،

تم کیوں یوسف کے پیچھے خود کو ختم کر رہی ہو رانیہ، عمر نے آپ نہ راستہ صاف کرنے کی
کوشش کی تھی..

میں خود ختم نہیں کر رہی... وہ شانزے مجھے ختم کر رہی ہے جب سے وہ یوسف کی زندگی
میں آئی ہے۔ یوسف پوری طرح سے بدل گیا ہے اس کی ہر بات میں شانزے شانزے...
میں تنگ آگئی ہوں اس سے... اسے خود سے زیادہ

مجھے سمجھ نہیں آتا کب اور کس وقت وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب آگے..
شاید اس دن جب یوسف نے اسے... عمر کسی اور ہی سوچ میں تھا جب اس کے منہ سے
نکلا... خیر چھوڑو..

یوسف نے اسے کیا؟؟ لیکن رانیہ نے اس کی بات پکڑ لی تھی..

کچھ نہیں یار بس ایسے ہی... عمر نے ٹالنا چاہا تھا..

عمر میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں... کیا کیا یوسف نے... رانیہ اب کی بار کافی شکست
لجے میں پوچھا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

کچھ نہیں یار بس اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا تو یوسف نے اسے ڈاکٹر کے ہاں دکھایا تھا.. اور پھر گھر چھوڑنے گیا تھا... عمر نے جان چورانے والے انداز میں جلدی جلدی بات مکمل کی تھی...

وہاٹ گھر چھوڑا تھا... کب.. کس دن؟؟ رانیہ نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا تھا... بس کرو بتا تو دیا ہے... تم بھی نہ کتنا شک کرتی ہو یار... لیکن رانیہ کا انداز ابھی تک مشکوک سا تھا...

شانزے یوسف کا انتظار کر رہی تھی وہ جانتی تھی وہ ضرور آئے گا. لیکن موبائل کی ٹون بار بار اسکا دھیان بتا رہی تھی.

تنگ آکر اس نے فون نکل جاں سکرین پے پرائیویٹ نمبر چمک رہا تھا. شانزے نے کال رکے کر لی تھی.

اسلام و علیکم... آپ شانزے بات کر رہی ہیں.. بھاری بھر کم آواز میں کہا گیا..

جی... لیکن آپ کون؟؟ شانزے نے کچھ پریشان ہوتے پوچھا تھا.

CLASSIC URDU MATERIAL

میں کون ہوں... اس بات سے زیادہ انٹرسٹڈ آپ یہ بات جانے میں ہوں گی کے آپ کا کڈنیپ کس نے کیا تھا۔

لفظ تھے یا ہم.. شانزے کو اپنے کانوں پے یقین نہیں آ رہا تھا...
جب کے کال کرنے والے نے شانزے کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیلنا شروع کر دیا تھا...

شانزے کو وہ لمحہ لمحہ زمین میں دھنس رہی ہے...
کیا ثبوت ہے کے آپ سچ بول رہے ہیں... شانزے نے کمزور سی آواز میں احتجاج کیا تھا۔
اس سے بڑھ کے ثبوت کیا ہو گا کہ شانزے حسان جس کے لہجے کی مضبوطی سے پوری یونیورسٹی واقف ہے۔ اس کا لہجہ اس وقت خود اس کے لئے انجان ہو گیا...
تاہوت میں آخری کیل ٹھوک دی تھی... شانزے وہیں زمین پے بیٹھتی چلی گئی تھی...
اس کا اعتماد... اس اعتبار سب خاک ہو گیا تھا۔

آپ جھوٹ بول رہے ہیں.. شانزے نے کمزور آواز میں کہا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کبھی سوچا ہے آپ نے.. کہ شہر کی سب سے بڑی یونیورسٹی سے کڈنیپ ہونا.. کتنی اہمیت رکھتا ہے.. یہ کام صرف وہ کر سکتے ہیں جو یونیورسٹی سے اچھی طرح واقف ہوں.. یا پھر وہ جن کے تعلقات یونیورسٹی انتظامیہ تک اچھے ہوں.. بہر حال میرا کام صرف بتانا تھا.. منوانا نہیں...

اگر اب بھی میری بات پے یقین نہیں ہے تو پھر اس سے پوچھ لیں کہ اس دن وہ کون سا حسین اتفاق تو جو اسے وہاں لے آیا تھا.. یہ آخری وار تھا جو بھرپور طریقے سے کیا گیا تھا... مجھے یقین ہے آپ کو جواب ضرور ملے گا..

لائن کٹ چکی تھی، شاید تبھی آواز آنا بند ہو گئی تھی.. لیکن شانزے کے دل و دماغ میں ایک طوفان برپا تھا... آوازوں کا طوفان مختلف لوگوں کی آوازیں...

وہ زمین پے بیٹھی تھی.. اپنے آس پاس کے لوگوں سے بے خبر دل و دماغ کی جنگ میں مبتلا..

دل تھا کہ اس کے خلاف کچھ بھی سنے کو تیار نہ تھا.... اور دماغ دل کی کسی وضاحت کو تسلیم نہیں کر رہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ رونا چاہتی تھی پر شدت غم آنسو جم گئے تھے شاید...

چیننا چاہتی تھی پر آواز کہیں اندر ہی گھٹ رہی تھی...

ابھی تو اعتبار کرنا سیکھا تھا... اور پہلے مرطے میں ہی وہ منہ کے بل گر گئی تھی۔

.....

اوے کہاں پھر رہا ہے... گھر نہیں جانا کیا...؟ محسن جو بہت دیر سے یوسف کو ڈھونڈ رہا تھا اس کو گوشمالی کرتے دیکھ کر پوچھ بیٹھا۔

کہیں نہیں یار... بس شانزے کو ڈھونڈ رہا تھا... پتا نہیں کہاں گم ہے مل ہی نہیں رہی.. تجھے اور کوئی کام نہیں رہ گیا کیا..؟؟ جب دیکھو ناکام آوارہ عاشقوں کی طرح شانزے شانزے کرتا رہتا ہے... شرم تو تجھے دو ٹکے کی نہیں ہے.. لڑکی ہے وہ... جانتا ہے لڑکیوں کی عزت کتنی نازوک ہوتی ہے.. اگر کسی نے سن لیا تو وہ کیا اثر لے گا..؟؟ سوچا ہے کبھی؟ اس بیچاری کی عزت کا خیال کر لو تھوڑا.. ہر وقت شانزے شانزے... محسن نے عجیب تپے ہوئے انداز میں کہا تھا..

وہاٹ... ناکام ہارا ہوا عاشق.... تیرا دماغ ٹھیک ہے.. بھول مت تو یوسف میر سے بات کر رہا ہے.. اور میں نے آج تک کبھی ہار نہیں مانی تو محبت میں تو سوال ہی نہیں اٹھتا۔ اور

CLASSIC URDU MATERIAL

ویلے بھی بڑی بیچاری لگ رہی ہے اب تجھے، اس وقت وہ بیچاری نہیں تھی جب تو نے اس کا نام مس مرچی پاؤڈر رکھا تھا۔

دیکھ یوسف بات مت گھما وہ پہلے کی بات تھی... جب ہماری شانزے سے...

او بس کر دے بھائی... پہلے کی بات اور اب کی بات.... مجھ سے زیادہ تو، تو اس کا نام لے رہا ہے دو منٹ کی بات میں ۵ دفعہ اس کا نام لیا ہے اور بول مجھے رہا ہے... تو میری کی طرح انسکیور ہو رہا ہے..؟؟ یوسف کو ہنسی آگئی تھی.. جبکہ محسن کا منہ بن گیا GF تھا...

او کے... دیکھ لی یار ہم نے تیری یاری... آج کے بعد میں تجھ سے بات نہیں کروں گا... محسن نے جذباتی ہوتے کہا تھا..

چل کوئی نہیں آج تو کر لے گا نہ.. یوسف نے اس کے گلے کا ہار بٹے کہا تھا.. اور محسن کو ہنسی گئی تھی،

ہنسا تو مطلب پھسا.. یوسف نے اس کے گال میں انگلی ٹھونسی تھی...

آوچ... کیا کر رہا ہے... محسن اس کو پیچھے دھکیلا تھا...

خزانہ دریافت کر رہا تھا، یوسف نے ڈھیٹوں کی طرح ہنستے ہوئے کہا...

CLASSIC URDU MATERIAL

مجھے اگر ایک خون معاف ہو جائے نا تو یقین کر یوسف میں وہ صرف تیرا کروں گا...

وہ دونوں ہنسنے میں مصروف تھے جب پاس سے جاتی صبا کو دیکھا، کافی جلدی میں تھی، اور
چہرے سے ہی کافی پریشان لگ رہی تھی..

کیا ہوا صبا، سب خیریت ہے..؟؟؟ یوسف نے اس کو آواز دی تھی..

ہاں... وہ شانزے پتا نہیں کہاں ہے کب سے ڈھونڈ رہی ہوں مل کے ہی نہیں دے
رہی... وہ عجلت میں کہتی آگے بڑھ گئی تھی..

وہاٹ.. ایک منٹ... روکو یوسف نے اسے روکا تھا.. آخری بار کب ملی تھی تمہیں؟

یار ٹیسٹ سے پہلے تمہارے سامنے تو بول رہی تھی... کہ واپس آکر لے گی ہم کب سے
انتظار کر رہے ہیں.. پر آئی نہیں... ابھی تک اب تو زیادہ تر اسٹوڈنٹس جا بھی چکے ہیں..
صبا کی آواز میں پریشانی نمایاں تھی.

اوکے ریلکس... ہم کینٹین کی طرف دیکھتے ہیں تم لائبریری کی طرف دیکھو کہاں جائے گی
بس یہیں ہوگی... اس نے صبا کو تسلی دی تھی.. جبکہ اندر سے وہ خود بھی ڈر رہا تھا.

.....

CLASSIC URDU MATERIAL

کینٹین کے علاوہ وہ اور بھی جگہ دیکھ چکے تھے۔۔ پر کہیں بھی شانزے کا کوئی نام و نشان نہیں تھا اور اسے کسی نے دیکھا بھی نہیں تھا۔۔ یوسف اب سچ میں کچھ پریشان ہوا تھا۔

میرا خیال ہے شانزے لائبریری میں ہی ہوگی اور ہو سکتا ہے صبا کو مل بھی گئی ہو وہیں چلتے ہیں محسن نے مشورہ دیا تھا اور وہ دونوں لائبریری کی طرف بڑھ گئے تھے۔

صبا چاروں طرف عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ جب سامنے سے آتے دونوں دکھائی دئے۔ کیا ہوا ملی؟؟؟ اس نے یوسف پوچھا۔

نہیں..... یوسف نے مختصر جواب دیا تھا۔

ہو سکتا ہے وہ گھر چلی گئی ہو۔۔ محسن نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔

نہیں ایسا ناممکن ہے۔۔ صبا نے اس کی بات کاٹی تھی۔ وہ صرف فون لے کے گئی تھی۔ اس کا بیگ میرے پاس ہے اس کی سب چیزیں میرے پاس ہیں۔۔ کیسے جا سکتی ہے۔۔

فون... تم نے اسے فون کیا۔؟؟

ہاں یوسف پر وہ نہیں اٹھا رہی کتنی بار میں نے ملایا یہ دیکھو۔۔ اس نے اپنا فون یوسف کو تھمایا تھا جہاں کوئی ۲۱ مرتبہ کال ملائی گئی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف اب اس کے فون میں سے نمبر نکال کر اپنے فون سے ملا رہا تھا۔ جب کے محسن صبا کو تسلیاں دے رہا تھا۔

تبھی فون بجنے کی آواز نے صبا کو چونکایا تھا۔ یہ... یہ تو شانزے کے فون کی رینگٹوں ہے.. آواز وہاں لائبریری کے پیچھے سے آرہی ہے.. آؤ دیکھتے ہیں صبا آگے بڑھی تھی۔ جب کے یوسف نے اور محسن ایک دوسرے کی شکل دیکھی تھی یہ وہی جگہ تھی جہاں سے انہوں نے شانزے کو.... وہ دونوں اب صبا کے پیچھے گئے تھے۔ شانزے..... جب صبا کی آواز نے ان کو ٹھٹکا دیا تھا۔

شانزے کیا ہوا ہے.. تم.. یہاں ایسے کیوں بیٹھی ہو... سب شانزے کو سمجھا رہی تھی،

جب کے وہ دونوں اپنی جگہ ساکت تھے.. خطرہ کا الارم بجنے لگا تھا..

کیا ہوا ہے شانزے کچھ تو بولو پلیز.. تم یہاں کیا کر رہی ہو.. تم نے تو... صبا بولے جا رہی تھی جبکہ شانزے نے اب تک ایک لفظ نہیں بولا تھا.. پلیز شانزے کچھ کہو تم بول کیوں نہیں رہیں... کیا ہوا ہے کسی نے کچھ کہا ہے کیا.. کسی نے کچھ کیا... بولے بولے صبا

CLASSIC URDU MATERIAL

کی آواز بھرانے لگی تھی اس کی پیاری دوست زمین پی بیٹھی بیٹی کا دھیرے ہی لگ رہی تھی.. جیسے ایک ہلکا سا ہاتھ لگا ور وہ بکھر جائے گی..

یوسف کے دل میں ایک ہلکا اٹھی تھی.. پر اس پہلے کے کوئی کچھ بولتا شانزے کو جیسے ہوش آیا تھا.. وہ اپنی جگہ سے اٹھتی یوسف کے طرف بڑھ رہی تھی، (اس بیسی کے لئے رو رہی ہو.. جو جانے کہاں چھپی بیٹھی ہے اور یہاں ہمیں تھانے اور پولیس کے چکروں میں پھنسا رہی ہے.. طائی جان کی آواز کانوں میں گنجنی تھی،) اس کی آنکھیں اتنی سفاک تھیں جیسے ہر رشتے ہر احساس سے آری ہوں...

شانزے کچھ بولو تو... صبا نے پیچھے سے آواز دی تھی پر وہ ایک خواب کی سی کیفیت میں یوسف کی طرف بڑھ رہی تھی.. (ایک بار پھر کانوں میں آواز گنجنی تھی - تم لوگ خام خا پریشان ہو رہے وہ جہاں گئی ہے اپنی رضامندی سے گئی ہے اس لئے ہم پولیس میں نہیں جاسکتے کیا منہ دکھائیں گئے پورے شہر کو)

یوسف کو لگا اس کی جزا و سزا کا وقت شروع ہو گیا ہے وہ یہ تو نہیں جانتا تھا کہ کیا ہوا ہے پر کچھ تھا جو یوسف ہول رہا تھا.. اس کی طرف بڑھتی ہوئی شانزے اس سے بہت اجنبی سی لگی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

جب کے شانزے کے دماغ میں ہونے والے شور نے اس کو پوری طرح سے کنٹرول کر لیا تھا۔ اس سے کچھ یاد تھا تو صرف وہ باتیں جو اس دن اس نے اپنے لئے سنی تھیں۔ (وہ دو ٹکے کی لڑکی کیسی کلک مل رہی ہے ہمارے منہ لے جانے کس کا گندا خون ہے تیا جان کے الفاظ اس کے کانوں سے ٹکراے تھے)۔

یوسف اور شانزے اب ایک دوسرے کے مقابل کھڑے تھے۔ نا جانے کیا تھا اس کی آنکھوں میں جس نے یوسف کو نظریں جھکانے پے مجبور کر دیا تھا۔

ابھی تو میں نے بات شروع بھی نہیں کی اور تم نے... شانزے نے طنزیہ مسکرائی تھی....

ایسا کیا کیا ہے تم نے جو تم نظریں چرار ہے ہو...؟؟

شانزے یہ تم کیا بولے جارہی ہو۔ صبا نے مداخلت کی تھی۔ جس کا شانزے پے کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ اس کے کانوں میں پاپا کی آواز گنجی تھی (بیٹی ہے وہ میری۔ میرے دل کا سکون ہے۔)

کیا کر رہے تھے اس دن تم وہاں۔؟؟ شانزے نے پورے اعتماد سے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے دیکھا تھا۔ یوسف اپنی جگہ ساکت تھا۔ نہ بتانے کی ضرورت تھی کہ وہ

CLASSIC URDU MATERIAL

کسی دن کی بات رہی ہے ہے، اور نہ پوچھنے کی ضرورت تھی.. وہ بہت اچھی طرح جانتا تھا کہ کس دن کی بات کر رہی ہے.. سیکنڈ کے ہزاروں حصے میں وہ سمجھ گیا تھا کہ شانزے کی اس حالت کی وجہ وہ سچ ہے جو وہ اسے چھپا رہا تھا... اہ کتنے دل سے چاہتا تھا وہ کے شانزے کو کبھی خبر نہ ہو اس کی حرکت کی.. آخر کیا منہ دیکھے گا وہ شانزے کو.. لیکن کسی نے صیغی کہا ہے جھوٹ کی امر لمبی نہیں ہوتی تو پھر اس کے جھوٹ کی عمر کیسے لمبی ہو سکتی تھی... عجیب سے کیفیت نے یوسف کو جگر کیا تھا ندامت.. افسوس... دکھ... وہ کون سا تاثر تھا جو فی تھا پر فلحال شانزے کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا..

بولو یوسف تم وہاں کیوں تھے...؟؟؟ شانزے دبی دبی آواز میں چلائی تھی لیکن غصہ صاف ظاہر تھا.

دیکھو شانزے ہم آرام سے بات کر سکتے ہیں... تم جو سمجھ رہی ہو وہ.. محسن، یوسف کی صفائی کے لئے آگے بڑھنا چاہا رہا تھا جب یوسف نے اسے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا تھا... یوسف لیکن... محسن کچھ بولتا اس سے پہلے اس نے اسے ہاتھ کے اشارے مانا کیا تھا.

یہ سب کیا ہے... صبا کچھ پریشان تھی... وہ کچھ بولتی لیکن موحسن نے اس کو چپ رہنے کو کہا تھا.

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے میں مانتا ہوں میں نے تمہیں کڈنیپ کیا تھا... پر میرا مقصد تمہیں...

بس... وہ کچھ بولتا شانزے نے ہاتھ اٹھا کے اسے روکا تھا۔ کیوں کیا تم نے ایسا تم جانے ہو کیا کچھ ہو سکتا تھا۔

وہ کتنے گندے تھے... جانے ہو وہ کیا کرنا چاہتے تھے...؟؟؟

شانزے... میں معافی مانگتا ہوں.. مجھے انداز نہیں تھا بات اتنی بگاڑ جانے گی..

تمہیں اندازہ نہیں تھا..؟ لیکن کیوں ایک سوچے سمجھے پلان میں تم نے یہ پہلو کیوں نہیں سوچا تھا...

یا پھر یہی تمہارا ارادہ تھا... پر بد قسمتی تمہارے ساتھ تم سے پہلے اپنا حصہ وصول کرنے پہنچ گئے...

اس کی آنکھوں میں نفرت تھی..

اسٹاپ اٹ.. شانزے پاگل ہو گئی ہو کیا میں کبھی ایسا سوچ بھی نہیں سکتا... تم نے کیسے سوچ لیا کے میں اتنا گر سکتا ہوں... اس نے شانزے کو دونوں بازوؤں سے پکڑ کے جھنجھوڑا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

صبا اور محسن دونوں ہی ڈر گئے تھے لیکن ان دونوں میں ہی اتنی ہمت نہیں تھی کہ کچھ بولے...

سوچا تو میں نے یہ بھی نہیں تھا کہ اس سب کے پیچھے تم ہو گئے.. شانزے اس کا کارپکڑا تھا.. لیکن تم ہو یوسف... کیا کیا تھا میں نے جو تم نے یہ سب پلان کیا... کیوں یوسف تم نے ایک باریہ نہیں سوچا کہ میرے ساتھ کیا ہو سکتا تھا.. تم نے ایک باریہ نہیں سوچا کہ کسی رسوہیاں میرے حصے میں آسکتیں تھیں.. کیوں یوسف.. کیوں کیا تم نے... تم نے سنا تھا اس دن سب کچھ... کیسے کیسے خطاب دئے گئے تھے مجھے سوچو اگر کچھ ہو جاتا تو؟ میں کیا منہ دکھاتی کسی کو؟؟ شانزے رو پڑی تھی.. اس کی تکلیف کا اندازہ اس کے آنسوؤں سے لگایا جا سکتا تھا یوسف صدمے سے بول نہیں پارہا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ شانزے کو کیسے یقین دلائے جو اس کا کارپکڑے سراپہ سوال بنی تھی...

پلیز شانزے مجھے معاف کر دو، مجھ سے...

نہیں یوسف... کبھی نہیں میں نے بنا غلطی کے کتنا کچھ سنا... تم جانے کتنے تکلیف سے الفاظ تھے وہ... میری ذات کی کس قدر دھجیاں اڑائیں گئیں، تم سب سنتے رہے، ایک

CLASSIC URDU MATERIAL

بڑ تم نے نہیں کہا کہ یہ سب تمہارا کیا دہرا ہے، صرف تمہاری وجہ سے.. معافی مانگنے کا حق تم کھو چکے ہو.. میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی... تو پلیز آج کے بعد میرے سامنے مت آنا... وہ کہتی آگے بڑھ گئی تھی.. اور یوسف میں اتنی ہمت نہ تھی کہ اسے روک سکتا...

کیا بات ہے... اریزے نے شانزے سے پوچھا تھا.. لیکن وہ اپنی پوزیشن میں ہی لیٹی رہی تھی.. جیسے سو رہی ہو...

شانزے میں بیوقوف نہیں ہوں.. مجھے پتہ ہے تم جاگ رہی ہو... تو پلیز بنو مت سیدھی شرافت سے اٹھو.. اور بتاؤ منہ شریف کیوں سو جا ہوا ہے.. اس نے شانزے کی اوڑھنے والی چادر کھینچی تھی.. وہ جانتی کہ کچھ بات ضرور ہے.. صبح تک اس کا موڈ کافی فریش تھا اور وہ کافی ایکسائٹڈ تھی پر جب سے واپس آئی تھی.. ایسا کچھ بھی نہیں تھا.. وہ کافی سیریس دکھائی دے رہی تھی اور چپ چپ بھی.. اور یہی بات اریزے کو پریشان کر رہی تھی.. اریزے جاؤ یہاں سے مجھے کوئی بات نہیں کرنی.. شانزے نے چادر سر تک کھینچتے کہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

یہ تو مجھ پتہ ہے کہ پھر یوسف نے کچھ کیا ہو گا۔ پر کیا، یہ تو بتا دو ورنہ مجھے ساری رات نیند نہیں آئے گی۔۔ اریزے اپنی دھن میں تھی۔ اس لئے اسے احساس نہیں ہوا کہ معاملہ کافی سیریس ہے۔

اپنا منہ نابند رکھو اور کوئی ضرورت نہیں اس بد تمیز، جاہل، بیہودہ انسان کا نام لینے کی۔۔ آج کے بعد اگر تم نے اس کا نام لیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔ وہ جواٹھ بیٹھی تھی دوبارہ ڈھب سے تکیے پے لیٹ گئی تھی۔

وہ تو اب بھی کوئی نہیں، چلو پھر بتاؤ مجھ کیا ہوا۔۔ شانزے کی رونی صورت دیکھ کے اس سے اندازہ تو ہو گیا تھے بات کافی بگڑی ہوئی ہے لیکن وہ جانتی تھی کہ ابھی اس نے اپنا دل ہلکانا کیا تو وہ ایسے ہی خود کو تکلیف دیتی رہے گی۔۔

پلیز اریزے مجھے کچھ بات نہیں کرنی بس۔۔۔

او کے مت بتاؤ۔۔۔ میں بھی نہیں بتاؤں گی کہ میں کتنی اداس ہوں۔۔ مجھے تو لگا تھا ہم اپنا دکھ شیر کر سکتے ہیں لیکن ٹھیک ہے اگر تم نہیں بتانا چاہتی تو مجھے بھی کیا ضرورت پڑی ہے۔ لوگوں کی بہنیں ان کی بیسٹ فرینڈز ہوتی ہیں اور ایک میری بہن ہے۔۔۔ اریزے کے لہجے سے اداسی صاف ظاہر تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا ہے یار کبھی تو سمجھا کرو میرے جذبات کو.. بندہ سچ میں پریشان ہو سکتا ہے دکھی ہو سکتا ہے پر یہ تمہاری فضول قسم کی کامیڈی اسے تو لگے کی اور ہٹ جاتی ہے.. شانزے نے بیٹھتے ہوئے کہا تھا،

اب کیا کروں جو ہے بس یہی ہے گزارا کر لو اس سے ہی.. اریزے نے اس کا منہ چوما تھا۔

اچھا اب بس کرو زیادہ پیار مت دکھاؤ۔ شانزے بناوٹی غصے سے بولا تھا..

ٹھیک تو پھر بتاؤ جلدی.. کیا ہوا ہے...

اوکے پہلے تم ایک کپ چائے پلاؤ اچھی سی.. شانزے نے فرمائش کی تھی..

واہ کیا موڈ خراب ہے میڈم کا.. اس سے تو اچھا تھا تم لیٹی ہی رہتیں.. اریزے تپ گئی تھی.. کوئی ایسا غم نہیں ہے جس میں تم چائے پینا چھوڑ دو... وہ پاؤں پٹختی اٹھ گئی تھی۔

اوپر لے آنا... شانزے نے پیچھے سے کہا تھا اور پھر وہ بال لپٹتی چھت کی طرف بڑھ گئی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

چاے صرف بہانہ تھی اریزے سے تھوڑی دیر کے لئے جھٹکارہ پانے کے لئے... کیوں
ابھی تک تو وہ خود اس بات کو تسلیم نہیں کر پارہی تھی کہ یہ سب سچ ہے یا جھوٹ... تو
پھر وہ اریزے کو کیا بتاتی.. لیکن یوسف نے خود مانا ہے اس بات کو کیسے نظر انداز کر
سکتی تھی... کیوں کیا اس نے ایسا، کیا وہ اتنی نفرت کرتا ہے مجھ سے... تو پھر وہ سب
کیا ہے جو میں نے اس کی آنکھوں میں محسوس کیا.. کیا مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی اس سے
پہچانے میں...

ابھی تو بھروسہ کرنے لگی تھی اس پے اور اس نے... ایک آنسو اپنی حدود سے باہر نکل گیا
تھا.. شانزے بڑی بے رحمی سے اسے صاف کیا تھا...
یہ لو گرم گرم چاے... اس نے ایک کپ شانزے کو تمھایا تھا۔ اور دوسرا خود لے کر بیٹھ
گئی تھی،

کتنی ٹھنڈی ہوا ہے نا... جانتی ہو ہر مشکل اپنے ساتھ آسانی لاتی ہے ویسے ہی اللہ جی نے
دن کے ساتھ رات بنائی تاکہ جب بندہ دنیا کی خود غرضی اور بے مروتی سے تھک ہار جائے
تو رات کو اس کی آغوش میں اپنے سارے درد چھپا دے.. اکثر جب دن بہت گرم ہوتا ہے
نا تو رات اللہ جی ٹھنڈی کر دیتے ہیں... تاکہ ان کے بندے اس سے سکون حاصل
کریں..

CLASSIC URDU MATERIAL

دیکھو کتنی ٹھنڈی ہوا ہے نا، اریزے شانزے کو پکارتا تھا.. اور وہ صرف ہاں میں سر ہلا سکی تھی.. جبکہ چہرہ ہنوز اترا ہوا تھا۔ اریزے کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کہاں سے بات شروع کرے اگرچہ بات کا اس کو علم نہیں تھا پر اس کی سنگین نوعیت کا علم ضرور ہو گیا تھا۔ اریزے مجھے یوسف نے کڈنیپ کیا تھا.. شانزے کی آنکھوں سے آنسو ٹپکے تھے.. جبکہ وہ کپ کو منہ لگاتے لگاتے

روک گئی تھی اس نے شانزے کو دیکھا تھا جیسے وہ ابھی کہے گی کہ مذاق کر رہی ہے پر وہاں ایسے کوئی اثر نہیں تھا۔

شانزے ہو سکتا ہے تمہیں کوئی...

کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی اس نے خود مانا ہے میرے سامنے.. شانزے رونے لگی تھی.. پلیر شانزے.. رومت.. تم نے پوچھا کیوں نہیں کیوں کیا اس نے ایسا.. وہ تو تم سے..

نفرت کرتا ہے وہ مجھ سے اور اس سے مجبور ہو کے اس نے یہ سب کیا..

نہیں... جتنا تم نے مجھے بتایا اس میں کوئی بات ایسی نہیں جو اس کا حال دل بیان نا کرے.. ہو سکتا ہے اس نے غلطی سے...

CLASSIC URDU MATERIAL

غلطی سے.. تمہیں سچ میں لگ رہا ہے..؟؟ یہ ایک سوچا سمجھا پلان تھا.. پوری تیاری کے ساتھ کیا گیا پلان.. تم نہیں جانتی وہ کیسے لوگ تھے.. کیا کرنا چاہتے تھے میرے ساتھ.. اور تمہیں یاد ہے نا گھر میں کتنا ہنگامہ ہوا تھا اس روز.. اور سب اس یوسف کی وجہ سے.. اور وہ سب کے سامنے کتنا اچھا بنتا رہا... پاپا می جانی سب کتنا شکر گزرتھے...

میں بیوقوف تھی جو سمجھ نہیں پائی.. میرے دماغ پے پردہ پڑ گیا تھا اور کون ہو سکتا ہے جس سے میری یونیورسٹی میں دشمنی ہو..

شانزے تمہیں اس سے بات کرنی چاہیے تھی ایک بار... تم اس سے.. اریزے نے بات سمجھانے کی کوشش کی تھی..

بات... سیریسلی...؟؟ کیا بات کروں اس سے وہ سب کچھ مان چکا ہے میرے سامنے.. اس کے پاس کچھ نہیں کہنے کے لئے سوائے سوری کے..

شانزے پلینز ٹھنڈے دل سے سوچو میں مانتی ہوں اس نے بہت بڑی غلطی کی ہے.. لیکن ہو سکتا ہے جذبات میں اکریا غصے میں اس نے یہ سب کر دیا ہو... اور تم یہ بات کیسے نظر انداز کر سکتی ہو کہ اس نے تمہیں ان لوگوں سے بچایا اور خود گھر چھوڑا..

CLASSIC URDU MATERIAL

میں اس کی وجہ سے مصیبت میں پھنسی تھی، کوئی احسان نہیں کیا اس نے یہ سب کر کے..

شانزے اگر وہ سچ میں نقصان پہنچانا چاہتا تو تمہیں بچاتا ہی کیوں؟

پلیز اریزے بس کرو میں کچھ نہیں سنا چاہتی... اس نے میرا بھروسہ توڑا ہے.. اس کی وجہ سے میرے ماں باپ نے کتنا کچھ سنا اس دن.. اس کی وجہ سے میں وہ وقت کتنی اذیت سے گزارا ہے تم نہیں جان سکتی کبھی... جب آدمی میرے پیروں کو چھو رہا تھا تو کتنی اذیت ہو رہی تھی مجھے.. ان کی گندی نظریں کتنی تکلیف دے رہی تھیں مجھے... کوئی نہیں سمجھ سکتا.. وہ رونے لگی تھی.. نفرت کرتی ہوں میں اس سے...

اریزے نے اس سے گلے لگایا تھا وہ جو کہ رہی تھی غلط نہیں تھا.. کوئی بھی لڑکی اپنی عزت سے بڑھ کے کسی کو نہیں چاہ سکتی.. لیکن پھر جانے کیوں دل یوسف کو پوری طرح سے قصور وار نہیں مان رہا تھا.. شانزے پلیز خود کو سمجھا لو.. جذبات میں کوئی ایسا فیصلہ مت کرنا کے بعد میں پچھتانا پڑے..

CLASSIC URDU MATERIAL

چل یار گھر چلتے ہیں، بہت دیر ہو گئی ہے... محسن نے یوسف کو ہلایا تھا جو بہت دیر سے ایک ہی پوزیشن میں بنا کچھ کھے بیٹھا تھا۔ پچھلے پانچ گھنٹوں سے وہ سمندر کی خاک چاہنے میں مصروف تھے.. اور بلاآخر تھک کے ایک قدرے سنسان جگہ پے بیٹھ گئے تھے۔

بس کر یوسف... کیا ہو گیا ہے تجھے.. محسن سچ میں پریشان تھا یوسف کی حالت اس سے دیکھی نہیں جا رہی تھی،

کیوں خود کو تکلیف دے رہا ہے ہم بات کریں گے ناشائزے سے..

کیا بات..؟؟ بات کرنے کو اب بچا ہی کیا ہے سب ختم ہو گیا.. محسن کو لگا اس کی آواز کسی کھائی سے آئی ہو..

نفرت کرتی ہے وہ مجھ سے... میری شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی... اس نے مجھے صفائی دیئے کا ایک موقع تک نہیں دیا.. وہ سمجھتی ہے وہ آدمی میرے بھیجے ہوئے تھے کیسے سوچ سکتی ہے وہ یہ سب کچھ..

دیکھ یوسف یہ سب اس کا سوچا ہوا نہیں ہے... جتنی پراعتماد وہ لگ رہی تھی اس سے صاف ظاہر کے وہ سب جانتی تھی.. لیکن اگر وہ سب جانتی تھی تو پہلے کبھی کچھ کیوں نہیں کہا اس کا مطلب اس سے کسی نے کچھ کہا ہے یا بتایا ہے..

CLASSIC URDU MATERIAL

پر کس نے...؟؟ یوسف حیران ہوا تھا،

یہی تو پتا لگانا ہے.. اور یہ صرف شانزے بتا سکتی ہے کہ کس نے اسے کیا کہا ہے،

اور وہ... وہ تو مجھ سے بات تک نہیں کرنا چاہتی.. میں کیسے یقین دالوں اس سے کہ میرا دل بدل گیا ہے اس کے لئے..

کیسے بتاؤں اس سے کہ میں خود کو کبھی معاف نہیں کر سکا اس حرکت کے لئے... کیسے بتاؤں اسے کہ ان لوگوں کو میں نے نہیں بھجواتھا... کیسے بتاؤں کہ جب ان لوگوں اسے پکڑا تھا تو کتنی موتیں مرا تھا میں.. کیسے بتاؤں اس سے سب کیسے... کچھ سمجھ نہیں آ رہا.... مانتا ہوں کہ میں نے غلطی کی پر وقت رہتے اس سے سدھارنے کی پوری کوشش کی میں نے، میں نہیں جانتا تھا کہ وہ سب ہو گا، کیسے بتاؤں میں خود اب تک معاف نہیں کر سکا اس سب کیلئے..

دیکھ میری بات سن.. محسن نے دونوں ہاتھ اس کے کندھے پر رکھے تھے.. میں ہوں نا پہلے بھی کہا تھا اب بھی کہتا ہوں شانزے صرف تیری ہے اور تیری رہے گی.. کیسے اور کیا کرنا ہے تو مجھ پر چھوڑ دے اتنا تو یقین ہے نا مجھ پر...

CLASSIC URDU MATERIAL

محسن نے بہت محبت سے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا اور یوسف وہ صرف سر ہلا کے رہ گیا تھا۔

شانزے یونی آگئی تھی لیکن اس کا دل کہیں نہیں لگ رہا تھا۔ کبھی لگتا یوسف ہنس رہا ہے، تو کبھی اس کے پاس سے گزرنے کی آہٹ محسوس ہوتی.. تو کبھی لگتا اس کی آواز آرہی ہے.. پوری رات اس کی کشمکش میں کٹ گئی تھی۔ کبھی دل چاہتا کہ ایک بار اس کی بات سن لے تو کبھی دل چاہتا کہ اس بے ایمان کی ایک ناسنہ.. پر مصیبت یہ تھی کہ دونوں

صورتوں میں تکلیف اسے بھی برداشت کرنی تھی۔ خود سے لڑتے لڑتے وہ تھک گئی تھی۔ آج اگر ٹیسٹ کا رزلٹ نا آنا ہوتا تو وہ کبھی نہ آتی.. اس وقت یوسف کا سامنا کرنا اسے دنیا کا مشکل ترین عمل لگ رہا تھا۔ لیکن بہر حال اب اس سے کرنا ہی تھا..

وہ آڈمی کے باہر بیٹھ گئی تھی ابھی رزلٹ نہیں لگا تھا اور بہت سے سٹوڈنٹ بھی وہاں انتظار کر رہے تھے جب صبا اس کے پاس آئی تھی۔

تم ٹھیک ہو....

CLASSIC URDU MATERIAL

مجھے کچھ ہوا تھا شانزے نے حیران ہوتے پوچھا تھا...

ارے کل وہ... صبا نے بات بچ میں چھوڑی تھی۔

وہ کل کی بات تھی.. شانزے کا لہجہ سپاٹ تھا..

میں مانتی ہوں اس نے غلط کیا پر شانزے مجھے لگتا ہے تمہیں ایک بار یوسف کی بات سنی چاہیے..

مجھے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی.. شانزے نے دو ٹوک جواب دیا تھا۔

پلیز شانزے اتنی سخت دل نہ بنو ہم انسان ہیں غلطیاں انسانوں سے ہی ہوتی ہیں.. اس سے بھی ہو گئی پر اسے معافی مانگنے کا ایک موقع تو دو..

صبا تم میری دوست ہی ہو نہ..؟؟ شانزے ناراضگی سے پوچھا تھا..

شانزے تم کسی بات کر رہی ہو..؟؟ صبا اس کے انداز پر حیران ہوئی تھی..

کیونکہ اس وقت اس کی وکیل زیادہ لگ رہی ہو.. شانزے نے ٹیکا کے جواب دیا تھا۔

تبھی آڈی کھلنے کی آناؤنسمنٹ ہوئی تھی.. وہ اپنا بیگ لیتے وہاں سے اٹھ گئی تھی.. اس کا

غصہ ابھی تک برقرار تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

صبا نے اسے دکھ سے جاتے ہوئے دیکھا تھا..

.....

وہ آڈی میں داخل ہوئی تو تقریباً پوری آڈی فل تھی... آڈی میں ٹیسٹ کے رول نمبر کے حساب سے بیٹھایا گیا تھا اور فلحال صرف ایک سیٹ خالی تھی اور وہ سیٹ اس کے دشمن کے ساتھ والی تھی اس سے یقین نہیں آیا تھا کہ قسمت ایسے بھی امتحان لیتی ہے۔ تبھی آڈی میں کھڑے پیون نے اس سے اس کے رول نمبر کی سلپ لی تھی اور اس کی سیٹ کی طرف اشارہ کیا تھا.. اور وہ وہی سیٹ تھی جس پر بیٹھنے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ یوسف کے برابر والی غصہ تو شانزے کو بہت آیا تھا پر فلحال وہ کوئی رسک نہیں لینا چاہتی.. تبھی مرے مرے قدموں سے چلتی یوسف کی برابر آ بیٹھی تھی۔

دل میں پورا ارادہ کیے کہ اگر یوسف نے ایک لفظ بھی بولا تو وہ بنا لہذا کیا اسے کھری کھری سنا دے گی۔ شانزے انتظار کرنے لگی کے کب وہ بولے... لیکن خلاف توقع اس نے کچھ نہیں کہا تھا.. اور یہ بات اس سے مزید غصہ دل رہی تھی۔

مانک میں مس کلثوم کی آواز آرہی... اب سے کچھ دیر میں رزلٹ سکرین پے آپ رزلٹ دیکھ سکیں گے اور وہی رزلٹ نوٹس بورڈ پر بھی لگایا جائے گا۔ تا کے جو سٹوڈنٹ آج نہیں آئے وہ بآسانی اپنا رزلٹ دیکھ سکیں۔ جیسے کے ہم نے پہلے ہی کہا تھا کہ ٹاپ 40 سٹوڈنٹ

CLASSIC URDU MATERIAL

چنے جائیں گے 20 سینئرز اور 20 جونیئرز... وریہ چالیس سٹوڈنٹ مل کے ٹیمز بنائیں گے
یعنی کے کوئٹز میں پرفارم کریں گی ۲۰ ٹیمز جن میں سے لگے راؤنڈ میں صرف جتنے والی ۱۰ ٹیمز
ہی پرفارم کریں گی... سٹوڈنٹس کا جوش دیکھنے والا تھا پورا ہال تالیوں سے گنج رہا تھا..

ایک بار پھر مس کلثوم کی آواز ابھری تھی... وعدے کے مطابق سرپرائز کا وقت آگیا ہے
اور وہ یہ ہے کہ اگلا ٹاسک یعنی کوئٹز آپ ایڑا ٹیم پرفارم کریں گے اور ٹیم نہ آپ بنیں گے
نہ ہم یہ ٹیم بنائیں گے آپ کے مارکس۔ جن دو لوگوں کے مارکس ایک جیسے ہوں گے وہ
ایک ساتھ ایک ٹیم کے طور پر پرفارم کریں گے۔ ہر ٹیم میں ایک سینئر اور ایک جونیئر
سٹوڈنٹ شامل ہو گا.. ہال میں تالیاں گونجنے لگیں تھیں،،

سکرین پر رزلٹ چلنا شروع ہو گیا تھا پہلے سینئر سٹوڈنٹ کا نام آتا اور پھر رولنگ کے بعد
جونیئر سٹوڈنٹ کا.. رزلٹ کو الوکھ انداز میں شو کیا جا رہا تھا جس نے تمام سٹوڈنٹس کی توجہ
اپنی جانب کھینچ لی تھی۔ ہر شخص اپنی جگہ سانس روکے اپنے نام کا منتظر تھا.. اب صرف
چھ نام باقی تھے.. سب سے پہلے نام ابھرا تھا شاہنواز کا... جس کے مارکس اتنے زیادہ تھے
کے سب حیران تھے کے فرسٹ آنے والے سٹوڈنٹ کے مارکس کتنے زیادہ ہوں گے..
سکرین کے دوسرے حصے پر ماریہ کا نام ابھرا تھا دونوں کے سیم مارکس تھے.. تھرڈ
پوزیشن لیتے ہوئے دونوں ایک ٹیم کی طرح پرفارم کرنے والے تھے حال میں تالیوں کا شور

CLASSIC URDU MATERIAL

گنج رہا تھا.. لیکن شانزے کے دل پے عجیب مایوسی چھا رہی تھی وہ جانتی تھی کہ اے
ٹف کمپیٹیشن میں پوزیشن لینا کافی مشکل ہے.. جب کہ یوسف نہایت سکون سے بیٹھا
تھا۔ جیسے وہ زلٹ پہلے سے جانتا ہو.. اور اس کا یہی اطمینان شانزے کا غصہ بڑھا رہا تھا۔
سکرین پے دوبارہ نام ابھرا تھا.. نام اس دفع وارث کا تھا جس نے دوسری پوزیشن گین کی
تھی.. سکرین کے دوسرے حصے میں نام ابھرنے لگا تھا... حال میں بیٹھے دو لوگوں نے
دعا کی تھی شانزے نے اپنا نام آنے کی...
اور یوسف نے اس کا نام نہ آنے کی...

سکرین پے نام ابھرا تھا اور دونوں حیران ہو گئے تھے، دونوں میں سے ایک کی دعا قبول ہوئی
تھی.. وہ دونوں اب ایک دوسرے کی شکل دیکھنے میں مصروف تھے ہال میں تالیاں بج رہی
تھیں.. فرسٹ پوزیشن کا زلٹ آنا ولس ہوا تھا.. تبھی مس کلثوم نے مانگ میں پوچھا تھا...
اپنی گیس...؟؟

اور پورے حال میں صرف ایک نام گنجا تھا.. یوسف... یوسف... یوسف... سٹوڈنٹ کا شور
بڑھ رہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

جبکہ یوسف صرف شانزے کو دیکھ رہا تھا... اور شانزے یوسف کو... وہ دونوں اس بات سے بے خبر تھے کہ سکریں لے یوسف کا نام چمک رہا ہے.. جبکہ یوسف کو اس بات کی اب کوئی فکر نہیں تھی کہ سکریں لے آنے والا نام کس کا ہے۔

وہ دونوں مستقل ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے اس بات کی پرواہ کیے بغیر یہیں پاس میں کوئی ہے جو ان دونوں کو ساتھ بیٹھا دیکھ کے خوش نہیں ہے.. جلان کی.. حسد کی.. آنچ اتنی زیادہ تھی کہ نہ چاہتے ہوئے بھی درد آنسو بن کر رانیہ کی آنکھوں سے بہہ نکلے تھے۔ کیوں وہ نہیں جانتی تھی.. لیکن جبھی وہ دونوں کو ساتھ دیکھتی تو اس کی حالت ہی ایسی ہی ہو جاتی تھی۔ بنا مقصد ہی وہ اپنا مقابلہ شانزے سے کرنے لگی تھی۔ کیا تھا اس میں ہر لہز سے وہ رانیہ سے کم تھی، نہ فیملی بیک گراؤنڈ... نہ کلاس.. نہ کوئی سوشل سرکل... عام سے کپڑے.. فیشن سینس... کچھ بھی نہیں تھا اس میں کہ وہ یوسف جیسے ہندسوم بندے کو ڈیزرو کرتی... اور حیرت تو اس سے یوسف لے ہوتی، کتنی لڑکیاں تھی جو اس پیے فدا تھیں، اس کی ایک نظر پانے کے لیے مری جاتیں پر اسے نے کبھی انھیں لفٹ تک نہ کرائی تھی اور اب کرائی بھی تو کسے شانزے حسان ایک انتہائی عام لڑکی کو سانولی رنگت، عام ساحلیہ پھر بھی یوسف اس کو دیکھ کر سب بھول جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے سے حسد کرنے لگی تھی.. اس بات سے بالکل بے خبر کہ "حسد ایک ایسا سانپ ہے جو جس کے اندر پلتا ہے.. سب سے زیادہ اسی کو ڈستا ہے"۔

تو کیا لگتا ہے آپ سب کون ہے جو یوسف کی ٹیم کا دوسرا ممبر بے والا ہے...

مس کلثوم کی آواز نے رانیہ کی سوچوں کا تسلط توڑا تھا۔

ایک بار پھر حال میں بیٹھے دو لوگوں نے دعا کی تھی... ایک نے شانزے کا نام آنے کے لیے اور ایک نے نام نہ آنے کے لیے... جگہ وہی... حالات وہی... دعا وہی... لیکن اس بار وہ دو لوگ رانیہ اور یوسف تھے... قبولیت کا وقت اگر گزر گیا تھا۔ دعا قبول ہو گئی تھی.. وہ دونوں جو پچھلے ۲:۳۰ منٹ سے ایک دوسرے کو ایک ہی پوز میں دیکھ رہے تھے بلا آخر ان میں ہلچل ہوئی تھی.. اور یہ ہلچل یوسف کی مسکراہٹ نے کی تھی.. شانزے نے کچھ حیرانگی سے اس سے دیکھا تھا...

(ہے ہی کوئی نفسیاتی انسان شانزے نے جل کے دل میں بولا تھا۔ ویسے ہی اسے دکھ تھا وارث کے ساتھ نام نہ آنے کا اس کا سیدھا سیدھا مطلب یہی تھا کہ وہ اس کمپیٹیشن سے آؤٹ ہے.... اوپر سے یوسف کی جان لیوا مسکراہٹ... اف... لیکن وہ تو ہنسے گا ہی نہ کیونکہ ہمیشہ کی طرح اس نام نام جو آگیا ہے۔)

CLASSIC URDU MATERIAL

سکرین پے یوسف کی ٹیم کے سیکنڈ ممبر کا نام اب چمک رہا تھا لیکن اس بار بھی دونوں کو کوئی فکر نہیں تھی.. کیوں شانزے نوید تھی جب یوسف کے چہرے پے سکون ہی سکون تھا جیسے وہ جنتا تھا کے شانزے کا نام نہیں نے والا. شانزے کا دل چاہا وہ اٹھ کر کہیں بھاگ جائے صبح کہا تھا سب نے وہ دل میں خود کو کوس رہی تھی... جبکہ ہال میں بیٹھا ہر شخص حیران تھا..

لیکن شانزے کو فکر تھی تو صرف یوسف کی بے وجہ کی ہنسی کی... وہ کہ جانے واکي نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی، تبھی یوسف نے اسٹیج کی طرف انگلی سے اشارہ کیا تھا اور عین اسی وقت مس کلثوم کی آواز مانگ پے آئی تھی "فرسٹ پوزیشن گوز ٹو مس شانزے حسان"....

اور شانزے پے حیرتوں کا پہاڑ گر پیرا تھا وہ بے یقینی کے عالم کبی سکرین کی طرف دیکھتی تو کبھی یوسف کو...

تو کیا یوسف پہلے سے جانتا تھا... یہ تو ممکن ہی نہیں تھا... تو پھر کیا اس سے مجھ پے... نہیں یہ نہیں ہو سکتا یہ تو اس نے خود نہیں سوچا تھا کے وہ فرسٹ پوزیشن لے سکتی ہے وہ تو سکرین پے وارث کے ساتھ صفیہ کا نام دیکھ کر ہی امید بار چکی تھی. صفیہ اچھی

CLASSIC URDU MATERIAL

کو پیٹیئر تھی پر اتنی اچھی یہ نہیں سوچا تھا اور فرسٹ پوزیشن تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی.. لیکن قسمت نے بھی عجیب دورا ہے پے لا کھڑا کیا تھا...

اس وقت اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ ہنسے یا روئے... وہ اپنی کامیابی کی خوشیاں منائے یا پھر یوسف کی ٹیم میں ہونے کا سوگ... تبھی سپیکر میں مانوس سی آواز گونجی تھی، مجھے یقین ہے کہ آپ سب بہترین طلبہ ہیں۔ آپ میں سے کوئی کسی سے کم نہیں ہے اس لیے میں آپ سب کی شکر گزر ہوں کیونکہ آپ لوگوں کے پیر اور محبت سے ہی ہم یہ کمپیتیشن اریج کرنے جا رہے ہیں۔ مجھے امید ہے آپ سب بھرپور طریقے سے شامل ہوں گے اور جواب اس کمپیتیشن کا حصہ نہیں ہیں وہ اپنے ساتھیوں کو خوب سپورٹ کریں گے... اب سے ٹھیک دو دن بعد آپ کو یہیں کوئٹز کو کمپیتیشن کے لیے آنا ہے، جیتنے والی ۱۰ ٹیمز ہی آگے موو کریں گی۔ اور اگلا سرپرائز بھی آپ کو کوئٹز رزلٹ کے بعد بٹایا جائے گا، آووووو کے شور ساتھ ہی حال میں تالیاں بجنے کا شور بھی میز ہوا تھا جب مس کلثوم آنا و نسمنٹ پوری کر کے نیچے اتر رہی تھیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL

مبارکاں... مبارکاں... مہک، ذرا اور صبا نے ایک ساتھ کہا تھا جبکہ صبا نے محبت سے شانزے کو گلے لگایا تھا۔

تھنک یو صبا.. شانزے کو شرمندگی ہوئی تھی کل جیسے اس نے صبا کو جھاڑا تھا۔
اسے بالکل امید نہیں تھی کہ صبا آج اس سے بات بھی کرے گی لیکن اس کے رویے سے کہیں بھی کوئی ناراضگی ظاہر نہیں تھی۔

واہ - شانزے ماں گئے تم نے جو بولا وہ کر دکھایا، وی رٹیلی پراوڈاؤف.. ذارا نے چمکتے ہووے کہا تھا۔

ہاں بھی سچ میں تم نے تو کمال کر دیا نہ صف وں کیا بلکہ پوزیشن بھی لی اور نہ صرف پوزیشن لی بلکہ یوسف کے ساتھ ٹیم بنانے میں بھی کامیاب ہو گئی اور اب تو کوئی بھی تمہیں جیتنے سے نہیں روک سکتا اکھڑ کو یوسف جو تمہارا پائٹر ہے۔ مہک نے کافی پرچوش انداز میں کہا تھا کیوں کہ وہ یوسف کے مداحوں میں سے ایک تھی اور یہ بات ان تینوں سے ڈھکی چھپی نہیں تھی۔

شانزے کے منہ کہ نقشہ بگاڑ گیا تھا یوسف کے نام سے، اور یہ صبا نے خوب محسوس کی تھی، لیکن فلحال وہ ذارا اور مہک کے سامنے کچھ بھی کہنا نہیں چاہتی تھی، اس لیے صبا

CLASSIC URDU MATERIAL

نے دوبارہ سے ٹریٹ کا پائٹ ریز کیا تھے شانزے کی جان چوری جائے اور وہ اس میں کامیاب بھی ہو گئی تھی کیوں وہ تینوں سب کچھ بھول بھال کے اس سے ٹریٹ مانگ رہیں تھیں۔ چلو میری بہنوں چلو شانزے نے ہار مانے ہووے کہا تھا، اس لیے وہ سب کینٹین کی طرف چل دیں تھیں۔

کوئٹہ پولیشنز... رانیہ نے آگے بڑھ کے مبارک بعد دی تھی یوسف کو.. اس کے بعد محسن اور عمر نے بھی روایت کو دھورایا تھا۔ اب یہ بتاؤ ٹریٹ کہاں دو گئے.. رانیہ نے کینٹین میں یوسف کے برابر بیٹھتے ہوئے کہا۔

ٹریٹ کس بات کی ٹریٹ؟؟؟ یوسف نے مصنوعی حیرانگی سے پوچھا۔
بنو مت تم اچھی طرح جانے ہو... رانیہ نے اس کے بازو پے مقہ مارا تھا۔

ارے یار آرام سے... جان لو گی کیا..

ہاں لے لوں گی.. اگر تم نے ٹریٹ نہ دی تو..... اب کی بار شانزے بال بگڑے تھے...
اف تم بھی نہ بچوں کی طرح زد کر تھی ہو ساری محنت تو میں نے کی ہے تم نے کیا کیا ہے؟
یوسف نے رانیہ کے ماتھے پے انگلی سے نوک کیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

میں نے تمہارے جیتنے کے لیے دعائیں کی اور کیا...

واہ - مجھے نہیں پتا تھا آج کل دعائیں بڑے فروخت ہیں... ویسے پھر تو تم اپنا کاروبار شروع کر سکتی ہو۔ نہیں؟

آؤ دعائیں لو بدلے میں ٹریٹ دو... یوسف نے کافی پروفیشنل انداز میں آواز لگائی تھی۔
وہ مسلسل رانیہ کی ٹانگ کھینچ رہا تھا۔

اوکے - نہیں دینی مت تو کنجوس کہیں کے، بات نہ کرنا اب مجھ سے وہ غصے میں جانے لگی تھی، تبھی یوسف نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا تھا۔ تم بھی نہ آج کل چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراض ہو جاتی ہو۔ چلو آج شام کو تماری یہ خواہش پوری کر دی جائے گی خوش؟؟؟
میں نہیں ماننے والی ایسے.. رانیہ نے منہ پھولیا تھا۔ وہ اور یوسف بچپن کے دوست تھے وہ جانتی ناراضگی یوسف کی کمزوری ہے جب کوئی اس سے ناراض ہوتا تو اسے اس وقت تک سکون اتنا جب تک وہ اسے مانا نہ لے.. اور اس وقت وہ اس بات کا پورا فائدہ اٹھا رہی تھی۔
کیونکہ اس نے سامنے سے آتے شانزے اور اس کے گروپ کو دیکھ لیا تھا۔ اور یہی سب

CLASSIC URDU MATERIAL

سے بہترین مقہ تھا شانزے کو اپنی اہمیت جتلانے کا تبھی اس نے معصومانہ انداز سے بولا
ٹھیک ہے، پہلے تم کان پکڑ کر سوری بولو۔۔

اوکے۔ ٹھیک یہ لو سوری، یوسف نے کان پکڑے تھے۔ اسی دم یوسف کی نظر شانزے
پے پڑی تھی جو جانے کب کینٹین میں آئی تھی اور خلاف توقع اس کو ہی دیکھ رہی تھی۔
جانے کیا تھا شانزے کی آنکھوں میں جو یوسف نے پل بھر میں ہی رانیہ کا ہاتھ چھوڑ دیا
تھا۔ لیکن شانزے منہ موڑ چکی تھی، اور اس بات نے کافی حد تک رانیہ کو تسکین پہنچائی
تھی، وہ جو کرنا چاہتی تھی بہت مہارت سے کر گزری تھی۔ اور فلحال اس کے لئے یہی
بہت تھا کہ شانزے یوسف کا منہ تک نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔

ٹھیک ہے میں چلتی ہوں، شام میں ملتے ہیں، رانیہ نے اپنا بیگ اٹھایا تھا اور چل پڑی
تھی۔

وہ سب باہر کی طرف بڑھے تھے۔۔۔

عین اسی وقت شانزے کا گروپ بھی کینٹین سے باہر جا رہا تھا،

مبارک ہو رانیہ نے شانزے کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔۔

تھنک یو۔۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی شانزے اس کا بڑھا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ویل - تم نے کافی اچھا سکور گین کیا ہے.. رانیہ نے اس کی تریف کی تھی لیکن شانزے کو وہ ہضم نہیں ہو رہی تھی کیوں کہ وہ رانیہ کو جتنا جانتی تھی اس حساب تو اس وقت رانیہ کو آگ برسانی چاہیے تھی لیکن یہاں تو موسم بہار تھا...

تھنک یو سوچ... اس بار شانزے نے کافی ہمبلی جواب دیا تھا.

کافی محنت کی ہو گی نہ تم نے اس کمپیٹیشن کے لیے لیکن اب بے فکر ہو جاؤ.. کیوں کہ یوسف جو ہے تمہارے ساتھ اور وہ کبھی کسی کو میپٹیشن میں نہیں ہارا... رانیہ نے مسکرا کے شانزے کی طرف دیکھا تھا..

جانے کیوں پر شانزے کو اس کی ہنسی زہر لگی تھی...

مجھے یہ کمپیٹیشن جیتنے کے لیے کسی کی ضرورت نہیں ہے اور یوسف کی تو بالکل نہیں... انفیٹ میں اس کے ساتھ اس میں تو کیا کسی بھی کو میپٹیشن میں شامل نہیں ہونا چاہتی...

چلو آل دبیسٹ.. رانیہ آگے بڑھ گئی تھی.. اس نے یوسف کو قریب آتے دیکھ لیا تھا.

شانزے کو نگر پو لیشن.... پیچھے آتے یوسف نے کہنا چاہا تھا پر شانزے پاؤں پٹخ کے چلی گئی تھی.

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف نے افسوس سے اسے جاتے دیکھا تھا..

.....

اسلم کمرے میں یہاں سے وہاں پھر رہا تھا، چہرے سے کافی پریشان معلوم ہوتا تھا...

اماں اور آمنہ بہت دیر سے اسے دیکھ رہے تھے جو یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہا تھا۔ وہ دونوں جانتی تھیں کہ وہ کیوں پریشان ہے۔ لیکن کسی نے بھی اس کو بلانے کی کوشش نہیں کی تھی۔ تبھی وہ تھک ہار کے ان کے پاس آ بیٹھا تھا۔

اماں... اماں میں بہت پریشان ہوں اس نے خود ہی ماں کو پکارا تھا..

اماں اور آمنہ دونوں اب اس کی طرف متوجہ تھیں..

اماں کچھ تو بول کیا کروں۔ میں بہت پریشان ہوں...

صاحب تو بڑا سیدھا آدمی تھا میری باتوں میں آجاتا تھا۔ پر اس کا بیٹا وہ بہت چالاک نکلا..

مجھے لگا تھا ٹانگ اکر خودہ آجائیں گے پر دیکھ آج دو ہفتے ہو گئے نہ وہ آئے اور نہ فون آیا..

دیکھ اسلم پہلے بھی کہا تھا ابھی کہتی ہوں بتا دے سچ.. نہ دے دھوکہ.. اماں نے کہنا

شروع کیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ایسا نہ ہو ہمیں بڑی بھاری قیمت چکانی پڑے..

اماں میں کب دھوکہ دیا ہے.. اسلم نے کمزور آواز میں کہا تھا

بیٹا لیکن تو نے سچ بھی تو نہ بتایا، کیا یہ دھوکہ نہ ہوا؟؟ اماں نے اسلم کے سر پر ہاتھ پہرا تھا.. جو اس نے بری طرح جھٹکا تھا.. اماں تو کیوں نہیں سمجھتی بہت ہے اس کے پاس اسے کچھ کمی نہیں ہوگی.. اماں تو میری بات ماں جا...

دیکھ بیٹا انسان جو بوتا ہے اس نے کاٹنا بھی وہی ہوتا ہے،

"آج تک ایسا نہ ہوا کے کسی نے کیکر بویا ہو اور اس کی جگہ آم کھایا ہو"...

تو نے دھوکہ دیا ہے وہ ایک نہ ایک دیں تجھ تک لوٹ آے گا..

بیٹا حرام کرنے سے اولاد حرام کی نہیں ہوتی بلکہ حرام کی کمائی کھانے سے اولاد حرام کی ہوتی ہے...

تو کیوں بھول جاتا ہے ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ نے "یہی کہا وہ ہم میں سے نہیں جو دھوکہ دے"

دیکھ اماں میں مانتا ہوں یہ سب باتیں.. لیکن آج کے زمانے میں یہ سب نہیں ہوتا کوئی

مقافات عمل نہیں ہوتا...

CLASSIC URDU MATERIAL

تو دیکھ لوگ کتنے کالے کام کر کے پیسہ کما کہ کہاں سے کہاں پہنچ گئے..

بیٹا اللہ کی لائٹھی بے آواز ہے.. بیٹا دیر سویر ہو سکتی ہے پر ٹل نہیں سکتا..

کبھی کبھی کچھ چیزیں بہت دیر میں پلٹتی ہیں..

لیکن وہ لوٹ کر اتنی ضرور ہیں جیسے کسی مظلوم کو دے جانے والا دھوکہ....

بس اماں... میں آخری بار کہتا ہوں اگر تو نے میری بات نہ مانی تو میں اپنی جان دے دوں گا...

اماں نے تاسف سے اپنے اکلوتے بیٹے کو دیکھا تھا.. اور سوچا تھا کہاں کمی رہ گئی تھی ان کی پرورش میں جو وہ ایسا ہو گیا ہے ان ہونے تو کبھی حرام کا ایک نوالہ نہیں کھلایا تو پھر کہاں سے اس کے خون میں یہ سب شامل ہوا..

.....

میم کیا میں اندر آسکتی ہوں.. شانزے نے مس کلثوم کے روم کے دروازے سے پوچھا تھا..

جی جی شانزے آئیٹں... انہوں نے بہت محبت سے شانزے کو پکارا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

میم آئی تھنک آپ بیزی ہیں، میں بعد میں آجاؤں گی، شانزے نے سر مستنصر کو وہاں دیکھ کر کہا..

نی شانزے ایسی کوئی بات نہیں ہے آپ بولے..

ان لہجہ اتنی شفقت لے ہووے تھا کہ شانزے کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ بات کہاں سے شروع کرے..

میم وہ در صل.. وہ ہیچکیچائی تھی...

کیا ہوا بھی اتنی ہونہار سٹوڈنٹ کو چپ کیوں لگ گئی ہے... سر مستنصر نے اس کا حوصلہ بڑھایا تھا وہ جانے تھے کچھ بہت پریش کن بات ہے اس لیے وہ کنفیوز ہو رہی ہے..

میم میں پارٹنر چیلنج کرنا چاہتی ہوں.. میں یوسف کے ساتھ اس میں پارٹ نہیں لینا چاہتی..

شانزے ایک لائن میں بات مکالم کی تھی اور وہاں بیٹھے دونوں لوگوں کو صدمہ لگا تھا...

لیکن کیوں شانزے آپ دونوں سے تو ہمیں کتنی امیدیں ہیں... سر مستنصر نے اس سے بولا تو وہ کچھ شرمندہ ہوئی تھی..

سر بس میں یوسف کے ساتھ... اس نے بات بچ میں ہی چھوڑ دی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے یوسف ایک اچھا سٹوڈنٹ ہے میں مانتا ہوں اس کی سرگرمیاں کبھی کبھی پریشانی کا بائیس بنتی ہیں لیکن پھر بھی وہ میرے بہترین طلبہ میں سے ایک ہے.. اگر صرف وہ وجہ ہے تو یقین کرو اس کی پوری ذمہ داری میں لیتا ہوں سر مستنصر نے بارے مان سے کہا تھا۔ شانزے کو رشک آیا تھا یوسف پیچے کتنا لکی ہے نہ.. کتنا چاہتے ہیں سب اسے..... اس نے دل میں سوچا تھا...

نہیں سر ایسی کوئی بات نہیں ہے... بس میری اور اس کی ٹیم نہیں ہو سکتی... ٹیم میں انڈر سٹنڈنگ ہونا ضروری ہے...

اور مجھے نہیں لگتا کہ ہم دونوں اس ایک ساتھ ایک اچھی ٹیم کی طرح کام کر سکتے ہیں.. شانزے لیکن اس بارے میں تو ہم یوسف سے بات کر سکتے ہیں... میم کلثوم پوری بات میں پہلے دفع بولیں تمہیں..

نہیں میم مجھے نہیں لگتا اس کی ضرورت ہے... شانزے کو کہتے ہوئے بہت دکھ ہوا تھا.. میم کلثوم اور سر مستنصر سے اسے خاص عقیدت تھی..

ٹھیک ہے شانزے لیکن پارٹنر چیلنج نہیں ہو سکتے باصورت دیگر آپ کو ڈیسقو لیفائے ہونا پڑے گا..

CLASSIC URDU MATERIAL

سر مستنصر نے کافی دکھ بھرے لہجے میں کہا تھا...

ٹھیک ہے سر مجھے منظور ہے... سامنے بیٹھے دونوں لوگ حیران رہ گئے تھے۔

شانزے آپ اچھی طرح سوچ لیں اور پھر کل تک انفارم کر دیں... مس کلثوم نے اس سے کہا تھا...

میں جانتی ہوں کہ آخری فیصلہ آپ کا ہی ہو گا... اور وہ ہمرے لئے قابل قبول اور احترام بھی ہے...

آپ پے کوئی زور زبردستی نہیں ہے.. آپ ایک اچھی سٹوڈنٹ ہیں...

اور میں نہیں چاہتی کہ کسی اختلاف کی بنا پر آپ یہ چانس مس کریں...

اپنی بات کے آخر میں وہ اپنے مخصوص سٹائل میں مسکرائیں تھیں...

تھنک یو میم... وہ روم سے سے باہر نکل گئی تھی...

جب سر مستنصر نے کسی کو کال ملائی تھی...

.....
شانزے... شانزے... روکو پلیز... یوسف اس کے سامنے کھڑا ہوا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے پلیز میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں، وہ دوبارہ بڑھنے لگی تھی.. یوسف نے پھر اس سے روکا تھا...

لیکن مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی.. شانزے نے منہ بنا کے بولا تھا..

پلیز شانزے مجھے معاف کر دو میں مانتا ہوں مجھ سے غلطی ہو گئی، میں شرمندہ ہوں...

اچھا... کس کس غلطی کی معافی مانگو گئے یوسف..؟؟؟؟؟؟

کس کس غلطی کی مطلب؟؟ وہ حیران ہوا تھا..

زیادہ معصوم مت بنو تم سب جانے ہو..

میں کچھ نہیں جانتا تم بتاؤ.

او- اچھا پر میرے پاس وقت نہیں ہے.. تو پھر اللہ حافظ.. وہ کہتی آگے ہوئی تھی...

شانزے پلیز یار بتاؤ مجھے کسے کیا ہوا ہے.. یوسف کا سر سچ مچ چکرایا تھا ابھی تو ایک مثلاً حل نہیں ہوا تھا..

تم نے جان بوجھ کے میرے جیسا سکور کیا تاکہ میں اور تم ایک ٹیم میں ہوں..

اس نے انتہائی بے تکی بات کی تھی کچھ پل یوسف اس کا منہ دیکھتا رہ گیا تھا،

CLASSIC URDU MATERIAL

وہاٹ... ارے یوان سیفیس؟؟؟ میں یہ سب کیوں کرنے لگا..؟؟ اس لیے تم اپنا
پارٹنر چیلنج کرنے گئیں تھیں..

وہ مجھے نہیں پتا پر یہ تمہاری شازش ہے... شانزے کو جھٹکا لگا تھا جسے اس نے کوور کیا
تھا..

ہاں ہاں میں تو امریکہ ہوں.. سب کچھ میں ہی تو کرتا ہوں.. یوسف نجل کر کہا تھا،
اور تم ٹھہری بیچاری پاکستان....

جس کی اپنی تو کوئی عقل ہے نہیں کسی نے کچھ بھی کہا اور مان لیا... یوسف نے چوٹ
کی..

جبکہ شانزے گھبرائی تھی... (کیا یوسف جانتا ہے کے مجھ کسی نے... اس نے دل میں
سوچا تھا..)

دیکھو یوسف بکو اس مت کرو مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی... اس نے یوسف کو کراس
کرنے کی کوشش کی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن یوسف نے جھٹکے سے اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنی طرف کھنچا تھا، شانزے اس کے لئے تیار نہیں تھی اس لیا اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی... جبکہ یوسف نے اس سے دیوار کے ساتھ لگایا تھا...

مثلاً کیا ہے تمہارے ساتھ... آرام سے بات نہیں سن سکتیں... یوسف کو کچھ غصہ آیا تھا..

شانزے کے سارے طبق اچھی طرح روشن ہو چکے تھے... شکر ہے اس حصے میں سٹوڈنٹ کارش نہیں تھا ورنہ...

مانتا ہوں غلطی کی.. جو تمہارے ساتھ کیا غلط کیا... تم ہزار بار کہوں گی تم سے معافی مانگ لوں گا..

تمہارے آگے ہاتھ جوڑ سکتا ہوں.. کہو تو پاؤں پکڑ سکتا ہوں... کہو تو جینا چھوڑ سکتا ہوں... جو تم کہو گی کروں... تم جو بولو مانوں گا... لیکن تم سے بات نہ کرنا یہ میرے بس سے باہر ہے شانزے حسان...

اس لیے بھول جاؤ کہ تم ایسا کر سکتی ہو... تم جس راستے جاؤ گی مجھے پاؤ گی...

کیونکہ میں اپنا راستہ جدا نہیں کر سکتا...

CLASSIC URDU MATERIAL

تم چاہے اسے جو بھی نام دو لیکن میں تم سے... یوسف کہتے کئے روک گیا تھا..

جبکہ شانزے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے میں مصروف تھی...

جہاں تک بات ہے سکور کی تو ایک بات اپنے چھوٹے سے دماغ میں اچھی طرح بیٹھا لو...

زلٹ کسی کو بھی معلوم نہیں تھا....

سوائے مس کلثوم... سر مستنصر... اور ڈین صاحب کے... تو بولوا اب تمہیں ان تینوں

پے سے کس پے

شک ہے،

شانزے مجھے پورا یقین تھا تم پے تمہاری قابلیت پے کہ تم اچھا سکور کرو گی...

کیا تمہیں نہیں تھا؟ جو تم نے یہ سب سوچا؟؟

شانزے نظریں چرائی تھیں، وہ جانتی تھی کہ وہ تینوں ہی اپنے پروفیشن سے کتنا ایماندار

ہیں..

شانزے ہر رات کی سبھا ہوتی ہے... ایسے ہی بار غلطی کی کی معافی ہوتی بس سامنے والے

کے دل میں آپ کے لئے گنجش ہونا چاہیے... تو کیا میں یہ سمجھوں میرے لیے تمہارے

دل میں کوئی جگہ نہیں بن پائی...

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف کی آنکھیں اس کی سچائی بول رہی تھیں.. اس کی شرمندگی، اس کی تڑپ اس کی آنکھوں سے صاف ظاہر تھی..

لیکن اتنا کچھ بول کے شانزے سچ کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی....

اس کا غصہ... اس کی زد آڑے آرہی تھی..

یوسف اس کا جواب جان گیا تھا... اس لئے اس کے ہاتھ چھوڑ دے تھے...

شانزے میں جانتا ہوں معافی مانگنا آسان ہے... معاف کرنا مشکل...

پلیز ایک بار اپنے دل سے پوچھا کیا وہ مجھے معاف کرنے پر تیار نہیں ہے؟؟؟

یوسف روکا نہیں تھا چل گیا تھا.. اس سے زیادہ وہ بردشت نہیں کر سکتا تھا وہ نہیں چاہتا

کے اس کی نم آنکھیں شانزے کے سامنے اس کے جذبات کا اعلان کر دیں...

شانزے ٹھنکے تھکے قدموں سے گھر کی طرف چل دی تھی۔

.....

کہاں گیا تھا؟؟ محسن نے مشکوک سا پوچھا تھا،

کہیں نہیں.. کہاں جانا ہے... یوسف کا لہجہ کچھ عجیب سا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

اے اوے... زیادہ ڈرامہ نہیں جو پوچھا ہے وہ بتا... دیوداس کہیں کا، محسن نے جھڑکا تھا..

ارے یار تجھے کوئی کام نہیں ہے جب دیکھو نام دیتا رہتا ہے.. کہاں جانا ہے تجھے پتہ تو ہے.. یوسف بھی چڑ گیا تھا.

اوہ - سوری میں بھول گیا تھا ملا کی دوڑ مسجد تک اور یوسف کی دوڑ....

محسن کے الفاظ، یوسف کے گھورنے کی وجہ سے بیچ میں ہی رہ گئے تھے.

اچھا چل یہ بتا مثلاً حال ہوا... مانی وہ..؟؟

تجھے کیا لگتا ہے یوسف نے الٹا سوال کیا تھا.. وہ شانزے ہی کیا جو آسانی سے مان جائے،

دیکھ یوسف بات اتنی چھوٹی تو نہیں کہ وہ آسانی سے مان جائے یہ تو بھی جانتا ہے میں بھی،

مانتا ہوں، پر کیا کروں یہ دل نہیں مانتا نا، تجھے پتا ہے میڈم اپنا پارٹنر چیلنج کرنے گئیں تھیں..

ایک بار... صرف ایک بار معاف کر کہ دیکھے ساری زندگی اس کو کوئی موقع نہیں دوں گا پھر ناراض ہونے کا..

CLASSIC URDU MATERIAL

اوہو۔ بری لمبی پلاننگ ہے۔۔۔

یوسف کی ایسی حالت دیکھ کر محسن کو ہنسی آگئی تھی اور اس کی ہنسی نے جلتی پے تیل کا کام کیا تھا۔

اور تو کیا ہر وقت دانت نکالے لگا ہے۔۔۔؟ یوسف غصے میں بولا تھا۔

تیری حالت دیکھ کر نا ایک شیر یاد آیا۔۔۔ سناؤں کیا۔۔۔؟

میں مانا کروں گا تو، کیا تو نہیں سناے گا؟؟ یوسف نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا۔۔

یہ بھی ہے۔۔۔ لے تو پھر سن۔۔

"ابتداے عشق ہے روتا ہے کیا۔۔۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔۔۔"

محسن نے داد طلب نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔ اور جواباً یوسف نے گھورا تھا۔۔

کیا ہوا پسند نہیں آیا؟ نہایت معصومیت سے پوچھا تھا محسن نے۔۔۔

چل ایک اور سناتا ہوں۔۔۔ ہم۔۔۔ ہم۔۔۔ محسن نے گلہ کھنکرا تھا۔۔

بس کر دے تو اپنی ڈرامے بازیاں میں ٹھیک ہوں۔۔ یوسف جانتا تھا یہ سب وہ اسے بہلانے

کے لئے کر رہا ہے۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

پکا..؟ محسن نے کنفرم کیا تھا..

ہاں پکا.. یوسف جانے آسمان میں کیا تلاش کرنے لگا تھا..

اگرچہ موسم خوشگوار تھا.. لیکن یوسف کے دیکھنے کا تعلق اس سے نہ تھا.....

کیا سوچنے لگا..؟ محسن سے رہا نہ گیا وہ اس کی حالت اچھے سے سمجھ رہا تھا..

یہی کہ تھوڑے دن پہلے تک سوچتا تھا کہ اسے کبھی سچ پتا نہ چلے،

جانے کیسے ریکٹ کر گی... اگر نفرت کرنے لگی تو...

کیسے سمجھا لوں گا... کیسے کہوں گا کہ مجھے محبت ہی اس سے...

لیکن اب لگتا ہے جو ہوا صبح ہوا... اب کم سے کم دل پے کوئی بوجھ نہیں ہی...

پتا ہے، جھوٹ کی بنیادیں بہت کمزور ہوتی ہیں.. اس لیے جھوٹ کی بنیاد پے بنایا گیا رشتہ

زیادہ دیر ٹھہر نہیں سکتا...

بلکل پانی پے بنائی گئی کاغذ کی کشتی کی طرح... جو زیادہ دیر پانی پے تیر نہیں سکتی...

یوسف خاموش ہو گیا تھا.. اور یہ خاموشی کافی طویل ہو رہی تھی.. تبھی محسن نے اس کو

پکارا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

اچھا سن تو پریشان مت ہو میں شانزے سے بات کرتا ہوں.. میں اسے سب سچ بتا دوں گا تو
پھر وہ...ہو

نہیں.. نہیں.. اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے.. میں خود سب سمجھا لوں گا.. یوسف
نے روانی سے کہا..

میں نے اس کا دل دکھایا ہے.. اس کا بھروسہ توڑا ہے تو جوڑوں گا بھی میں..
اس سے مناؤں گا بھی میں ہی، بول دوں گا اسے وہ جو بھی سزا دے گی مجھے منظور ہے.
غلطی میری ہے تو جھکنا بھی تو مجھے ہی پڑے گا..

جانتا ہوں ناراض ہے... پر اگر میری محبت سچی ہے تو وہ مان جائے گی میں مانا لوں گا اس
کو.. فکر نا کر..

جانتا ہے تعلق جوڑنا بہت آسان ہوتا ہے لیکن اس کو نیبھانا بہت مشکل...

اس لیے اگر نیبھانے کی ہمت نا ہو تو تعلق جوڑنا ہی نہیں چاہیے...

اور یہاں تو تعلق محبت کا ہے... تو پھر بتا کیسے نہ نیبھاؤں..

یوسف کا لہجہ بھاری ہوا تھا... اور وہ سوالیہ نظروں سے محسن کو دیکھ رہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا ہوا اب تو کیوں ایسے دیکھ رہا ہے مجھے.. یوسف نے محسن کو اپنی طرف دیکھتا پایا تو پوچھ لیا..

کچھ نہیں... بس دل جیت لیا تو نے میرا... محسن نے کہا تو یوسف نے اسے گلے لگیا تھا..
بس کمر میں شانزے نہیں ہوں.. چھوڑ مجھے شرم آرہی ہے... محسن نے اداکاری کی ناکام کوشش کی تھی..

جبکہ یوسف نے اس کی کمر پے زور دار ہاتھ مارا تھا...
اف مر گیا... اتنی زور سے مارا ہے..
چل اٹھا اب شام کو پارٹی بھی کرنی ہے.. یوسف کہتا گاڑی کی طرف بڑھا تھا.

.....
شانزے شام کی چائے بنا کر اوپر چھت پے لے آئی تھی،
بادل چاہنے کی وجہ سے کافی حفص تھا.. لیکن بارش کا کوئی آتلپتا نہ تھا...
اس لیے سب اوپر ہی بیٹھے تھے، سب خوش گپیوں میں مصروف تھے گھر کا ماحول پہلے جیسے
نہیں رہا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

تائی اماں کا موڈ بھی کافی بدل گیا تھا اب وہ اور عنیقہ اس پے پہلے کی طرح طنز کے تیر
نہیں چلاتیں تھیں۔۔

ہاں البتہ تایا جان کا انداز وہی تھا۔۔ لیکن اب شانزے نے بھی ان سب باتوں کو اگنور کرنا
شروع کر دیا تھا۔۔

تمہارے ٹیسٹ کا کیا ہوا؟؟ عنیقہ نے چائے پیتی شانزے سے پوچھا تھا،
اس کو حیرت ہوئی تھی کیونکہ آج پہلے اس نے کبھی شانزے میں دل چسپی نہیں لی تھی۔
تو پھر اب اچانک۔۔۔

وہ زیادہ سوچتی اس سے پہلے ہی می جانی نے پوچھا تھا،
ہاں شانزے سچ میں تو بھول ہی گئی تھی کیا ہوا بیٹا۔۔۔ تم نے بتایا نہیں۔۔

می جانی وہ بس میرے ذہن سے نکل گیا تھا۔۔ میں نے فرسٹ پوزیشن لی ہے۔۔ درحقیقت
وہ بتانا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

ارے واہ - مبارک ہو بھئی یہ تو بہت خوشی کی بات ہے۔۔ اریزے نے اس سے گلے لگا کر
مبارک بعد دی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تھنک یو اریزے... شانزے نے مجھے دل سے کہا تھا وہ کیا بتاتی اب اسے کہ وہ تو اپنا نام واپس لینا چاہتی ہے..

صرف تھنک یو سے کام نہیں چلے گا.. اس پے تو منہ میٹھا کرانا بنتا ہے..

عنیقہ نے کہا تو شانزے کے ساتھ اریزے نے بھی اسے حیرت سے دیکھا تھا، کیونکہ وہ دونوں ہی واقف تھیں کہ اس میں اور اریزے میں ایسی کو فرینکس نہیں ہے...

ارے ہاں بھئی کیوں نہیں، یہ تو بڑی خوشی کی خبر ہے، عنیقہ بھائی کو فون کر کے کہو کہ آتے ہوئے آئیں کریم لے کر آئے.. آج تو بڑی خوشی کا دن ہے..

شانزے کو لگا وہ تائی جان کے اس رویے پے بے ہوش ہی نہ ہو جائے..

حیرت تو اریزے اور می جانی کو بھی ہوئی تھی پر وہ دونوں ضبط کر گئیں..

کیوں بھئی... کس خوشی میں آرہی ہے آئیں کریم...

حسان جو غالباً سب کو نیچے نہ پا کر اوپر آتے ایسٹ تھے پوچھنے لگے.

پاپا اسلام و علیکم.. اریزے اور شانزے نے ایک ساتھ سلام کیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

وعلیکم اسلام.. بھئی کیا باتیں ہو رہی ہیں کچھ پتا تو چلے...

چاچو شانزے نہ ٹیسٹ میں فرسٹ پوزیشن لی ہے..

تو بس اس خوشی میں آئس کریم آرہی ہے.. عنیقہ آج کچھ بدلی بدلی تھی..

ہاں بھئی تم لوگوں کو مبارک ہو.. تائی جان نے بھی جملہ جوڑا تھا..

بس تائی اماں.. ابھی تو ایک ہی ٹیسٹ ہوا ہے ابھی ایسے بہت ٹیسٹ باقی ہیں.. شانزے کو کچھ عجیب لگ رہا تھا،

ارے میری بچی... تم میں کامیاب ہوگی تائی جان کے اچانک کہنے پے شانزے چکرا گئی تھی...

جی بھابھی آپ نے صبح کہا، میری بیٹی ہی کامیاب ہوگی... حسان نے بہت محبت سے اسے دیکھا تھا..

وہ خوش تھے بلاخر تائی جان نے اسے گھر کا فرد تسلیم کر لیا تھا... لیکن وہ بہت سی باتوں سے ناواقف تھے..

چلو پھر اس خوشی میں سب باہر چلتے ہیں.. کیوں بچوں آج رات پارٹی ہو جائے...

یہہ... اریزے اور عنیقہ نے ایک ساتھ کہا تھا.. جبکہ شانزے چپ ہو گئی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

چلو سب اپنی اپنی تیاری کرو پھر نکلتے ہیں.. اور ہاں عنیقہ بچے تم بھائی کو بھی بتا دینا..

ٹھیک ہے چاہو.. عنیقہ نے خوب تابیداری کا مظاہرہ کیا تھا..

اور آپ میرے لئے بہترین سی چائے بنا دیں اب انہوں نے می جانی کو مخاطب کیا تھا...

محفل درخواست ہو گئی تھی، سب نیچے چلے گئے تھے...

سوائے شانزے کے ایک وہی تھی جو اکیلی بیٹھی تھی..

کیا بات ہے شانزے نیچے نہیں چلنا.. اریزے نے جاتے جاتے پوچھا تھا؟؟

تم چلو میں آتی ہوں.. لکڑی سے خوبصورت نقشونگار والے جھولے میں پاؤں پھلتے کہا تھا..

اریزے جو جانے لگی تھی واپس پلٹ آئی... کیا ہوا اداس کیوں اپنے جیتنے کی خوشی نہیں

ہے کیا؟؟

سمجھ نہیں آ رہا خوشی مناؤں یا سوگ..

اللہ نہ کرے کیسی باتیں کر رہی ہو.. تمہیں تو خوش ہونا چاہیے..

چاہتی تو میں بھی یہی تھی پر اب ایسا ممکن نہیں ہے..

لیکن کیوں؟؟ اریزے حیران ہوئی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

کیوں میں اس کمپیٹیشن سے بیک کر رہی ہوں..

کیا...؟؟؟ تم پاگل ہو گئی ہو کتنی محنت کی تھی تم نے تو اب ایسا کیا ہو گیا ہے
اچانک...

کیوں کہ میری ٹیم کا دوسرا ممبر یوسف ہے...

یوسف...؟؟؟ اریزے حیران ہوئی تھی...

اف اب تم ایسے ریکٹ نہیں کرو، میں نے پورے حوش و حواس میں اس کا نام لیا ہے..

ہم تو یہ مثلاً ہے... ویسے برائی کیا ہے کمپیٹیشن ہے.. تم اس کے ساتھ...

نہیں بلکل نہیں میں اس کی شکل بھی نہیں دکھانا چاہتی تو پھر سوال ہی نہیں رہتا.... اور
ویسے بھی میں مانا کر چکی ہوں..

شانزے اب تم زیادتی کر رہی ہو اس کے ساتھ تم کیا چاہتی ہو.... وہ تمہارے آگے ہاتھ
جوڑے... تمہارے پاؤں پکڑے...

اگر یہ سب چاہتی تو آج ہی کرا لیتی جبکہ وہ خود تیار تھا..

وہاٹ... آریو سیریس..؟؟ اریزے کی آنکھوں میں حیرت تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے نے نظریں جھکا لیں تمہیں...

شانزے بس کرو اب، تم کیوں اس کی عزت نفس سے کھیل رہی ہو، کیوں اس کی ایگو کو ہرٹ کر رہی ہو....

تم جانتی ہو، بات اگر ایگو کی آجائے تو انسان کس حد تک چلا جاتا ہے... اسے انسان سے حیوان بچے میں ٹائم نہیں لگتا... اور لڑکوں میں تو اللہ نے ویلے ہی اس حس کو زیادہ رکھا ہے، یار لڑکے تو اپنی غلطی ہوتے ہوئے بھی اکڑ جاتے ہیں....

اور وہ ہے کہ... شانزے ایسا نہ ہو کہ اسے توڑنے میں تم خود ٹوٹ جاؤ اور پھر تمہیں سمیٹنا مشکل ہو جائے...

اریزے... شانزے... بیٹا کہاں رہ گئیں... اریزے مزید کچھ کہتی اس سے پہلے ہی پاپا نے انہیں آواز دی تھی..

جی پاپا آرہے ہیں.. اریزے نے آواز لگائی تھی..

چلو.. ابھی تو پھر واپس آکر بات کرتے ہیں اس بارے میں..

اس نے شانزے کا ہاتھ پکڑ کے اٹھایا تھا.

.....

CLASSIC URDU MATERIAL

بس یار اب میں چلتی ہوں... رانیہ نے بال واپس باکس میں رکھی تھی..

کیوں ہار مان لی ابھی سے ڈر گئیں کیا... محسن نے اسے چھیڑا تھا کیوں کہ وہ ایک بھی سڑائیک نہیں کر پائی تھی...

ڈر... اور وہ بھی میں... امپو سیبل... رانیہ کہ لہجے میں غرور تھا..

اوہ ہاں - میں بھول گیا تھا تم کہاں ڈرتی ہو... تم تو ڈرانے کے کام اتی ہو.. محسن اسے زچ کرنے لے تلا تھا.

تم نہ اپنا منہ بینڈ رکھو سمجھے... رانیہ نے اس پے ٹشو پیپر کی بال بنا کر پہنکی تھی، اچھا اچھا ٹھیک ہے مذک کر رہا تھا... پر ابھی تو دینار باقی ہیں تم کہاں بھگ رہی ہو..

یوسف آئی ایم سوری میں خود نہیں جانا چاہتی تھی پر یو نو آج ساڑھ خالہ کے ہاں دعوت ہے اگر نہ گئی تو ماما برا مان جین گی... پلیز سوری... اس نے یوسف کی طرف معصومیت سے دیکھا تھا.

ایٹس اوکے... رانیہ تم جو ہم دوبارہ پلان بنالیں گے ٹھیک ہے. یوسف نے بغیر کسی تکرار کے کہا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا یار رانیہ.. پورا پروگرام خراب کیا ہے تم نے... سوچا تھا ایک آخری ڈنر ہو جائے گا دودریا
پے پھر کہاں موقع لے گا... لیکن تم نے تو... اللہ پوچھے گا... محسن کو غصہ آیا تھا..

اوہو۔ میں کون سا مرنے لگ رہی ہوں.. رانیہ نے برا منایا تھا..

تم نے نہیں مرنا پتا ہے برائی کی عمر لمبی ہوتی ہے.. پر دودریا نے بند ہو جانا ہے جلدی...
محسن نے معلومات میں اضافہ کیا تھا..

ہیں.. کیوں بھئی.. رانیہ شاید جانتی نہیں تھی..

مابدولت نے جانے سے جو مانا کر دیا.. کیوں یوسف... محسن نے یوسف کے آگے ہاتھ کیا
اور دونوں تلی مار کے بنسے...

حد ہے تم دونوں کی.. چلو میں نکلتی ہوں کل ملتے ہیں وہ گاڑی میں بیٹھ گئی،

تو وہ دونوں بھی دودریا کی طرف چل پڑے تھے....

.....

حسان سب کو لے کر کباب جیز آئے تھے۔ اور تقریباً سب کھانا کھا چکے تھے..

سوائے شانزے کے جو کما کم رہی تھی اور سوچ زیادہ تھی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

باکی سب خوش گپیوں میں مصروف تھے... کافی عرصے کے اس طرح سب ایک ساتھ بیٹھے تھے..

شانزے کا موڈ بھی اب بہتر تھا، دو دریا پے چلنے والی سمندری ہوانے مزید سکون اتراتھا اس میں..

شانزے بہت مبارک ہو تمہیں... وجی نے اس کو دل سے مبارک بعد دی تھی، تھنک یو.. شانزے کا موڈ بگاڑا تھا وجی کو ہنسی آگئی تھی شانزے ابھی تک پکوڑوں والی بات پے ناراض تھی.

اوہو- تو میری پیاری سی، لڑاکی سی، میرا مطلب ہے معصوم سی بہن ابھی تک ناراض ہے۔ اچھا چلو تو پھر تمہیں کیسے منایا جائے.. وجی نے اس کی پلیٹ سے چالو کباب اٹھا کر اپنی پلیٹ میں رکھا تھا.

وجی بھائی.. آج میں اپ کی باتوں میں نہیں آنے والی شانزے نے کباب واپس اٹھا کر کے کہا لیا تھا...

چلو ٹھیک ہے اب یہ دن بھی دیکھنے تھے..

CLASSIC URDU MATERIAL

جی وجی بھائی اب یہی دن چلیں گے شانزے نے ہاتھ میں پکڑا فوک اس سے دکھایا تھا
جہاں سے کباب غائب تھا...

چلو ٹھیک ہے اب میں تو تمہاری طرح بعد لہز نہیں ہوں نہ اس لیے ایسے ہی گفٹ دے
دیتا ہوں..

وجی نے پاکٹ میں ہاتھ ڈالا تھا پر گفٹ شاید مس ہو گیا تھا... میں شاید گاڑی میں مچھول
آیا ہوں شانزے جو لے آؤ اس نے گاڑی کی چابی دیتے کہا تھا..

نہ وجی بھائی نہ... آج نہیں شانزے اپنی پلیٹ ذرا اور اپنے آگے کھینچی تھی..

چلو بھئی اب مجھے ہی جانا پڑے گا.. وجی کہتا بھر گیا تھا..

جبکہ باقی سب ان دونوں کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے..

.....

یوسف اور محسن دونوں کھانا کھا چکے تھے اور کوئی سے انصاف کر رہے تھے..

جب اس کی نظر پیچھے ٹیبل پر پڑی.. اس سے لگا شانزے ہے پھر خودی ہی اپنی حالت
پر ہنسی آئی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا ہوا کیا دیکھ لیا... محسن نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا تھا.. پر اس سکاچ ایسا نظر نہیں آیا...

کچھ نہیں... یوسف نے مختصر کہا تھا.

کیا کچھ نہیں... پاگل ہے جو خام نہ ہنس رہا تھا..

یار مجھے لگا شانزے ہے.. یوسف زچ ہوا تھا..

تو سچ میں پاگل ہے.. محسن نے کوئی کا آخری سہ لیا تھا.

اس لیے نہیں بتا رہا تھا.. یوسف نے بھی گھورا تھا.

چل اٹھ اب اس سے پہلے کے دوبارہ نظر آجائے... محسن نے کہنٹ کیا تھا..

یوسف ہنستا ہوا کھڑا ہو گیا تھا..

وہ دونوں باہر نکل رہے تھے. جب کسی نے آواز دی تھی.

یوسف.. وجی گاڑی سے شانزے کے لیے گفٹ لایا تھا جب اس کی نظر ان پے پڑی..

اسلام و علیکم وجی بھائی کیسے ہیں آپ.. اس نے کافی خوش اخلاقی سے سلام کیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

وعلیکم اسلام... کیسے ہو بھئی اس کے بعد تو تم آے ہی نہیں... وجی بھائی بھی کافی خوش اخلاق تھے۔

بس کچھ مصروف تھا.. محسن یہ شانزے کے بھائی ہیں وجی.. یوسف نے محسن کو بتانا ضروری سمجھا تھا...

اوہ۔ آپ سے مل ک خوشی ہوئی.. محسن نے کہا تھا.. وہ سمجھ گے تھا کہ یوسف اسے کیا جتنا چاہتا ہے..

مجھے بھی.. وجی نے جواب دیا تھا..

اچھا وجی بھائی پھر ملتے ہیں اب اجازت.. یوسف نے ہاتھ بڑھایا تھا۔

وجی نے اس کا بڑھا ہاتھ تھام لیا تھا، بالکل نہیں.. اس دن کہا تھا تو آج لے ہو..

وجی بھائی اب آپ شرمندہ کر رہے ہیں.. میں ضرور آؤں گا کسی دن..

کسی دن نہیں ابھی.. سب یہیں ہے ایک ایک آئس کریم کھاتے ہیں.. سب سے مل بھی

لینا وجی نے اتنے پیار سے کہا تھا کہ یوسف کے لیے انکار کرنا مشکل ہو رہا تھا پر وہ اپنی

مشکل کیسے بتاتا...

CLASSIC URDU MATERIAL

چلو آؤ شاباش.. وجی آگے بڑھا تھا مجبورن یوسف اور محسن کو بھی اس کی پیروی کرنی پڑی تھی۔

.....

یوسف سب سے مل چکا تھا.. باتوں کا دور پھر سے چل پڑا تھا...
یوسف پاپا کے ساتھ والی سیٹ پے بیٹھا تھا شانزے کے بلکل سامنے..
اریزے نے شانزے کو کہونی ماری تھی۔ اور اس نے جواب میں غور کر دیکھا تھا..
کیا یاد گار سین ہے نہ.. ایک پک تو بنتی ہے اریزے فون اٹھا کے اس محلے کو گائیڈ کر لیا تھا..
اریزے تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا کیا کر رہی ہو یہ... شانزے کو غصہ آیا تھا..
جب عنیقہ کی آواز نے ان دونو کو متوجہ کیا تھا..
یوسف آپ نے کمپیٹیشن میں حصہ نہیں لیا..؟؟ شانزے نے تو پوزیشن لی ہے
شانزے کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے جب کے اریزے چہرے پے مسکراہٹ چہ گئی تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL

ارے - کیوں نہیں لیا.. نہ صرف لیا ہے بلکہ فرسٹ پوزیشن بھی لی ہے.. شانزے اور یوسف ایک ہی ٹیم میں ہیں۔

محسن نے جواب دیا تھا..

شانزے نے کتنی بے بسی سے دیکھا تھا اس سے..

مبارک ہو آپ کو یوسف.. عنیقہ نے کہا تو سب نے اس سے باری باری مبارک بعد تھی... ارے واہ - یہ تو بہت اچھی بات ہے، شانزے تم نے بتایا نہیں... وجی بھائی نے بات مکمل کی تھی..

اور شانزے کا دل چاہا وہ اپنا سر پیٹ لے... وہ بھائی میں بھول گئی تھی.. شانزے نے اپنی جان چھوڑائی تھی..

چلو بھئی اب بہت دیر ہو گئی چلنے کی تیاری کرو.. حسان نے کہا تو سب سے پہلے شانزے کھڑی ہوئی تھی۔

نہ چاہتے ہوئے بھی یوسف کو ہنسی آگئی تھی.. لیکن مشکل یہ تھی کہ سب سے پہلے جانے کے لئے شانزے کو یوسف کے پاس سے گزرنا پڑنا.. وجی تم بہنوں کو لے کر آجاؤ

CLASSIC URDU MATERIAL

میں میں بھا بھی ور تھاری چچی کو لے کر نکلتا ہوں.. حسان یوسف سے مل کے باہر نکلے تھے جو ان کو دیکھ کر احترام کھڑا ہوا تھا۔

تمہیں بڑی جلدی ہے.. ہم نے ساتھ ہی جانا ہی.. وجی نے اس کی حرکت کو نوٹ کیا تھا.. شانزے شرمندہ ہوئی تھی.. جب کہ یوسف کی مسکراہٹ ور گہری ہو گئی تھی.. کیا بات ہے اکیلے اکیلے مسکرا رہے ہو... بھئی ہمیں بھی بتاؤ ہم بھی ہنس لیں گے.. کیوں شانزے؟؟

اریزے نے دونوں کی تانگ ایک بار میں ہی کھینچ لی تھی.. شانزے گھورا تھا جب کہ یوسف گر بڑا گیا تھا..

اور وہ ان دونوں کی حالت سے محفوظ ہوئی تھی..

وجی عنیقہ اور محسن تین باتیں کرتے آگے بڑھ گئے.. اریزے اور شانزے بھی ان کے پیچھے تھے جب یوسف ان دونوں کے پیچھے اپنی جگہ لے کھڑا تھا.. شانزے غصے سے پلٹی تھی..

کیا مثلاً ہے تمہارے ساتھ.. شانزے ہلکا سا چلائی تھی۔

مطلب....؟؟؟؟ وہ حیران ہوا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

یہ ایک جگہ رہ گئی تھی پورے کراچی میں تمہارے آنے کے لئے... شانزے نے خفگی سے بولا تھا..

اور اریزے کا دل چاہا وہ اس کی بے توکی پے ماتم کرنے گئے...
یہ تو میں بھی کہہ سکتا ہوں.. یوسف نے مسکراتے ہوئے کہا تھا، بے کتنا دلکش لگ رہا تھا وہ... بلیک شرٹ بلوے جینس.. حسب عادت آستیں کو آگے سے موڑے.. ہلکی ہلکی شوعے میں اس کی مسکراہٹ اور بھی حسین لگی تھی.. شانزے کی ہارٹ بات مس ہوئی تھی..

مانا اچھا لگ رہا ہوں لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ تم اس کا ناجائز فائدہ اٹھاؤ...

بہت دن کے بعد اس کی ٹون بدلی تھی.. اریزے کو بے اختیار ہنسی آئی تھی.. شانزے نے اس سے فورن گھور کر دیکھا..

تم جانے ہو... ایک نمبر کے نفسیاتی ہو تم... شانزے کہتے پلٹی تھی..
یوسف نے ہاتھ پکڑ کے ہلکا سا اپنی طرف کھنچا تھا نہ چاہتے ہوئے بھی شانزے کو پلٹنا پڑا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں تمہاری وجہ سے... یوسف کے جواب نے شانزے کو مزید اکسایا تھا..

میں انتظار کر رہی ہوں... اریزے کہتی سائیڈ میں چلی گئی تھی شانزے نے اس سے ناراض ہوتے دیکھا تھا..

جب کے یوسف کی آنکھوں میں شکریہ ہی شکریہ تھا.. وہ ہنستے ہوئے تھوڑا دور پے آگئی تھی...

ویلے تم نے بتایا کیوں نہیں کے ہم ایک ٹیم ہیں.. یوسف نے اگلا سوال کیا تھا..

کیونکہ میں اپنا نام واپس لینا چاہتی ہو.. یوسف کو دکھ ہوا تھا پر اس نے بتایا نہیں..

اچھا تو پھر یہی بتا دیتیں کہ ہم ٹیم ہیں اس لیے تم نام واپس لے رہی ہو..

میں بھول گئی تھی، اس نے جان چورنی چاہی تو وہ سمجھ گئی تھی کہ یوسف کے سامنے پھس گئی ہے۔

یوسف نے کچھ بولا نہیں مگر مزید گہری نظروں سے دیکھا تھا،

میں بتانا نہیں چاہتی تھی، اس لیے نہیں بتایا.. جیسے یہ نہیں بتایا کہ میرے کڈنیپ ہوا تھا..

شانزے کی آنکھوں میں غصہ واضح تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ جانے لگی تھی جب یوسف نے دوبارہ اس کا ہاتھ کھنچا تھا..

اپنی دھن میں شید شانزے بھول گئی تھی کہ اس ہاتھ ابھی تک یوسف کی گائیڈ میں ہے..

شانزے پلزاب ناراضگی ختم کر دو.. یوسف کی آواز میں اتنی شدت تھی کی شانزے کی پلکیں جھک گئیں تھیں..

اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہے جانے ماحول کا اثر تھا یا اریزے کی کہی باتوں کا..

تبھی یوسف نے اس سے پکارا تھا... تم جو کہو گی میں مانوں گا.. پلڑ شانزے صرف ایک بار...

یوسف کی آواز کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ شانزے کو لگا اس کا دل اس میں ڈوب جائے گا...

جو میں کہوں گی مانوں گے؟؟ شانزے بنا اس کی طرف دیکھے کہا تھا..

ہاں مانوں گا.. وعدہ.. یوسف نے کہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

ٹھیک ہے تو پھر تم اپنا نام واپس لے لو... شانزے نے چور نظروں سے اس سے دیکھا تھا...

اب کی بار وہ کھل کے مسکرایا تھا... شانزے نے محسوس کیا وہ اس کا ہاتھ سیدھا کر رہا ہے..

یوسف نے اس کے ہاتھ لے اپنا ہاتھ رکھا تھا...

میں یوسف میر... شانزے حسان سے وعدہ کرتا ہوں کہ کل میں اپنا نام واپس لے لوں گا...

وہ چلا گیا تھا.. شانزے کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے... اریزے نے اس سے تاسف سے دیکھا تھا،

شانزے اس سے جاتا دیکھا رہی تھی... کیا مصیبت تھی... "نہ جیئے چین نہ مرے چین"...

.....

شانزے تم پاگل تو نہیں ہو... اریزے کو اس وقت بہت غصہ آیا تھا.. وہ روم میں اتے ہی شرو ہو گئی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

میں نے کیا کیا...؟؟؟ شانزے حیران ہوئی تھی..

کیا کیا...؟؟؟ تم نے یوسف کو نام واپس لینے کے لئے کہا...

ہاں تو اس میں غلط کیا ہے... اس نے خود کہا کہ میں جو کہوں گی وہ مانے گا.. شانزے نے لاپرواہی سے جواب دیا.

شانزے تم اس کے خلوص کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو اب.. اریزے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا..

ہاں جانتی ہوں...

فاٹلی تم نے مانا تو.. اریزے اس سے پلو مارا تھا..

پر اریزے وہ کیا خوب کہا ہے نہ کسی نے،

تیرے خلوص سے انکار تو نہیں لیکن..

میں کیا کروں میرا اعتبار ٹوٹ ہے... شانزے کھڑکی سے باہر دیکھا تھا..

شانزے، میں مانتی ہوں.. کے تم بھی ٹھیک ہو پر کیا اس کی کوئی کوشش تمہارے دل پے اثر نہیں کر رہی،

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے کیا یہ کافی نہیں کے اسے احساس ہے..؟؟ کتنی سلفش ہو گئی ہو تم... جانتی ہو تمہارا مثلاً کیا ہے...

تمہیں اچھا لگتا ہے وہ بار بار تمہارے پیچھے آئے.. تم صرف اپنی تسلی کے لیے یہ سب کر رہی ہو...

سیرِ یسلی... شانزے ناراض ہوئی تھی...

شانزے معاف کر دو اسے... بھول جاؤ سب... ایسا نہ ہو وہ معافی مانگتے مانگتے تھک جائے....

اریزے کی آنکھوں میں التجہ تھی...

شانزے یونیورسٹی پونچھ گئی تھی.. پر خلاف توقع یوسف اسے دکھائی نہیں دیا تھا.. بڑا آیا نام واپس لینے والا... شانزے نے دل میں سوچا تھا.. جب اس کی نظر ہنک پے پڑی جو بے تحاشا رو رہی تھی..

اس سے کیا ہوا، یہ کیوں رو رہی ہے... اس نے صبا کہ ساتھ بیٹھے پوچھا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف کمپیٹیشن سے نام واپس لے رہا اس لیے... صبا نے افسوس بھری نیگھاؤں سے دیکھا تھا۔

شانزے واقعی شوک میں تھی اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ ایسا کر جائے گا۔
کیا ہوا اتنا پریشان کیوں ہو رہی ہو... یہی تو تم چاہتیں تھیں نہ... صبا نے اس سے بولا تھا۔

تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو میں یہ کیوں چاہوں گی.. شانزے پریشان تھی..
شانزے غلط میں نہیں سمجھ رہی، تم سمجھ رہی ہو یوسف کو.. تم نے کچھ نہیں کہا پر وہ یہ سب کر تو تمہارے لیے ہی رہا ہی نہ.. صبا نے اس کا ہاتھ تھاما تھا.. شانزے کی آنکھوں سے آنسو پھر نکل پڑے تھے...

پلیز شانزے رومت میں معافی چاہتی ہوں اگر تمہیں میری بات بری لگی.. صبا نے اس کے آنسو صاف کئے تھے..

نہیں سوری تو مجھے بولنا چاہیے میں نے سب کو غلط سمجھا.. تمہی بھی کتنا کچھ کہا.. پلیز صبا مجھے...

CLASSIC URDU MATERIAL

بس کر پگلی رو لے گی کیا ویلے بھی دوستی میں سوری نہیں ہوتا... سمجھیں.. صبا نے اس سر پہ ہلکا ہاتھ مارا تھا،

شانزے ہنستے ہوئے کھڑی ہوئی تھی...

کہاں چلیں صبا نے اس کو اٹھتا دیکھ پوچھا تھا.. سب خراب میں نے کیا ہے تو ٹھیک بھی تو میں ہی کروں گی نا..

شانزے چلی گئی.. صبا نے روکا نہیں تھا وہ جانتی تھی کہ اب وہ کہاں جائے گی.. اس نے مسکرتے ہوئے دل سے دوا کی تھی اس کے لئے... اس کی خوشیوں کے لئے وہ جانتی تھی کہ شانزے دل کی بری نہیں ہے "بس کچھ زیدی ہے" ..

.....

شانزے میم کلثوم کے آفس میں آئی تو یوسف وہاں پہلے سے ہی تھا...

وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ کیوں آیا.. تبھی شانزے نے بھی اپنے آنے کا مدعا بیان کیا تھا...

اب پھر ایک نئی جنگ چڑ گئی تھی.. شانزے کی ہاں کی تو یوسف کی نا کی وہ دونوں بحث میں مصروف تھے.

ایک ہاں کر رہا تھا، تو دوسرا نا لے باضد تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

اس بات کو نظر انداز کے کہ وہ میم کلثوم کے آفس میں ہیں...

لیکن آج میم کلثوم کو سچ میں غصہ آگیا تھا... وہ ان کے چویے بلی والے کھیل سے تنگ آگئیں تھیں...

سمجھتے کیا ہیں آپ دونوں خود کو...؟؟ ٹھیک ہے مانا کہ آپ دونوں اچھے سٹوڈنٹس میں شامل ہیں،

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ کی ہر بات کو نظر انداز کر دیا جائے..

بچے تو نہیں ہیں آپ دونوں جڑ اس طرح سے لڑیں انہوں نے دونوں کو کڑی نظروں سے دیکھا تھا،

آپ لوگو اپنی مان منی کریں گے اور کوئی آپ کو روکے گا نہیں؟؟

یاد رکھیے یہ میرا ڈیپارٹمنٹ ہے اور اس کا ہر فیصلہ میں کروں گی..

اور میرا فیصلہ ہے کہ آپ دونوں ہی اس میں شامل ہیں اور وہ بھی ایک ٹیم کی طرح اور اب

انکار کی صورت میں آپ دونوں اس کمپیٹیشن میں تو کیا کبھی کسی دوسرے کمپیٹیشن میں

بھی شامل نہیں ہونے دیا جائے گا... انڈرایسٹینڈ...

یس میم.. دونوں نے ایک ساتھ بولا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

پلیز آپ دونوں جا سکتے ہیں... اب وہ ٹیبل پے پڑی فائل دیکھنے میں مصروف ہو گئیں
تمہیں..

وہ دونوں آہستہ آہستہ چلتے روم سے باہر آگے تھے..

شانزے... یوسف...

دونوں نے ساتھ میں ایک دوسرے کو پکارا تھا... اور بے ساختہ ان کی ہنسی چھوٹ گئی
تمہی...

لیکن جلدی دونوں سیریس ہو گئے تھے...

شانزے آگے بڑی تمہی...

شانزے... یوسف نے آواز دی تمہی...

صرف کمپیٹیشن... اوکے... شانزے کہتی پلٹ گئی تمہی دونوں کے ہونٹوں پے پھر

مسکراہٹ پہلی تمہی لیکن وہ دونوں ہی دیکھ نہیں سکے تھے...

.....

وہ جیسے آفس پہنچی تو کافی افراتفری تمہی.. ہر شخص یہاں سے وہاں پھرتا کچھ نا کچھ کرتا ہی

نظر آ رہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

اریزے آج کچھ لیٹ آئی تھی اس لیے نہیں آئی جانتی تھی کے عمیر آج نہیں آیا ہے، اور
اس کی جگہ عثمان پہنچ چکا ہے...

اریزے میڈم اچھا ہوا آپ گئیں.. باس بہت دیر سے ٹینڈر فائل کا پوچھ رہ ہیں لیکن آپ
آئیں نہیں تھیں تو..

ٹھیک ہے میں لاتی ہوں.. اریزے نے بول کے ہٹی ہی تھی، کہ فون بجنے لگا..
ہیلو... اس نے کال رسپو کر کے کہا تھا...

اریزے.. موسم دیکھ کتنا پیارا ہو رہا.. دوسری جانب سے مہرہ کی آواز آئی تھی..
روک میں دیکھتی ہوں.. وہ قد اور کھڑ سے باہر دیکھنے میں لگی تھی...

باہر ہلکی بارش تھی.. یہ کب ہوا.. ابھی جب میں آئی تو کچھ بھی نہیں تھا... اریزے نے
حیرت سے پوچھا تھا..

ابھی ۵ منٹ پہلے... یار میرے پاس ایک پلان ہے لنچ ٹائم میں باہر چلتے ہیں.. ماہرہ کافی
پرجوش تھی..

باہر بارش میں.. اریزے کچھ پریش ہوئی تھی..

ارے میری گاڑی میں جائیں گے ناپلیز پلیز... ماہرہ نے زد کی تھی.

CLASSIC URDU MATERIAL

اچھا اچھا ٹھیک ہے اب دوبارہ وہ باہر دیکھنے لگی تھی.... فون رکھا جا چکا تھا..
وہ فون رکھنے کے لئے پلیٹ تو سامنے کھڑے عثمان کو دیکھ کے ٹھٹک گئی تھی...
جو بہت غور سے اس سے ہی دیکھ رہا تھا.. لائٹ گرین کمر.. پہنے وہ اسے موسم کا حصہ
لگی تھی...
ہمیشہ ایسے ہی ہوتا تھا کہ وہ جب بھی اس سے دیکھتا تو دیکھتا ہی رہ جاتا...
سر.. وہ میں... بارش.. میرا مطلب ہے ہے کہ... میں.. اسلام و علیکم... اریزے گڑبڑا
گئی تھی...
وعلیکم اسلام، فائل لے کے آجائیں اریزے، کچھ چیخیں ہیں..
عثمان کہتا پلاٹ گیا تھا کہ کہیں ایسا نا ہو کہ وہ اس کی ہنسی دیکھ لے...
اریزے نے سر میں ہاتھ مارا تھا.. اور فائل اٹھا کے اس روم میں گئی تھی...
عثمان اب بہت غور سے فائل دیکھ رہا تھا.. اور کچھ مارک بھی کر رہا تھا..
جبکہ اریزے عثمان کو دیکھ رہی تھی.. کتنے دن بعد دیکھ تھا اس کو.. گیرے کمر اسے
کافی سوٹ کر رہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

اس کی پرسینلٹی ہمیشہ کی طرح شاندار لگ رہی تھی...

جبکہ عثمان اپنے چہرے پر اس کی نگاہیں اچھی طرح محسوس کر سکتا تھا...

لیکن اریزے کی طرف دیکھ کر اس کو کونفیز نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے فائل میں دیکھتے ہوئے بولا...

اریزے اس فائل پرسوں ہمیں ایک میٹنگ کرنی ہے اپنے کلائنٹ سے پلیز میک می شیور ڈٹ سعدیہ مست بی ہیرے فور میٹنگ،

یونوائٹس ریلی امپورٹنٹ فور بوتھ اوف عس.. اس نے نہایت شائستگی سے کہا تھا..

اریزے اس کے انداز میں کھوسی جاتی تھی ابھی بھی وہ اس کے انداز میں گم تھی جب

عثمان نے اسے چونکایا تھا.. اریزے ارے یو او کے... اب کی بار وہ کھے بنانا رہ سکا...

عثمان اس کی حالت سے محفوظ ہوا تھا...

جی کچھ نہیں.. اریزے پلٹی تھی..

آپ کچھ کہنا چاہتی تھیں.. اریزے..؟ عثمان نے جاتے جاتے اس سے پوچھا تھا.. جانے

وہ کیا سنا چھ رہا تھا،

CLASSIC URDU MATERIAL

نہیں کچھ بھی تو نہیں.. بارے آرام سے کہتی اس کے دل کی دنیا اٹھل پٹھل کرتی باہر
چلی گئی تھی..

شانزے کا موڈ بہت اچھا تھا... شاید موسم کا اثر تھا... یا موسم پے شانزے کے موڈ کا
اثر ہوا تھا...

بہر حال... ہلکی ہلکی بارش اس کے دل اور ذہن کو کو بھی ہلکا پھلکا کر دیا تھا..
شانزے بات بے بات مسکرا رہی تھی...

خیریت ہے.. آج سورج کہاں سے نکلا ہے... مہک نے شاید کچھ زیادہ ہونوٹ کیا تھا..
تمہاری نظر کمزور ہے یا نظر ہی نہیں آتا.. شانزے نے آئی برواچکا کر پوچھا تھا..

کیا مطلب.. مہک سمیت باقی دونو بھی حیران ہوئی تھیں..

مطلب یہ کہ آج سورج نکالا ہی کہاں ہے... شانزے نے آنکھوں کے اپر ہاتھ کا سیا
کرتے اس کا مذاق اوریہ تھا..

شانزے تم بھی نا.. اس نے اپنا چھوٹا سا وولٹ کھینچ کے شانزے کو مارا تھا جؤ اس نے
بڑی مہارت سے کچ کیا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

ہمم... چلو بھئی.. آج تو سب کو میری طرف سے دعوت... اس نے مہک کا وولٹ نچایا تھا... کیوں مہک،

اور وہ تینوں مہک کی حالت پے ہنس پڑیں تھیں وہ ہمیشہ کہ کے بچ جاتی تھی کہ میں وولٹ بھول آئی ہوں اور آج خود ہی جذبات میں آکر غلطی کر بیٹھی تھی وہ بھی اتنے خوب صورت موسم میں...

یوسف، رانیہ محسن سمیت کینٹین میں بیٹھا تھا، اس کا خوشگوار موڈ دیکھ کے محسن کو بہت خوشی ہوئی تھی... اور اسی خوشی میں ہی وہ سب کو کوئی اور سموسے کھلانے لایا تھا.. جڑ موسم کا تقاضا بھی یہ تھا..

وہ لوگ کینٹین میں بیٹھے تھے.. جب شانزے لوگ بھی کینٹین میں پہنچے... گرم گرم پکوروں اور سموسوں کی خشبو نے ماحول کو خوب اچھا کر دیا تھا.. وہ بیٹھنے کے لیے جگہ ڈھونڈنے لگیں تھیں لیکن کہیں بھی جگہ نہیں تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

موسم کی وجہ سے سٹوڈنٹ کارش آج زیادہ ہی تھا.. وہ چاروں واپس جاتیں اس سے پہلے ہی وارث نے آواز دی تھی..

شانزے.. صبا... تم لوگ یہاں آجاؤ ان کے ٹیبل پے زیادہ جگہ تھی کیوں وہاں صرف صفیہ اور وارث ہی تھی..

وہ چاروں اس طرف بڑھیں تھیں.. جب شانزے کی نظر اس پے پڑی... اور وہ مسکراتی ہوئی وارث کی ٹیبل طرف بڑھ گئی تھی.. دوسری طرف یوسف کی حالت بن پانی مچھلی جیسی تھی...

ارے ہم نے ڈسٹرب کر دیا آپ کو شانزے نے جان بوجھ کر وارث کو مخاطب کیا تھا... جؤ بکس سمیٹ رہا تھا..

نہیں نہیں... ایسی کوئی بات نہیں ہے، ہم بس خود بھی بریک لینا چاہ رہے تھے.. وارث نے کافی عاجزی سے کہا تھا...

اور تم بتاؤ کیسی تیاری چل رہی ہے... سوال صفیہ نے کیا تھا... اچھی چل رہی ہے... بس ابھی بریک لیا ہے تو سوچا کینٹین آجاؤں شانزے مسکراتے ہووے جواب دیا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ جانتی تھی کہ اس کی مسکراہٹ جلتی پے تیل کا کام کر رہی ہے... وہ یوسف کی نگاہیں اچھے سے محسوس کر سکتی تھی، جس جگہ وہ نہتی تھی وہاں سے وہ براہ راست نا صبح پر آمنے سامنے ضرور تھے اور بغیر کسی روکاؤ کے ایک دوسرے کو دیکھ اور سن سکتے تھے...

کوئی اور چائے آچکی تھی.. اور وہ سب اس میں مصروف تھے...

یوسف شانزے میں اتنا لگن تھا.. کہ رانیہ کی بات بھی ناسن سکا... تبھی اس نے اس کو جھنجھوڑا تھا..

یہ تمہاری ٹیم میں ہی نا تو وہاں کیا کر رہی ہے...

کیا کر رہی ہے مطلب... بھائی موسم انجوائے کر رہی ہے اور کیا محسن جان بوجھ کر بولا تھا..

کل کوئڑ ہے، اور اس کو کوئی فکر نہیں ہے... یوسف میں بتا رہی ہوں اس کی وجہ سے تم ہارے نا تو میں اس سے چوروں گی نہیں... سن رہے ہونا تم... وہ زچ ہوئی تھی کیونکہ یوسف مسلسل شانزے کو دیکھ رہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف یوسف... رانیہ نے اس کو آواز دی تھی لیکن وہ اس کی آواز کو نظر انداز کرتا اپنی جگہ سے اٹھ گیا تھا...

اور شانزے کے سر پے کھڑا تھا... بریک از اوور، شانزے حسان... لیٹس میٹ ان لائبریری ویتھین فائیو منٹس...

وہ کہہ کر روکا نہیں تھا...

کتنا اٹیٹیوڈ ہیں نا اس میں کبھی سیدھے منہ بات ہی نہیں کرتا کسی سے...، صفیہ نے تبصرہ کیا تھا...

جب کے شانزے اور محسن زیرلیب مسکراے تھے...

سر یہ فائل جؤ کریکشن ریکواہیڈ تھیں وہ میں کر چکی ہوں.. اور مس سعدیہ بھی میٹنگ میں آرہی ہیں..

ٹھیک ہے.. یہ تو اچھی بات ہے... میں اس سے چیک کر لیتا ہوں.. عثمان نے فائل اس کے ہاتھ سے لی تھی..

اس نے دیکھا تھا اریزے کچھ پریشان سی ہے لیکن بول نہیں رہی..

CLASSIC URDU MATERIAL

میں جاؤں سر... وہ ہمیشہ ایسے ہی اجازت مانگتی تھی جیسے کلاس میں بچے اپنے ٹیچر سے..

نہیں بیٹھ جائیں... عثمان مسکریا تھا...

جی... وہ کچھ پریشان ہوتی بیٹھ گئی تھی....

کچھ کہنا چاہتی ہیں آپ؟ اس نے آگے ہو کر ٹیبل پر ہاتھ رکھے تھے..

اریزے کا دل دھڑکنا بھول گیا تھا... پسینے کی ننھی بوندیں اس کے ماتھے پر چمکیں
تھیں..

نہیں سر.. آئی ایم فائن.. اریزے نے کچھ کنفیوز ہوتے منہ اتے بل پیچھے کے تھے...
کتنی م، اشکل سے عثمان نے دل کی بات رد کی تھی جو بضد تھا اس کے بالوں کو چھونے
کا..

اس کا زیادہ دیر بیٹھنا خطرے سے خالی نہیں تھا... عثمان سے اپنا دل سمجھانا مشکل ہو رہا
تھا..

جبکہ اریزے کی حالت بھی خاصی مختلف نہیں تھی..
ٹھیک ہے میں یہ فائل آپ کو دے دوں گا فائل کرنے سے پہلے ایک بار دیکھ لیجئے گا..

CLASSIC URDU MATERIAL

جی سر... وہ کہتی اٹھ گئی تھی.. تبھی کا اس ڈوبٹہ پیچھے سے کھنچا تھا.. اور اس وجہ سے سر سے اتر گیا تھا..

اریزے کا دل اچھل کر کے حلق میں آگیا تھا، اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ عثمان ایسی حرکت کر سکتا ہے.. غصے سے اس کا چہرہ لال ہو گیا تھا... جب اس نے پلاٹ کر دیکھا تھا...

آنکھوں میں نجانے کون سا صدمہ تھا لیکن پیچھے پلٹ کر وہ حیران رہ گئی تھی..

عثمان اپنی جگہ پے بیٹھا فائل میں مصروف تھا.. اور اس ڈوبٹہ کا چیر میں نکلی کیل میں پھنسا تھا..

اریزے کو اچھے خیالات پے شرمندگی ہوئی تھی.. اس نے کیا سوچا تھا اور کیا ہوا تھا... اب وہ پوری جدوجہد سے اپنا ڈوبٹہ نکلنے میں مصروف تھی گھبرات کی وجہ سے وہ نکل نہیں پارہی تھی..

جب عثمان کی نظر اس پے پڑی کیا ہوا اریزے...؟؟ اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ میرا ڈوپٹہ پھس گیا ہے.. اس نے شرمندہ ہوتے کہا تھا.. ایک ہاتھ سے ڈوپٹہ نکلنے کی کوشش کر رہی تھی..

اور دوسرا ہاتھ اپنے کندھے پر رکھا تھا کہ کہیں دوپٹا گرنا جائے...
عثمان نے آج پہلی بار اس کے بال دیکھے تھے، اور دیکھتا ہی رہ گیا تھا،
اسے یہ تو اندازہ تھا کہ اس کے بل لمبے ہیں لیکن اتنے وہ حیران تھا..
نورملی ان کی سوسائٹی میں پائی جانی والی لڑکیوں کے بال تو شو لڈر تک بھی مشکل ہی ہوتے
ہیں..

اریزے ایک منٹ روکو.. اس کو بری طرح ڈوپٹہ کھینچتے دیکھ عثمان اپنی جگہ سے اٹھا تھا..
اور اب چیر پے جھکا اسے نکلنے میں مصروف تھا...

اریزے کو اپنی سانس روکتی محسوس ہوئی تھی آج دوسری بار وہ اس سے انتہائی نزدیک
تھا... اس کا پرفیوم.....

اریزے کو لگا اس کے ہوش اوڑھ رہے ہیں.. اپنے ہاؤس میں رہنا مشکل ہو رہا تھا.. ایک تو
اپنے خیال کی شرمندگی اور اب اس کی قربت دونوں نے ہی اس کے اندر اتھل پھتل کر
دی تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL

لیجئے جناب اپ کا ڈوپٹہ.. عثمان نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا...

اس نے جلدی سے تھام لیا تھا اور وہ اب دوبارہ اپنے سر پر ڈوپٹہ ٹیک چکی تھی..

عثمان نے اس سے بہت محبت سے دیکھا تھا فخر ہوا تھا اسے اپنے دل کی پسند پ اریزے کے چہرے پر بکھرے ہی کے رنگ اس سے بہت بھلے معلوم ہوئے تھے.... مزید روکنا اریزے کے لئے محال تھا...

اریزے.... وہ جانے لگی تھی جب عثمان نے اسے آواز دی...

وہ پلٹ کر اب اس کو ہی دیکھ رہی تھی،

آپ نے تو پوچھا ہی نہیں پر... پھر بھی، آپ لچ کے لئے جا سکتی ہیں.. باہرہ کے ساتھ.... عثمان مسکریا تھا..

اریزے نے نگاہیں جھکا لیں تھیں.. تھنک یو سر... وہ کہتی باہر نکل گئی تھی...

.....

اداسی تم پر بیٹے گی تو تم بھی جان جاؤ گے...

کوئی نظر انداز کرتا ہے تو کتنا درد ہوتا ہے...

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف نے دور سے اتی شانزے کو دیکھ کر سوچا تھا...

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ.... کیوں جھوٹ بولا تم نے... بریک از اوور.. شانزے آتے ہی برسی تھی اس پے..

یہ تو میں بھی بول سکتا ہوں نا... اور ویلے تم نے ہی کہا تھا کہ بریک ملا ہے تو بس اب ختم....

اس نے بھی ٹکا کر جواب دیا تھا..

نہایت فضول طریقہ تھا بلانے کا... شانزے چیرٹی تھی..

وہ چھوڑو... تم آگئیں نا... ویلے تمہیں کونسا خیال تھا.. بڑی خوش اخلاق بن رہیں تھیں اس وارث کہ سامنے تو..

اچھا اور خود جڈ رانیہ کہ ساتھ مصروف تھے، تب خیال نہیں آیا تھا کوئز کا...؟؟ شانزے کہاں کم تھی..

اوہ - جلنے کی بو آرہی ہے... نہیں؟؟؟ یوسف نے آئی برو اچکا کر پوچھا تھا..

ہاں آتورہی ہے...،، شانزے نے ہاں میں ہاں ملائی..

کہاں سے...؟؟؟ یوسف نے طنز کیا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

یہاں سے... شانزے نے اس کی ناک پے انگلی رکھ کے زور سے دبائی تھی...۔

اب وہ دونوں ہنس پڑے تھے...۔

بس بس زیادہ ہنسو نہیں... اور بھولو نہیں صرف کمپیٹیشن... شانزے نے بک اٹھائی تھی..

اور یوسف بھی پین پکڑے اسے سمجھانے لگا تھا...۔

.....

عثمان اثر پڑھ کے واپس آیا تو اریزے کو دیکھ کر ٹھٹک گیا تھا.. آپ...؟؟؟

جی سر... کیوں کیا ہوا.. اریزے اس کے ریکشن پے حیران تھی..

باہر بارش ہے.. موسم کافی خاراں ہے مجھے لگا آپ وہاں سے گھر چلی جائیں گی...۔

سر آپ نے تو کہا تھا کہ آپ فائل دیں گئے تو میں چیک کر لوں بس اس لئے... نہایت

معصومیت بھرا انداز تھا..

میرا مطلب کل تھا اریزے.. عثمان کو اس پے بے تحاشا پیار آیا تھا لیکن اس کا اظہر

ممکن نہ تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

اوہ اچھا.... اریزے نے ٹھنڈی سی آواز میں کہا تھا..

خیر بارش ہلکی ہو تو آپ چلی جائے گا..

ٹھیک ہے سر.. ریزے نے چھوٹے بچے کی طرح تابعداری سے کہا...

عثمان اس کی معصوم سی صورت دیکھتا رہ گیا تھا سر جھٹکاتا آگے بڑھا تو کسی خیال سے پلٹ گیا تھا..

اریزے آپ جائیں گی کیسے...؟؟

سر میں گھر سے کسی کو بلا لیتی ہوں.. اریزے کے لہجے میں ابھی ابھی سادگی تھی..

عثمان کو اپنے خیال پر ہنسی آئی تھی.. وہ زیر لب مسکراتا روم میں آگیا تھا...

.....

میرا خیال ہے کافی ہے اتنی تیاری، باقی جڑ میلز میں نے کی ہیں ٹائم نکل کر اس کو دیکھ لینا... ٹھیک ہے..

اس نے سوالیہ نگاہوں سے شانزے کو دیکھا تھا..

ہمم ٹھیک ہے... شانزے نے سر ہلایا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

پھر کل صبح ملتے ہیں.. ۹ بجے... یوسف نے چیزیں سمٹ کر بیگ میں ڈالیں تمہیں..

کیوں؟؟ نو بجے کیوں؟؟ کوئز تو ۱۲ بجے شروع ہو گا نا شانزے نے حیرت سے دیکھا تھا..

میڈم کوئز جیتنا ہے نا...؟؟ یوسف نے طنز کیا تھا... جواباً شانزے نے سر ہاں میں ہلایا

تھا..

تو پھر اس کے لیے پلان بھی بنانا ہو گا اور وہ بنیں گے... کل اوکے... یوسف نے پین

اس کے سر پے مارا تھا..

اوکے... شانزے حیران رہ گئی تھی.. وہ باہر نکلی تو بارش کی وجہ سے سٹوڈنٹس تقریباً جا

چکے تھے.. اس کے گروپ کا کوئی بھی وہاں موجود نہیں تھا...

کیا ہوا..؟؟ یوسف اس کی شکل دیکھ کر کچھ سمجھ گیا تھا لیکن پھر پوچھنا بہتر سمجھا...

سب چلے گئے... شانزے نے پریشان ہوتے کہا،

شانزے بارش کا موسم ہے ہلکی ہوئی تو چلے گئے... یوسف نے کندھے اچکائے تھے، وہ

چل پڑا تھا...

لیکن شانزے اپنی جگہ کھڑی تھی.. کیا ہوا آجاؤ میں چور دیتا ہوں گھر.. یوسف نے کہا تھا..

لیکن وہ کھڑی رہی..

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا؟؟ انویٹیشن دوں اب... یوسف چڑ گیا تھا..

مجھے تمہارے ساتھ نہیں جانا... شانزے نے اس کی او فر رد کی تھی...

وہاٹ.. یوسف کو جھٹکا لگا تھا...

ہاں بلکل... شانزے ابھی تک اری ہوئی تھی...

لیکن شانزے... یوسف نے کچھ کہنا چاہا تھا...

Apology accepted"

"trust denied

شانزے ہاتھ اٹھا کر کہا اور چلتی بنی...

.....

شانزے باہر نکلی تو بارش تیز تھی.. وہ درخت کی آڑ میں کھڑی تھی لیکن پھر بھی بری طرح
بھیگ گئی تھی..

تبھی وہاں تین لڑکے آئے تھے... علیے اور آنکھوں سے سے وہ کچھ اچھی نیت والے نہیں
لگ رہے تھے..

CLASSIC URDU MATERIAL

اچانک ہی شانزے کو غلطی کا احساس ہوا تھا... وہ اب آہستہ آہستہ چلنے لگی تھی جبکہ وہ تینوں اس کے پیچھے چلتے غلط ریماکس پاس کر رہے تھے.. شانزے کو رونا آنے لگا تھا... پر اب کوئی فائدہ نہیں تھا۔

.....
اریزے باہر نکلی تو اس کے ہوش اڑ گئے... بارش اتنی تیز تھی اس کا توازن ہی نہیں ہوا تھا اسے....

لیکن بھر حال ٹائم ختم ہو چکا تھا اور گھر بھی جانا تھا... اس نے وہ قسمت آزمائی کرنے لگی.. ایک دورکشہ والوں کو پوچھا تو انہوں نے جانے سے مانا کر دیا..

اور پھر ایک رکشہ روکا تو اس میں جلدی سے آدمی چڑھ کے بیٹھ گئے..

اریزے پہلی دفع ایسی مصیبت میں پھنسی تھی... وہ بار بار وجہ کا نمبر ملا رہی تھی، پر ہر بار یہی جواب آتا کہ "آپ کا مطلوبہ نمبر فل وقت بند ہے... براے مہربانی کچھ دیر بعد کوشش کیجئے..."

اریزے کی آنکھوں میں اندھرا چاہنے لگا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ پچھلے ڈھیر گھنٹے سے کھڑی تھی اور ابھی تک اپنے لیے کچھ بھی نہیں کر پی تھی...

پاپا کو فون نہیں کر سکتی تھی.. وہ پریشان ہو جاتے...

اور پھر ان کا آفس تو بالکل ہی الگ سائیڈ ہے تھا۔

یا اللہ میں کیا کروں... میری مدد کریں اللہ جی.. اریزے کی موٹی موٹی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے تھے..

لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے کوئی مدد کے لئے اپنے پاک پروردگار کو پکارے اور اسے مدد نہ بھیجی جائے...

اریزے کو بھی مدد بھیج دی گئی تھی...

.....

کالے بدل غیر کے آرہی تھے... بجلی چمکنے نے اس منظر کو خوب خوفناک بنایا تھا، جیسے جیسے گھٹائیں خوب گرج چمک کے ساتھ آسمان کی وسعتوں میں پھل رہی تھیں، ویسے ویسے اس کے اندر بے چینی بڑھ رہی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے نے اپنی سپیڈ بڑھادی تھی... اتنی ہی تیزی سے کالی گھٹائیں بھی بڑھ رہیں
تھیں...

اور ان لڑکوں نے بھی رفتار بڑھادی تھی.....

بارش کی رفتار پہلے سے بہت زیادہ... بوندوں کا تانہ بانہ ٹوٹے کا نام نہیں لے رہا تھا...

وہ لڑکے اب زور زور سے ہنس رہے تھے.. اور اس پے باتیں اچھل رہے تھے کوئی اور موقع
ہوتا تو وہ اب تک حساب برابر کر چکی ہوتی لیکن اس وقت اس کے لئے یہ سب آسان نہیں
تھا... وہ بار بار پیچھے پلٹ کر دیکھ رہی تھی..

اور ہر بار وہ اسے اپنے پیچھے ہی نظر آتے... تبھی اچانک وہ کسی سے ٹکرائی تھی...
شانزے منہ سے چیخ نکلی تھی... دل دہلا دیئے والی چیخ...

.....

عثمان اپنے روم سے نکلا تو اریزے وہاں نہیں تھی.. اسے تسلی ہو گئی تھی کہ وہ جا چکی
ہے....

وہ نیچے پارکنگ میں اپنی گاڑی کی طرف چلا گیا تھا جس کا دروازہ پچھلی سائیڈ کھلتا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

گاڑی میں بیٹھ کر اسے خیال آیا کہ بارش بہت تیز ہے.. تو گارڈ کو بول دے کہ وہ بھی چلا جائے..

اس نیت سے وہ بلڈنگ کے فرنٹ سائیڈ پے آیا تھا...

روڈ کے دوسری سائیڈ گاڑی روکی تو اس کی نظر اریزے پے پڑی..

اریزے... اس نے آواز دی تھی... اور ساتھ میں ہارن بھی بجایا تھا..

لیکن وہ اتنی گھبرائی ہوئی تھی کہ اس نے دیکھا ہی نہیں..

لیکن گارڈ نے دیکھ لیا تھا.... تبھی وہ چھتری لے گاڑی کی طرف بھاگا آیا تھا.. صاحب آپ...

ہاں وہ میں کہنے آیا تھا کہ اب تم جاؤ.. اتنی بارش میں یہاں روکنا ٹھیک نہیں ہے...

یہ اریزے ہیں نا... عثمان نے اپنی بات کی تصدیق کرنا چاہی تھی...

جی صاحب دو گھنٹے سے کھڑی ہیں..

ان کی گھر کی طرف کوئی رکشہ والا جانا نہیں مان رہا کہ رہے ہیں وہاں کافی پانی بھرا

ہے....

CLASSIC URDU MATERIAL

او کے... عثمان باہر نکل تو گارڈ نے جلدی سے چھتری اس پے کی تھی،

وہ فورن روڈ کرو س کرتا اس کے پاس پہنچا تھا۔

آئیں اریزے... اس پہلے کے وہ اسے دیکھ کر رو پڑتی... عثمان نے اس سے مخاطب کیا تھا...

اور اریزے اس کے پیچھے چل پڑی تھی.. اس سے پہلے کے وہ بارش میں بھیگتی عثمان نے گارڈ کے ہاتھ سے چھتری لے لی تھی... اور اب اس نے وہی چھتری اریزے اور اپنے اوپر کی تاکہ وہ بھیگنے سے بچے رہیں۔

وہ دونوں گاڑی تک پوہنچ گئے تھے... عثمان نے فورنٹ ڈور اوپن کر کے اریزے کو بٹھایا تھا...

اور خود ڈرائیونگ سیٹ سمجھالی تھی.. عثمان کو شدید غصہ آیا تھا...

اپ تو گھر سے کسی کو بلانے والی تھیں.. عثمان سے اب برداشت نہیں ہوا تھا..

وہ نمبر بند جا رہا تھا تو میں نے سوچا...

کیا سوچا آپ نے...؟؟ غصہ اس کے الفاظ میں شامل تھا...

کہ میں خود... اریزے بات پوری نہیں کر پائی تھی،،

CLASSIC URDU MATERIAL

میں خود کیا اریزے... ملی کوئی کنوینس؟

اریزے صرف نا میں سر ہلا سکی تھی...

حد ہے غیر زمیاری کی آپ واپس آفس آسکتیں تھیں... اس طرح سے نیچے کھڑے رہنے کی کیا ضرورت تھی..

پچھلے دو گھنٹے سے آپ نیچے کھڑی ہیں... آپ نے نیچے روکنا پسند کیا، لیکن اوپر آکر بتانا گوارا نہیں کیا...

مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ اتنی غیر زمیادار ہیں...

اریزے کو حیرت ہوئی تھی اتنی کریکٹ انفارمیشن لے...

اریزے... اس وقت بارش کی وجہ سے آپ کسی مصیبت میں بھی پھنس سکتیں تھیں اس کے بارے میں سوچا آپ نے؟

آپ لڑکیوں کا یہی مثلاً ہوتا ہے... جاب کرنا شروع کرتی ہیں تو کسی کی مدد لینا ناگوار گزرتا ہے...

خود کو بہت بہادر سمجھنے لگتی ہیں... اب وہ ٹھیک ٹھاک اریزے کو سنا رہا تھا..

جب جواب نہ آیا تو اس نے اریزے کی طرف دیکھا اور وہ دیکھتا رہ گیا..

CLASSIC URDU MATERIAL

بنا آواز کے بارش کیسے ہوتھی ہے یہ آج پتہ لگا تھا اریزے کو دیکھ...

اس سے افسوس ہوا تھا، غصے میں کافی کچھ کہ گیا تھا۔ اچھا سوری... مجھ آپ کو ڈانٹنا نہیں چاہیے تھا..

قدرے نرم لہجہ تھا پر اریزے کا رونا ابھی بھی جاری تھا...

تبھی عثمان نے جیب سے رومال نکال کر دیا... یہ لیں...

اریزے نے چپ چاپ ہاتھ میں پکڑ لیا تھا...

چلیں اب اچھی لڑکیوں کی طرح رونا بند کریں... اور اپنے گھر کا راستہ تو بتائیں تاکہ میں آپ کو ڈراپ تو کر سکوں...

وہ اپنے آنسو صاف کرنے میں مشغول تھی، اس کے رونے میں کمی آگئی تھی...

.....

شانزے نے ڈر سے آنکھیں بند کر لیں تھی.. سامنے کا منظر وہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی...

اب کون سی مصیبت اس کے گلے ڈالنے والی ہے یہ سوچ کے ہی وہ ہاؤس باختہ تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف نے بہت غور سے اس کو دیکھا تھا.. جو جلدی جلدی شاید آیا تلکمرسی پڑھنے میں
مصروف تھی...

درد کی ایک لہر یوسف کے جسم میں پہلی تھی، اس سے اس دن والی شانزے یاد آئی تھی..
ڈری، سہمی،

اس نے دونو بازوؤں سے شانزے کو تھاما تھا... جانا پہچانا سا احساس پا کر شانزے نے
آنکھیں کھول کے دیکھا تھا...

اس کی آنکھوں میں خوف صاف واضح تھا جو\

یوسف نے اس اپنے پیچھے کیا تھا اور خود ان لڑکوں کے سامنے دیوار کی طرح کھڑا تھا...
شانزے گرمی میں بیٹھو... یوسف کی آواز میں غصہ تھا.. وہ اپنی آستیں کو فولڈ کرتے
ہوئے بولا...

پر یوسف... شانزے کچھ کہنا چاہتی تھی پر اس سے پہلے ہی یوسف پھر دھاڑا...

سنا نہیں تم نے، گاڑی میں بیٹھو... وہ اتنی زور سے چیخا تھا.. شانزے کے ساتھ وہ تینوں
لڑکے بھی ڈر گئے..

CLASSIC URDU MATERIAL

اگر تم میں سے کسی نے اس کی طرف دیکھا بھی تو یقین کرو میں اس کی آنکھیں پھوڑاؤں گا...

یوسف بولتا ہوا ابھی ایک قدم ان کی طرف بڑھا تھا کہ وہ تینوں ڈر کہ بھاگ گئے تھے....
اب اللہ جانے اس کے چیخنے کا اثر تھا یا پھر اس کے قد کھڑ اور جسامت کا...

گاڑی میں بیٹھ کر اس نے ڈرائیور سیٹ سمجھال لی تھی..

کار میں سلو آواز میں مانگ ڈی 'انجیلو کا انگلش ٹریک بچ رہا تھا..

شانزے کی پریشان صورت دیکھ کر اس سے کچھ ہوا تھا...

Think that I'm falling in love with you

I'm lifting my entire heart to you, who are so

important

You are the one

I am asking you to stay

To stay like this forever

CLASSIC URDU MATERIAL

To stay like this forever

وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کو دیکھ رہی تھی.. اس کی حالت اتنی غیر تھی کہ وہ کچھ بول نہیں پا رہی تھی..

یوسف نے شانزے کے سر پر ہاتھ رکھا تھا.. "ڈرو نہیں میں ہوں نا"... اس نے اس کی کالی گہری آنکھوں میں دیکھا تھا.

اور شانزے کے صبر کا باندھ لٹ گیا تھا.... وہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کے رونے لگی تھی..

یوسف کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے چپ کرائے تبھی اس نے شانزے کا سراپے کندھے سے لگایا تھا...

You make me feel good

Inside, every time you turn towards me

When you give me your smile

You know you make me tremble

CLASSIC URDU MATERIAL

اب وہ اسے تسلیاں دے رہا تھا... شانزے کے رونے میں کمی آئی تو یوسف کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوا...

تم جانتی ہو روتے ہوئے تم اس دنیا کی سب سے بد صورت لڑکی لگتی ہو...

اس نے شانزے کو آہستہ سے خود سے الگ کیا تھا... اور گاڑی چلانا شروع کر دی تھی...

ہاں میں تو لگوں گی ہی نہ، کیونکہ آج تک تم نے خود کو تو روتے ہوئے شیشے میں دیکھا نہیں ہو گا...

رونا اور میں... نیور... یوسف نے اس کے سر پر ہلکا ہاتھ ٹپکایا تھا..

ویسے بھی میں کیوں رونا نے لگا رویائیں میرے دشمن... یوسف نے اترا کہ کہا تھا..

سے شروع ہوتا ہے.. شانزے نے جل کے کہا تھا... "W ہاں وہ جن کا نام"

باہا ہا... یوسف نے قہقہہ لگایا تھا. ویسے تمہیں رونا کس بات کا آرہا ہے.

میرے آنے کا... یا اپنے ان بھائیوں کے جانے کا.. کہو تو واپس بلا دوں؟

بھائی ہوں گے تمہارے... سمجھے... ویسے بھی میں نے تمہیں نہیں بلایا تھا... شانزے چڑ گئی تھی،

CLASSIC URDU MATERIAL

اور رہا سہا بھی رونا بھول چکی تھی...

ہاں تو.. میں ہمیشہ خدمات خلق کے لیے تیار رہتا ہوں...

تمہاری خدمات خلق میں اچھے سے جانتی ہوں..

جورانہ کے پک اینڈ ڈراپ سے شروع ہو کے اس پے ہی ختم ہوتی ہے.. شانزے نے غصے سے کہا تھا..

یوسف کو وہ اس وقت ایک معصوم بچے جیسی لگی تھی،

جو اپنا پورا حق اس پے جاتا رہی تھی.. اور اس بات کو مانا بھی نہیں چہ رہی تھی... اس کے معاملے میں خاصی کنجوس ثابت ہونے والی ہے... اس کا اندازہ اسے اچھی طرح ہو گیا تھا..

تبھی یوسف کے ہونٹوں پے ہنسی پہلی تھی،

ہنس کیوں رہے ہو...؟؟ شانزے نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا..

کچھ نہیں اب وہ اس سے کیا بتاتا کہ وہ ساری زندگی اسے یہ سروس دیئے کے لئے تیار ہے...

کیا بتاتا کہ ساری زندگی بغیر پلکیں چھپکے بنا اسے دیکھ سکتا ہے...

CLASSIC URDU MATERIAL

I want to tell you that you are so cute, what should I
do

But I am probably not good enough for you

I want to give you my heart

But I don't know if you'd accept it

کار میں ایک بار پھر مانگ کی آواز گنجی تھی.... گانے کے الفاظ نے یوسف کو مسکرانے
مجبور کیا تھا...

تم نہ پاگل ہو... اس کو مسکراتا ہوا دیکھ کر شانزے سے رہا نہیں گیا تھا...
ہاں تمہارے لئے... یوسف نے بھی جھٹ جواب دیا تھا...

شانزے اس کا منہ دیکھتی رہ گئی تھی، پروہ گاڑی چلاتا سامنے دیکھنے میں مصروف تھا...
بہت تیز تھا اور بھینگنے کی وجہ سے شانزے کو سردی لگ رہی تھی وہ بار بار AC کار کا
اچھے بازو لے ہاتھ پھرتی...

سردی سے بچنے کی کوشش کر رہی تھی، مھلا سردی بھی روکتی ہے ایسے...

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف بہت دیر سے اس سے نوٹ کر رہا تھا... تبھی اس نے پچھلی سیٹ پے پڑا اپنا کوٹ
اس کی طرف بڑھایا...

شانزے... یہ لو پہن لو.. شانزے جو ونڈو سے بھر دیکھ رہی تھی.. چونک گئی تھی...
پر کیوں..؟؟ وہ حیران تھی... اس نے تو کچھ نہیں کہا تھا. تو یوسف نے کیسے...
وہ کیا ہیں نہ مجھے بہت سردی لگ رہی ہے... یوسف کے کہنے پے اسے ہنسی آئی تھی..
ایٹس او کے میں ٹھیک ہوں... اچھوں... ساتھ ہی اسے چھینک آئی تھی... اور پھر ایک
کے ایک بعد کئی آئیں....

یوسف نے اسے گھورا تھا نتیجتاً شانزے نے چپ چاپ کوٹ پہن لیا تھا...

I love the way you call my name, oh Babe

Everytime I am near you, I go crazy

I want to love you with all of my heart

I just want to give you my love

کوٹ سے اٹھتی بھیننی بھیننی پر فیوم کی خشبو نے عجیب سحر طاری کیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

مائک کی آواز اس سے اپنے دل سے اتنی لگی تھی... وہ یک ٹک یوسف کو دیکھے جا رہی تھی...

کیا ہوا ایلے کیا دیکھ رہی ہو، جب بہت دیر تک وہ کچھ نہ بولی تو یوسف نے ہی مخاطب کیا تھا...

ہم کہاں جا رہی ہیں... شانزے کو کچھ سمجھ نہیں آیا.. اس سے لگا چوری پکڑی گئی..

حیدر آباد... یوسف نے اطمینان سے جواب دیا تھا...

کیا... لیکن کیوں؟؟ شانزے پریشان ہوئی تھی..

ریلس یار تمہارے گھر ہی جا رہی ہیں...

وہ... وہ... اصل میں راستہ سمجھ نہیں آیا تھا.. شانزے شرمندہ ہوئی تھی..

تبھی یوسف نے پیٹرول پمپ کی طرف گاڑی موڑی تھی.. کیا ہوا... اس نے دوبارہ پوچھا تھا...

کچھ نہیں بس دو منٹ میں آیا تم گاڑی میں بیٹھو...

تھوڑی دیر میں ہی وہ آنکھوں سے او جھل ہو گیا تھا.. پمپ پے خاصا رش تھا.. بائیک

والے...

CLASSIC URDU MATERIAL

پیدل چلنے والے بارش سے پریشان پمپ لے پناہ لینے پے مجبور تھے...
کتنے بائیک والے بائیک بند ہو جانے سے کی وجہ سے وہاں کھڑے تھے...
کیونکہ روڈ پے پانی بھر چکا تھا... لیکن کوئی پرسا نے حال نہ تھا... انتیزامیہ کہاں تھی کچھ
نہیں پتا تھا...
شہری اتنی پریشانی میں بھی مسکرا رہے تھے.. اور دوسرے کو مدد کی پیش کش کرتے نظر
آ رہے تھے...
یہ ہے کراچی اور ایلے ہیں یہاں کے لوگو ہر پریشانی کا مقابلہ کرنے والے...
شانزے نے دل سے اپنے شہر کے لئے دعا کی تھی...
.....
یوسف نے کچھ اسنیکس لئے اور کوئی کاؤنٹر پے آیا جب اس کی نظر عثمان پے پڑی،
جو فیول فل کرا رہا تھا، غلبان کسی لڑکی کے ساتھ تھا...
لڑکی کون تھی وہ دیکھ نہیں پا رہا تھا.. وہ جلدی جلدی سامان لیتا بھر نکلا تھا پر اسے پہلے ہی
عثمان جا چکا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

ایک شاہراتی مسکراہٹ یوسف کے ہونٹوں پر پہلی تھی...

کچھ بھی تھا، کچی ڈور ہی صبح پر یوسف کے ہاتھ آہی گئی تھی...

وہ سامان لے کے گاڑی میں آگیا تھا...

اور اب کوئی اور اسٹینکس شانزے کی طرف بڑھایا تھا... شانزے کچھ جھجکی تھی... لیکن
پھر اس نے کوئی لے لی...

گاڑی میں ایک بار پھر مائک کی آواز آئی تھی...

Oh Baby I

Think that I'm falling in love with you

I'm lifting my entire heart to you, who are so

important

You are the one

I am asking you to stay

To stay like this forever

CLASSIC URDU MATERIAL

اس بار دونوں کو اپنے دل سے اتنی محسوس ہوئی تھی....

اب سے کچھ دیر پہلے جو موسم اسے خوف میں مبتلا کر رہا تھا... اب وہی اسے حسین اور خوشنالگ رہا تھا...

ہر چیز نکھری نکھری محسوس ہو رہی تھی... دل سے تمام شکوہ دھل گئے تھے....
نئی امنگوں نے دل میں انگڑائی لی تھی.

چلو بھئی... گھر آگیا تمہارا... یوسف نے گاڑی روکے ہوئے کہا تھا... بارش اب کافی ہلکی ہو گئی تھی...

شانزے فورن گاڑی سے اتنا چاہتی تھی جب یوسف کی آواز نے اسے روکنے پر مجبور کیا تھا.....

کتنی بد لہز ہو تم... بندہ کوئی شکریہ... کوئی تھینکس بول دیتا ہے... یوسف نے بناوٹی انداز میں بولا.

تھینکس وہ بھی تمہیں...؟؟؟ شانزے نے الٹا سوال کیا تھا..

ہاں بالکل.... یوسف نے ڈھٹائی دیکھائی تھی....

CLASSIC URDU MATERIAL

کبھی نہیں... شانزے کون سا کم ڈھیٹ تھی...

اچھا چلو مت بولو... لیکن اتنا تو کہ دو کے اب تم نے مجھے معاف کیا.... یوسف نے اصل مدعہ بیان کیا تھا...

اووو.... تو یہ بات ہے شانزے دل میں کہتی اس کی طرف موڑی تھی...

نہیں کبھی نہیں... شانزے نے اس سے چڑایا تھا..

پھر کیا کروں تمہیں منانے کیلئے... یوسف نے بے بسی سے سر سٹیرنگ میں مارا تھا...

وہ سامنے درخت دیکھ رہے ہو... شانزے نے روڈ کی دوسری طرف گئے گھسنے درخت کی طرف اشارہ کیا تھا..

شانزے نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا...

یوسف نے ہاں میں سر ہلایا تھا..

اور وہ اس کے نیچے جوائنٹ سمنٹیڈ بینچ ہے وہ... شانزے نے پھر پوچھا تھا اسے ہنسی روکنا مشکل ہو رہا تھا...

ہاں یار.... یوسف چڑ گیا تھا... تم کیا میری آئی سائٹ چیک کرنے بیٹھ گئی ہو.... بولو کرنا کیا ہے..

CLASSIC URDU MATERIAL

کچھ نہیں بس وہاں بیٹھ کر صبح تک میرا انتظار کرنا ہے..

وہاں... ارے یو سیریس... یوسف کو چار سو چالیس والٹ کا جھٹکا لگا تھا...

بلکل... شانزے نے ہاں میں سر ہلایا تھا... وہ گاڑی سے اتر گئی تھی...

شانزے میں صبح تک کروں گا کیا... یوسف حیران ہوتا خود بھی گاڑی سے اترتا تھا..

میرے معاف کر دیئے کا انتظار... شانزے نے اطمینان سے کہا تھا.. ہاتھ باندھے ہوئے اس کے سامنے کھڑی ہوئی تھی.

اور ویلے بھی تم نے تو کہا تھا جو میں کہوں گی تم کرو... تو میں سمجھوں تم نے ہار مان لی...

شانزے کہ کے پلٹی تھی، جب یوسف نے اس کا ہاتھ پکڑ کے روکا تھا....

اگر میں بارش میں بھیک کر بیمار ہو گیا تو... یوسف نے اس کی کالی گہری آنکھوں میں دیکھا تھا...

تو پھر میں تمہارے لیے کوئی بنا کر لاؤں گی... شانزے اپنے گھر کی طرف بڑھی تھی..

جبکہ یوسف اسے مسکرتا ہوا جاتے دیکھ رہا تھا، پھر گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سٹرنے

لگا....

.....

ارے اریزے بیٹا تم تو پوری بھیک گئی ہو... می جانی فکر مند ہوئی تمہیں،
میں ٹھیک ہوں می جانی فکر نہ کریں... اور ساتھ ہی اسے چھینک آئی تھی...
دیکھو دیکھو... تمہیں فلو ہو گیا جاؤ شاباش جلدی سے چلنج کرو میں چاے لاتی ہوں تمہارے
لے...

می جانی میں ٹھیکلک... اچھوں... ہوں... اف.... شانزے کا سر چکرا گیا تھا.. اتنی
چھینکیں..

وہ روم میں آئی تو سب سے پہلے کھڑکی سے باہر جھانکا...
شانزے کو ہنسی آئی تھی کیوں کے درخت کے نیچے یوسف تو کیا اس کا بھوت بھی نہیں
تھا...

دل ہی دل میں مسکرائی تھی ایک اور بات جو مل گئی تھی یوسف کو چڑانے کے لے..

وہ جب پلیٹ ت سامنے بیٹھی اریزے کو دیکھ کے ٹھٹکی...

جو ہاتھ میں رومال لے بیٹھی تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL

اور خوب مسکرا مسکرا کے اسے دیکھنے میں مصروف تھی.. اس کے چہرے پے بکھرے رنگ اس بات کو بتانے کے لیے کافی تھے کے رومال کس کا ہے... لیکن اصل مثلاً تو یہ تھا کے وہ رومال یہاں تک پونچھا کیسے...

تبھی شانزے دے اس کے پاس گئی و رہا تھ سے رومال کھنچ لیا... اپنے خیالوں میں گم اریزے بھی ہوش کی دنیا میں لوٹ آئی تھی... شانزے تم... تم کب آئیں...؟؟ اس نے حیران ہوتے کہا تھا..

میں بس ابھی جب آپ اس رومال میں گم تھیں اس نے اس کے منہ پے لہرایا تھا... شانزے پلیر واپس کرو یہ... اریزے نے ہاتھ بڑھایا تھا.. اگر نہ کروں تو... ویسے ایسا بھی کیا ہے اس میں...؟؟ رومال نہ ہوا سلیمانی ٹوپی ہو گئی.. اریزے نے رومال لہرایا...

شانزے.. واپس کرو نہیں تو... اریزے نے رونے جیسی صورت بنائی تھی... نہیں تو کیا... اب شانزے زد پے آگئی تھی..

مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا... اریزے نے جذبات میں کہا تھا..

تم سے برا کوئی ہو بھی نہیں سکتا.. شانزے نے چڑیا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے پلیز نہ.. یہ انہوں نے دیا تھا... اریزے نے التجا کی تھی...

انہوں نے دیا تھا... اس نے بیڈ پے کرنے والے انداز میں کہا تھا..-OMG

چلو اب جلدی بتاؤ... کب، کہاں، اور کیسے...؟؟

اگر نہ بتاؤں تو؟؟ اریزے نے اس کو گھورا تھا....

تو یہ کہ میں... وہ کچھ بولتی اس سے پہلے اس سے چھینک آگئی تھی.. اور شانزے نے رومال اپنے منہ کے قریب کیا..

نہیں پلیز... بتاتی ہوں... اریزے اس کا ارادہ بھانپتے ہوئے بولی تھی...

اریزے آہستہ آہستہ اس سے ساری بات بتانے لگی تھی...

ارے وہ لونگ ڈرائیو ہاں... شانزے نے خوش ہوتے کہا تھا...

کہاں لونگ ڈرائیو... میں اتنی نروس ہو رہی تھی کہ کچھ بولا ہی نہیں گیا اریزے روانگی میں بول کے پھس گئی تھی...

اوہو- تو جناب کو دکھ ہو رہا ہے... تو پھر بلا لیتے ہیں.. کیوں؟؟ شانزے نے چھیرا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

اف ایک تو تم نہ ہر بات کو کہاں سے کہاں لے جاتی ہو مجھے چھوڑو یہ بتاؤ تم کیسے آئیں...

پریشانی ہوئی ہو گی نہ بہت... اریزے فکر مند ہوئی تھی اسے یاد آیا تھا وہ وقت جب وہ اسٹاپ لے کھڑی تھی..

نہیں نہیں پریشانی کسی میں تو یوسف کے ساتھ آئی ہوں... شانزے اپنی ٹون میں بول گئی تھی...

پھر دانتوں میں زبان دبائی تھی وہ جانتی تھی اب اریزے اس کو چھوڑنے والی نہیں ہے....

ہم تو میڈم مجھے چھیڑ رہیں تھیں... اب اچھے بارے میں کیا خیال ہے..؟؟
کس بارے میں کیا خیال ہے.. تبھی می جانی اندر آئیں تھیں،

بس یہی آپ دنیا کی سب سے خوبصورت ماں ہیں... شانزے نے لاڈ سے گلے میں بازو ڈالے تھے...

چلو چائے پی لو.. می جانی مسکرائیں تھیں...

.....

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ دونوں ہارر مووی دیکھ کے فری ہوں تو رات کا تقریباً ۲ بج رہا تھا.. اس وقت بھی بارش ہو رہی تھی...

ساتھ ساتھ بجلی بھی چمک رہی تھی.. شانزے جلدی سے اپنے بستر پر لیٹ گئی تھی..
اریزے جب روم میں آئی تو شانزے نے اسے آواز دی تھی... اریزے..
ہاں.. اریزے نے جواباً کہا تھا...

ڈر لگ رہا ہے.. شانزے نے جان بوجھ کر پوچھا تھا وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ اریزے
ڈرتی ہے...

نہیں.. نہیں تو... اریزے نے اپنی آواز کی کیکپاٹ پے قابو پانے کی ناکام کوشش کی
تھی...

پکانہ... شانزے نے تصدیق چاہی تھی..

ہاں بالکل... اریزے نے بستر سمجھلاتا تھا ٹھیک ہے..

اچھا تو پھر ٹھیک ہے تو کھرکی بند کر دو مجھے تو بہت ڈر لگ رہا ہے... ایسا نہ ہو کوئی مہوت
کھرکی میں بیٹھا ہو...

اور وہ اندر آجائے... شانزے نے جان بوجھ کر اسے سر ڈرایا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

چھوڑو شانزے دیکھو نہ کتنی اچھی ہوا آرہی ہے... اریزے کو ڈر لگا تھا..

ہاں ابھی تو ہوا آرہی ہے، کچھ دیر بعد بھوت، چریلیں بھی ارہے ہوں گے۔ شانزے نے
ڈرتے ہوئے کہا تھا..

ایسا نہیں ہوتا.. اریزے نے کمزور دلیل دی تھی..

اچھا مت مانو جب آئیں گے نہ ٹیب پتا چلے گا ہو سکتا ہے ابھی بھی کوئی بھوت نیچے کھڑا
ہو...

شانزے نے ہنسی روکی تھی..

اچھا ٹھیک ہے بکو نہیں زیادہ... اریزے اٹھ کر کھرکی میں آئی تھی...

اور سامنے کے منظر نے اس کے چودہ طبق روشن کر دے تھے...

سامنے سچ میں کوئی تھا کالے سیاہ کپڑوں میں... جو یہاں سے وہاں چلتا کھرکی طرف ہی
مرتا تھا...

خوف سے اریزے نے شانزے کو آواز دی تھی... شانزے شانزے...

ہاں کیا ہوا آجاؤ یار سویٹ اتنا ٹائم ہو رہا ہے، کل میرا کوڑ ہے... شانزے کو نیند آئی
تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے... وہاں کوئی ہے... اریزے نے بھر دیکھتے ہووے کہا تھا...

کہاں یار... کون ہو گا اتنی رات میں... شانزے چڑ گئی تھی..

وہاں سامنے... شاید کوئی بھوت ہے... اریزے نے ڈرتے ہووے جواب دیا تھا...

شانزے کا دل چاہا وہ اپنا سر پیٹ لے اس نے سوچا بھی نہیں تھا، کہ اس کا مزاق اس پے اتنا اثر کرے گا...

اچھا تو کیا کر رہا ہے تمہارا دیر بھوت...

وہ ڈانس کر رہا ہے... اریزے کی آواز میں ابھی بھی ڈر واضح تھا..

شانزے کا صابر جواب دے گیا تھا وہ اپنی جگہ سے اٹھتی خرکی میں آئی تھی... تم پاگل ہو گئی ہو...

بھوت ووٹ نہیں ہوتے... اور ڈانس... یہ تو حد ہی گئی کہاں ہے بھوت دیکھا... وہ بھر دیکھنے لگی جب سامنے کے منظر نے اس سے پوری آنکھیں کھولنے پے مجبور کر دیا تھا... سامنے روڈ کے پار دھرت کے نیچے بلا شوبا وہ یوسف تھا..

یوسف... شانزے نے ذریعہ کہا تھا پر پھر بھی اریزے نے سن لیا تھا...

یوسف... کیا مطلب ہے... وہ بھوت نہیں ہے... اریزے پریشان ہوئی تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL

مطلب یہ کے میں نے اس سے کہا تھا کہ

اگر وہ ساری رات وہاں کھڑے رہ کر میرا انتظار کرے گا، تو میں صبح اس سے معاف کر دوں گی۔

اف یہ لڑکا پاگل ہے... وہ کہتی باہر کی طرف بھاگی تھی... اور اریزے نہ قابل یقین نگھاؤں سے دیکھ رہی تھی...

وہ تقریباً بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی تھی... تمہارا دماغ ٹھیک ہے... تم پاگل ہو... شانزے اس پے بری طرح چیخ رہی تھی...

تو پھر تم نے مجھے معاف کیا...؟؟؟ یوسف ہنسا تھا...

شانزے کچھ پل کے لئے سکات ہو گئی تھی، وہ کیا کہہ رہی تھی اور یوسف کیا جواب دے رہا تھا...

نہیں... شانزے نے اکڑ کے کہا تھا...

کیوں... میں نے وعدہ پورا کیا ہے، تمہارے آنے تک کھڑا رہا ہوں... یوسف نے بیاقینی سے دیکھا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

کیوں کے تم نے کان نہیں پکڑے... شانزے کی آواز میں شرارت تھی...

یوسف کو کچھ دن پہلے کینٹین میں ہونے والا سین یاد آیا تھا...

وہ اب زمین پر بیٹھ رہا تھا... گھٹنوں کے بل...

شانزے اپنی جگہ جم گئی تھی.. یوسف نے دونوں ہاتھوں سے کان پکڑے تھے...

شانزے نے ناظرین جھکائیں تھی...

تو مس شانزے حسان میں دل سے اپ نے معافی مانگتا ہوں،

جو تکلیف میں نے آپ کو دی، اس کے لئے میں آپ سے تمہے دل سے معافی کا طلب گر ہوں...

تو کیا آپ مجھ ناچیز کو معاف کر سکتی ہیں...؟؟؟ یوسف اب کی طرف دیکھ رہا تھا...

شانزے کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا بولے... ایک بار پھر بارش ہو رہی تھی وہ دونوں اس میں بھیگ رہے تھے...

بولو بھی میرے گھٹنوں میں درد ہونے لگا ہے اب تو... یوسف نے معصوم شکل بنائی تھی...

بس ابھی سے تھک گئے جاؤ معاف نہیں کرتی وہ پلٹی تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف نے اس کا ہاتھ پکڑ کے کھنچا تھا... اب مجھے ضرورت بھی نہیں ہے...

یوسف نے کہا تو شانزے حیران رہ گئی تھی...

کیونکہ میں جان گیا ہوں کہ شانزے حسان مجھ سے خفا نہیں ہے... یوسف نے اس کے کان میں کہا تھا...

اس کی گرم سانسیں شانزے کان سے ٹکرائیں تھیں... پلنگھر جاؤ اچھے...

وہ وہاں روکی نہیں تھی، اگر ایک پل بھی وہاں روکتی تو وہ شرم سے پانی ہو جاتی...

تم وعدہ توڑ رہی ہو کوئی کہاں ہے میری.... یوسف پیچھے سے چلایا تھا...

اریزے کھڑکی سے یہ منظر دیکھ کے مسکرائی تھی... اسے یقین تھا کہ یوسف اس کی بہن کے لیے ہی بنا ہے...

.....

وہ سب ناشتے کی ٹیبل پر تھے... شاہینہ بیگم سب ناشتہ صرف کر رہی تھیں.. جب حسین نے یوسف سے پوچھا تھا.

کل رات بڑی دیر سے گھر آئے آپ...؟؟

CLASSIC URDU MATERIAL

بس کچھ نہیں پایا... وہ ایک دوست کو چھوڑنے گیا تھا... یوسف کچھ گھبرایا تھا..

کون سا دوست...؟؟؟ حسین مشکوک ہوئے تھے...

ہے ایک دوست پایا آپ نہیں جانے.. یوسف نے بات ٹالی تھی..

ایسا کون سا دوست ہے جو ہمیں نہیں پتا... عثمان نے بھی حصہ ڈالا تھا ماما نظر رکھیں
اپنے لاڈلے لے...

ہے نہ بس ایک دوست... اور پایا کیا آپ مجھ سے پوچھ تاج کر رہے ہیں...

بھائی سے بھی تو پوچھیں وہ کل کس کے ساتھ تھے... یوسف نے ایک دم ہی دھماکہ کیا
تھا..

عثمان جو چاہے پینے گئے تھے گرم پیالی سے اپنا منہ جلا بیٹھے تھے...

میں کس کے ساتھ تھا مطلب.. میں ٹائم سے گھر آیا تھا...

اوہ... اچھا نکلے تو ٹائم سے پہلے تھے..؟؟؟ وہ بھی یوسف تھا عثمان بھول گئے تھے... ماما
نظر رکھیں نظر...

یوسف نے انگلیوں سے وبنایا تھا اور پہلے اپنی آنکھوں کی طرف اشارہ کیا اور پھر عثمان

کی....

CLASSIC URDU MATERIAL

ویسے بھائی کل آپ شہراہ فیصل پے تھے نہ... یوسف نے آمئی برواچ کایئں تھیں...

نہیں... نہیں تو میں وہاں کہاں... عثمان نے چھوڑ لہجے میں کہا تھا..

اوہ - مجھے لگا... یوسف نے مسکرا کے جواب دیا تھا...

ویسے بیگم میرا خیال ہے آپ اپنے دونوں لادلوں پے نظر رکھیں... حسین جو بہت دیر سے

دونوں کی تکرار سن رہے تھے بلا آخر بولے ہووے ناشتے کی ٹیبل سے اٹھ گئے تھے.. جب

کے عثمان اور یوسف ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس پڑے تھے...

وہ یونیورسٹی آگئی تھی اور کافی دیر ہو گئی تھی، لیکن یوسف نہیں آیا تھا..

حالانکہ اس نے خود نو بجے کا ٹائم دیا تھا.. شانزے اب پریشان ہونے لگی تھی.. کہیں وہ بیمار تو...

نہیں نہیں ایسا ہوتا تو کسی کو تو پتا ہوتا...

ہو سکتا ہے اچانک طبیعت خراب ہو گئی ہو...

پھر بھی اس کو بتانا تو چاہیے تھا، پر ہو سکتا ہے راستے میں ہو شانزے نے دل کو تسلی دی

تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL

محسن سے پوچھتی ہوں... شانزے محسن کو دیکھ رہی تھی، جب سامنے سے یوسف اتنا دکھائی دیا..

یہ ٹائم ہے تمہارے آنے کا.. شانزے اس کے منہ کے آگے گھڑی کی تھی...

وہ کیا ہے نہ کل رات میرے پیچھے ایک چڑیل پر گئی تھی...

تو بس اس وجہ سے میں بہت دیر سے گھر پہنچا تھا تو دیر سے سویا اور پھر دیر سے اٹھا...

یوسف نے ڈیٹیل بتائی...

اچھا تو کس نے کہا تھا چڑیل کے چکر میں پرہو سیدھے گھر جاتے نہ... شانزے نے جل

کے کہا تھا...

اب کیا کرتا چڑیل تھی اتنی پیاری... یوسف نے معصومیت سے کہا تھا جب کے شانزے

نے پاؤں پٹھا تھا...

ہو گیا تمہارا...؟؟؟؟ اب کوڑ کے بارے میں بات کریں... شانزے نے چڑ کر کہا تھا..

ابھی تو میں نے شروع بھی نہیں کیا... یوسف نے اس کو کنکھیوں سے دیکھا تھا..

میرا مطلب ہے... کوڑ چلو او بات کرتے ہیں...

CLASSIC URDU MATERIAL

اسلم بیٹا یہ تو کیا کر رہا... پھٹک دے میں کہتی ہوں... مان جا میرے بچے کہیں لگ جائے گا...

دیکھ میں تیرے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں، نہ کر میرے بچے اس امر میں اپنی ماں کو یہ کیسا دکھ دینا چاہتا ہے،

امان نے روتے ہوئے، اسلم سے کہا تھا جو برا سا چاقو اپنی گردن پے رکھے کھڑا تھا...

امان اگر تجھے اتنا خیال ہوتا تو، تو میری بات مان جاتی...

میں نے کہا تھا تجھے تو نہیں مانی تو میں خود کو جان سے مار دوں گا..

میرے بچے یہ کسی زد تو نے لگالی ہے... کیوں خود کو لالچ کی آگ میں جھونک رہا ہے ایک بار میری بات ٹھنڈے دل سے سن امان نے پھر سے ایک کوشش کی تھی...

نہیں اماں.. تو میری بات سن آج تجھے میرا فیصلہ کرنا ہو گا یا تو،

تو مجھے زینب کے لکھ خط دے گی یا پھر میں خود کو مار لوں گا...

سوچ اماں سوچ میں وہ خط دے کر صاحب سے ۱۰ لکھ روپے لے سکتا ہوں...

ہمارے دن بدل جائیں گے اماں... میرا بیٹا بھی اچھے اسکول میں جائے گا...

CLASSIC URDU MATERIAL

میری بیوی بھی اچھا کپڑا پہنے گی اور تو.. تو اماں تیرا میں اچھا علاج کروں گا...

ورنہ تو میرا بچا یتیم ہو جائے گا.. میری بیوی بیوہ ہو جائے گی...

اور تو سوچ تیرا اکلوتا بیٹا تیری آنکھوں کے سامنے لاش بن جائے گا...

اسلم اس وقت کچھ سنے کی حالات میں نہ نہیں تھا.. اس کا جنون بڑھتا جا رہا تھا..

اماں مان جا... اب کی بار آمنہ نے بولا تھا.. اماں نے اس کی طرف شکوہ کناں نگاہوں سے دیکھا تھا...

میں جانتی ہوں اماں یہ غلط ہے... لیکن میں نہیں چاہتی میرا بچا یتیمی کی زندگی گزارے وہ اب رو رہی تھی..

اس سے دیکھ کر منہ بھی رونے لگا تھا... اماں بے بس ہو گئیں تھیں...

ٹھیک ہے... اماں کی ہاں نے تین لوگوں کو زندگی بخشی تھی.. جب اماں کو لگا وہ مر گئی ہیں آج..

انہی مرے مرے قدموں سے اپنے صندوق کی طرف بڑھی تھیں...

اور ان میں سے نکال کر کچھ خط اسلم کی طرف بڑھے تھے..

CLASSIC URDU MATERIAL

اسلم یک دم ہی ٹھنڈا پڑا تھا اس کا اس کی آنکھوں میں چمک آگئی تھی...

.....

شانزے... بہت دیر سے یوسف کو سن رہی تھی وہ مختلف چیزیں سن رہا تھا اور سمجھا رہا تھا..

میرا خیال ہے اب بس بہت ہو گیا ہے.. ورنہ برڈن ہو جائے گا.. باقی ہم دونوں سمجھا لگے ٹھیک ہے نہ...

یوسف نے مسکرا کر دیکھا تھا... لیکن شانزے کچھ پریشان تھی..

کیا ہوا سب ٹھیک ہے نہ... ہاں بس مجھے تھوڑا ڈر لگ رہا...

کیوں مجھ پے بھروسہ نہیں ہے... یوسف نے بہت سا نبھیدہ ہو کر پوچھا تھا..

یوسف ہے پر... اگر میں نے کچھ گڑبڑ کر دی تو... شانزے کی پریشانی برقرار تھی..

مجھے تم پے پورا بھروسہ ہے... یوسف نے اس کو بہت سنجیدہ گی سے دیکھا تھا..

کچھ مٹے خاموشی سے سرک گئے... شانزے اس کی نگاہوں کی تپش برداشت نہیں کر پائی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

تبھی بات بدل کر بولی تھی...

چلو اب بتاؤ کیا پلان ہے...؟؟؟ کوئز کے لئے..؟؟ شانزے پوچھا تھا...

پلان یہ ہے کہ.... کوئی پلان نہیں ہے... یوسف نے چیر کی بیک سے ٹیک لگی تھی...

وہاٹ... شانزے نے اس کی طرف گھسے سے دیکھا تھا..

چلیں اب ٹائم ہو گیا ہے...

صاحب... میں اسلم... آپ کی زینب کا پتلا مل گیا ہے...

میرے ۱۰ لکھ لے کر آجائیں۔

میں کیسے یقین کروں تمہاری بات کا، کہ تم سچ کہہ رہے ہو... دوسری طرف فون پے

عثمان کی آواز ابھری تھی..

دیکھو صاحب میں آپ سے کیوں جھوٹ بولنے لگا... مجھے صرف پیسوں سے مطلب ہے..

CLASSIC URDU MATERIAL

یقین کرنا نہ کرنا آپ کی مرضی میں نے اپنا کام کر دیا ہے... اسلم نے سفاکی سے کہا۔
ہممم.. ٹھیک ہے... تو پھر شام میں تم سے 4 بجے تک ملتا ہوں.. تم زینب کا پتہ تیار رکھنا..

ٹھیک ہے صاحب آجاؤ... میں تیار ہوں...

امید کرتا ہوں اس دفعہ مجھے کوئی مایوسی نہیں ہوگی... عثمان نے کہہ کر فون رکھ دیا تھا...

عثمان فون بند کر چکا تھا، جب اس نے حسین کو اپنی طرف متوجہ پایا... پاپا وہ اسلم...
میں سن چکا ہوں.. تمہیں کیا لگتا ہے کہ اب کی بار وہ سچ بول رہا ہو گا..؟؟؟ حسین کی آنکھوں میں سوال تھا۔

پاپا میں کچھ کہ نہیں سکتا.. لیکن مجھے لگتا ہے کہ پیسوں کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے،

تو اس بار ممکن ہے اس کے ہاتھ میں کچھ ہو۔

CLASSIC URDU MATERIAL

عثمان ممکن یہ بھی کہ اس کے پاس جو ہے وہ جھوٹ ہے.. تم نے تو کہا وہ پیسوں کے
لئے کچھ بھی کر سکتا ہے،

تو کیا وہ جھوٹا ثبوت نہیں دے سکتا...؟؟

پاپا آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں پر اتنا رسک تو ہمیں لینا پڑے گا نہ.. اور آپ فکر نہ کریں میں
سب سمجھا لوں گا..

عثمان مجھے پورا بھروسہ ہے تم پر میرا دل کچھ گھبرا رہا ہے.. حسین سچ میں پریشان تھے..

پاپا آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں سب ٹھیک ہو گا.. انشا اللہ..

انشا اللہ... حسین نے سر ہاں میں ہلایا تھا..

میں چلتا ہوں میری میٹنگ ہے جیسے ہی میٹنگ ختم ہوتی ہے، میں اسلم کے پاس پہنچ
جاؤں گا..

ٹھیک ہے تو پھر میں تمہیں تمہارے آفس سے لے لوں گا.. حسین نے اپنا ارادہ بتایا تھا،

ٹھیک ہے پاپا آپ جیسا بہتر سمجھیں..

.....

CLASSIC URDU MATERIAL

سب لوگ کوئز کے لیے ہال میں جمع ہو گئے تھے ٹیمر کو ان کی پوزیشن دے دیں گئیں
تھیں..

ہر ٹیم اپنی پوری تیاری کے ساتھ آئی تھی..
ہر ٹیم اچھی طرح جانتی تھی کہ کمپیٹیشن میں آگے جانے کے لیے آج کا کوئز بہت
ضروری ہے..

یہ وجہ تھی کہ شانزے بہت نروس تھی.. یوسف بہت دیر سے اس کی رونی صورت دیکھ رہا
تھا..

لیکن وہ اس کے علاوہ سب کو دیکھنے میں مصروف تھی...
تبھی یوسف نے ڈیسک کے نیچے سے اس کا ہاتھ تھاما تھا.. شانزے نے کرنٹ کھا کر اس
کو دیکھا تھا..

جو آنکھوں میں جذبات کے دیے روشن کیے اس کو ہی دیکھ رہا تھا..
جانے کیا تھا جس نے شانزے کی آنکھیں نم کر دیں تھیں..

نروس؟؟ یوسف نے پوچھا تھا..

ہاں....!!! شانزے نے سر جھکا لیا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے...!! لسن تو می ویری کیئر فلی...!! یہ کو مپیٹیشن ہے یہاں سب ٹیمز ہی جیتنے آئی ہیں...

اور سب ہی نے اپنا ۱۰۰ پرسینٹ دیا ہے..

لیکن ساری ٹیمز تو جیت نہیں سکتی نہ تو پھر تم کیوں اپنا کانفیڈنس لوڑ کر رہی ہو...؟؟؟
شانزے جو شخص ناکامی کے خوف میں مبتلا ہو جاتا ہے، وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا...
ضروری یہ نہیں کہ ہم جیتے ہیں یا نہیں... ضروری یہ ہے کہ ہم نے کوشش کتنی کی..
جانتی ہو نہ عمالوں کا دارو مدار نیتوں پر ہوتا ہے... تو اگر تم پہلے ہی نیت کر چکی ہو ہارنے کی تو الگ بات ہے...

ورنہ شانزے حسان ایک بات یاد رکھنا پوری دنیا بھی چاہے تو آپ کو ہرا نہیں سکتی جب تک آپ خود سے ہارنا من لیں..." تو پھر یقین رکھو اپنے آپ پر... اور اپنے اللہ پر... جو یہاں تک لایا ہے وہ آگے بھی لے جائے گا...

کیا ہوا کیا سوچنے لگیں...؟؟؟ یوسف کی نظریں گہری ہوں تھیں..

یہی کہ کبھی کبھی تم کتنی اچھی باتیں کر لیتے ہو... شانزے نے حیرانگی ظاہر کی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

کبھی کبھی سے کیا مطلب ہے.. میں تو ہمیشہ ہی اچھی باتیں کرتا ہوں.. یوسف نے کلر جھاڑا تھا..

کتنی خوش فہمی ہیں نہ تمہیں..؟؟ شانزے نے لُٹ کیا تھا..

نہ..... غلط فہمی... یوسف نے فٹ سے جواب دیا تھا..

سی.. ائی نیو ڈیٹ.... شانزے نے ڈیسک پے ہاتھ رکھا تھا..

میڈم تمہیں غلط فہمی ہے کہ مجھے خوش فہمی ہے... یوسف نے بات کلیئر کیا تھا..

تب سر مستنصر کی آواز مانگ میں آئی تھی... آج کا پروگرام وہ ہوسٹ کرنے والے تھے.

اسلام و علیکم... امید کرتا ہوں کہ آپ سب خیریت سے ہیں.. اور آج کے کوئز پروگرام کی

بھرپور تیاری کر کے آئے ہیں. میں آپ کو یاد دلاتا چلوں کہ اس وقت کمپیٹیشن کی ٹاپ

۲۰ ٹیمز یہاں موجود ہیں، جن میں سے صرف ۱۰ ٹیمز آگے

جائیں گی.. اور نیکسٹ راؤنڈ میں شامل ہوں گی.. کوئز ۳ لیولز پے مشتمل ہے..

1 -

فا

س

ٹ

CLASSIC URDU MATERIAL



آ
ج
س
،
ج
ک
ا
خ
ق
م
پ
ک
ر

CLASSIC URDU MATERIAL



س
ا
س
س
ر
ج
ا
وا
لی
4
ٹی
م
ز

CLASSIC URDU MATERIAL

آ
ٹ
ہ
و
ں
گی
و
یز
و
ں
را
ؤ
نڈ



2 -

CLASSIC URDU MATERIAL



،
ا
س
را
ؤ
نڈ
ک
ا
خ
تہ
م
پر
س
ر

CLASSIC URDU MATERIAL



س
ا
س
س
ر
ک
ج
ا
و
س
س
م
ز

CLASSIC URDU MATERIAL

آ
ٹ
ہ
و
ں
گی
ب
ر
را
ؤ
نڈ
،
ج



CLASSIC URDU MATERIAL



س
ک
ا
آ
خ
ر
م
ی
ن
3
ٹی
م
ز
ع
لی

CLASSIC URDU MATERIAL



م
پی
نی
ٹ
ہ
و
س
گی
،
ا
س
ط
ر
ح
نی

CLASSIC URDU MATERIAL



ک
س
ا
س
م
پ
ی
ٹ
ی
ج
م
ی
د
و
ج
ا
ک

CLASSIC URDU MATERIAL



۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

شروع کرتے ہیں... فاسٹ آنسر سے.. آپ سب سے ۶۰ سوال کیے جائیں گے.. جیتنے کے لئے آپ کو ۲ منٹ کے ٹائم کے اندر سب سے زیادہ صحیح جواب دیئے ہوں گے.. یاد رکھیں آپ کے اور آپ کے پارٹنر میں کوآرڈینیشن ہیں ضروری ہے.. کیونکہ آپ دونوں لوگوں میں سے جس نے بھی پہلے جواب دیا اس سے ہی قابل قبول سمجھا جائے صحیح اور غلط دونوں صورتوں میں، تو کوشش کریں کے صحیح جواب معلوم ہونے کی صورت میں ہی آپ جواب دیں..

تو آپ سب تیار ہیں...؟؟؟ سر مستنصر نہ ساری ٹیمز سے پوچھا...
یس سر... ہال میں آواز گنجی تھی اور ساتھ ہی پہلا راؤنڈ شروع ہو چکا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

اسلم واپس لوٹا تو بہت خوش تھا، اس کے پاؤں زمین پے کہاں تک رہے تھے..

آج تو اس کے دل کی پوری ہونے والی تھی، جو چاہا تھا ملنے والا تھا تو پھر خوش کیوں نہ ہوتا
لیکن وہ بھول گیا تھا..

کے لالچ و مکر فریب سے کچھ بھی حاصل نہیں کیا جاسکتا انسان کا لالچ اس کے آگے ضرور
اتا ہے..

لیکن اس وقت یہ باتیں اس سے کہاں سو جانی دے رہی تھیں.. اسے یاد تھے تو بس ۱۰ لکھ
روپے...

اس خوشی میں مبتلا جب وہ گھر لوٹا تو سامنے کے منظر نے اسے دنگ کر دیا تھا..
گھر کا باہری دروازہ کھلا تھا... آس پاس کے سب لوگ اس کے دروازے پے جمع
تھے...

اور اندر سے رونے کی ہلکی ہلکی آوازیں آرہی تھیں.... جس نے اس کو حواس باختہ کر دیا
تھا...

لوگوں کی چیم گویاں اس کو دیکھ کر شروع ہو گئیں تھیں... پر اس وقت وہ کچھ بھی سمجھنے
سے قاصر تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ مرے مرے قدموں سے دروازے سے اندر داخل ہوا تھا...

جب اس کی نظر سامنے جامن کے پیڑ کے نیچے بیٹھی آمنہ پر پر جو زار و قطار رو رہی تھی..

وہیں پاس میں پڑی چارپائی لے ایک وجود ساخت تھا...

اور اس کے وجود کو دیکھ کر اسلم کو اپنا جسم ٹھنڈا پڑنا محسوس ہوا تھا...

اس کا دل چاہا چیخے چلاے پر آواز نے بھر نکلنے سے انکار کر دیا تھا...

اندر اٹھنے والا لاوا جب اپنی حد پار کر گیا تو اس کی لپٹیں گرم سیال بن کر آنکھوں سے بہنے لگیں..

مکافات عمل کا وقت شاید شروع ہو گیا تھا، یا پھر اس کی بد نیستی اس کو ڈوبونے والی تھی...

.....

یہ دیکھو ذرا کتنا بول رہی ہے.. اور یوسف اسے روک کیوں نہیں رہا... رانیہ نے جل کر کہا

تھا... اسے غصہ تھا کہ اب تک شانزے نے سارے سوالوں کے جواب صبح دیے تھے

اور تقریباً سوالوں کے جواب اس نے دے دیے تھے...

CLASSIC URDU MATERIAL

اف - رانیہ تمہیں مثلاً کیا ہے اگر شانزے جواب دے رہی ہے.. ہمارے لیے تو ضروری
یوسف کی جیت ہے نہ...؟؟

اور وہ دونوں ہی جیت رہے ہیں... محسن نے اس سے سمجھایا تھا...
ہاں پر میں نہیں چاہتی کے سارا کریڈٹ وہ لے جائے... اور یوسف اس کی محنت خراب ہو
جائے...

(محسن کو غصہ آیا تھا اب وہ اسے کیسے سمجھاتا کے یوسف کی خوشی اسی میں ہے..
لیکن یس وقت کچھ کہنا بقر تھا ویلے بھی وہ رانیہ کی یوسف سے وابستگی اچھی طرح جنتا
تھا)...

یس لیے آرام سے سمجھانے لگا، کوئی کسی کا کریڈٹ نہیں لے گا.. جو پر فارم کرے گا اس
کو تو سراہا جائے گا نہ...

اور ویلے بھی تم جانتی ہو... وہ ایک ٹیم ہیں تو لازمی ہے کے اپنی ٹیم کے پر فارم کریں...
خود کے لیے بس کر دو... رانیہ نے محسن کے آگے ہاتھ جوڑے تھے...

پتا نہیں تم لوگوں کو ہو کیا گیا ہے بس نام لے دو شانزے کا اور تم لوگ سٹارٹ ہو جاتے
ہو..

CLASSIC URDU MATERIAL

اتنا لمبا لیکچر لینا ہو تو کلاس اتنڈ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے... وہ چڑگئی تھی...

جانچہ معاف کیا... محسن نے کھلے دل کا مظاہرہ کیا تھا...

محسن تم نہ.... وہ بات پوری کرتی اس سے پہلے ہی مستنصر کی آواز نے دونوں کو روک دیا تھا...

جی تو سٹوڈنٹس پہلا روند کمپلیٹ ہو چکا ہے... اور وقت آگیا ہے کے پہلے راؤنڈ کا رسالت آناونس کیا جائے...

بہت افسوس سے کہنا پڑے گا کہ چار ٹیمز ہمارے ساتھ اگلے راؤنڈ میں نہیں ہوں گے... اب وہ ان ٹیمز کے نام بتا رہے تھا...

شانزے بہت غور سے رزلٹ سننے میں مصروف تھی..

کیا ہوا.. تم تو ایسے سن رہی ہو... جیسے عاطف اسلم کے کنسرٹ میں آئی ہو... یوسف نے اسے مخاطب کیا تھا...

اس سے بہتر تو تھا کہ تم مجھے سن لو... یوسف نے اسے چھڑا تھا....

کیوں تم عاطف اسلم ہو؟؟؟ شانزے نے اس کا جملہ لوٹایا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

سوری میں اس سے بہت بہتر ہوں... یوسف نے اٹیوٹ دکھایا تھا...

کچھ بھی... نہیں....؟؟؟ شانزے کو حیرت ہوئی تھی..

مطلب تمہیں شک ہے...؟؟؟ یوسف نے تنگ کرنے کے لیے کہا تھا..

نہیں... شانزے نے نہ میں سر ہلایا...

سی.. آئی ٹولڈ یو.. یوسف نے اس کی طرح اشارہ کیا تھا...

مجھے یقین ہے.. تبھی شانزے نے اپنی بات مکمل کی تھی...

تیسری پوزیشن پے ہیں وارث اور صفیہ... ہال میں تالیاں گونجیں تھیں... اگرچہ صفیہ

اچھی سلوڈنٹ تھی پر اس راؤنڈ میں وہ پرفارم نہیں کر پائی تھی.. اس لیے وارث کی ٹیم کو

نقصان ہوا تھا..

دوسری پوزیشن ہیں شاہنواز اور ماریا... کی ہال میں تالیاں گونجیں تھیں..

اور پہلے پوزیشن پے ہیں.. یوسف اور شانزے... ہال میں پھر تالیاں بجنے لگیں تھیں...

ویل پلیڈ شانزے... سر مستنصر نے شانزے کو سراہا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

مجھے یقین نہیں آ رہا... ہماری پوزیشن مینیٹین ہے..... اب وہ یوسف کی طرف متوجہ تھی...

یہی تو مثلاً ہے جہاں یقین کرنا چاہیے وہاں تم کرتی نہیں ہو... یوسف نے منہ بنایا تھا.. شانزے اس کو منہ بسورتا دیکھ ہنس پر تھی...

لیکن دور بیٹھی رانیہ کو یہ بات کچھ زیادہ پسند نہیں آئی تھی... جبکہ دوسرا راؤنڈ شروع ہو چکا تھا...

.....
مینیٹنگ کی سب تیاریاں مکمل ہیں...؟ عثمان نے اندر آتے ہی اریزے سے پوچھا تھا... اور وہ اس کو دیکھ کر شوک میں آگئی تھی... سر آپ...؟؟؟

اریزے نے عجیب سے لہجے میں کہا تھا اس کا آپ زیادہ ہی لمبا ہو گیا تھا.... میری شکل تو ٹھیک ہے..؟؟؟ عثمان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا...

جی سر ٹھیک ہے... اریزے نے معصوم سے انداز میں کہا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

تو پھر ایسے کیوں ریکٹ کر رہی ہیں جیسے خلائی مخلوق دیکھ لی ہو....

فائل لے کے آجائیں.. کانفرنس روم میں آجائیں... وہ ہنستا ہوا جا چکا تھا..

اور اریزے اپنی حرکتوں پے دل جلانے لگی تھی.....

.....

وہ فائل کے اندر گئی تو عمیر اور عثمان کسی چیز پے بات کر رہے تھے...

اس لیے واپس پلٹنے لگی تھی، جب عثمان نے اسے آواز دی تھی.. اریزے...

اور اشارے سے اسے روکنے کے لئے کہا تھا....

وہ بات کرتے اس کی طرف ہی بڑھ رہے تھے... قدم قدم اٹھا وہ اس کی جانب ہی آ رہا

تھا....

اریزے کو اس کے ہر قدم پے اپنی دھڑکن تیز ہوتی محسوس ہو رہی تھی...

ہمیشہ کی طرح وہ آج بھی بہت پرکشش لگ رہا تھا.. بہت دیہان سے عمیر کو کچھ سمجھا

رہا تھا،

CLASSIC URDU MATERIAL

جس سے عمیر پوری توجہ سے سن اور سمجھ رہا تھا... اریزے کی دل کی دنیا تو پوری اتھل پھتل تھی..

ایسا کم ہی ہوتا تھا کہ وہ عمیر اور عثمان دونوں کے ساتھ ہو...

اور جب بھی ہوتا اس کی حالات کافی نروس ہو جاتی تھی..

ایک طرف عثمان جو جانے کب من محرم بن گیا تھا... تو دوسری طرف عمیر جو اس کے لیے بھائیوں جیسا تھا..

ایسے میں ہمیشہ خطرہ ہی رہتا کہ کب دل کی چوری پکڑی جائے... اس لیے اسے خاص احتیاط کرنا پڑتی تھی...

اریزے آپ نے میٹنگ سے ریلیٹڈ ساری امپورٹنٹ چیزیں چیک کر لیں؟ اس نے اس کے ہاتھ سے فائل لیتے کہا تھا.

لاسٹ ٹائم میں مجھے کوئی بھی بلنڈر نہیں چاہیے... پلیز ایک بار اور ہر چیز چیک کر لیں...

جی سر... وہ کہہ کر جانے کے لیے پلٹی تھی...

ایک منٹ اریزے میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی... کافی سخت آواز میں کہا گیا تھا...

عثمان کے الفاظ نے اریزے کو اپنی جگہ جما دیا تھا... جب عمیر بھی کچھ حیران ہوا تھا،

CLASSIC URDU MATERIAL

سوری سر... مجھے لگا کہ... اریزے شرمندہ ہوئی تھی اس کی شکل صاف بتا رہی تھی...

عثمان کو اپنے الفاظ کی سنگینی کا احساس ہوا تھا...

ایٹس اوکے... اس فائل کو میں نے دیکھ لیا ہے.. آپ اس کی کاپی کر لیں...

جی سر ٹھیک ہے،،، اس کا لہجہ ابھی تک بھگتا تھا...

کیا ہوا کچھ پریشان ہے کیا... اریزے کے جانے بعد عمیر نے پوچھا تھا وہ اچھی طرح جانتا تھا اس کا لہجہ کب بدلتا ہے۔

نہیں کچھ خاص نہیں.. ایک بندے سے ضروری ملنا ہے کافی دن کے بعد ہاتھ آیا ہے تو اس وجہ سے شاید...

پھر میٹنگ کیمنسل کر دیے ہیں... عمیر نے تجویز دی تھی...

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے... یہ میٹنگ بھی بہت اہم ہے..

ٹھیک.. عمیر نے سر ہلایا تھا...

.....

CLASSIC URDU MATERIAL

سیکنڈ راؤنڈ کا رزلٹ آناؤنس ہو چکا تھا... اور وہ پچھلے راؤنڈ جیسا ہی تھا.. سیم ٹیمز... سیم پوزیشن...

شانزے کا کانفیڈنس کافی حد تک بحال ہو گیا تھا.. یہ وجہ تھی کہ اس کے چہرے کا زاویہ کافی حد تک چیلنج ہو گیا تھا.

اگلا راؤنڈ بزور اس لیے تمام ٹیمز کو کچھ دیر کا بریک دیا گیا تھا...

کیا ہوا کیا سوچ رہے ہو... شانزے یوسف کو گہری نظروں سے دیکھا تھا.. جو کافی سیریس لگ رہا تھا..

یہی کہ تم نہ ہوتیں تو میرا آج کیا ہوتا... یوسف مسکرایا تھا..

ہاں یہ تو ہے... تم بھی سوچتے ہو گئے کیا پارٹنر ملی ہے تمہیں... شانزے کافی ایکسائیٹڈ تھی..

سچ کہا یہ تو میں سوچتا ہوں... کیا پارٹنر ملی ہے مجھے... یوسف نے بیہوش ہونے کو ایکٹنگ کی تھی...

شکر کرو مل گئی... ورنہ تمہیں تو پھوپھو کی بیٹی ملنی چاہیے تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL

اچھا... ویلے تم کیوں جلتی ہو میری پھوپھو کی بیٹی سے.... یوسف اسے تنگ کرنے لگا تھا...

جلتی اور میں... وہ تمہاری پھوپھو کی بیٹی سے... تمہیں ہی مبارک ہو... شانزے جلی تو تھی پر بتانا نہیں چاہ رہی تھی...

خیر مبارک... خیر مبارک... اللہ تمہاری زبان مبارک کرے... وہ کیا کہتے ہیں.. تمہارے منہ میں گھی شاکر...

یوسف نے کھلے دل سے مبارک بعد قبول کی تھی... چلو ٹائم ہو گیا ہے.. شانزے غصے سے کہتی چلی گئی تھی جبکہ یوسف کا اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا تھا...

.....

اریزے... وہ کاپی کرنے میں مصروف تھی... جب پیچھے سے آواز آئی تھی...

جی سر... وہ پلٹی تھی..

کوپیز کر لیں آپ نے... عثمان نے بارے غور سے اسے دیکھا تھا جہاں کسی قسم کے غصے کے کوئی اثر نہیں تھے...

CLASSIC URDU MATERIAL

حالانکہ عثمان کو لگا تھا، وہ عام لڑکیوں کی طرح شاید رو رہی ہو... پر یہاں تو ایسا کچھ نہیں تھا...

وہ سچ میں امیر سس ہوا تھا.. جی سر... اریزے کی آواز میں ہمیشہ کی سی نرمی تھی..

اچھا کتنی کوپیز کی ہیں آپ نے..؟؟؟ عثمان نے شرارت سے پوچھا تھا۔ کیوں کہ اس نے اریزے کو نہیں بتایا تھا کہ کتنی کوپیز کرنی ہیں اور نہ اریزے نے پوچھا تھا۔ تو اسے لگا وہ پریش ہو گی لیکن وہ تو آرام سے کوپیز کرنے میں مصروف تھی.. اور اس بات نے عثمان کو چونکا دیا تھا...

سر ۱۰ کی ہیں... یہ لاسٹ ہے... اریزے کچھ نروس ہوئی تھی...

سر اصل میں میٹنگ میں ۱۰ کلاسٹس نے آنا ہے تو مجھے لگا ۱۰ کوپیز ہونی چاہیے ہیں.. اس کے نہ بولنے لے اریزے نے صفائی دی تھی...

ساؤنڈز گڈ... آپ تو کافی سمجھ دار ہیں.. عثمان نے اپنی جگمگاتی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

جی....؟؟؟ اریزے کچھ اور کنفیوز ہو تھی... عثمان کی آنکھوں کی چمک ہمیشہ اسے پریشان کرتی ہے۔

مطلب یہ کہ آپ تو بنا کھے بھی باتیں سمجھ لیتی ہیں..
تو پھر ضروری تو نہ ہوا نہ کہ ہر بات میں آپ کو کہہ کر ہی سمجھاؤں...
عثمان کہہ کر روکا نہیں تھا.. جبکہ اس کی بات نے اریزے کو کچھ پریشان کر دیا تھا۔

.....
میں گ شروع ہو گئی تھی لیکن عثمان کی ساری توجہ کہیں اور ہی تھی... وہ اسلم میں ہی
الکھا تھا...

اب کیا کہانی سنانے والا ہے وہ آج.... جانے آج بھی ان کی امید پوری ہوتی ہے یا
نہیں..

عثمان پریشان تھا کیونکہ دن بہ دن حسین کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی..
وہ بول کچھ نہیں رہے تھے پر ہر گزرتے دن کے ساتھ ان کے لہجے کی تھکن وہ آرام سے
محسوس کر سکتا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کسی حد تک وہ نہ امید ہو چکے تھے اور اپنے باپ کا ہارا ہوا لہجہ اسے تڑپانے کے لئے کافی تھا...

پریزنٹیشن ختم ہو چکی تھی،
اب کانفرنس روم میں بیٹھے سارے لوگ اپنے سامنے ٹیبل پر رکھی فائل دیکھنے میں مصروف تھے...

عثمان تمہیں کیا لگتا ہے جب سیزن اون ہو گا تو اس سے ہمیں کیا بینیفٹ ہونے والا ہے...؟؟

اور تمہیں لگتا ہے ایسا کر تم اون سیزن سب کو سپلائی دے سکو گے....؟؟
اگر اس وقت میٹرل شارٹ ہوتا ہے تو اس کا ڈائریکٹ اثر ہم کلائنٹس پے پڑے گا...؟؟
میٹنگ میں بیٹھے امین صاحب نے عثمان سے پوچھا تھا پر وہ تو کہیں اور ہی تھا...
عثمان.... عثمان... امین صاحب نے اسے پکارا تھا...

تو عمیر نے بھی چونک کر دیکھا جو رفیق صاحب سے کچھ بات کرنے میں مصروف تھا...
جی.. جی امین صاحب... عثمان کچھ گڑبڑایا تھا اس کی حالات عمیر اور اریزے دونوں نے
نوٹ کی تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ دونوں سمجھ گئے تھے عثمان نے بات سنی ہی نہیں ہے، عمیر کچھ بولتا اس سے پہلے ہی اریزے بول پڑی تھی۔

عثمان اور عمیر حیران ہوئے تھے، لیکن وہ دونوں کی حیرت کو خاطر میں لائے بغیر امین صاحب کی بات کا جواب دیئے میں مصروف تھی...

عثمان نے اس کی طرف تشکر نیگھاؤں سے دیکھا تھا... اور اریزے نے اس کی طرف مسکرا کر دیکھا تھا جس کا مطلب تھا وہ پریشان نہ ہو... جواباً عثمان بھی مسکرایا تھا...

لیکن اریزے اس سے کوسٹ پے فرق پڑے گا... ہم سب جانے ہیں سیزن میں میٹرل کوسٹ بڑھ جاتی ہے..

اور کبھی کبھی کمپنیز اپنے کرنٹ کنڈیشن دیکھ کر انویسٹمنٹ کرتی ہیں تو یہ بھی پو سیبل ہے کہ وہ اتنا میٹرل نہ لے سکے تو اس کنڈیشن میں اس کنٹریکٹ پے کیا فرق پڑے گا..؟ اب کی بار سعدیہ نے پوچھا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

میرا نہیں خیال کوئی فرق پڑے گا... کنٹریکٹ میں صاف میفشن ہے کہ یہ صرف آزمائش ہے... اریزے نے بات شروع کی تھی لیکن عثمان نے بیچ میں سے ہی بات شروع کی تھی، وہ جلدی سے میٹنگ اپنے بینڈ اور کرنا چاہتا تھا...

اریزے نے بہت اچھا سمجھ لایا تھا بات کو لیکن پھر بھی وہ ابھی اکیلے اتنا نہیں سمجھ سکتی تھی وہ تینوں اب کلائنٹس کو مطمئن کرنے میں لگ گئے تھے اور کافی حد تک میٹنگ کامیاب ہوئی تھی تکریماً سب کلائنٹس ان سے آگرمی کر گئے تھے...

میرا خیال ہے سب لوگ اب خود کو فریش محسوس کر رہے ہوں گے... اب اپنا پروگرام شروع کرتے ہیں... یہ آج کے کو میپیتیشن کا لالٹ رائنڈ ہے... یہی آپ کی آج کی فائل پوزیشن کا تمہیہ کرے گا... اور یہی رائنڈ فیصلہ کرے گا کون ان کون آوٹ

آپ سٹوڈنٹ کو میں ایک بات واضح کر دوں کہ اس رائنڈ میں جو بزر سب سے پہلے پریس کرے گا پہلا موقع اس ٹیم کو ہی دیا جائے گا۔ جواب صبح ہونے کی صورت میں آپ کو پانچ نمبر ملیں گے...

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن بزر پرپس کر کے جواب نہ دیئے کی صورت میں یا جواب غلط دیئے پر یا پھر بٹن پرپس کیے بنا جواب دیئے پر...

آپ کے ۳ مارکس مائس کے جائیں گے،
اس لیے اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے پہلے سوال کو اچھی طرح سن کر پھر ہی جواب دیں...

از ڈیٹ کلیر؟؟ سر نے ٹیمز سے پوچھا تھا...
یس سر... ہال میں بیٹھی ٹیمز کی آواز گنجی تھی..
شانزے میری بات غور سے سنو تمہیں اگر جواب آتا ہو تو تم اپنی مرضی سے بٹن پرپس کر دینا میرے کہنے کا انتظار مت کرنا... کیوں کہ اگر مجھے جواب آتا ہو تو میں بھی کر بٹن پرپس کر دوں گا...

شانزے اب کچھ گھبرا رہی تھی سنے میں جتنا آسان لگ رہا تھا، کرنے میں اتنا ہی مشکل لگ رہا تھا.

وہ دونوں بٹن کے پاس ہی ہاتھ رکھ کے بیٹھے تھے اور تقریباً ہر ٹیم نے ایسا ہی کیا ہوا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

راؤنڈ شروع ہو گیا تھا... لگ رہا تھا مقابلہ صرف یوسف اور شاہنواز کی ٹیم میں ہاں کبھی کبھی وارث کو بھی جوش آتا تھا۔

لیکن پھر بھی اس بات کو نظر انداز کرنا مشکل تھا کہ وارث بھی اس گیم میں شامل ہے..
راؤنڈ اب اس لیول پہ تھا، جہاں غلطی کوئی گنجائش نہیں تھی...

لیکن شانزے غلطی کر بیٹھی آدھا سوال سن کر ہی اس نے بٹن پریس کر دیا تھا لیکن سوال مکمل ہونے پر اس سے احساس ہوا کہ اسے جواب معلوم نہیں ہے... لہذا ان کے حصے میں نیگیٹو مارکس آئے تھے،

لیکن بہر حال ابھی بھی بات بگڑی نہیں تھی وہ لیڈ کر رہے تھے... لیکن تبھی شانزے نے ایک اور جواب غلط دیا اور ایک بار پھر ان کے حصے میں مارکس آنے کے بجائے پلے گئے تھے...

شانزے نے یوسف کی طرف دیکھ تھا لیکن وہاں کسی قسم کا کوئی ریکشن نہیں تھا...
اس کی توجہ ابھی سر کی طرف ہی تھی..

شانزے کو لگا یوسف کو اس پہ غصہ ہے... وہ کچھ کہنا چاہتی تھی پر اس سے پہلے ہی سر سوال کر چکے تھے اور اس بار اسے جواب بھی آتا تھا تبھی اس نے جواب دیا...

CLASSIC URDU MATERIAL

جو کہ ٹھیک تھا لیکن یوسف نے اس کی طرف بے یقینی سے دیکھا تھا...

شانزے کو حیرت ہوئی تھی، میرا جواب ٹھیک ہے... اس نے خود کو کلیہ کیا تھا...

ہاں ٹھیک ہے... پر بنا بزر کے... یوسف نے کہا تھا اور شانزے نے اپنے سر پر ہاتھ مارا تھا لیکن اب کوئی فائدہ نہ تھا ایک اور نیگیٹو مارکس ان کے حصے میں آیا تھا...

.....

لو دیکھ لو میڈم کے کارنامے کبھی جو کوئی کام یہ اچھا کر سکتی ہو...

میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ یہ ٹھیک نہیں ہے یوسف کے لئے... رانیہ سے برداشت نہیں ہوا تھا...

رانیہ تمہارا حساب کتاب بھی نہ عجیب ہے... جب وہ اچھا کیہل رہی تھی تو مثلاً تھا...

اب نہیں کیہل پائی تو بھی تمہیں مثلاً ہے.. یار وہ دونوں بہتر جانے ہیں کیسے کرنا ہے...

تم چپ رہو... تمہیں نہ آج کل اس کی ہمدردی کا بھوت چڑھا ہے تم تو بولو گئے ہی...

یوسف چاہے کچھ بھی نقصان ہو تمہیں اس سے کیا... رانیہ کو غصہ آیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

اچھا ٹھیک ہے اب بس بھی کرو... محسن نے بات ختم کی تھی... ویلے بھی اس کو
سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا..

.....

مینگ ختم ہو چکی تھی... سب لوگ لچ کے لیے اٹھ گئے تھے...
عثمان سب سے مل رہا تھا... لیکن بار بار اس کی نظر اریزے پے جاتی تھی...
جو تھوڑی دور پے سعید سے باتیں کرنے میں مصروف تھی...
عثمان کو اس وقت وہ دل سے بہت قریب محسوس ہوئی تھی...
وہ بار بار اس کو دیکھتا اور ہر بار مسکراہٹ اس کے لبوں پے پھیل جاتی تھی...
اریزے اس کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی... لیکن اچھے چہرے پے پڑنے والی نظر وہ اچھی
طرح پہچانتی تھی...
اچھے دل کی دھڑکن باخوبی سن سکتی تھی... ایک شہساری نے اس گھیرے ہوا تھا.
تبھی سعید عثمان کی طرف بڑھی تھی. تو آج مسٹر پرفیکٹ غلطی کر ہی بیٹھے...

CLASSIC URDU MATERIAL

ہا ہا ہا.... ہا ہا ہا بول لو، عثمان نے ہنستے ہوئے کہا تھا اور عین اس وقت ہی اریزے نے اس کی طرف دیکھا..

(اس کی مسکراہٹ ہمیشہ ہی بھر بخالی لگتی تھی، کیونکہ وہ زیادہ تر مسکراتا تھا.. کم ہی زور سے ہنستا تھا...)

آئی واز شوکڈ... بٹ آئی مسٹ سیڈ یو آر سو لکی ٹو ہا وینگ عین امپولائی لائک اریزے..

شی اس سچ عین انٹیلیجنٹ گرل... سعدیہ نے کھلے دل سے اس کی تعریف کی تھی..

عثمان کو لگا وہ تعریف وصول کرنا اس کا حق ہے، وہ بہت خوش تھا اریزے کی تعریف پے..

اس لے بات پے بات مسکرا رہا تھا... وہ دونوں اپنی باتوں میں مصروف تھے،

جب اریزے نے اس کے ساتھ کھڑی سعدیہ کو دیکھا تو اسے کے دل کو کچھ ہوا تھا...

کیا..؟؟ وہ کچھ نام نہیں دینا چاہتی تھی...

.....

عثمان اریزے کی طرف بڑھا تھا کہ آفس بوائے نے اکرا سے حسین کی آمد کی خبر دی

تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL

اس لئے وہ بنا اریزے کو کچھ بولے ہی چلا گیا...

ثیروں سے اترتے ہوئے اس نے کال ملی تھی اور اب وہ فون پے دوسری جانب موجود بندے کو انسٹرکشن دے رہا تھا..

وہ آفس سے باہر نکالا تو سامنے گاڑی میں ہی حسین اس کا ویٹ کر رہے تھے..

عثمان ان کی جانب بڑھ گیا تھا.. خان بابا آپ میری گاڑی لے کہ گھر چلے جائیں میں خود فروئے کر لوں گا..

عثمان نے خان بابا سے کہا تھا اور ڈرائیونگ سیٹ سمجھال لی تھی..

کسی رہی تمہاری میٹنگ.. حسین نے اس پوچھا تھا..

اچھی رہی پاپا... وہ سمجھ رہا تھا پاپا کچھ پریشان ہیں... لیکن اس وقت وہ خود بھی کوئی تسلی دیئے کے قابل نہ تھا...

باقی کا پورا سفر دونوں نے خاموشی سے گزارا تھا..

عثمان نے گاڑی سائیڈ میں لگائی تھی، اسلم گھر میں روڈ سے نزدیک تھا، اس لیے گاڑی سے ہی عثمان نے اس کے گھر کے باہر لگا ٹینٹ دیکھ لیا تھا... عثمان کو کچھ عجیب سا کھٹکا ہوا تھا لیکن بہر حال وہ کیا کہہ سکتا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

عثمان سب ٹھیک تو ہے.. حسن کچھ ور فکر مند ہوئے تھے،
پتا نہیں پایا لیکن آپ پریشان نہ ہوں سب ٹھیک ہی ہو گا...
وہ دونوں اسلم کے گھر کے پاس پہنچ گئے تھے، جہاں بہر تھوڑے سے لوگ بیٹھے تھے..
جبکہ گھر کا دروازہ خلا پیرا تھا... سامنے ہی جامن کے پیڑ کے نیچے اسلم بیٹھا تھا... جہاں
اب سے کچھ دیر پہلے آمنہ بیٹھی تھی...
منظر وہی تھا بس کرداروں میں رد و بدل ہو گیا تھا..
اسلم سب ٹھیک تو ہے نہ...؟؟ حسین نے اپنی فطری رحم دلی سے مجبور ہو کے پوچھا تھا..
اسلم کی آواز اس کے گلے میں پھس گئی تھی... وہ کیسے بتاتا حسین کو کے اس پے کسی
قیامت اگر گزر گئی ہے..
اسلم... اسلم... کچھ بولو.. حسین نے اسے پکارا تھا... لیکن ان کی آواز سن کے آمنہ باہر
آگئی تھی..
آپ آگے صاحب... میں تو کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی... آمنہ نے حسین کو
مخاطب کیا تھا...
نہ صرف عثمان اور حسین بلکہ اسلم بھی حیران تھا آمنہ کو اس طرح دیکھ کر..

CLASSIC URDU MATERIAL

پیسے تو لائے ہوں گے آپ؟؟ آمنہ نے ایک بار پھر بولا تھا..

اسلم کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے تھے.. حسین نے پریشان ہوتے ان دونوں کو دیکھا تھا، اور پھر عثمان کو اشارے سے پیسے دیئے کہا..

۱۰ لکھ پورے ہیں... عثمان نے بیگ ہاتھ میں پکڑاتے کہا تھا...

زینب کا پتا چاہیے تھا نہ آپ کو؟؟ صاحب... آمنہ نے حسین کا سر ہاں میں ہلتا دیکھا تھا..

وہ مر چکی ہے... اسے مرے ۲۱ برس ہو گئے ہیں... صاحب آمنہ کے الفاظ تھے یا ہتوڑا حسین کو سمجھ نہیں آیا تھا...

ہوڑے برسنا کہتے ہیں یہ آج پتا چلا تھا... حسین کا ہاتھ اپنے دل کی طرف بڑھا تھا.. یہ لو ۱۰ لاکھ آگے... آمنہ نے بیگ اسلم کہ سامنے رکھا تھا... تم نے کہا تھا ان پیسوں سے سب مسئلے حل ہو جائیں گے..

تو جاؤ مجھے میرا بیٹا لا دو ان پیسوں سے... آمنہ نے اسلم کا گریبان پکڑا تھا...

عثمان پریشانی سے کبھی آمنہ کو دیکھتا تو کبھی حسین کو سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ کس کو تسلی

دے...

CLASSIC URDU MATERIAL

اماں ایک کونے میں کھڑی رو رہی تھیں... جب انہوں نے بڑھ کر آمنہ کو سمجھالنا چاہا...

میری بچی صبر کر قدرت کو یہی منظور تھا...

نہیں اماں قدرت نے انصاف کیا ہے... اسلم نے کسی کی بیٹی کسی کی بہن کی موت پے

سودا کرنا چاہ تھا..

اور قدرت نے اس کے بیٹے کی موت اس سودے میں منظور کی تھی..

تیرے لاچ نے اسلم... تیرے لاچ نے ہمیں ڈب دیا تو خط لے کے اتنا حواس باختہ ہوا کے

اپنے پیچھے اتنی اپنے بیٹے کو نہ سن سکا نہ دیکھ سکا اور روڈ پے اتنی گاڑی نے ہمارے بچے کو

مار دیا... اب اٹھایہ ۱۰ لاکھ اور لادے میرا بیٹا..

تو نے کہا تھا پیسا ہی سب کچھ ہے... تو دے پیسے ورنہ لادے میرا بیٹا آمنہ اب زار و قطار رو

رہی تھی...

حسین الگ صدمے تھے... عثمان چلو... حسین کی آواز اتنی ہلکی تھی کہ بمشکل عثمان نے

سنی تھی...

ایک منٹ صاحب... اماں نے آواز دی تو وہ دونوں ہی روک گئے تھے...

CLASSIC URDU MATERIAL

میں زیادہ نہیں جانتی صاحب.... سوائے اس کہ میرے شوہر اس سے بیٹی بنا کر اس گھر میں لائے تھے....

جب اس کے شوہر نے اس کو چھوڑ دیا تھا....

اس کی حالات بہت خراب تھی.. ڈاکٹر کہتے تھے اس کو ٹی بی ہے، وہ نہیں بنے گی.. تب اس نے اپنی بیٹی اپنے شور کو دے دی تھی.... وہ اکثر خط لکھتی تھی کچھ ارسال کرتی... کچھ جلا دیتی....

پھر ایک دن کہنے لگی اماں آج ایک آخری خط لکھنا ہے....

اماں نے ایک فولڈ ہوا کاغذ پکڑ لیا تھا.. یہ زینب کا لکھا آخری خط ہے صاحب.... جو وہ مرنے سے پہلے لکھ رہی تھی....

لیکن زندگی نے اسے پتہ لکھنے کی مہلت ہی نہ دی ہاں لیکن اس نے مرنے سے پہلے کہا تھا کہ یہ امانت ہے..

اور ایک نہ ایک دن کوئی ضرور آئے گا اسے لینے.... لیکن صاحب آپ نے ۲۱ سال لگا دیے آنے میں....

حسین نے خط پکڑ لیا تھا. وہ تیز تیز باہر کی طرف چلنے لگے تھے....

CLASSIC URDU MATERIAL

ان کے دل دھڑکن اس سے بھی تیز چل رہی تھی... وہ گاڑی میں بیٹھ چکے تھے جب
عثمان ان کے پیچھے آیا تھا...

پاپا آپ ٹھیک ہیں...؟؟ وہ فکر مند تھا...

ہاں... تم گاڑی چلاؤ... حسین نے کہا تھا پھر ہاتھ میں پکڑا خط کھولے گئے تھے...

چلنے کے باوجود حسین کو پسینے آرہے تھے... AC عثمان بار بار باپ کو دیکھ رہا تھا...

ان کی آنکھیں میں لالی تھی... آہستہ آہستہ آنکھوں سے پانی ٹوکنے لگا تھا...

انہیں اپنی آنکھیں بوجھل ہوتی محسوس ہوئی تھیں.. ان کی آنکھیں بند ہو رہی تھی...

پاپا... پاپا... آپ ٹھیک تو ہیں...

پاپا... آپ کچھ تو بولیں دور سے آتی عثمان کی آواز سنائی دی تھی پر وہ کچھ بھی کہنے کے
قابل نہیں رہے تھے...

.....

یہ آخری سوال ہے... یوسف شانزے آپ کی پوزیشن کا فیصلہ یہ کرے گا کہ آپ دونوں
ٹاپ تھری میں آتے ہیں یا نہیں...

CLASSIC URDU MATERIAL

سر نے سوال کرنا شروع کیا تھا... شانزے یوسف دونوں تیار تھے... سوال مکمل ہو گیا تھا..

تبھی بزر بجا تھا اور اس بار دونوں نے ایک ساتھ بزر بجا یا تھا... شانزے اور یوسف دونوں حیران ہوئے تھے...

شانزے نے جواب دیا تھا... جواب اس بار صبح تھا بلا آخر مارکس ان کے حصے میں آ ہی گئے تھے...

وہ یوسف سے بات کرنا چاہتی تھی پر کر نہیں پا رہی تھی...
زلٹ آناونس ہو رہا تھا لیکن وہ دونوں ہی اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے...
شانزے کو یوسف کی فکر تھی کچھ بھی تھا اس کی وجہ سے کافی نقصان ہوا تھا لیکن یوسف کا دیہاں کہیں اور تھا...

وہ بار بار اپنی پاکٹ لے ہاتھ رکھتا شانزے نے بہت بار محسوس کیا لیکن شرمندگی سے وہ پوچھ نہیں پائی تھی...

پوزیشن آناونس ہو چکی تھیں... پہلی پوزیشن آخر کار شاہنواز نے اپنے نام کر ہی لی تھی..
جب کے دوسری لے وارث تھا اور تیسری لے یوسف شانزے....

CLASSIC URDU MATERIAL

سر مستنصر اب سب ٹیمز کو مبارک باد دے رہے تھے... اور سب سٹوڈنٹ اپنے اپنے شور میں مگن تھے...

یوسف.. وہ میں... شانزے کچھ کہنا چاہتی تھی،

تبھی یوسف نے اس سے معذرت کی تھی اور جیب سے اپنا موبائل نکالا تھا...

وہ کافی دیر سے بچ رہا تھا شاید تبھی یوسف بار بار اپنی پاکٹ لے ہاتھ رکھ رہا تھا...

شانزے نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا تھا وہ کافی پریشان تھا۔ وہ فون بند کر کے باہر کی جانب بڑھا تھا..

جب شانزے نے اسے آواز دی تھی... یوسف...

شانزے پلیز میں بعد میں بات کرتا ہوں... یوسف نے پلٹ کر کہا اور تیزی سے نکل گیا..

اور شانزے کو عجیب سے احساسات نے جکڑ لیا... انہیں نام تو ہوئی تھیں پر اس وقت وہ رونے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی...

وہ بھی تب جب سامنے سے رانیہ اور محسن ارہے ہوں...

کیا ہوا شانزے سب ٹھیک ہے یہ یوسف کہاں چلا گیا؟؟

CLASSIC URDU MATERIAL

محسن نے حیران ہو کے پوچھا تھا..... وہ کسی سے بھی مل کہ نہیں گیا تھا..
پتا نہیں اس نے کچھ... شانزے کے بات مکمل کرنے سے پہلے ہی رانیہ نے بات کٹی
تھی..

کہاں جانا ہے... گھر گیا ہو گا.... میڈم نے پرفارم جو اتنا اچھا کیا ہے بنی بنائی پوزیشن
خراب کر دی کس کس کو صفائی دیتا کہ اس کی پارٹنر کی ہوشیاروں نے ڈبو دیا.. اس نے
کافی چبا چبا کر بولے تھے لفظ...

شانزے خاموش تھی اس وقت رانیہ کی کوئی بھی بات اس کے لئے اہمیت نہیں رکھتی
تھی..

اسے دکھ تھا تو یوسف کے رد عمل کا..

وہ جانتی تھی کہ اس سے جیتنے کی عادت ہے.. لیکن وہ ایسا ریکٹ کرے گا اس نے سوچا
نہیں تھا...

کہا تھا یوسف کو.. شانزے کبھی اس کے لئے ٹھیک پارٹنر نہیں ہو سکتی.. رانیہ پھر
سٹارٹ ہوئی تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL

پلیزیار کیا ہو گیا ہے... بس کر دو وہ کون سا اوٹ ہو گئے ہیں تیسری پوزیشن پے تو ہیں
نہ... محسن تانگ آگیا تھا..

ہاں تیسری پے کیا خوب کہا یہ بھی... اس کی پہلی پوزیشن تو خراب کر دی نہ... رانیہ
کہاں باز آنے والی تھی..

بھولومت کے پہلی پوزیشن شانزے کی بھی تھی... پیچھے آتے شانزے کے گروپ میں سے
صبانے کہا تھا...

اور ہاں یہ بھی یاد رکھنا کے شانزے پر فارم نہیں کرنا چاہتی تھی یوسف کے ساتھ،
وہ خود آیا تھا اس کے پاس اس کو منانے.. صبانے رانیہ کی بولتی تھی بند کر دی تھی..
اس لئے وہ وہاں سے پاؤں پٹختی چلی گئی..

شانزے پلیز تم اس کی باتوں پے دیہان مت دو وہ تو یونہی شروع رہتی ہے... محسن نے
شانزے کو چیر کرنا چاہا تھا..

اس نے ایسا کچھ غلط بھی نہیں کہا تھا.. اور پھر یوسف اس کا ریکشن تو دیکھ ہی لیا ہے،
شانزے نے بوجھے لہجے میں کہا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے میں نہیں مانتا کہ یوسف کا ریکشن اس بات پر تھا... ضرور کچھ اور ہوا ہے..
اگر رانیہ اس سے بچپن سے جانتی ہے تو میں بھی کچھلے ۱۲ سالوں سے اس کے ساتھ ہوں
تھوڑا بہت تو میں بھی اس کو جانتا ہوں...
تم پریشان مت ہو میں دیکھتا ہوں اسے... محسن نے تسلی دی تھی اس کو....

اریزے کا دماغ سعدیہ کی ہنسی میں اٹک گیا تھا، کتنا مکمل سا لگا تھا وہ سین اسے،
لیکن ایسا سوچنا بھی کتنا مشکل لگ رہا تھا... لیکن وہ بار بار یہی سوچتی... سوچنے کے لئے تو
اب وقت جو بہت تھا..

عثمان میڈنگ کے فورن بعد ہی نکل گیا تھا.. بنا اریزے سے کوئی بات کرے، حالانکہ کہ
وہ منتظر تھی کہ عثمان اس کو بلاے... کتنا اچھا لگتا تھا اسے اپنا نام اس کے منہ سے
سنا.... لیکن ایسا کچھ نہ ہوا...

عثمان کی ہنسی اب تک اس کے کانوں میں گنج رہی تھی.. لیکن ساتھ میں ایک دوسرا
نقش بھی ذہن میں ابھرتا..

کیا ہوا میڈم گھر نہیں جانا؟؟ ماہرہ نے اس کو بلایا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

گھر...؟؟؟ اریزے کچھ پزل سی تھی..

ہاں بھی گھر... ٹائم ہو گیا ہے.. ماہرہ نے کہا تو اریزے گہری کی طرف دیکھا...

اوہ - اچھا چلو بس میں بھی نکل رہی ہوں... اریزے نے جواب دیا..

ماہرہ چل پڑی تھی.. اور اریزے اس کے پیچھے...

میم... وہ باہر نکل رہی تھی جب ریسپشن پے بیٹھی لڑکی نے اس کو روکا تھا.

جی... اریزے پلٹی تھی..

یہ آپ کے لیے ہے.. اس نے ایک باکس اریزے کی طرف بڑھایا تھا..

پر میں نے تو کچھ نہیں منگایا... ریزے نے حیرانگی ظاہر کی تھی پر میم اس پے آپ کا نام لکھا ہے....

اچھا ٹھیک ہے اریزے نے اس سے لے لیا تھا پر پریشانی یہ تھی کہ یہ کس نے بھیجا ہے..

کے باہر... جب یوسف نے کال ریسپو کی... ICU عثمان

CLASSIC URDU MATERIAL

اس نے یوسف کو ہسپتال آنے کے لئے کہا تھا.. دوسری طرف بغیر کسی سوال کے کال
مقطع کر دی گئی تھی..

وہ جنتا تھا کچھ ہی دیر میں یوسف پہنچ جائے گا...

عثمان نے اپنے باپ کے ہاتھ سے لیا خط نکالا تھا...

بھائی جان....!!!

دل چاہ رہا تھا کہ آپ سے باتیں کروں.... لیکن سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیسے...

بہت بار آپ کو خط لکھا پر بھیجنے کی ہمت نہیں ہوئی...

بہت بار دل چاہا ایک بار ملوں آپ سے پرسوچتی ہوں کسی منہ سے آؤ آپ کہ پاس...

کیسے کہوں کہ آپ نے جو کہا تھا ٹھیک کہا تھا...

آپ کا ہر لفظ سچا تھا... کیسے کہتی کہ اپنے باپ جیسے بھائی کا دل دکھانے کی سزا مجھے مل
گئی ہے...

وہ مجھ چھوڑ گیا ہے... جس کے لئے میں نے اپنا ہر رشتہ چوڑا تھا...

وہ کہتا ہے، بغیر آپ کی دولت کے میں اس کے کسی کام کی نہیں...

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ چلا گیا بھائی اور میں نے اسے نہیں روکا...

میں نہیں چاہتی کہ وہ واپس آئے...

جب جب اس سے دیکھتی ہوں یا سوچتی ہوں تو مجھے وہ باتیں یاد آتی ہے جو میں نے آپ سے کہیں...

میں جانتی ہوں جو غلطی میں نے کی وہ معافی کے قبل نہیں ہے... میں آپ کی قصوروار ہوں...

نہیں میں آپ کی گناہ گار ہوں... بھائی میں بہت اکیلی ہو گئی ہوں... مرنا چاہتی تھی... اور شاید کب کی مر جاتی اگر اللہ نے میری جھولی میں ایک نئی پری نہ ڈالی ہوتی... لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور ہے... ڈاکٹر کہتا ہے... زیادہ وقت نہیں ہے میرے پاس...

میں چاہتی تھی میری بیٹی آپ کے پاس رہے پھر سوچا کتنی خود غرض ہوں میں... یہاں بھی صرف اپنا سوچ رہی ہوں..

اس لیے آج میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے جگر کا ٹکرا... اپنی بیٹی بھی اس کو بھیج دی...

مجھے لگا تھا ایسا کر کے میں سکون سے مر سکوں گی، پر نہیں میرا دل کٹ رہا ہے...

CLASSIC URDU MATERIAL

ایسا لگ رہا ہے میں لگے پل بھی سانس نہیں لے سکوں گی...

آج مجھے احساس ہوا ہے آپ کے آپ کے دل پی کیا گزری ہوگی، جب میں نے آپ کی دہلیز پار کی ہوگی...

آج خود پے بیتی تو جانا... کیسا لگتا اچھے ہاتھوں سے اپنی سب کچھ کسی کو سونپ دینا... میں جانتی ہوں میں نے بہت ستایا ہے آپ کو... آپ کا دل دکھایا ہے...

لیکن میں آپ کی بہن ہوں... آپ کے خون کا حصہ....
تو کیا اس حیثیت سے آپ مجھے سے صرف ایک بار ملنے نہیں آسکتے...؟؟؟
بھائی... یہ میری آخری خواہش ہے... کیا آپ اس سے پورا نہیں کر سکتے....؟؟
بھائی... یہ...

وہ شاید آگے کچھ لکھنا چاہتی تھی پر سچ میں اسے زندگی نے مہلت نہ دی تھی...
عثمان کی آنکھیں نام ہوئیں تھیں... خون کی کشش تھی یازینی کے الفاظ کی تڑپ...
وہ جان گیا تھا.. کے کیوں اس کا باپ جو اس سے ہمیشہ پھر کی طرح مضبوط معلوم ہوتا تھا ڈھ گیا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

یہ زینی کے آخری الفاظ تھے.. وہ جانتا تھا کہ ان کی کیا اہمیت ہے...

کے باہر بیٹھ کے یوسف کا انتظار کرنے لگا... ICU وہ

شانزے گھر پہنچ گئی تھی... اس نے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا تھا، لیکن وہ ابھی تک گلی فیل کر رہی تھی،

کیونکہ آج ان کی پوزیشن صرف شانزے کی وجہ سے خراب ہوئی تھی.. لیکن ساتھ ساتھ اسے یوسف کا بھی تو دکھ تھا اسے اندازہ نہیں تھا وہ ایسا کرے گا... وہ اتنا سنگ دل ہو گا یہ تو اس نے سوچا بھی نہیں تھا..

اس نے تو ایک موقع بھی نہیں دیا تھا کہ وہ اپنی بات سامنے رکھ سکتی... خیر اگر دے بھی دیتا تو، تو کون سا اس کے پاس کچھ تھا کہنے کیے لے سوائے سوری کے...

وہ گھر میں داخل ہوئی تھی... جب اسے غیر معمولی تبدیلی کا احساس ہوا تھا،

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن فلحال اسے اس بات سے کوئی غرض نہیں تھی کہ کیا ہے اور کیوں ہے؟؟
وہ اس وقت صرف آج کے پورے واقعے کو سوچ رہی تھی... کیسے اس نے اتنی بڑی غلطی
کر دی...

لیکن غلطی ہی تو کی تھی اور اس کو ٹھیک بھی کیا جاسکتا تھا...

لیکن یوسف... اس نے تو حد ہی کر دی ہے...

ایسا غائب ہوا کہ کسی سے ملا تک نہیں.. چلو مجھ سے ناراضگی تھی آوروں سے تو نہیں تھی
نہ..

اوپر سے وہ رانیہ خام خہ یوسف کی چھوپو بٹے کی کوشش کرتی ہے..

شانزے دل ہی دل میں رانیہ کو کوستے ہوئے صوفے پی بیٹھی تھی...

ارے تم کب آئیں.. تائی جان نے شانزے کو صوفے پے ڈھیر دیکھا تھا تو وہیں آگئیں
تھیں..

بس ابھی تائی جان.. شانزے خلاف توقع کافی آرام سے جواب دیا تھا..

عنیقہ.... اری او عنیقہ.... (تمہارا آج کا پروگرام کیسا ہوا؟؟)

CLASSIC URDU MATERIAL

تائی جان نے عنیقہ کو آواز دیئے کے بعد دوبارہ بات شروع کی تھی...

اچھا ہوا تائی جان... شانزے حیرت ہوئی تھی...

پر اس سے زیادہ حیرت اسے تب ہوئی جب تائی جان نے اندر آتی عنیقہ کو شانزے کے لئے پانی لانے کا کہا،

اور وہ لے بھی آئی... شانزے نے پانی پی لیا تھا.. لیکن کچھ تھا جو عجیب تھا...

ارے عنیقہ تو کب سے کہہ رہی تھی کہ وہ تمہارے ساتھ یونیورسٹی جانا چاہتی ہے..

لیکن میں نے کہا شانزے تو وہاں جا کر مصروف ہو جائے گی.. تو پھر تم کیا کرو گی وہاں...

نہ جان نہ پہچان.. اب بچی بیچاری تمہیں دیکھے گی یا اپنا پروگرام کرے گی..

جی تائی جان یہ تو آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں... شانزے ان کی بات کا مطلب نہیں سمجھی تھی تبھی ہاں میں ہاں ملائی...

اچھا میں ذرا می جانی کو دیکھ لوں ابھی تک نظر نہیں وہ کہتی اٹھ گئی تھی..

جب کہ عنیقہ کا ہنس ہنس کہہ رہا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

اب تمہیں کیوں کھی کھی لگ گئی ہے... تاؤی جان پہلے ہی جلی بیٹھی تھیں..

کیا کہا تھا اچھے شانزے کو قابو میں کر لیں گی آپ... ہا ہا ہا... امی جان میرا خیال ہے کہ آپ یہ خیال ترک کر دیں..

یہ بیل منڈیر نہیں چھڑنے والی... ہا ہا ہا عنیقہ پھر ہنسنے لگی تھی...

اچھا تو تم کر لو کچھ تم سے کہا تھا نہ شانزے سے دوستی کر لو... یوسف تک رسائی کا یہی راستہ ہے...

اس دن وہاں ملا بھی تو تم منہ دیکھتی رہی...

ہاں تو میں کیا کرتی.. ایک بار بات کرنے کی کوشش کی تھی پر اس نے کچھ رسپونس ہی نہیں دیا...

اور اتنا تھا تو آپ کر لیتیں نہ تب تو آپ کو گھر آنے کی پڑ گئی تھی... اب عنیقہ ماں کو الزام دے رہی تھی...

چلو صبح ہے... لیکن تم نے کیا کر لیا... تاؤی جان نے بھی جلتی پے تیل کا کام کیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

نہیں کیا تو کون سادیر ہو گئی ہے... اب کر لوں گی... عنیقہ نے اپنا فون اٹھایا تھا اور اندر چلی گئی تھی...

اری کیا کرنے کی سوچ رہی ہے کچھ تو بول... تائی اماں نے اندر جاتی عنیقہ کے پیچھے کہا تھا...

.....
شانزے اوپر آگئی تھی.. اسلام و علیکم می جانی... اس نے اندر آتے کہا تھا..
و علیکم اسلام.. آگئیں کیسا رہا سب..

ٹھیک رہا... اس نے مرے ہوئے لہجے میں کہا تھا..

اچھا تو پھر تمہیں کیا ہوا..؟؟

کچھ نہیں بس تھک گئی ہوں..

تو پھر تم آرام کرو میں کچھ کھانے کو لاتی ہوں...

نہیں می جانی کچھ نہں کھانا بس چائے پی ہے. شانزے کمرے میں جاتی بولی تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL

چلو ٹھیک ہے میں پلک کے پکوڑے بنا رہی تھی اب تم نے نہیں کھانے تو میں... می جانی
نے اس کو دیکھا تھا۔

می جانی.... شانزے کا موڈ بدلہ تھا..

اریزے بھی آنے والی ہے... پھر ساتھ میں کھاتے ہیں ٹھیک ہے...
می جانی نے پیار سے کہا تھا اور شانزے مسکراتے ہوئے اندر چلی گئی تھی۔

بھائی سب ٹھیک ہے نا.... پاپا کہاں ہیں... کیا ہوا ہے... یوسف نے پریشان بیٹھے عثمان
سے پوچھا تھا...

میں ہیں... عثمان نے اطلاع دی تھی.. ICU پاپا اندر

وہاٹ.. لیکن کیوں کیا ہوا ہے...؟ یوسف پریشان ہوا تھا۔

ڈاکٹر کہہ رہا ہے ہارٹ اٹیک ہے... مائٹراٹیک ہے... خطرے سے باہر ہیں لیکن...

کیا لیکن بھائی...

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ ہوش میں نہیں آئے ہیں، ابھی خطرہ پوری طرح ٹالا نہیں ہے۔ اس لئے پاپا کو کچھ دن ہسپتال میں ہی رہنا ہو گا۔۔۔

پر یہ سب کیسے ہو گیا بھائی۔۔ آئی مین پاپا بالکل ٹھیک تھے تو پھر۔۔۔
آپ لوگ تو آج اسلم سے ملنے والے تھے نہ تو پھر یہ سب کیا ہوا ہے یہاں ایلے ہسپتال میں۔۔۔ یوسف پریشان تھا۔۔

عثمان کچھ بولے اس سے پہلے ہی کلثوم اور شاہینہ بیگم وہاں آتی دیکھائی دیں تھیں۔۔۔
وہ دونوں رو رہی تھیں۔۔ عثمان اور یوسف دونوں مل کے انھیں سمجھا رہے تھے۔۔
وہ جانتا تھا کہ اس وقت انھیں ان کی ضرورت ہے۔۔۔ انسان مشکل وقت میں اپنوں کا ہی
سہارا تلاش ہے۔۔۔

.....

اریزے نے باکس لا کر بیڈ پے احتیاط رکھا تھا۔۔۔
کیونکہ باکس پے لکھا ڈیلیزیہ بیکری کا نام یہ بتانے کے لئے کافی تھا کہ اندر کیک جیسی
کوئی چیز ہے۔۔۔

لیکن پریشانی یہ تھی کہ اس نے کچھ آرڈر نہیں کیا تھا۔۔۔ تو پھر یہ کس نے بھیجا۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اریزے نے باکس کو چاروں طرف سے دیکھا تھا لیکن کہیں کچھ نہیں لکھا تھا..
تبھی شانزے اندر آئی تھی.... خوبصورت باکس اس کی توجہ حاصل میں کامیاب ہو گیا
تھا..

کس نے دیا...؟؟؟ شانزے نے اریزے کے پاس آتے پوچھا تھا.
پتا نہیں اس پے کسی نے کچھ نہیں لکھا.. اریزے پریشان ہو کر کہا تھا..
اوہو- اریزے یہ کیسے ہے تم تو ایسے پریشان ہو رہی ہو جیسے بم ہے.. نکالو نہ اس کو پلینز
کھاتے ہیں...

پتا ہے یہ بہت اچھی بیکری ہے... لیکن ہمارے گھر سے بہت دور....
شانزے نے دور کو اتنا کھنچا کے اریزے کو ہنسی آگئی تھی..
اففف... کتنی ندیدی ہو تم... اریزے نے اس کو گھورا تھا...

جو بھی ہے.. کھولو نہ شانزے نے اس کے ساتھ مل کے باکس کھولنا شروع کیا تھا..
باکس کی اندر سچ میں خوبصورت ہارٹ ڈیزائن کا بیلجین چاکلیٹ کیس تھا جس پے بڑا سا
تھنک یو لکھا تھا،

CLASSIC URDU MATERIAL

جب باکس کے اندر ایک خوبصورت کارڈ تھا...

اریزے نے کارڈ کھولا تھا...

Thankyou for supporting me

Usman

اندر بہت خوبصورت رائٹنگ میں لکھا تھا... اریزے بے ساختہ مسکرائی تھی...

واہ... کتنا زبردست کیک ہے.. شانزے نے پر جوش ہوتے کہا تھا... جو صاف بتا رہی

تھی کہ بھجنے والا عثمان ہے...

اوہ - تو کیک یہاں سے آیا ہے.. اس نے چھوٹا سا ٹکڑا توڑ کر منہ میں ڈالا تھا...

جواباً اریزے نے گھورا تھا... چپ کرو کوئی سنے گا تو کیا سوچے گا...

کیا سوچے گا یہی کہ ہونے والے داماد کو ڈیلیزیہ کا کیک پسند ہے اس نے آرام سے

کیک کہتے کہا تھا..

کس کو کیک پسند ہے... می جانی نے اندر آتے ہوئے پوچھا تھا..

می جانی مجھے.. مجھے کیک پسند ہے نہ...

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے نے بات کوور کی تھی، ورنہ اریزے کی تو حالات خراب ہو گئی تھی۔

ماں سے کوئی بات چھپانا ان دونوں کے لئے آسان نہ تھا۔۔۔

لیکن ابھی بتاتی بھی تو کیا۔۔ جب اسے خود معلوم نہیں تھا۔۔۔

.....

وہ سب باہر بیٹھے انتظار کر رہے تھے۔ عثمان نے سب کو زینی کا خط پڑھوا دیا تھا۔۔

شاہینہ اور کلثوم دونوں ہی صدمے میں تھیں۔ بس ایک یوسف تھا جس نے کوئی ریکٹ نہیں کیا۔۔۔

ایسا لگا وہ پہلے سے جانتا ہے کچھ۔۔

عثمان کو یہ بات تھوڑی عجیب لگی تھی وہ کافی دفعہ سے نوٹ کر رہے تھے کہ یوسف کچھ جانتا ہے۔۔۔

پر ہر بار کسی نہ کسی الجھن میں یہ بات رہ جاتی تھی۔۔

یوسف ونڈو سے باہر دیکھ رہا تھا۔۔۔ جب عثمان اس کے پاس آیا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا بات ہے..؟؟ میں بہت دلو سے دیکھ رہا ہوں کچھ ہے جو تم کہنا چاہتے پر کہتے نہیں ہو..

کوئی بات ہے تو بولو یوسف، ہم مل کہ اسے دیکھ لیں گے... پہلے جب پایا نے کہا کہ شانزے کے زینب پھوپو کی بیٹی نہیں ہو سکتی، کیونکہ اس کے پرنس کا نام کچھ اور ہے تب تم بھی تم نے ریکٹ نہیں کیا تھا.. مطلب تم جانے تھے..

اور آج بھی یہ جان کہ وہ ہمارے بیچ نہیں ہیں اس بات پے تم نے کوئی ریکٹ نہیں کیا...

آخر تم ایسا کیا جانے ہو جو ہم نہیں جانے... عثمان ایک بعد ایک سوال کے جا رہا تھا.. لیکن یوسف کو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہاں سے شروع کرے... بتائے بھی تو کیا...؟؟ وہ تو خود ٹھیک سے کچھ نہیں جانتا تو پھر... اس کے چہرے پے پریشانی صاف ظاہر تھی.. صاف لکھا تھا وہ کسی کشمکش میں ہے... عثمان جانے تھے کہ کسی معمولی بات پے وہ پریشان نہیں ہو سکتا...

یوسف ٹیک یور ٹائم... عثمان نے اس کے کندھے پے ہاتھ رکھا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ تو پریشانی بانٹنا چاہتے تھے.. اس سے پوچھنے کا ہرگز مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ مزید پریشان ہو...
ہو...

نہیں بھائی ایسی کی بات نہیں ہے.. یوسف اوپر کے فلور کو جاتی سیڑیوں میں بیٹھا تھا..
تو پھر کیسی بات ہے..؟؟ عثمان نے اس سے ایک سٹیپ اوپر بیٹھا تھا.. یوسف کا سر
اس نے اپنے گھٹنے سے ٹیکا لیا تھا..

بھائی مجھے لگتا ہے شانزے ہی زینب پھوپو کی بیٹی ہے..
ہم نے تصویریں دیکھی ہیں کسی کی شکل کا اس حد تک ملنا محض اتفاق نہیں ہو سکتا.
یوسف نے بات شروع کی تھی...

نہیں یوسف ہم سب جانے ہیں اس کے پرنس کا نام...
بھائی وہ اڈوبیڈ ہے... وہ اس کے ریل پرنس نہیں ہیں... یوسف نے عثمان پے انکشاف
کیا تھا..

وہاٹ...؟؟؟ یہ تمہیں کیسے معلوم؟؟ عثمان کو حیرت ہوئی تھی..

بھائی میں گیا تھا ایک بار اس کے گھر اس کو چھوڑنے تب سنا تھا،

شانزے کے تایا اور پاپا میں بحث ہو رہی تھی اس بات کو لے کر...

CLASSIC URDU MATERIAL

اور جب پاپا نے زینبی پھوپھو کے بارے میں بتایا تو،

تب پہلی دفعہ مجھے لگا کہ ہو سکتا ہے کہ زینب پھوپھو نہ رہی ہوں....

اس لئے ان لوگوں نے شانزے کو ایڈوپیٹ کیا ہو.. یوسف نے کہا تھا...

ہاں پر انہوں نے اچھے خط میں صاف لکھا ہے... ان کی بیٹی اچھے باپ کے پاس ہے...

اور پھر اسلم کی ماں نے کہا تھا کہ انہوں نے اپنی بیٹی اچھے شوہر کو دے دی

تھی... عثمان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا...

بھائی انہوں نے لکھا ہے کہ بھجوائی ہے.. تو یہ بھی ہو سکتا ہے... وہ کبھی اچھے باپ کے پاس پہنچی نہ ہو..؟؟

اور پھر ان کا شوہر لالچی انسان تھا تو یہ بھی ہو سکتا ہے اس نے خود کچھ کیا ہو...

یوسف نے عثمان کی ساری انفارمیشن کو رد کیا تھا...

تو اب کیا کریں...؟؟؟ ایسے جا کر تو نہیں کہہ سکتے نہ کہ شانزے سے ہمارا کیا رشتہ ہے

اور ہم اسے لینے آئے ہیں..

اور پھر جانے شانزے جانتی بھی ہے یا نہیں؟؟ عثمان کچھ فکر مند ہوئے تھے وہ یوسف

کی جذباتیت سے واقف تھے..

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ جانتی ہے بھائی.... یوسف نے ایک اور انکشاف کیا تھا...

عثمان نے اسے حیرت سے دیکھا تھا..

وہ یہ بھی جانتی ہے "کہ میں اس کی ایڈولپشن کے بارے میں سب جانتا ہوں"...

بھائی اس دن میری وجہ سے شانزے مصیبت میں پھس گئی تھی... یوسف نے شرمندہ ہوتے کہا تھا..

عثمان نے اسے غصے سے دیکھا تھا... کنٹینیو کرو..

لیکن مجھے جلدی اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا، وقت کافی ہو گیا تھا، اس لئے میں شانزے کو اس کے گھر چھوڑنے گیا تھا..

لیکن وہاں اس کے وقت پے گھر نہ پہنچنے پے ہنگامہ برپا تھا، اس کے تایا اور تائی کی باتوں سے صاف لگ رہا تھا کہ وہ شانزے کو زیادہ پسند نہیں کرتے اور وجہ اس کی ایڈولپشن ہے..

لیکن اس کی می جانی اور پاپا اور باقی سب لوگ کافی پریشان تھے....

اسی بحث سے مجھے پتا چلا کہ شانزے ان کی اپنی اولاد نہیں ہے.. تب پہلی بار میں نے اس کی آنکھوں میں التجا دیکھی جیسے کہ رہی ہو "بھول جاؤ تم نے کچھ نہیں سنا"....

CLASSIC URDU MATERIAL

حالانکہ تب میں یہ نہیں جانتا تھا کہ شانزے کی شکل پھوپھو سے ملتی ہے،
لیکن میں چاہتا تھا اس سے بات کرنا، مجھے اپنے کے کی شرمندگی تھی میں سوری کرنا چاہتا،
مجھے احساس تھا کہ اس دن کے سارے سین کا زمیندار میں ہوں...
پر ہر بار اس کا وہ اتروہ چہرہ میرے سامنے آجاتا اور میں چاہتے ہوئے بھی کچھ بھی نہیں
پوچھ پاتا...
نہ کچھ کہہ پایا... وہ کافی دن تک یونیورسٹی نہیں آئی تھی شاید اسی ڈر سے... کہ کہیں میں
کچھ پوچھنا لوں...
پھر جب وہ ای تو اپنی لکھ کوشش کے بعد بھی میں کچھ پوچھ نہیں...
میں نہیں چاہتا تھا کہ بغیر کسی ثبوت کے میں اس سے پریشان کروں.. یا پھر کسی تکلیف
کی وجہ بنوں...
یوسف بولے لگا تو بولتا گیا... لیکن بھی مجھے لگتا ہے، اب اس سے بات کر لینی چاہیے..
نہیں.. ایسے نہیں یوسف... بغیر کسی کنفرمیشن کے ایسے بات نہیں کر سکتے...
اور پھر ہم کیا بولیں گے ان سے؟ شانزے کی شکل ملتی ہے ڈاٹس اٹ...؟؟

CLASSIC URDU MATERIAL

ہمارے پاس اپنی بات ثابت کرنے کے لئے کوئی ثبوت نہیں ہے۔۔ ہاں پھوپو زندہ
ہوتیں تو اور بات تھی۔۔

اور پھر تم نے کہا نہ تم اسے کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتے،
تو سوچو اگر سب کرنے کے بعد پتا چلتا ہے کہ شانزے وہ نہیں جسے ہم ڈھونڈ رہے ہیں تو
تب۔۔؟؟

پھر سوچا ہے کیا ہو گا۔۔؟؟ عثمان نے اسے سمجھایا تھا۔۔
کچھ سمجھ نہیں آ رہا کے کیا کروں۔۔۔۔۔ یوسف نے اپنے بال ہاتھ پہرا تھا۔۔

حسین صاحب کو ہوش آ گیا ہے۔۔ ڈاکٹر نے آکر اطلاع دی تھی۔۔

لیکن ابھی ان کی کنڈیشن پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہے۔

تو پلیز آپ لوگ خیال رکھیے گا کہ ایسی کوئی بات نہ ہو جس سے انہیں کسی قسم کا صدمہ
پہنچے۔۔۔

ڈاکٹر اپنی ہدایت دیتا چلا گیا۔۔۔

وہ سب لوگ پاس میں ہی کھڑے تھے کسی میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ انہیں پکارتے۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

حسین کی آنکھوں سے آنسو گرے تھے...

کلثوم بڑھ کے بھائی کے آنسو صاف کرنے لگیں تھیں.. نہیں بھائی پلیز آپ ایسا نہ کریں...

ہم سب کو آپ کی ضرورت ہے... ہم سب آپ سے بہت پیار کرتے ہیں.. جو ہو گیا اس سے بدلہ نہیں جاسکتا..

لیکن ہم سب ہیں نہ سب مل کے ڈھونڈ لیں گئے زین کی بیٹی کو.. وہ نہیں رہی بھائی.. لیکن ہمارے دل میں تو ہے نہ..

کلثوم خود بھی رو پڑی تھیں.. حسین نے اپنا ہاتھ ان کے سر پر رکھنا چاہا تھا.. پر کمزوری سے رکھ نہ پارہے تھے..

تبھی یوسف نے بڑھ کر باپ کا ہاتھ کلثوم کے سر پر رکھا تھا..

آپ فکر نہیں کریں پاپا.. بہت جلد وہ ہمارے پاس ہوگی... یوسف نے باپ کو تسلی تھی..

اس کے مضبوط لہجے نے عثمان کو چوونکا دیا تھا لیکن اسوقت اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے..

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ یہ جانے سے قاصر تھا۔

.....

ہر وقت اس موے لیپ ٹاپ کو لے کر بیٹھی رہتی ہو... مجال ہے جو کبھی ماں کا کوئی
حال احوال بھی لو...

کچھ سکھ لو... اریزے اور شانزے یونیورسٹی جاتی ہیں.. آفس جاتیں ہیں پھر بھی ماں کا
کتنا خیال کرتی ہیں..

مجال ہے جو اگر اس کو کوئی کام کرنے دیتی ہیں.. اور ایک تم ہو تمہیں اس سے فرسٹ
لے تو کچھ کرو نہ...

تائی جان نے عنیقہ کی ٹھیک ٹھاک عزت افزائی کی تھی۔

لیکن وہ عنیقہ کہاں جو باز آجائے وہ آرام سے اپنے لیپ ٹاپ میں مگن تھی۔

ارے لڑکی.. میں تم سے بات کر رہی... تائی جان کا صابر جواب دے گیا تھا تبھی انہوں
نے لیپ ٹاپ ہلایا تھا...

اففو... امی دیکھ بھی رہی ہیں میں کتنا ضروری کام کر رہی ہوں لیکن نہیں آپ کو تو اپنے
طنز سے مطلب ہے...

CLASSIC URDU MATERIAL

اری لڑکی تمہارے کون سے بزنس چلنے گئے.. تائی جان حیران ہوئی تھی...

نہیں چل رہے تو کیا ہوا امی جان چل پڑیں گئے.. عنیقہ نے کافی اتراے ہوا لہجہ میں کہا تھا..

اچھا... وہ کیسے...؟؟ تائی جان حیران تھیں...

وہ ایسے.. عنیقہ نے لپٹ ٹاپ کی سکرین تائی جن کی طرف گھومائی تھی جس پے یوسف کی تصویر جگمگا رہی تھی..

یہ کیا ہے...؟؟ وہ تصویر کو دیکھ کر مزید حیران ہوئی تھیں..

یوسف تک رسائی کا راستہ.. عنیقہ کے چہرے پے فتیانہ مسکراہٹ تھی..

تم کر کیا رہی ہو.. ارے کچھ تو بتاؤ... یہ سب کیا ہے.. تائی جان پوچھنے بنانہ رہ سکیں تھیں..

امی بس آپ آم خانے کی تیاری کریں... پیڑوں کو نظر انداز کریں...

عنیقہ نے کہا تھا اور ساتھ ہی کچھ پیسے کرنے لگی تھی.

.....

CLASSIC URDU MATERIAL

حسین کی تبیت تھوڑی سمجھال گئی تھی.. اس لئے انھیں پرائیویٹ روم میں شفٹ کر دیا تھا...

یوسف اور عثمان دونوں باپ کے پاس روکے تھے جب کے شاہینہ اور کلثوم کو واپس بھیج دیا تھا..

حالانکہ ہسپتال میں صرف ایک کو روکنے کی اجازت تھی..

لیکن یوسف کچھ دیر روکنا چاہتا تھا...

وہ روم سے باہر بنی بالکنی میں کھڑا تھا جہاں سے باہر روڈ کا نظارہ بہت بھلا لگ رہا تھا...

رات کا وقت تھا تو ٹریفک زیادہ نہیں تھا... جانے وہ کن سوچوں میں گم تھا جب عثمان نے پیچھے سے آواز دی تھی.

یوسف... عثمان نے اس کی طرف کافی کا کپ بڑھایا تھا،

تھنک یو بھائی.. یوسف نے کپ ہاتھ سے لیا تھا..

کیا سوچ رہے ہو...؟؟

کچھ نہیں بس یہی کہ آج صبح تک سب ٹھیک تھا.. اور اب اچانک یہ سب ہو گیا..

CLASSIC URDU MATERIAL

سوچا تھا کہ پاپا کو پھوپو مل جائیں گی... تو سب ٹھیک ہو جائے گا..

امید تھی کہ جو میں سوچ رہا ہوں وہ غلط بھی ہو سکتا ہے، لیکن زندگی نے بھی کیسی کروٹ لیتی ہے اچانک..

ہاں کہ تو تم ٹھیک رہے ہو.. لیکن زندگی اسی کا نام ہے یوسف.. ضروری نہیں جو ہم نے سوچ رکھو سب ویسا ہو..

امید تو زندگی ہے... امید ختم تو زندگی ختم تو ضروری ہے کہ ہم اچھے کی امید رکھیں..
ویسے بھی آزمائشیں تو اللہ کی طرف سے.. اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو آزماتا ہے جو اس کی آزمائش میں پورا اتر سکے..

اور نہ امیدی کا مطلب ہے... ہم نے ہار من لی.. عثمان نے اس کے سر میں ہاتھ پھیرا تھا..

بھائی میں نہ امید نہیں ہوں میں نے پاپا سے وعدہ کیا ہے کہ میں پھوپو کی بیٹی کو ڈھونڈ لوں گا...

اور مجھے یقین ہے کہ وہ شانزے ہے... اس بات کا میں جلد از جلد پتا لگا لوں گا.. یوسف نے پراعتماد لہجے میں کہا..

CLASSIC URDU MATERIAL

پر کیسے.. عثمان نے فکر مندی سے پوچھا تھا..

تبھی یوسف کے فون کی رنگ ٹون بجی تھی،، جہاں اس سے فرینڈ ریکویسٹ کی نوٹیفکیشن ملی تھی..

اس نے عثمان کے سامنے اپنا فون کیا تھا.. ایلے... یوسف مسکرایا تھا..

سمجھال کے ایسا نہ کوئی مثبت ہو جائے... عثمان نے وارن کیا تھا..

بھائی آپ فکر نہ کریں.. میں سمجھال لوں گا سب..

آپ بس ایک کام کریں.. آپ زینب پھوپھو کے شوہر کی انفورمیشن کلیکٹ کریں... یوسف نے مشورہ دیا تھا..

مشورہ تو تمہارا بہت اچھا ہے... عثمان کو واقعہ مشورہ اچھا لگا تھا... اس طرف تو ان کی توجہ ہی نہیں گئی تھی پہلے...

.....

یوسف صبح میں ماما کو لے کہ ہسپتال آگے تھا... حسین کی طبیعت کافی حد تک بہتر تھی..

لیکن ابھی کچھ اور دن انہیں ہسپتال میں رہنا تھا... ڈاکٹر نے انہیں انڈر ایئرولیشن رکھا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

عثمان باہر ڈاکٹر کے ساتھ تھا... جب کے ماما اور یوسف پاپا کے ساتھ مصروف تھے..

جب محسن اندر آیا تھا.. یوسف اس کو دیکھ کر حیران تھا.. کیوں کل رات سے نہ تو اس کی کسی سے بات ہوئی تھی...

اور اس نے کسی کو کچھ بتایا تھا... تو پھر محسن کیسے... لیکن بہر حال اس سے خوشی ہوئی تو اس سچا دوست تھا،

اسلام و علیکم... انکل آنٹی... اس نے سلام کیا تھا،

اور اب حسین سے ان کی خیریت دریافت کر رہا تھا.. یوسف نے اس سے بات کرنی چاہی تھی پر اس نے کوئی رسپانس نہیں کیا.. یوسف جن گیا تھا وہ اس سے ناراض ہے.. اس لئے ایک ہلکی مسکراہٹ اس کے لبوں پر آئی تھی...

سوری... یوسف نے پاس کھڑے ہو کر کہا تھا لیکن محسن نے کوئی جواب نہ دیا...

وہ ویلے ہی حسین اور شاہینہ سے بات کرنے میں مصروف تھا..

یوسف نے اس کا منہ اپنی طرف موڑا تھا... تو کیا میری گرل فرینڈ کی طرح ناراض ہو رہا ہے...

CLASSIC URDU MATERIAL

میں اور تیری گرل فرینڈ کبھی مر کے بھی نہ بنو... اتنا لاپروہ انسان مجھے ڈیزرو نہیں کرتا...
محسن نے سنائی تھیں...

یار سب اتنی جلدی میں ہوا، تو میں گھبرا گیا تھا... یوسف نے صفائی دی تھی..
بعد میں ایک فون تو کر سکتا تھا..؟؟ کتنے فون کے تجھے تو نے جواب دیا... محسن کا شکوہ
ٹھیک تھا..

اچھا نہ اب ہو گئی غلطی... دوبارہ نہیں ہو گا... اس نے محسن کی طرف منت بھری نظر
سے دیکھا تھا..

چل کیا یاد کرے گا کس دوست سے پالا پڑا ہے.. لیکن یاد رکھنا دوبارہ ایسا کیا نہ تو مجھے سے
برا کوئی نہیں ہو گا...

یوسف ہنسا تھا... شاہینہ اور حسین بھی ہنس پڑے تھے..

چل میں نکلتا ہوں... تو کب تک آے گا یونیورسٹی...؟؟

آج تم لوگوں کے لگے راؤنڈز کی ڈیٹیل آنا ونس ہو گی.. محسن نے انفارم کیا تھا...

اوہ - میں تو بھول ہی گیا تھا... یوسف نے سر میں ہاتھ پھیرا تھا...

کیوں تجھے شانزے نے نہیں بتایا...؟؟ محسن حیران ہوا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

میری اس سے کوئی بات نہیں ہوئی اس دن..

میں اتنی جلدی میں تھا کہ کچھ بات نہیں کر پایا اور میرا نمبر نہیں ہے شید اس کے پاس..

یوسف نے صاف گوئی سے کہا تھا...

اوہ - تبھی کل وہ کافی پریشان تھی.. محسن نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا..

پریشان... یوسف کے دل کو کچھ ہوا تھا لیکن پھر سوچ کے بولا..

شانزے کو کہنا وہ چلی جائے دیلیس کے لئے میرا مشکل ہے.. میں پایا کو چھوڑ کے ایلے نہیں جاسکتا...

محسن کچھ سوچ کے خاموش ہو گیا تھا.. ان حالات میں وہ یوسف کو کیسے کہتا کے اسے جانا چائے..

میرا خیال ہے یوسف تمہیں جانا چاہیے... تبھی باہر سے اتے عثمان نے اس کو بولا تھا..

لیکن بھائی.. پایا کو چھوڑ کے کیسے... یوسف نے کہا تھا..

تم فکر مت کرو میں ہوں یہاں... ماما ہیں... اور پھر تم آجانا..

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن میرا خیال ہے.. تمہیں اس کمپیٹیشن کے لئے جانا چاہیے... عثمان نے بات ختم کی تھی..

ہاں عثمان ٹھیک کہہ رہا ہے.. حسین اس کی حمایت کی تھی..
ٹھیک ہے پاپا اگر کہتے ہیں تو میں ضرور جاؤں گا لیکن آپ نے اپنا خیال رکھنا ہے..

.....
شانزے یونیورسٹی آگئی تھی.. لیکن نہ یوسف.. نہ محسن کوئی بھی نہیں تھا وہاں،
ایک عجیب سی کیفیت نے اس کو جگر لیا تھا..
کیا ہوا منہ کن لٹکا ہے.. صبا نے اس کی آنکھوں کے آگے ہاتھ لہرایا تھا..
کچھ نہیں.. شانزے نے سفید جھوٹ بولا تھا..

شانزے تمہیں کیا لگتا ہے... ہم سب بیوقوف ہیں... تمہارے منہ پی صاف لکھا ہے...
صبا چڑ گئی تھی..

سوری... وہ بس میں یوسف کی وجہ سے پریشان تھی.. وہ ابھی تک نہیں آیا... شانزے نے
گھٹنوں پر سر رکھا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

ہممم... تو پرشان کیوں ہو... آجائے گا... صباریلکس تھی..

مجھے لگتا ہے وہ مجھ سے ناراض ہے.. شانزے نے دل کی بات کہی تھی..

کیس وہ کیوں ناراض ہونے لگا..؟؟ صبا نے حیرت سے دیکھا تھا..

وہ کل کی پرفارمنس کو لے کر... شہزے بولا تھا..

اوہ- آئی سی.. صبا نے ٹھنڈی سانس لی تھی... ویسے یہ شانزے کو کب سے اس کی ناراضگی کی فکر ہونے لگی...

اس نے جان بوجھ کر شانزے کو چھڑا تھا... کہیں ایسا تو نہیں دربار دل کا کوئی دروازہ کھلا رہ گیا ہو...

اور وہ چھپکے سے آکر تخت دل پہ براجمان ہو گیا ہے...

بکواس مت کرو... شانزے نے احتجاج کیا تھا لیکن اتنی کمزور آواز میں کہ صبا کو اپنی بات کا یقین آگیا تھا..

اچھا ٹھیک ہے... اداس مت ہو آجائے گا... صبا نے اس کے گلے میں ہاتھ ڈال کر تسلی دی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

چلو آڈی میں کی طرف چلتے ہیں.. ٹائم ہو رہا ہے... شانزے نے کہا تو وہ دونوں اٹھ کھڑی ہوئی تھیں..

شانزے کی آواز میں دکھ تھا... افسوس تھا... صبا نے اس کی طرف دیکھ تھا پر کہا کچھ نہیں تھا..

اور کہتی بھی تو کیا.. اس وقت کوئی تسلی اس کے کام آنے والی کہاں تھیں...

.....

.....

وہ آڈی کی طرف جارہی تھیں.. شانزے کے دل میں ہزاروں سوال تھے، لیکن جس سے پوچھنے تھے وہ یہاں نہیں تھا...

اس لمحے وہ خیالوں میں اس سے لڑتی آڈی کی طرف چلتی رہی... ابھی کافی وقت تھا آڈی ۱۲ بجے کھولنی تھی اور ابھی تو صرف ۹ بجے تھے.. جانے وہ کس امید میں یہاں آئی تھی.. لیکن یہاں آکر بھی فائدہ کچھ نہیں ہوا تھا...

تم پریشان مت ہو... ابھی کافی ٹائم ہے ہو سکتا ہے.. وہ آجائے تم اتنا پریشان مت ہو.. صبا نے تسلی دی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

پر میں کیا کروں صبا کچھ سمجھ نہیں آ رہا... اگر وہ مجھ سے خفا ہے تو غصہ اپنا نقصان کر کے کیوں نکال رہا ہے..

مجھے بولے میں سنوں گی سب... شانزے نے بیچارگی سے کہا تھا..

شانزے مجھے یقین نہیں آ رہا یہ تم ہو۔ صبا حیران تھی۔

ان دونوں کو وہاں دیکھ کر شاہنواز آیا تھا... ارے تم لوگ یہاں... ابھی سے..

ہاں بس وہ.. صبا کو سمجھ نہیں آیا تھا وہ کیا کہے..

کیا ہوا تم لوگ کچھ پریشان لگ رہی ہو... شاہنواز نے جانجی نظروں سے دیکھا تھا..

وہ اصل میں یوسف ابھی تک نہیں آیا تو... اس لئے صبا نے بولا تھا..

ارے وہ کیسے آئے گا، وہ تو ہسپتال میں... عمر نے گویا دھماکہ کیا تھا..

وہاٹ... ہسپتال میں... لیکن کیوں...؟ کیا ہوا اسے...

میں... شاہنواز کی NMC ٹی وی فرینک یہ تو مجھے بھی نہیں پتا بس اتنا پتا ہے کہ بات بچ میں رہ گئی تھی۔

شانزے سن کے رکی نہیں تھی... شانزے روکوپلیز... صبا نے روکنا چاہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

پر تب تک شانزے آڈی کی حدود سے نکل چکی تھی...

.....

تو کیا کہ رہا ہے جانتا بھی ہے... محسن کو شوک لگا تھا..

ہاں میں جانتا ہوں.. پر تو سب دیکھ رہا ہے نا... میری فیملی کو میری ضرورت ہے.

بھائی اکیلے کیسے کرے گا سب.. آفس... گھریا ہسپتال.. میری بھی کچھ ذمہ داری ہے، ابھی تک بھائی نے پاپا نے مجھے کبھی کچھ نہیں کہا تھا پر اس وقت میں ان کو اکیلے نہیں چھوڑ سکتا...

ایک بار اور سوچ لے... محسن نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا..

سوچ لیا... بہت سوچ کے فیصلہ کیا ہے کہ میں اپنا نام واپس لے لوں گا..

میں بات کر لی ہے پھوپھو سے وہ شانزے کو کوئی دوسرا پارٹنر بیچ کر دیں گی...

کوئی اور پارٹنر تیری طرح اس کی ہیلپ کر سکتا ہے..

تو نے کہا تھا یہ کمیٹیشن تو صرف شانزے کے لئے کر رہا ہے.. محسن نے اس کا راستہ روکا

تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

مجھے یقین ہے وہ جیت جائے گی... بہت ٹالنے دیتی ہے بس ذرا جذباتی ہے... یوسف ہلکا سا ہنسا تھا..

اور میں اس کی ہیلپ تو کروں گا ہی نا.. یوسف نے محسن کے ہاتھ پے اپنا ہاتھ رکھا تھا...
لیکن یوسف... محسن نے کچھ کہنا چاہا تھا...

لیکن ویکن کچھ نہیں بس اب اس بحث کو یہیں ختم کر دے..
لیکن محسن کہاں اتنی آسانی سے ہار مانے والا تھا...

.....
شانزے تیزی سے ہسپتال میں داخل ہوئی تھی.. لیکن اندر آکر اس سے بریک لگ گئی تھی..

کیونکہ اب اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کہاں جائے.. جلدی میں اس نے پوچھا ہی نہیں تھا کہ یوسف کہاں ہے...

یا کس وارڈ میں ہیں... وہ پریشانی کے علم میں ریسپشن پے گئی تھی..

کل یا پرسوں یہاں کوئی مریض آیا تھا.. ایرجنسی میں.. شانزے نے اچھے سانس پے قابو پانے کی کوشش کی...

CLASSIC URDU MATERIAL

میم یہ ہسپتال ہے یہاں کلیئر آتے رہتے ہیں پلیز آپ ہمیں نام بتائیں...
یوسف.. نام ہے.. شانزے نے بولا تو اٹینڈنٹ اس کا نام سرچ کرنے لگی...
سوری میم اس نام کا کوئی پیشنٹ نہیں ہے... لڑکی نے معذرت کی تھی.
اپ پلیز دوبارہ دیکھیں.. یوسف نام ہے.. یوسف میر... شانزے پریشان ہوئی تھی.
میم یوسف نام کا کوئی پیشنٹ نہیں ہے تو پھر یوسف میر...
آپ پلیز ایک بار چیک کریں... شانزے اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی کاٹی تھی...
شانزے... جب کسی نے پیچھے سے آواز دی تھی...
شانزے نے پلٹ کر دیکھا تھا تھا.. وہ عثمان تھا...
وہ میں یوسف... کیا ہوا ہے... سب ٹھیک ہے نا.. عثمان نے اس کی آواز کی بے چینی
محسوس کی تھی..
آؤ میرے ساتھ وہ کہتا بڑھ گیا تھا... شانزے اس کی پیروی کرنے لگی تھی..
وہ ایک روم کے باہر کھڑا تھا اب.. شانزے کا دل زور سے دھڑکا تھا... اس نے ہینڈل
پے ہاتھ رکھ کر گھمایا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے نے آنکھوں بند کر لیں تمہیں، آؤ شانزے.. وہ کہتے اندر گئے تھے،
سامنے بستر پے لیٹے حسین کو دیکھ وہ مزید پریشان ہو گئی تھی..
یوسف ٹھیک ہے... پاپا کی طبیعت خراب تھی..

انہیں ہارٹ اٹیک ہوا ہے... عثمان نے اس کی گھبراہٹ کو محسوس کر لیا تھا..
اب کیسی طبیعت ہے.. شانزے نے اپنی حالت پے قابو پاتے پوچھا تھا..
اب وہ حسین کے پاس بیٹھی تھی.. جو دوائیوں کے زیرے اثر سو رہے تھے..
پہلے سے ٹھیک ہے.. لیکن ابھی کچھ دن یہاں رہنا پڑے گا...
(بی پی اپ اینڈ ڈاؤن کا مثلاً ہے ڈاکٹرز کہتے ہیں دوبارہ پھر ایسا ہونے کا خطرہ ہے...
عثمان کہنا چاہتا تھا پر چپ رہا)

آپ پریشان نا ہوں انکل جلدی ٹھیک ہو جائیں گے... شانزے نے تسلی دی تھی،
اور تم بھی پریشان مت ہو.. عثمان نے اس کے سر پے ہاتھ رکھا تھا..
بیٹھو میں یوسف کو دیکھتا ہوں یہیں کہیں ہو گا..
نہیں بھائی میں خود دیکھ لیتی ہوں اسے.. شانزے کو شرمندگی ہوئی تھی،

CLASSIC URDU MATERIAL

آریو شیور..؟؟ عثمان نے پوچھا تھا...؟؟ اس کو شانزے کا اس کو بھائی کہنا بہت اچھا لگا تھا۔

جی.. شانزے کہتی باہر نکلی تھی..

جب سامنے وہ دونوں کسی بحث میں الجھے چلے آرہے تھے.. شانزے ان کی طرف بڑھی تھی...

کیسی ہو شانزے..؟؟ محسن نے اس کا بگڑا ہوا موسم دیکھ کر پوچھا تھا..

بتا نہیں سکتے تھے...؟؟ شانزے نے محسن کو جواب دیے بغیر سوال دغا تھا..

شانزے تم یہاں کیا کر رہی ہو، تمہیں تو اس وقت یونیورسٹی میں ہونا چاہیے تھا.. یوسف کی آواز میں سختی تھی۔

محسن نے اس کا کندہ تھپتپایا تھا اور خود وہاں سے کھسکنے میں آفیت جانی تھی۔

ہونا تو تمہیں بھی یونیورسٹی میں چائے تھا نہیں...؟؟؟ وہ بھی شانزے تھی..

شانزے تم نے دیکھ لیا نا.. سب پھر بھی..

وہ اب ٹھیک ہیں بھائی کہ رہے ہیں... میں مل چکی ہوں..

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف چپ ہو گیا تھا وہ سمجھ گیا تھا شانزے نہیں جانتی پوری بات..

مجھے لگا ہم ٹیم ہیں.. تم مجھے ٹرسٹ کرتے ہو.. لیکن تم نے ثابت کر دیا کہ ایسا نہیں ہے، اس کی آنکھوں میں دکھ تھا۔

اے کیسے مجھ سے بغیر بات کیے جاسکتے ہو... تم مجھے بتا سکتے تھے۔ میں تمہاری ہیلپ کرتی... کچھ بھی جو تم کہتے وہ کرتی.. لیکن تمہیں بتانے کی کیا ضرورت تھی، میں تو تمہارے لئے ایگزسٹ نہیں کرتی نا..

شانزے بولے جارہی تھی۔ جتنی تیزی سے بول رہی تھی اتنی تیزی سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

تم یہ سب کیا کہ رہی ہو.. یوسف حیران ہوا تھا..

اگر مجھ سے ناراض تھے، میری غلطی تھی، تو کچھ کہا ہوتا... سنالیا ہوتا... کچھ کہنے کا موقع تو دیتے..

تمہیں ناراض ہونے کا حق تھا، پر تم اے کیسے نظر انداز کر سکتے ہو..

میں تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا.. یوسف نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا تھا..

تو کیا اب میں پریشان نہیں ہوں..؟؟؟ شانزے بات تو بالکل ٹھیک کہی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

سوری... یوسف نے اس کے آنسو صاف کیے تھے....

شانزے ریلکس ہو جاؤ پلیز... یوسف نے اس کو محبت سے دیکھا تھا..

چلو بس اب تم یونیورسٹی جاؤ.. ٹائم ہونے والا ہے... محسن تمہیں لے جائے گا..

اور تم...؟؟؟ شانزے نے یوسف کو اداس آنکھوں سے دیکھا تھا، یوسف کے دل کو کچھ ہوا تھا.. پر وہ مجبور تھا..

شانزے میں... یوسف کچھ بولتا اس سے پہلے عثمان بولے تو شاید ابھی آئے تھے.

تم کیا...؟؟؟ چلو شاباش یونیورسٹی جاؤ

لیکن بھائی پاپا... یوسف نے کچھ کہنا چاہا تھا..

میں ہوں یہاں.. اور ویسے یہ میرے بھی پاپا ہیں. تو میں بھی ان کا خیال رکھ سکتا ہوں،

اور تمہارے لئے ضروری یہ ہے تم کمپیٹیشن پے توجہ دو.. یہاں میں دیکھ لوں گا سب..

جب تم فری ہو جاؤ تو آجانا..

عثمان نے بات ختم کی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

اور پھر ایسا کریں گے کہ رات میں شانزے کی ڈیوٹی لگا دیں گے، ٹھیک ہے نا...؟؟
عثمان سے خاموش کھڑی شانزے کو مخاطب کیا تھا وہ اچھی طرح اس کی دماغی حالت
سمجھ رہا تھا..

ٹھیک ہے.. شانزے نے ہاں میں سر ہلایا تھا..

ٹھیک ہے...؟؟ عثمان نے دوبارہ سوالیہ نگاہوں سے پوچھا تھا اور وہ ہنس پڑے تھے..

.....

ٹائم آل موٹ ہو چکا تھا۔ لوگ آڈی میں جا رہے تھے۔ صبا سمیت ذارا اور مہک بھی پریشان
تھے۔

یہ دونوں کہاں چلے گئے۔ اچھی طرح جانے تھے کہ اگر ایک بھی دن مس کیا تو وہ ڈیس
کو لیفے ہو سکتے ہیں..

لیکن دونوں چاہتے کیا ہیں سمجھ نہیں آتا.. زارا جنجھلائی تھی۔

پہلے ہی شانزے کی وجہ سے یوسف کو نقصان ہوا تھا.. اس کو یہ تو سوچنا چاہیے تھا۔ مہک
کو دکھ ہوا تھا۔

وہ دیکھو وہ رہے دونوں.. زارا نے شانزے کی طرف سے اشارہ کیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کہاں تمہیں تم.. بندہ کچھ موقع دیتا ہے بولنے کا، لیکن تم نے تو حد کر دی منہ اٹھایا اور چلی گئیں۔ صبا نے اسے ڈانٹا تھا..

یار شانزے کچھ تو بندہ سنسبیل ساؤنڈ کرتا ہے.. مہک نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔

اس کے لے انسان کے پاس سینس ہونا بھی ضروری ہے.. رانیہ نے جملہ جوڑا تھا جو یوسف کو دیکھ کر وہیں آگئی تھی..

لیکن بات ساری اہمیت کی ہے جو شانزے تو جانتی نہیں ہے۔ کیونکہ مفت کی اسکا لرشپ کا تو اپنا مزہ ہے..

اچھا ٹھیک ہے ہم لیٹ ہیں ویلے ہی بعد میں بات کرتے ہیں۔ یوسف نے شانزے کا ہاتھ پکڑا تھا..

وہ دونوں آڈی میں چلے گئے تھے..

جب کہ رانیہ منہ دیکھتی رہ گئی تھی..

.....
سب لوگ آڈی میں جمع تھے.. ماحول بہت خوشگوار تھا... آگے جانے والے سارے سلوڈنٹ بہت چمک رہے تھے،

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف اور شانزے اپنی سیٹس پے بیٹھ گئے۔ ہسپتال سے لے کر اب تک دونوں نے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

یوسف نے اس کی طرف پانی کی بوتل بڑھائی تھی شانزے نے چپ چاپ لے کے پانی پیا تھا۔

اتنی پریشان کیوں ہو۔۔ یوسف نے بہت تحمل سے پوچھا تھا۔

تم نے بات نہیں کی تو مجھے لگا مجھ سے ناراض ہو۔۔ جواب صاف تھا۔۔

تو تم بات کر سکتیں تھیں۔۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ اس حد تک پریشان ہوگی، ورنہ وہ ضرور بات کرتا۔

کیسے کرتی؟؟ انتہائی فضول سوال تھا۔۔

یوسف نے اس کے ہاتھ سے موبائل کھینچ کر اس کے منہ کے آگے کیا تھا۔ وہ جانتا تھا اس کی فون میں کوئی دلچسپی نہیں ہے، کیونکہ اس نے کبھی دوسری لڑکیوں کی طرح اس کو فون سے کرتے نہیں دیکھا تھا۔

میرے پاس نمبر نہیں تھا۔۔ اور میں کسی سے کیوں لیتی۔۔ شانزے نے ڈھٹائی سے کہا تھا، حالانکہ حقیقت تو یہ تھی کہ اس طرف تو اس دماغ گیا ہی نہیں تھا۔۔ شانزے کو اپنی

CLASSIC URDU MATERIAL

بیوقوفی پے غصہ آیا تھا لیکن وہ یوسف کے سامنے اس کا اظہار نہیں کرنا چاہتی تھی، اس لئے خاموش رہی۔۔

یوسف اس کے فون میں کچھ ٹائپ کر رہا تھا، ٹائپ کرنے کے بعد اس نے فون شانزے کو دیا تھا۔۔ میرا نمبر ہے، اس نے زیادہ کچھ نہیں بولا تھا۔۔ وہ سامنے اسٹیج پے چھڑتی مس کلثوم کو دیکھا تھا۔

جب شانزے سیٹ کی بیک پے سرٹیکاے آنکھیں بند کر چکی تھی۔۔ یوسف کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔

شانزے چہرے سے کافی تھکی ہوئی لگ رہی تھی جیسے کوئی جنگ لڑ کر آئی ہے۔۔۔ وہ کیسے بتاتا کہ اب وہ اس کے ساتھ مزید اس ٹیم کا پارٹ نہیں ہو سکتا۔

یوسف اس کو بتانا چاہتا تھا پر ہر بار اس کا اترا ہوا چہرہ اس کو روک رہا تھا۔۔

اسلام و علیکم۔۔ سٹوڈنٹس مجھے امید ہے آپ سب لوگ خیریت سے ہوں گے۔۔

مس کلثوم کی آواز مانگ میں ابھری تھی۔۔ لیکن اس میں وہ جوش نہیں تھا جو ہمیشہ ہوتا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اور یہ بات یوسف سے بہتر کون جان سکتا تھا.. یوسف نے ان کی طرف دیکھا تھا۔ اور کلثوم نے بھی یوسف کی طرف دیکھا تھا، اس کا پریشان چہرہ کیسے وہ نظر انداز کر سکتی تھیں..

نیکسٹ راؤنڈ پوٹری کا ہے.. جس میں ٹاپ ۱۰ ٹیمز شامل ہوں گی...

مس یوسف نے کلثوم کو دیکھا تھا اور وہ خود پے قابو نہیں کر سکیں تھیں...

ڈیٹیل آپ کو مستنصر سر دیں گے... ہال میں تالیاں بجنے لگیں تھیں..

یوسف ان کی حالت سمجھ رہا تھا اس کی اپنی حالت کچھ زیادہ مختلف نہیں تھی...

مانگ میں اب سر مستنصر کی آواز آرہی تھی... جی تو آپ سب ایکسائیٹڈ ہیں...

یس سر حال میں آواز گنجنی تھی..

لگے سر پرائس کے لئے تیار ہیں... ایک بار پھر آواز آئی تھی..

یس سر... ہال میں شور ہوا تھا..

ٹھیک ہے تو ہم آپ کو بتاتے چلیں گے لگے راؤنڈ میں ہر ٹیم سے صرف ایک ممبر ہی شامل

ہو گا.. اور وہی اپنی ٹیم کے لئے وہ راؤنڈ کھیلے گا.. اور جیتنے والے صرف چھ ٹیمز لگے راؤنڈ

میں جائیں گی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن... لیکن... ٹیم کا وہ ممبر جو اس راؤنڈ میں پرفارم کرے گا وہ اگلے راؤنڈ میں نہیں کھیل سکتا۔

یہ کہہ سکتے ہیں کہ دوسرا ممبر (جو ٹیم میں رمیننگ رہ جائے گا) اوٹو میٹیکلی نیکسٹ راؤنڈ کے اے لیجبل ہو جائے گا۔

آپ لوگوں کو آپس میں بہت سوچ سمجھ کر ہمیں کل تک اس ممبر کا نام دینا ہے جو نیکسٹ راؤنڈ میں پرفارم کرے گا۔

تو مجھے امید ہے کہ آپ لوگ بہت اچھے سے پرفارم کریں گے...
وہ ٹیم جو اب کا کمپیٹیشن کا حصہ نہیں ہیں.. وہ لوگ اپنے دوستوں کو سپورٹ کریں گے..

سر مستنصر اسٹیج سے اتر رہے تھے... ہال میں تالیاں بجنے لگی سٹوڈنٹ اپنی سیٹس سے اٹھ گئے تھے..

.....
تمہیں اب جانا چاہیے۔ بھائی انتظار کر رہے ہوں گے۔ باقی کل ڈیساڈ کر لیں گے۔
شانزے نے یوسف کی طرف دیکھا تھا۔ وائٹ ہاف سلوس کی ٹی شرٹ اور بلوے جینس

CLASSIC URDU MATERIAL

میں اس کا دراز قد مزید دراز لگ رہا تھا.. وہ کہیں سے بھی وہ یوسف نہیں لگ رہا تھا جو اس سے ایک دن پہلے ملا تھا، اس کی شکل اس کی تھکن کا پتا صاف دے رہی تھی..

یوسف نے ہاں میں سر ہلایا تھا..

تم ٹھیک ہو.. یوسف فکر مند ہوا تھا کیونکہ اس کی آنکھیں بہت لال ہو رہی تھیں..

ہاں میں ٹھیک ہوں... شانزے نے مختصر جواب دیا تھا.

تم کیا کرو گی اب..؟؟؟ یوسف نے بنا مطلب ہی پوچھا تھا. وہ آہستہ آہستہ چلتے آڈی سے باہر آگے تھے.

میں گھر چلی جاؤں گی.. جواب سادھا سے الفاظ میں آیا تھا.

ٹھیک چلو، یوسف پارکنگ کی طرف بڑھا تھا،

نہیں میں چلی جاؤں گی. شانزے زیادہ کچھ بولتی اس سے پہلے ہی یوسف نے اس کا ہاتھ

پکڑ کے چلنا شروع کر دیا تھا..

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ گئے تھے، یوسف نے گاڑی سٹارٹ کر کے شانزے کے گھر کی

طرف موڑی تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL

دونوں طرف خاموشی تھی۔ یوسف بتانا چاہتا تھا شانزے کو کہ اب وہ یس کی ٹیم میں نہیں ہے پر کیسے بتائے یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا بہت بار اس نے بتانا چاہا پر شانزے کی طرف دیکھتے ہی اس کی ہمت جواب دے جاتی..

اس لئے اس نے شانزے کی طرف دینا بند کر دیا تھا۔ جب کہ وہ شانزے کی ناظرین خود بے محسوس کر رہا تھا۔

ایک بے چینی تھی اس کے اندر جس کو کنٹرول کرنے کے لئے اس نے گاڑی میں گے میوزک سسٹم کا بٹن پریس کیا تھا۔

شانزے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں تمہیں.. یوسف نے بہت بہت کر کے شانزے کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا۔

لیکن اس کی ہمت ایک بار پھر اس کی کالی گہری آنکھوں تیرتی لالی دیکھ کر جواب دے گئی تھی۔ اس کا چہرہ اتنا معصوم لگ رہا تھا کہ یوسف ناظرین ہٹانا بھول گیا تھا۔ اس وقت بیک گراؤنڈ میں گانے کی آواز آئی تھی،

دیکھا ہزاروں دفع آپکو پھر بیقراری کیسی ہے

سمجھالے سمجھلتا نہیں یہ دل کچھ آپ میں بات ایسی ہے..

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا ہوا چپ کن ہو گئے..؟؟ بتاؤ کیا بتانا چاہتے ہو.. شانزے خاموش دیکھ کر پوچھا تھا۔

کچھ نہیں.. یوسف نے دوبارہ سامنے کی طرف دیکھنے لگا تھا۔

لیکر اجازت اب آپ سے، سانسیں یہ آتی جاتی ہیں

ڈھونڈھ سے ملتے نہیں ہیں ہم، بس آپ ہی آپ باکی ہیں..

شانزے کو یوسف کی اور اپنی پہلی ملاقات آئی تھی، ٹیب اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اس لئے اتنا اہم ہو جائے گا۔

جو کہانی لڑائی سے شروع ہوئی تھی۔ اس کا ٹریک اتنی خاموشی سے بدل جائے گا..

پل بھر نہ دوری سہیں آپ سے، بیتابیاں یہ کچھ اور ہیں

ہم دور ہو کے بھی پاس ہیں، نزدیکیاں یہ کچھ اور ہیں...

سوچا تو یوسف نے بھی نہیں تھا۔ کوئی لڑکی اس لئے اتنی اہمیت بھی رکھ سکتی ہے وہ ہمیشہ ان مسلوں سے دور رہتا تھا۔

لیکن کچھ تو تھا شانزے میں جو اس سے دور نہیں جانے دیتا تھا۔ اور شاید شانزے کا حال بھی زیادہ مختلف نہیں تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

تبھی تو فورن چلی آئی تھی ہسپتال.. دوریاں سہنے کی ہمت ان دونوں میں ہی نہیں تھیں..

آگوش میں ہے جو آپکی، ایسا سکون اور پائے کہاں

آنکھیں ہمیں یہ راس آگے، اب ہم یہاں سے جائے کہاں...

کیسے بتاتی وہ اس سے کہ پچھلی پوری رات نے جاگے گزاری تھی.. یوسف کو سوچتے.. ایک

منٹ کے لئے بھی اسے نیند نہیں آئی تھی.. کتنی کوشش کی تھی اس نے سونے کی

لیکن ایک پل کا سکون بھی نہیں ملا تھا.. اس لئے وہ آڈی میں اس کے برا میں بیٹھی تو اس

کی آنکھیں بند ہو گئیں تھیں.. شاید وہ سکون یوسف کے ہونے میں تھا...

اور یوسف وہ کیسے بولتا کہ اس کا سکون تو اس کی آنکھوں میں ہے..

دیکھا ہزاروں دفع آپکو پھر بیقراری کیسی ہے

سمجھالے سمجھلتا نہیں یہ دل کچھ آپ میں بات ایسی ہے..

دونوں نے غیر اراداً ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا.. یوسف زیر لیب مسکرایا تو شانزے

کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آئی تھی.. پورے دن میں پہلی بار یوسف نے اس کو

مسکراتے ہوئے دیکھا تھا.. تو کیا ان کا تعلق یہاں تک آگیا ہے،

CLASSIC URDU MATERIAL

ایک مسکراے گا تو ہی دوسرا مسکراے گا.. یوسف نے دل میں سوچا تھا مسکراہٹ چہر
اس سے چھو گئی تھی..

اس نے گاڑی سائیڈ میں روکی تھی شانزے کا گھر آگیا تھا..
کل ملتے ہیں یوسف نے شانزے کو دیکھ کر کہا تھا.. فلحال وہ زیادہ کچھ کہنے کی کنڈیشن
میں نہیں تھا..

شانزے نے ہان میں سر ہلایا تھا.. وہ گاڑی سے اترنے لگی تھی کہ پھر بیٹھ گئی..
تم کچھ بتانا چاہتے تھے نا؟ شانزے پوچھا تھا..

نہیں.. یوسف نے جھوٹ بولا تھا شانزے کی بوجھل آنکھیں اس سے مجبور کر رہی تھیں..
بولو کیا بات ہے تمہارے چہرے پے صاف لکھا ہے..

اچھا تو اب تم میرا چہرہ بھی پڑنے لگیں..

باتیں مت بناؤ وہ بتاؤ جو بتانا تھا.. شانزے کے ہلکی ناراضگی کا اظہار کیا تھا..

نہیں میں کچھ پوچھنا چاہتا تھا.. یوسف نے پھر بات بنائی تھی..

کیا؟؟ شانزے نے سوال کیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

تم.. کسی زینب کو جانتی ہو.. زینب میر..؟ یوسف نے بنا ارادہ کے ہی پوچھ لیا تھا..

نہیں... لیکن کیوں..؟ شانزے کو تجسوس ہوا تھا..

نہیں کچھ خس نہیں تمہاری شکل ملتی ہے کافی.. چلو میں چلتا ہوں دیر ہو رہی ہے..

اپنا خیال رکھنا. شانزے گاڑی سے اتری تھی..

تم بھی.. یوسف روکا نہیں تھا...

اور شانزے اس کی باتوں میں الجھتی گھر آگئی تھی..

.....

شانزے نے اپنے کمرے کے اندر آکر کھڑکی سے بھر جھانکا تھا، موسم اب پہلے کی طرح گرم نہیں تھا.

سردیوں کی آمد تھی تو شام میں اکثر ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں تھیں... لیکن اس وقت تو موسم بہت ہی اعلیٰ تھا..

کھلا نیلا آسمان.. ہوا میں اڑتے پرندے.. شاید پاس میں ہی کسی نے کبوتروں کو کھولا تھا اور اب وہ آسمان میں اپنے پر پھیلائے اڑنے میں مصروف تھے.. سامنے پارک سے اتنے بچوں کے شور کی آواز اس سے بہت اچھی لگ رہی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

دار حقیقت یہ شانزے کے اندر کا موسم تھا.. جس نے ہر چیز کو نکھار دیا تھا۔ وہ کیا ہے نا انسان کے اندر کا موسم اچھا ہو تو باہر کا بھی خود با خود اچھا ہو جاتا ہے.. جیسے بارش کا برسنا کسی کے لئے مسرت کا سبب بنتا ہے.. محبت کا برسنا لگتا ہے.. سندھی خوشبو کا پھیلانا ہوتا ہے.. تو وہیں کسی کو اپنے دکھ پر بادلوں کا رونا بھی لگتا ہے.. بات سری دل کی ہی تو ہے.. شانزے کے اپنے اندر کا موسم یوسف کو ملنے سے بدلہ تھا تو اس سے ہر چیز بدلی بدلی لگ رہی تھی..

وہ کھڑکی میں کھڑی جانے کب تک سب میں گھوم رہتی جب اس کسی کی آنے کی آہٹ ہوئی تھی۔

اس نے پلٹ کر دیکھا تھا وہاں اریزے تھی..

تم اتنی جلدی آگئیں؟؟ شانزے حیران تھی..

جلدی؟ میڈم میں اپنے ٹائم پے آئی ہوں لگتا ہے آپ کسی اور دنیا میں گم تھیں.. اریزے نے گھورا تھا۔

بے اختیار شانزے نے گھڑی کی طرف دیکھا تھا۔ جو اریزے کی بات کی تصدیق کر رہی تھی۔ مطلب وہ پچھلے ڈیڑ گھنٹے سے وہاں کھڑی تھی اور اس سے احساس بھی نہیں ہوا تھا، وہ پھر

CLASSIC URDU MATERIAL

سوچ کی دنیا میں گم تھی۔ ہلکی مسکراہٹ ہونٹوں پر پہلی تھی، کہ ایک بار پھر اریزے نے اس کو اس دنیا سے باہر نکالا تھا۔۔

لگتا ہے یوسف سے بات ہو گئی ہے۔ تبھی محترمہ گھوم ہیں، کچھ ٹائم ہم غریبوں کو بھی دے دیا کرو۔ اریزے نے کہا۔

اوہ - مائی ڈیر اریزے جلومت میرا سارا وقت تمہارا ہی تو ہے۔ شانزے اس کے گلے میں بازو ڈالے تھے۔۔

اچھا تو بات ہو گئی، اریزے نے اپنی بات دھرائی تھی۔۔ پوچھا نہیں اس سے کہاں گائے تھا۔۔

ایسا کرتا ہے کوئی بتانا تو چاہیے تھا نا اس کو۔۔ اریزے شروع ہی گئی تھی۔۔

اوہو - اریزے پہلے پوچھ تو لو اس کے پاپا بیمار تھے اس لئے نہیں آیا تھا۔۔ شانزے ٹوکا تھا۔۔

اوہ - سوری مجھے نہیں پتا تھا۔۔ اریزے نے معذرت کی تھی۔۔ ویسے کچھ زیادہ ہمدردیاں نہیں آرہیں۔۔؟؟

ہاں آرہی ہیں کوئی مثلاً۔۔؟؟ شانزے نے پلو کھینچ کر مارا تھا۔

کیا مثبت ہے۔۔ میں نے اٹھا کے باہر پھینک دینا ہے۔۔ اریزے چڑی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کی ہے غصہ کن کر رہی ہو.. کل تو موڈ بہت اچھا تھا۔

شانزے کا اشارہ کس طرف تھا وہ جانتی ہے..

ویلے تم نے تھنک یو بولا کیک کا.. شانزے فی بات شروع کی تھی..

نہیں... اریزے نے انکار کیا تھا۔

کیوں..؟ شانزے کو حیرت ہوئی تھی..

وہ آج آئے نہیں تھے آفس.. اریزے نے کہا تھا..

کیوں.. شانزے پھر سوال کیا تھا۔

کیا مطلب کیوں؟ مجھے بتا کے تھوڑی اوف کرتے ہیں اریزے نے غصہ کیا تھا۔ اور تم

کیا گھراتے ہی پولیس والی بن جاتی ہو جب دیکھو سوال پے سوال.. کمرہ نا ہوا عدالت ہو

گئی.. پاؤں رکھو نہیں میڈم شروع ہو جاتی ہیں..

تو پوچھ لیتی نا.. شانزے نے پھر سے کہا تھا۔

کیسے پوچھتی.. اریزے نے آنکھیں نکال کر کہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

ایسے پوچھتی... شانزے نے بیڈ پے پڑے بیگ میں سے فون نکالا تھا.. جتنی زبان چلا رہی
ہونا اس کا آدھا بھی دماغ چلاتی تو پتا ہوتا. آنکھیں نکلنے سے فون نکلنا بہتر ہے..

شانزے ناراض ہو گئی تھی اس کے پاؤں پختی چلی گئی تھی..
اور اریزے سوچ میں پڑ گئی تھی اب وہ اس کو کیا بتاتی کے اس کے پاس نمبر نہیں
ہے..

.....
می جانی کیا کر رہی ہیں آپ شانزے کچن میں آئی تھی.. جب می جانی سامنے آنا نکلتی
نظارہ آئیں تھیں..

کچھ نہیں روٹی ڈالے لگی ہوں تمہارے پاپا ارہے ہوں گے تو پھر ساتھ میں کھانا کھاتے
ہیں.. انہوں سے آٹے بادل چلے کے پاس رکھا تھا..

ٹھیک ہے آپ ہٹیں میں بناتی ہوں.. شانزے نے پیڑے بنانے شروع کیے تھے..
شانزے تم رہنے دو میں کر لیتی ہوں تم اپنا پڑھو.. تم نے جیتنا ہے.. می جانی نے پیر سے
بولا تھا.

CLASSIC URDU MATERIAL

می جانی ہو جائے گا سب.. آپ فکر نہ کریں میں کر لوں گی نا.. شانزے نے روٹی ڈالی تھی..

اچھا تم جیتی میں ہاری اب خوش.. می جانی سلا دینا نے لگیں تھیں..
وہ دونوں مسلسل کام کرتے ہوئے بھی باتیں کر رہی تھیں، جب حسان اے تھے..
کیا بات ہے بھئی آج بڑا شور کر رہی ہیں دونوں ماں بیٹی.. انہوں نے پاس ہی ڈانٹنگ لے بیٹھے کہا تھا..

شور نہیں کر رہے ہیں باتیں کر رہی ہیں می جانی نے پانی کا گلاس انہیں پکڑا دیا تھا..
جب شانزے کو یوسف کی بات کا خیال آیا تھا..

می جانی آپ کسی زینب کو جانتی ہیں.. وہ کیا نام تھا پورا ہاں...!! زینب میر.. شانزے نے کچھ سوچتے ہوئے بولا..

میں..؟؟ می جانی کچھ حیران ہوں تھیں... نہیں میں تو ایسی کسی کو نہیں جانتی..

جبکہ حسان کو ان دونوں کی باتوں نے سانپ سنگھایا تھا..

تم جانتی نہیں ہو.. می جانی نے الٹا سوال کیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

نہیں بس کچھ زیادہ نہیں بس یہی کے میری شکل ان سے ملتی ہے.. شانزے نے تسلی سے کہا تھا..

جبکہ حسین کے ہاتھ سے پانی کا گلاس جھوٹے جھوٹے بچا تھا پھر بھی ان کے کپڑے گلے کر رہی گیا تھا..

اچھا تمہیں کس نے کہا... می جانی پاپا کی طرح ٹشو کا باکس کرتے پوچھا تھا.

مجھے وہ یو... مجھے کسی نے ایسے ہی کہا تھا.. شانزے نے جانے کیوں یوسف کا نام چھپایا تھا..

جبکہ حسان نے غور سے شانزے کا چہرہ دیکھا تھا. وہ جانا چاہا رہے تھے کیا سچ میں وہ کچھ نہیں جانتی؟

یہ بات کھلے گی وہ جانے تھے.. ایک نا ایک دن شانزے کو سچ پتا چلنا ہی تھا.. لیکن وہ نہیں چاہتے تھے کہ کوئی اور اس سے سری حقیقت سے آگاہ کرے.. تو پھر یہ کون تھا جو حقیقت سے پردھا اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا.. حسان جانا چاہتے تھے پر وہ کچھ بھی شانزے سے نہیں پوچھ سکتے تھے. وہ جانے تھے شانزے کو اگر اس کو ذرا سا بھی شک ہو گیا تو پھر وہ ہر حال میں اس کا پتا لگے گی..

.....
عنیقہ کی فرینڈ ریکولیسٹ ایکسیپٹ کر لی گئی تھی.. اس نے جلدی جلدی میسج ٹائپ کر کے
سند کیا تھا۔

خوشی سے اس کا برا حال تھا..

وہ کمرے میں پاگلوں کی طرح اچھل رہی تھی.. جب تائی جان اندر آئیں تھیں..
ارمی لڑکی ہوش کر باپ بھائی گھر میں اور تو کیا ناچ گنا کر رہی ہے.. تائی جان نے اس کو
روکنا چاہا تھا۔

امی اگر میں اگر میں آپ کو بتا دوں تو آپ بھی میرے ساتھ ناچنے لگیں گی..
ہیں...؟؟ اس کیا ہوا ہے... وہ حیران تھی اپنی بیٹی کی حالت دیکھ کر اس کا دماغ خراب
ہے یہ تو پتا تھا لیکن اس حد تک یہ نہیں سوچا کبھی انہوں نے...

یہ دیکھیں یوسف نے میری فرینڈ ریکولیسٹ ایکسیپٹ کر لی ہے.. اس کا میسج بھی آیا ہے۔

اس نے ماں کو فون دکھایا تھا.. میں نے اس سے نمبر منگا ہے.. پھر میں اس سے باتیں
شروع کروں گی..

CLASSIC URDU MATERIAL

تو اس میں کون سا بڑی بات ہے.. تم تو ایسے خوش ہو رہیں تھیں جیسے رشتہ لے کر آ رہا ہو..

اوہ - میری بھولی ماں کن فکر مند ہوتی ہیں.. وہ دن بھی دور نہیں جب وہ رشتہ لے کر اے گا.. عنیقہ نے خیالی پلاؤ بنائی تھی..

دیکھ لینا یہ جو پلاؤ تم نے چڑھایا ہے نا خیالوں میں.. کہیں جل ہی نا جائے.. تائی جان نے حقیت سے آگاہ کیا تھا.

امی اپ بھی نا کبھی کچھ اچھا نہیں سوچتیں.. اپ بس دیکھتی جائیں..
عنیقہ نے فون میں یوسف کی تصویر دیکھتے کہا تھا..

ناراض ہو... اریزے نے شانزے سے پوچھا تھا جو اپنے بستر پر آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹی تھی.

کیوں میں کیوں ہونے لگی ناراض.. شانزے نے ایسے ہی لیٹے لیٹے جواب دیا تھا..
اچھا نا سوری.. اریزے اس کے بڑا بر میں لیٹی تھی..

کیا کروں اس سوری کا.. شانزے نے چڑ کر کہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

بولانا سوری اتنا اٹیٹوڈ کیوں دکھا رہی ہو.. اریزے نے اس گدگدی کی تھی لکی مثلاً یہ تھا کہ شانزے کو ہوتی نہیں تھی۔

کان پکڑ کے بولو شانزے نے روکھائی سے کہا تھا۔

کیا... شانزے میں تمہاری بڑی بہن ہوں، اریزے نے حیران ہوتے کہا تھا.. دو بستر پے اٹھ بیٹھی تھی..

سو وہاٹ... شانزے اپنی بات پے آڑی تھی... اس نے بھی اریزے کو فالو کیا تھا۔

اچھا نا سوری اریزے نے کان پکڑے تھے..

اور شانزے نے جلدی سے اس کی پک لی تھی..

یہ کیا ہے.. اریزے نے فون چھیننے کی کوشش کی تھی..

یہ تصویر ہے اس نے اریزے کو دکھائی تھی،

یہ جب تمہارے ہینڈسم باس ہمرے گھر آئیں گے تو انہیں دکھانی بھی تو ہوگی نا..

بکومت دوا دھر.. اریزے نے مانگی تھی پھر سے...

نانا نانا... ٹھا کر یہ تصویر تو اب سوئے رہے گی.. شانزے دوبار لیٹی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تم کتنی خراب ہو گئی ہونا... اریزے نے لیٹتے ہوئے کہا تھا..

ہاں... تھنک یو... تھنک یو... شانزے موبائل میں دوبارہ تصویر نکالی تھی.. ویلے تم اچھی لگ رہی ہو نہیں..؟؟

وہ دونوں شانزے کے کہنے پے ہنس پڑی تھیں..

اچھا سوری مجھے تم غصہ نہیں کرنا چاہیے تھا اریزے نے پھر سے کہا تھا.

اب بس کرونا رولاؤ گی کیا، شانزے نے اس کا مذاق اڑایا تھا..

تم بھی نا، یہ بتاؤ یوسف کے فادر کو کیا ہوا.. اریزے نے پوچھا تھا

انہیں ہارٹ اٹیک ہوا تھا، اب ٹھیک ہیں. لیکن ابھی ہسپتال میں ہیں. شانزے نے بولا تھا..

اوہ اچھا تھا. یہ تو بہت برا ہوا اللہ انہیں جلدی اچھا کر دے.. امین.. اریزے نے کہا تھا..

میں ہیں.. شانزے اس کی معلومات NMC امین... میں کل جاؤں گی انہیں دیکھنے میں اضافہ کیا تھا..

آہاں.. بڑا خیال کیا جا رہا ہے ہونے والے... اریزے نے بڑا چھیڑنے والا ریکشن دیا تھا.

CLASSIC URDU MATERIAL

شٹ اپ اریزے تم بات کو کہاں لے کے جارہی ہو..

اچھا....؟؟؟؟

اور تم بھول گئیں می جانی کیا کہتی ہیں، بیمار کو پوچھنا ثواب ہے..

اچھا.... اس بار اچھا کچھ زیادہ لمبا ہوا تھا..

بس کرونا یہ بات نہیں ہے... شانزے رونے والی ہوئی تھی..

اچھا تو پھر کیا بات ہے.. اریزے چھوڑنے سے باز نہیں آئی تھی..

پتا نہیں اریزے انہیں جب بھی دیکھتی ہوں بارے اپنے اپنے سے لگتے ہیں.. ان کا لہجہ مجھے پایا جیسا لگتا ہے...

بڑی جانی پہچانی سی خوشبو آتی ہے ان سے... جیسے میں جانتی ہوں انہیں.. شانزے کہتی کیتی سیریس ہو گئی تھی..

اوہ تو بات یہ ہے... اچھا چلو میں تمہیں چھوڑ دوں گی، صبح ساتھ چلیں گے.. میرا آفس بھی وہیں قریب میں ہے..

یو ارے ریلی گریٹ اریزے شانزے نے اس کے گلے میں باجو ڈالے تھے..

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں وہ تو میں بچپن سے ہوں اب سو جاؤ ورنہ... اریزے نے دھمکی دی تھی اور وہ دونوں ہی خاموش ہو گئیں تھیں۔

اریزے سو گئی تو شانزے کھڑکی میں آکر کھڑی ہو گئی آج بھی آنکھوں سے نیند کو سوں دور تھی..

آہستہ آہستہ اس کی سوچیں اس پے حاوی ہوتی جا رہی تھیں...

چلو میں چلتی ہوں.. تم ٹائم سے یونی چلی جانا.. اریزے نے اسے رکشہ میں بیٹھے ہدایت کی تھی۔

کیوں تم نہیں آرہی میرے ساتھ..؟؟ شانزے حیران ہوئی تھی..

نہیں بھئی میں لیٹ ہو جاؤں گی... اریزے نے گھڑی دکھاتے کہا تھا..

پلیز نا اریزے تم یہاں تک آئی ہو تو اندر آؤ نا پلیز... ایک دن میرے لئے لیٹ نہیں ہو سکتیں، شانزے نے زد کی تھی۔

شانزے تم پاگل ہو.. ہو سکتیں ہوں، پراچھا نہیں لگتا ایسے..

میں جانتی بھی نہیں ہوں انہیں.. اریزے نے منانے کی کوشش کی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

تم مجھے تو جانتی ہونا... شانزے نے منہ بنایا تھا..

اچھا چلو تم نے کبھی مانی ہے کسی کی، اریزے نے سر جھٹکتے رکشہ کو فارغ کیا تھا..

چلو.. اریزے نے شانزے کو دیکھ کر مصنوعی غصے سے کہا تھا..

چلو... شانزے بچوں کی طرح اس سے لپٹی تھی..

.....

اسلام و علیکم... وہ دونوں ایک ساتھ سلام کرتیں اندر آئیں تھیں..

و علیکم اسلام.. حسین نے بہت خوش ہو کر جواب دیا تھا.. آج وہ جاگ رہے تھے.. جبکہ

یوسف کچھ حیران ہوا تھا اس نے نہیں سوچا تھا کہ وہ آج بھی آئے گی.. لیکن وہ ہمیشہ

اسے حیران کرتی تھی.. وہ جانتا تھا شانزے کے لئے اس کمپلیٹیشن کی اہمیت لیکن اس

کے باوجود وہ یہاں تھیں ہر چیز سے بے فکر.. یوسف کے کو اس پے ڈھیر سارا پیار آیا تھا،

لیکن وہ صرف آنکھوں سے اس کو سراہا پایا تھا..

اب کسی طبیعت ہے آپ کی.. شانزے نے پوچھا تھا، شانزے نے فروٹ ٹیبل پے رکھا

تھا جو آتے ہوئے لائی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

میں بلکل ٹھیک حسین نے پیار سے جواب دیا تھا.. وہ کیا کہتے اس کو دیکھ کے تو وہ سچ میں ٹھیک ہو گئے تھے..

انکل یہ میری بہن ہیں، اریزے... شانزے ان اتنے احترام سے کہا کہ اریزے کو لگا وہ بے ہوش جائے گی..

بلکل آپ کے جیسی ہیں بہت پیاری.. حسین نے کہا تھا اور وہ دونوں مسکرائیں تھیں.. آپ دونوں کھڑے کیوں ہیں بیٹھ جائیں.. میں چائے لے کے آتا ہوں.. یوسف نے کہا تھا.. نہیں یوسف ایٹس اوکے.. بس انکل کو دیکھنے آئی تھی میں چلتی ہوں اب.. آفس سے لیٹ ہو جاؤں گی، اریزے نے کہا تھا..

اریزے.. ڈونٹ وری صرف ۱۰ منٹ گے گئیں اور میں آپ کو چھوڑ دوں گا آفس... یوسف نے اس کو تسلی دی تھی..

اریزے کا دل چہ تھا سرپیٹ لے زندگی میں ایک شانزے کام تھی کیا کہ پھر یوسف کو بھی ویسے ہونا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

بیٹا اپ روک جائیں ابھی تو آئی ہیں.. کچھ ڈیر بیٹھتیں حسین نے اتنے پیار سے کہا کہ
اریزے جو کھڑی ہو گئی تھی واپس بیٹھ گئی تھی.. یوسف چائے لے کر آگیا تھا۔ وہ لوگ
باتوں میں مصروف تھے.. جب کوئی دروازہ کھول کے اندر آیا تھا۔
ارے واہ... شانزے آئی ہے، تبھی یہاں محفل جمی ہے... دیکھیں ماما عثمان نے پیچھے آتی
ماں کو بولا تھا..
اریزے ٹھٹکی تھی آواز بڑی جانی پہچانی تھی، شانزے اور وہ ایک ساتھ پیچھے پلٹن تھیں..
اور پیچھے کے منظر نے حالت خراب کر دی تھی..
اریزے کی پیچھے کھڑے عثمان نے جبکہ شانزے کی عثمان کے ساتھ کھڑی کلثوم نے
شانزے کو چکر آیا تھا..
میم یہاں... شانزے نے بولا تھا.. جبکہ کلثوم حسین کی طرف بڑھیں تھیں.. بھائی جان
کیسے ہیں آپ؟
شانزے کو اب ٹھیک تھک جھٹک لگا تھا... شانزے کی تو بولتی بند ہو گئی تھی..
باس یہاں.. اریزے نے بھی عین اس وقت بولا تھا.. مروا دیا نا تم نے باس یہاں ہیں..
اس نے شانزے کو گھورا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اریزے آپ.. عثمان بھی حیران ہوا تھا...

آپ دونوں ایک دوسرے کو جانے ہیں.. یوسف نے پوچھا تھا.

ہاں اریزے میرے آفس میں جاب کرتی ہیں عثمان نے ایک لائن میں خلاصہ کیا تھا..

اوہ - یہ شانزے کی بڑی بہن ہیں یوسف نے انٹروڈکشن کروایا تھا. ماما اور کلثوم دونوں ہی شانزے اور اریزے سے ملی تھیں...

ویلے تم دونوں یہاں کر رہے ہو یونیورسٹی سے چوتھی مل گئی ہے کیا دونوں کو، کیوں پھوپو... عثمان نے پہلے شانزے اور یوسف کو اور پھر کلثوم کو مخاطب کیا تھا.. جبکہ ناظرین اریزے پے روک گئیں تھیں.. شانزے کو لگا کسی نے پانی پیھنک دیا اس پے.. بھائی آپ آفس جائیں آج میں ہوں پاپا کے پاس..

کیوں تمہیں تیاری نہیں کرنی..؟؟ آگے کے لئے تمہارا جانا زدہ ضروری ہے،، تم جاؤ میں تمہارے آنے پے چلا جاؤں گا..

نہیں بھائی ایٹس اوکے آپ فکر نہیں کریں میں کر لوں گا. یوسف نے دوبارہ مانا کیا تھا.. میرا خیال ہے آپ دونوں ہی جائیں.. میں ہوں اپنے بھائی جان کے پاس کلثوم نے ان کی بحث کو اختتام پذیر کیا تھا.

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن پھوپھو.. عثمان نے کہنا چاہا تھا..

بس ہو گیا فیصلہ کیوں بھائی جان.. کلثوم نے حسین کو پوچھا تھا اور انہوں نے بہن کی بھرپور حمایت کی تھی۔

چلیں ٹھیک ہے پھر شام ۷ ملتے ہیں یوسف نے کہا تھا اور وہ سب مل ملا کے باہر آگے تھا..

اریزے آپ ایک کام کریں آپ بھائی کے ساتھ چلی جائیں آفر آل آپ دونوں کو ایک ہی جگہ جانا ہے۔ یوسف نے کہا تھا..

کیوں بھائی یوسف نے عثمان کو مخاطب کیا تھا.. اس نے عثمان کی بار بار اریزے پے ٹھہرتی نظر دیکھ لی تھی..

ہاں ٹھیک ہے چلو ہم چلتے ہیں.. عثمان نے کہا تھا۔ وہ اور اریزے دونوں گاڑی کی طرف پڑ بڑھ گئے تھے..

شانزے اور یوسف دونوں مسکرا رہے تھے.. جب ایک دوسرے پے نظر پڑی کیا ہوا کن ہنس رہے ہو.. شانزے نے پوچھا تھا.. میری مرضی.. یوسف نے الٹا جواب دیا تھا.. اور تم..؟؟ یوسف نے اس سے پوچھا تھا.. میری بھی مرضی..

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے بھی الٹی تھی تو جواب سیدھا کیسے اٹھتا وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے تھے۔

.....

وہ یونیورسٹی پہنچ گئے تھے، بہت سے سٹوڈنٹ سے یوسف سے مل رہے تھے،
اس کے پاپا کی طبیعت پوچھ رہے تھے اس لئے وہ دونوں یہیں لائبریری کی طرف آگے
تھے۔

وہیں صبا اور سب لوگ بیٹھے تھے۔ شانزے اور یوسف کو دیکھ کر سب خوش ہو گئے تھے،
کیونکہ سب کو لگا تھا وہ آج نہیں آئیں گے۔
سب رسمی باتوں میں مصروف تھے محسن بھی وہیں آگیا تھا۔
خیریت بڑی محفل لگی ہے آج تو۔۔ محسن نے پاس ہی بیٹھتے پوچھا تھا۔

آجاؤ آجاؤ۔۔ ویسے بھی آج تم لوگوں کی پھوپھی نہیں آئیں ہے۔۔ ذرا نے بات ماری تھی۔
وہاٹ... کون پھوپو۔۔؟ محسن حیران ہوا تھا۔

رانیہ اور کون۔۔ مہک نے چمک کر جواب دیا تھا۔

وہ..... محسن نے وہ کو کھنچا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں بھی جیسے وہ تم لوگوں پر نظر رکھتی ہے لگتا تو ایسا ہی ہے.. زارا نے پھر سے بولا تھا..

ویلے نام دیا کس نے ہے.. محسن نے پوچھا تھا..

کون دے سکتا ہے..؟؟ زارا نے اشارے سے پوچھا تھا.

اوہ - اچھا... محسن نے ٹھنڈی اہ بھری تھی..

ویلے تم نے بٹیا نہیں کہ میم تمہاری پھوپھو ہیں شانزے نے یوسف سے رازداری سے پوچھا تھا..

سب جانے ہیں شانزے اس میں ایسی کون سی بات ہے..> یوسف حیران ہوا تھا..

اچھا لیکن میں نہیں جانتی تھی.. شانزے نے ناراضگی کا اظہار کیا تھا..

اب تو پتا چل گیا نا.. یوسف کو عجیب لگا تھا..

ہاں تو تم نے تو نہیں بتایا نا.. شانزے بہت فضول بات کی تھی..

ہاں... تو تم نے کون سا پوچھ لیا... یوسف نے منہ بنایا تھا..

بہر حال تمہیں بتانا چاہیے تھا.. شانزے نے بھی منہ بنایا تھا..

اوکے فائن میں نوٹس بورڈ پر لگوا دوں گا.. یوسف چڑ گیا تھا.

CLASSIC URDU MATERIAL

یہ تم دونوں کیا کھسر پھسر گئے ہو.. محسن نے ان دونوں کو ٹوکا تھا جو اپنی ہی دنیا میں مگن تھے.. اور اس کی بروقت مداخلت سے ان کی بحث کو بھی سکون ملا تھا..

کچھ نہیں تو بتا.. یوسف نے الٹا سوال کیا تھا..

ارے بھئی کیا ڈسائیڈ کیا پھر تم لوگوں نے کون پلے کرے گا پوٹری راؤنڈ میں،

صبا نے سب کے سوال جواب کو انکسور کیا تھا،

یار یہ بات میں پوچھنا پہلے سب کیفے ٹیریا چلو.. مہک اور زارا نے ایک ساتھ کہا تھا..

سب کھڑے ہو گئے تھے.. سوائے یوسف اور شانزے کے..

شانزے نے یوسف کو دیکھا تھا وہ خاموش تھا، کون کرے گا میں ہی کروں گی.. لوگوں

کے بس کی بات کہاں..

شانزے ہاتھ جھاڑتی کھڑی ہوئی تھی، چلو چلتے ہیں.. شانزے آگے بڑھتی جب اپنے پیچھے

آتی یوسف کی آواز نے اس کے قدم روک دے تھے... وہ اس کی طرف قدم قدم بڑھ رہا

تھا..

تیری آنکھوں کی نمکین مستیاں...

تیری ہنس کی بے پرواہ گستاخیاں...

CLASSIC URDU MATERIAL

تیری زلفوں کی لہرائی انگلیاں

نہیں بھولنگا میں

جب تک ہے جان، جب تک ہے جان... وہ بلکل اس کے سامنے کھڑا تھا..

شانزے کو ایک دم ہنسی آئی تھی... کچھ بھی نہیں..؟؟؟ اس سے زیادہ گھسی ہوئی لائٹز
نہیں تھیں تمہارے پاس..

شانزے کو اتنی ہنسی آئی تھی کہ با مشکل وہ اپنی بات کر پائی تھی..

اگر یہ کہہ دو بغیر میرے نہیں گزارہ، "تو میں تمہارا"

یا اس پہ مبنی کوئی تاثر کوئی اشارہ، "تو میں تمہارا"

یوسف نے کہنا شروع کیا تھا.. شانزے کی ہنسی کو بریک لگ گیا تھا..

غرور پرور، انا کا مالک، کچھ اس طرح کے ہیں نام میرے

مگر قسم سے جو تم نے اک بھی دفعہ پکارا "تو میں تمہارا"

شانزے آنکھیں پھاڑے یوسف کو دیکھ رہی تھی..

یوسف کے لہجے سے کہیں سے نہیں لگتا تھا کہ اس کو شاعری کا سنسن نہیں ہے..

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ بہت خوبصورت انداز میں بول رہا تھا..

تم اپنی شرطوں پہ کھیل کھیلو، میں جیسے چاہوں لگاؤں بازی

اگر میں جیتا تو تم ہو میرے، اگر میں ہارا، "تو میں تمہارا"

یوسف بولے جا رہا تھا.. شانزے سمیت باقی سب بھی حیرت سے اس کو دیکھ رہے تھے،

تمہارا عاشق، تمہارا مخلص، تمہارا ساتھی، تمہارا اپنا

رہا نہ ان میں سے کوئی دنیا میں جب تمہارا "تو میں تمہارا"

صبا اور محسن کو لگا تھا وہ اظہار محبت کر رہا ہے... شانزے کو لگا آس پاس کی ہر چیز غائب ہو گئی ہے...

اس کی غزل کا ہر بول دل سے آ رہا تھا.. وقت جیسے روک گیا تھا..

تمہارا ہونے کے فیصلے کو میں اپنی قسمت پہ چھوڑتا ہوں

اگر مقدر کا ٹوٹا کوئی کبھی ستارہ "تو میں تمہارا"

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف غزل پوری کر چکا تھا لیکن وہاں کھڑا ہر شخص ابھی تک سکتے میں تھا۔ یوسف نے سب کی شکلیں غور سے دیکھیں تھیں، چلو بھئی کیفے چلتے ہیں۔ یوسف نے پیکٹس میں ہاتھ ڈالے تھے اور کیفے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

وہ کیفے میں بیٹھے اپنی مستیوں میں مگن تھے۔

چلو بھائی اب بس کرو کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے۔ صبا نے یاد دلایا تھا۔ اور وہ سب کھڑی ہو گئیں تھیں۔

اوہ۔ ہاں چلو ہم بھی چلتے ہیں ہماری بھی کلاس ہے۔ محسن نے ٹائم دیکھتے کہا تھا۔

لیکن یوسف ابھی تک بیٹھا تھا کیونکہ شانزے سیٹ سے سر ٹیکاے سونے میں مصروف تھی۔

یوسف چلو۔۔۔ محسن نے آواز دی تھی۔

یوسف نے منہ پے انگلی رکھ کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔ جب محسن Ssshhhh کی نظر شانزے پے پڑی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اتے میں صبا، مہک اور زارا بھی آگئیں تھیں، میں اٹھاتی ہوں... شانزے... صبا نے آواز دی تھی..

نا... ٹھیک ہے.. سونے دو... یوسف نے اسے مانا کیا تھا..

لیکن یوسف، کلاس رہ جائے گی.. صبا نے اس کو بولا تھا.

کوئی بات نہیں تم ہونا.. یقیناً تھکی ہوئی ہے اس لئے اتنے شور میں بھی سو رہی ہے،

یوسف نے اتنی محبت سے دیکھا تھا کہ صبا مزید کچھ نہیں کہہ سکی تھی...

لیکن یوسف.. محسن نے کچھ کہنا چاہا تھا..

تم لوگ جاؤ میں ہوں یہاں... یوسف نے محسن کو کہا تھا.. وہ سب چلے گئے تھے..

اور یوسف دوبارہ اس کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا... مسکراہٹ اس کے لبوں پر ٹھہری

تھی.. اس نے سر سیٹ سے ٹیک لیا تھا...

.....

.....

CLASSIC URDU MATERIAL

عثمان نے پورے راستے اریزے سے کوئی بات نہیں کی تھی۔ اور جب سے وہ آفس آیا تھا، ویسے ہی مصروف تھا۔

اریزے کو لگا وہ ناراض ہے اس کے ہسپتال جانے کی وجہ سے، وہ دل ہی دل میں کتنی بار خود کو کوس چکی تھی۔

نہ میں شانزے کے کہنے سے جاتی نہ وہاں باس آتے اور نہ مجھے وہاں دیکھتے۔ اریزے نے خود ہی قیاس آرائیاں کیں۔

اب کیا کروں... مجھے بات کرنی چاہیے۔ نہیں میں خود کیسے بات کروں، انہیں بات کرنی چاہیے تھی مجھ سے۔

اف... شانزے... کس مصیبت میں ڈال دیا ہے تم نے، اریزے نے دل میں یاد کیا تھا،

وہ خام خہ چیزوں کی جگہ بدل رہی تھی۔

عثمان نے وہاں سے گزرتے ہوئے جتنی بار بھی اس کو دیکھا وہ مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔ پہلی دفعہ تو وہ اتفاقاً وہاں سے گزرا تھا۔ لیکن ایسا کرتے ہوئے وہ اس کو اتنی کیوٹ لگی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کہ وہ پھر اسے دیکھنے آیا تھا۔ وہ کافی بار اس سے دیکھ کر جا کوکا تھا۔

اور ابھی بھی بہت دیر سے اس کو دیکھ رہا تھا... لیکن اریزے کو احساس نہیں ہوا تھا۔

وہ اتنی بوکھلائی ہوئی تھی کہ خود بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی کرنا کیا ہے...

ابھی بھی وہ فائز کی جگہ بدل کر بیٹھی تھی (جن کی جگہ وہ پہلے کوئی پانچ بار بدل چکی تھی)۔

جب سامنے کھڑے عثمان کو دیکھا... آپ یہاں کیسے..؟ ہڑبڑاہٹ میں وہ الٹا ہی بول گئی تھی..

مطلب...؟؟ عثمان کو جھٹکا لگا تھا لیکن فلحال وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اریزے کو ہوا کیا ہے آخر..

ہاں.. میرا مطلب تھا.. کہ.. ہاں وہ آپ کو کچھ چاہیے تھا.. میرا مطلب ہے کوئی کام تھا.. اریزے کچھ بھی بول رہی تھی..

ہاں کام تو تھا پر... عثمان کہتے کہتے روکا تھا،

پر.. اریزے نے اس کی بات کو پکڑا تھا۔

آپ ٹھیک ہیں...؟؟ جی مجھے کیا ہوا ہے میں ٹھیک ہوں... اریزے تاثرات عجیب ہوئے تھے..

CLASSIC URDU MATERIAL

پھر لچ کے بعد میٹنگ رکھتے ہیں.. عثمان نے کہا تھا..

کیوں.. اریزے کے منہ سے ایک دم نکلا تھا..

عثمان نے بہت غور سے اسے دیکھا تھا.. پھر آہستہ آواز میں کہا..

اریزے پاپا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، تو ضروری ہے کہ ان کے ساتھ کوئی ہو۔ یوسف اور شانزے کسپیٹیشن میں پارٹیسپیٹ

کر رہے ہیں یہ تو آپ جانتی ہوں گی نہ..؟؟ تو ایلے میں یوسف کو تو نہیں کہہ سکتا، تو لازمی ہے مجھے وہاں رہنا پڑے گا، ایلے میں آفس آنا کبھی کبھی مشکل ہو سکتا ہے تو میں چاہ رہا تھا کہ پہلے ہی آپ سب لوگوں سے کچھ چیزیں ڈیسکس کر لوں تا کہ میری غیر موجودگی میں کوئی مسئلہ نہ ہو...

آپ پریشان نا ہوں، انکل جلدی ٹھیک ہو جائیں گے انشاء.. اریزے کو سمجھ نہ آیا تھا کہ وہ کیا کہہ کر تسلی دے...

انشاء.. عثمان اپنے روم کی طرف مڑا تھا۔

سر.. اریزے نے پیچھے سے پکارا تھا..

جی..؟؟ عثمان نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

آئی ایم سوری.. اریزے نے بہت معصومیت سے بولا تھا۔

لیکن کیوں...؟؟؟ کس بات کے لئے؟؟ لیکن عثمان حیران تھا، اس لئے پوچھ بیٹھا۔

وہ میں ایسے ہسپتال چلی گئی.. لیکن مجھے پتا نہیں تھا کہ یوسف آپ کا بھائی ہے،

اور وہ آپ کے پاپا.. اریزے نے اپنے پاؤں کو دیکھا تھا...

تو اگر پتا ہوتا تو کیا آپ نہیں جانتیں..؟؟؟ عثمان نے جانے کیوں پوچھا تھا.. اور نا جانے وہ کیا سنا چاہ رہا تھا..

تو پھر میں آپ سے پہلے پوچھ لیتی نا، جاؤں یا نہیں..... جواب ابھی ابھی سادھا سا تھا..

کیوں...؟؟ عثمان کو اس کی بات عجیب لگی تھی..

پتا چل جاتا نا، کہ آپ کو اچھا نہیں لگا.. اریزے نے نظریں جھکائی تھیں۔

آپ کو کس نے کہا کہ مجھے اچھا نہیں لگا... وہ ابھی حیران تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا بولنا چاہ رہی ہے..

اس کا مطلب آپ کو برا نہیں لگا.. اریزے نے تصدیق کی تھی..

نہیں.. عثمان نے تیزی سے جواب دیا تھا وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے..

CLASSIC URDU MATERIAL

شکر میں تو ڈر گئی تھی.. اریزے نے ٹیبل پے رکھے گلاس میں سے پانی پیا تھا..

عثمان کو ہنسی آئی تھی اس کی حالت پے، لیکن فلحال ہنسنا مناسب نہیں تھا..

ویلے اچھا ہوا آپ سب سے ملیں.. عثمان نے مسکراہٹ دبا کر کہا تھا..

جی...؟؟ اریزے اس کا مطلب نہیں سمجھی تھی.. لیکن عثمان اپنے روم کی طرف بڑھا تھا..

ویلے آپ چاہیں تو دوبارہ بھی جا سکتیں ہیں.. عثمان نے مڑ کر کہا تھا، اور پھر اپنے روم میں چلا گیا تھا.

جبکہ اریزے اس کی بات پے حیران ہوئی تھی.

.....

شانزے کی آنکھ کھلی تو، یوسف اس کو ہی دیکھ رہا تھا، وہ ہڑبڑا کے سیدھی ہوئی تھی.

جبکہ یوسف کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا.. اس نے اپنی نظروں کو ڈایا میٹر چلیج کر لیا تھا.

سب کہاں گئے..؟؟ شانزے نے خود کو نارمل رکھتے بولا تھا.

CLASSIC URDU MATERIAL

کلاس لینے.. جواب کافی سیدھا سا تھا۔

شٹ... میری کلاس تھی... شانزے نے بیگ اٹھایا تھا،

بیٹھی رہو، اب تو ختم ہونے والی ہے.. یوسف نے فون کی ڈیسپلے لائٹ اون کی تھی تا کہ وہ ٹائم دیکھ لے..

تم نہیں گئے..؟؟ شانزے نے جان بوجھ کر پوچھا تھا۔ اسے یوسف کا اس کے لئے روکنا اچھا لگا تھا۔

نہیں.. جواب اب بھی سادھا تھا۔

کیوں؟ پھر سوال کیا تھا..

کیوں کہ میں جاننا چاہ رہا تھا کہ تم سوتے میں خراٹے تو نہیں لیتیں.. یوسف مسکرایا تھا..

سوری.. شانزے نے پہلی بار اس کی بات پے ریکٹ نہیں کیا تھا..

کس لئے.. میری وجہ سے تمہاری کلاس رہ گئی.. شانزے کی آنکھوں میں افسوس تھا..

کوئی بات نہیں کم سے کم بات تو کلیئر ہو گئی نا.. یوسف نے شرارتی انداز میں کہا تھا۔

کون سی بات؟ شانزے حیران تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

یہی کہ تم خراٹے نہیں لیتیں.. اب کی بار وہ دونوں ہنس پڑے تھے۔

چلو... یوسف کھڑا ہوا تھا۔

کہاں؟؟ شانزے نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا۔

چاند کے پار.. یوسف نے اپنے تمام تر جذبات یکجا کر کے بڑے خوبصورت انداز میں کہا تھا..

مطلب.. لیکن شانزے کے لیے کچھ نہ پڑا تھا..

سر مستنصر کے پاس تمہارا نام دیئے.. یوسف نے افسوس سے دیکھا تھا اور آگے بڑھا تھا اور شانزے اس کے پیچھے پیچھے چل پڑی تھی۔

.....

سر شانزے کی ٹیم میں سے نیکسٹ راؤنڈ میں شانزے پر فارم کرے گی۔ یوسف نے سر مستنصر سے کہا تھا۔

شانزے کو عجیب لگا تھا کوئی بات تھی جو اس کو کھٹکی تھی لیکن کیا یہ سمجھ نہیں آیا تھا۔
ٹھیک ہے مجھے اندازہ تھا، سر مستنصر نے کہا تھا۔

تو اجازت ہے پھر سر.. یوسف کھڑا ہوا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

بلکل .. یوسف نے سر سے ہاتھ ملایا تھا ..

اب تمہارے والد صاحب کیسے ہیں .. سر مستنصر نے اچانک اس سے پوچھا تھا۔

شکر ہے اللہ کا اب ٹھیک ہیں۔ یوسف نے مختصر جواب دیا تھا۔

تو پھر میرا خیال ہے ایک بار تم پھر اپنے فیصلے پر غور کرو .. سر مستنصر کافی سنجیدہ تھے۔

جی سر .. یوسف نے بات ختم کی تھی، وہ کس بارے میں بات کر رہے ہیں وہ اچھی طرح جانتا تھا۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس وقت شانزے کے سامنے کوئی بات ہو۔ کیونکہ شانزے سے وہ خود بات کرنا چاہ رہا تھا۔

یہ وجہ تھی کہ اس نے کسی کو بھی نہیں بتایا تھا ابھی۔ سر مستنصر کو بھی شاید کلثوم نے بتایا تھا۔

یہ سر کیا کہہ رہے تھے .. کون سا فیصلہ یوسف .. شانزے نے باہر نکلتے ہی سب سے پہلی بات یہی پوچھی تھی۔ وہ اندر ہونے والی باتوں سے پریشان تھی، وہ کیا کہہ رہے تھے سمجھ نہیں پائی تھی۔

لیکن کچھ غلط ہے اس کا اندازہ اسے ہو رہا تھا ..

CLASSIC URDU MATERIAL

کچھ خاص نہیں شانزے... یوسف نے بات بنائی تھی..

اچھا تو پھر مجھے کیوں لگ رہا ہی جیسے کوئی بات مجھ سے چھپائی جا رہی ہے.. شانزے نے اس کا راستہ روکا تھا.

ایسی کوئی بات نہیں ہے، تم زیادہ سوچ رہی ہو.. فالحال اپنی توجہ اپنے مقصد پر رکھو.

وہ مزید کچھ کہتا اس سے پہلے ہی اس کا فون بجنے لگا تھا.

یوسف نے اپنا دیکھا تھا سکرین پر انون نمبر چمک رہا تھا.

اسلام و علیکم. یوسف نے کال ریسپونڈ کی تھی.

وعلیکم اسلام. دوسری طرف سے نسوانی آواز ابھری تھی.

جی کون میں نے پہچانا نہیں آپ کو.. یوسف کے ماتھے پر بل پڑے تھے..

ارے اتنی جلدی بھول گئے آپ، ابھی تو ہماری دوستی قبول کی ہے آپ نے.. بڑے انداز سے بولا گیا تھا..

دیکھیں مس.. میں اس طرح فضول کے معاملات سے پرہیز کرتا ہوں تو بہتر ہو گا کہ آپ

سیدھی طرح بتائیں کہ کون ہیں..

CLASSIC URDU MATERIAL

ورنہ... یوسف کہتا کہتا روک گیا تھا..

ورنہ کیا... دوسری طرف بھی کوئی ڈھیٹ تھی..

ورنہ میرا فون میری مرضی.. یوسف چڑ گیا تھا..

ارے ارے غصہ کیوں کرتے ہیں، میں عنیقہ ہوں فیس بک پے ریکویسٹ دی تھی اب کو.. یاد آیا..؟ دھمکی نے اثر کیا تھا، تبھی عنیقہ نے فورن ہی بولنا شروع کیا تھا.

اوہ اچھا آپ ہیں.. یوسف کے تھے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے..

شکر آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا، عنیقہ نے بھرپور ڈرنے کی ایکٹنگ کی تھی..

چلیں پھر بات ہوگی آپ سے.. یوسف نے ایک دور سہمی باتوں کے بعد کہا تھا..

مجھے لگتا ہے بات نہیں ملاقات ہونی چاہیے.. یوسف نے بے اختیار شانزے کی طرف دیکھا تھا،

کتنا فرق تھا اس میں اور عنیقہ میں. ٹھیک ہے ضرور.. یوسف نے فون بند کر دیا تھا.

کس کا فون تھا.. شانزے کے ماتھے میں اب کی بار بل تھے..

CLASSIC URDU MATERIAL

تمہاری کزن کا.. یوسف نے شرارتی انداز میں ہنسا تھا.. وہ دونوں لائبریری کی طرف جا رہے تھے..

بکومت ٹھیک ٹھیک بتاؤ.. شانزے نے اس کے بازو پے ہاتھ میں پکڑا پین مارا تھا..

ارے سچ کہہ رہا ہوں... یوسف نے پھر سے کہا تھا..

سیدھا سیدھا بولو تمہاری پھوپ کی بیٹی تھی... شانزے نے چڑانے کی ناکام کوشش کی تھی..

میری پھوپ کی بیٹی مجھے فون نہیں کرتی.. یوسف نے اطمینان سے جواب دیا تھا..

کیوں؟؟ شانزے نے حیرت سے اس کا منہ دیکھا تھا..

کیونکہ میں اس سے روز مل جو لیتا ہوں..

اب کی بار کیا گیا حملہ کافی حد تک کامیاب تھا، یہ بات شانزے کا منہ بتانے کے لئے کافی تھا..

یوسف نے کنکھیوں سے اس کو دیکھا تھا، اور پھر من ہی من مسکراتا چلتا گیا..

.....

یوسف اور شانزے اب پرسوں کی تیاری میں مصروف تھے..

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف اسے ایک ایک چیز بچوں کی طرح سمجھا رہا تھا.. شانزے یاد رکھنا دو راؤنڈ ہوں گے۔
پہلا۔ سٹارٹ فرام لاسٹ، یعنی شعر ختم ہونے پر جو آخری لفظ آئے گا اس سے شعر شروع کرنا ہو گا۔

جیسے بچپن میں تم نے کبھی گانوں والا کھیل کھلا ہو گا ویسا۔
ایگزیکٹیلی میں ابھی کہہ نہیں سکتا کہ یہ بزر راؤنڈ ہو گا یا پھر ٹائم بانڈ۔
لیکن ہاں!! تمہیں مکسیم پائنٹ یہاں سے گین کرنے ہیں،
کیونکہ نیکسٹ راؤنڈ میں ویزول ہو گا، مے بی کوئی کلپ ہو... کوئی سچویشن... یا پھر کوئی چیز ہو..

اور اس سے ریلنڈ شعر ہو گا جو تمہیں اون داسپاٹ بتانا ہو گا۔
لیکن اگر میرا اندازہ سہی ہے تو اس بار اس میں کچھ نیا ہونے کے چانس کافی ہیں،
لیکن کیا یہ مجھے ٹھیک سے اندازہ نہیں ہے..

یوسف نے اپنی بات ختم کی تو شانزے کو دیکھ کر حیران رہ گیا،
وہ پھٹی پھٹی نظروں سے اس کو دیکھ رہی تھی.. کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو..؟

CLASSIC URDU MATERIAL

تمہیں کیسے پتا یہ سب ہو گا..؟؟ شانزے حیران ہوئی تھی۔

اس کو لگا وہ ضرور جانتا ہے سب۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی نے اس کو کوئی فیور دی ہو،

آخر وہ میم کلثوم کا بھتیجا تھا، لیکن میم پے یا سر پہ شک کرنا تو وہ کبھی سوچ بھی نہسکتی تھی۔

اسے یاد تھا شروع میں جب شانزے اور یوسف کی لڑائیاں ہوتیں تھیں تو انہوں نے کبھی یوسف کو سپورٹ نہیں کیا...

اسٹاپ... پلیز اپنی سوچ کے گھوڑے کو لگام دو.. کچھ غلط مت سوچنا... یہ میرا اندازہ ہے۔

میں، میم اور سر کو بہت اچھے سے جانتا ہوں بس اس کے بی ہاف پے میں نے یہ اندازہ لگایا ہے،

اور ویلے بھی میں ہر سال اس کمپیٹیشن میں شامل ہوتا رہا ہوں اور جیتا بھی رہا ہوں.. سمجھیں...

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف نے اس کو اتنے اطمینان سے سمجھایا تھا۔ کچھ پل کے لئے تو شانزے کو لگا کہ وہ اس کا دماغ پڑھ رہا ہے۔

اور ایسا ہے تو یہ تو بہت خطرناک ہے۔ اس لئے شانزے نے بات بدلی تھی۔
مجھے لگتا ہے میں ہار جاؤں گی؟؟ شانزے نے اپنے دل کی بات کہی تھی اس کی آنکھوں میں خوف تھا

اور یوسف کو لگا یہ خوف اس کی جان لے گا۔
ٹاپ ٹین ٹیمز ہیں۔۔ سب ایک سے بڑھ کے ایک، پہلے میری وجہ سے پوزیشن خراب ہوئی ہے۔

شانزے نے اب بک میں دیکھنے لگی تھی۔۔ یوسف نے اس کا منہ اوپر کیا تھا۔
شانزے ایک بات یاد رکھنا لوگ ان کو یاد رکھتے ہیں جو جیت جاتے ہیں۔ ہارنے والوں کو دنیا کبھی یاد نہیں کرتی،

یہ معنی نہیں رکھتا کہ جیتنے کے لئے آپ کو کتنی بار ہارنا پڑا ہے۔ کتنی مشکلیں راستے میں آئی ہیں۔

معنی یہ رکھتا ہے کہ آپ نے کوشش کتنی بار کی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جب تم جیت جاؤ گی تو کسی کو یاد بھی نہیں رہی گا کے پوزیشن خراب ہوئی تھی یا نہیں..
یوسف نے سمجھایا تھا..

تم جیت جاؤ گی سے کیا مطلب ہے..؟؟ شانزے نے اس کے الفاظ دھورے تھے.
آ.. میرا مطلب تھا کہ... اگلاراؤنڈ تم کھیل رہی ہوں نہ اس لئے کہ دیا.. یوسف نے دنیا کا
سب سے آسان بہانہ بنایا تھا.

جو بھی ہے.. پر اگر جیتیں گے تو ہم.. شانزے اس کو ناراضگی سے دیکھا تھا.
اچھا اب تیاری کرو.. ابھی بہت تیاری کرنی ہے.. یوسف نے اس کی نوٹ بک میں کچھ
لکھنا سٹارٹ کیا تھا..

شانزے بہت غور سے دیکھ رہی تھی.. اس کی رائیٹنگ بہت خوبصورت تھی. کوئی کام ایسا
ہے جو اس کا اچھا نہیں ہے،

اس نے دل میں سوچا تھا.

Forget your fears,

Stay focused

Look forward, believe in yourself,

CLASSIC URDU MATERIAL

And just do it..

Then you must be win...

Yousf

تمہیں جب بھی گئے کہ تم ڈر رہی ہو... تو اس کو پڑھ لینا میرا خیال ہے تمہیں ڈر نہیں گے گا۔

یوسف نے نوٹ بک واپس کی تھی..

شانزے نے بہت محبت سے اس کے نام پے ہاتھ پہرا تھا.. اور وہ جانتی تھی کہ یوسف نے دیکھا لیا ہو گا۔

اپنی غلطی کا احساس اسے ہوا تھا اس لئے فورن بات بنا کر بولی تھی.. یہ کیا اپنا نام کیوں لکھا..؟؟

اس لئے کہ یہ یوسف دی گریٹ نے کہا ہے.. اس نے پین شانزے کے سر پے ہلکا مارا تھا...

اوہ - تو اب لوگ آپ کے اقوال زریں بھی پڑھیں گئے.. شانزے نے داد دی تھی..

نہیں یہ دنیا محروم رہ جائے گی، کیونکہ یہ صرف تمہارے لئے ہے..

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف کی آنکھوں میں محبت کے جگنو چمکے تھے۔۔

شانزے کچھ دیر دیکھتی رہی تھی۔ لیکن اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنا اب اس کے بس کی بات نہیں رہی تھی۔۔

اس لئے اس نے دوبارہ نوٹ بک میں دیکھا تھا، یوسف کو اس شرمنا بہت اچھا لگتا تھا۔
اس نے نہیں سوچا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ شانزے جس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سامنے والے کو لتاڑ دیئے کی عادت اسے پسند آئی تھی وہ ایسے اس سے نظریں چرا بھی سکتی ہے۔۔

کتنے پل آئے اور اگر خاموشی سے گزر گئے، دونوں کے پاس شاید الفاظ نہیں تھے۔
اس لئے ان کا اقرار ہمیشہ خاموشی میں ہی ہوتا تھا بغیر لفظوں کے یا شاید لفظوں کی ضرورت انہیں تھی نہیں۔۔

اور بھی جانے کتنے پل گزرتے لیکن تبھی وہاں محسن سمیت شانزے کا پورا گروپ آگیا تھا۔۔
کیا ہوا بھئی کہاں گم ہو دونوں مہک نے دور سے ہی بولا تھا۔۔

کہیں نہیں بس پرسوں کے بارے میں ہی سوچ رہے ہیں۔۔ جواب یوسف نے دیا تھا کیونکہ
شانزے گڑبڑا گئی تھی۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

شباباش سوچو سوچو.. ذارا نے دونوں کو اپریشیٹ کیا تھا۔

تم سب لوگ کہاں؟؟؟ یوسف نے سب کو ساتھ دیکھ کر پوچھا تھا۔

کہاں سے کیا مطلب ہے میرے بھائی، پڑھنے لکھنے والے لوگ ہیں کلاس لے کر آئے ہیں.. سونے نہیں آتے

محسن نے سیدھا سیدھا حملہ کیا تھا۔

اگر آپ شرمندہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو آپ کو جان کر دکھ ہو گا،

کہ آپ کے ان جملے بازوؤں سے مجھے کوئی فرق نہس پڑتا.. شانزے نے ہنس کے جواب دیا تھا..

محسن اپنا سامنہ لے کر رہ گیا تھا اور باقی سب اس کا مذاق اڑنے لگے تھے..

شور کی آواز سن کر لائبریرین وہاں آگئیں تھیں اور انہوں نے سب کو باہر جانے کا کہہ دیا تھا۔

چلو ایسا کرتے ہیں کیفے چلتے ہیں.. صبا نے مشورہ دیا تھا..

ہاں.. ہاں.. ٹھیک ہے.. کچھ کہا بھی لیں گے، مہک نے فورن بولا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

تم نے صبح فراٹز اور سموسہ کھایا ہے.. صبا سچ میں حیران ہوئی تھی.
ہاں تو.. وہ صبح کی بات تھی اب مجھے پھر سے بھوک لگ گئی ہے..
پھر فراٹز تو مجھے شانزے کی وجہ سے کھانے پڑے تھے کیوں کہ وہ سو جو گئی تھی..
اور ویلے کلاس لے کر میری انرجی کافی ویسٹ ہوئی ہے. مک نے بڑا تسلی بخش جواب دیا
تھا.

صبا سمیت سب اس کی بات پھر سے ہنسنے لگے تھے..
شانزے یوسف... تم لوگ چل رہے ہو..
نہیں... اصل میں ابھی کافی تیاری رہتی ہے.. اور وقت بھی کم ہے شانزے نے انکار کیا
تو وہ سب لوگ چلے گئے تھے..

تمہیں جانا چاہیے تھا. کچھ کہا لو جا کر.. یوسف کو فکر ہوئی تھی..
نہیں مجھے سچ میں بھوک نہیں ہے.. شانزے نے اسے اطمینان دلانے کی کوشش کی
تھی.

پکا...؟؟؟ یوسف نے بچوں کی طرح پوچھا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

پکا.. شانزے نے مسکرا کے جواب دیا تھا اور وہ دونو پھر سے تیاری کرنے لگے تھے..

.....

لنچ کے بعد، جیسے کہ عثمان نے کہا تھا میٹنگ شروع کر دی گئی تھی۔

عثمان بڑی مہارت سے سب کو ساری چیزیں سمجھا رہا تھا، سب کو ان کے کاموں کی ڈیٹیل دے رہا تھا۔

اور کون اسے کیسے رپورٹ کرے گا یہ بھی اس نے بتا دیا تھا۔

اریزے کو حیرت ہوئی اس نے اتنی پریشانی میں بھی سب بہت اچھے سے پلان کیا تھا۔

وہ سچ میں اچھا بزنس مین ہے۔ اریزے نے دل میں داد دی تھی۔

تقریباً سب ہی چیزوں پر بات ہو چکی تھی آنے والی میٹنگز سے لے کر کمپنی کی نیا پالیسی تک پے..

تم نے ایگزیکشن کے بارے میں کیا سوچا... عمیر نے پوچھا تو سب کی توجہ اس طرف آئی تھی۔

میں چاہتا ہوں کہ یہ ایگزیکشن ہمارے حق میں کامیاب ثابت ہو، کیونکہ اس سے کمپنی کو بہت فائدہ ہونے والا ہے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن میں اس ٹرپ کے لئے نہیں جاسکتا آپ سب جانے ہیں میرے پاپا کی طبیعت کہ بارے میں..

اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہ ٹرپ عمیر اور عظیم کریں.. عثمان نے دونوں کو میٹنگ میں کہا تھا۔

اریزے سمیت باقی سب لوگ بھی حیران رہ گئے تھے، کیوں عثمان کے اس فیصلے کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا۔

سر آپ کی بات ٹھیک ہے.. معذرت کے ساتھ لیکن یوسف صاحب ہیں، وہ بھی تو حسین صاحب کے ساتھ روک سکتے ہیں۔

جمیل صاحب جو کمپنی ایڈووکیٹ اور ایڈوائز کی حیثیت رکھتے تھے چپ نہ رہ سکے..

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں جمیل صاحب لیکن یوسف پہلے سے اسکولرشپ کے کمپنیشن میں مصروف ہے اور میں اسے فلحال اس ذمہ داری میں نہیں الجھا سکتا..

لیکن عثمان اسے کیا ضرورت ہے... جمیل صاحب کوچ میں سمجھ نہیں آیا تھا،

جمیل صاحب بات ضرورت کی نہیں ہے.. یوسف کے ساتھ ایک اور سٹوڈنٹ بھی ہیں، وہ ایزٹیم پرفارم کرنے والے ہیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اور میں نہیں چاہتا کہ کسی کا نقصان ہو میری وجہ سے..

لیکن عثمان کمپنی کا نقصان... جمیل صاحب کی بات بچ میں رہ گئی تھی.. عمیر نے انہیں اشارہ کیا تھا۔

جمیل صاحب میرا خیال عثمان نے فیصلہ سوچ سمجھ کر کیا ہو گا۔ میں اس سے بچپن سے جانتا ہوں، فیملی اس کے لئے ہمیشہ پہلے رہی ہے۔ آپ فکر نہ کریں اس نے ضرور کچھ سوچ کر کہا ہے۔ عمیر نے جمیل صاحب کو تسلی دی۔

سریہ میرے لئے باعث فخر بات ہے لیکن میں آپ کی جگہ کیسے جاسکتا ہوں.. ویسے بھی آپ نے اس کے لئے کافی محنت کی ہے.. تو پھر جانا بھی آپ کو چاہیے۔ عظیم نے عثمان کو سمجھانا چاہا تھا۔

میرا خیال ہے عظیم یہ ایک اچھا موقع ہے تمہارے پاس اپنی قابلیت منوانے کا، عثمان کچھ دیر خاموش ہو کر بولے تھے..

اور باقی سب خاموش ہو گئے تھے، کیوں سب جانے تھے کہ کسی کی بھی کنوینسنگ پاور عثمان سے زیادہ نہ تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے کافی دیر سے ایک ہی ڈارکشن میں دیکھ رہی تھی۔ ایک دو بار یوسف نے نظر انداز کیا تھا۔ لیکن جب رہا نہ گیا تو پوچھ لیا۔ کیا ہوا؟؟ کیا سوچ رہی ہوں۔۔؟؟

پتا نہس مجھے کیا ہو رہا ہے، شانزے کے چہرے پی پریشانی تھی۔۔

تم بہت زیادہ سوچ رہی ہو تم صرف اپنے بارے میں سوچو بھول جاؤ باقی سب کو۔ شانزے اپنے آپ پر یقین رکھو۔

یوسف نے کمال تحمل کا مظاہرہ کیا تھا۔

اسے پہلی بار احساس ہوا تھا کہ شانزے اس پے ڈیپنڈ کر رہی ہے۔ جو غلط ہے اسے نہیں پتا تھا کہ ایسا کب ہوا۔ ہاں لیکن دکھ ہوا تھا۔ اس کی اپنی ایک پہچان تھی، ایلے تو وہ اسے کھو دے گی۔ شانزے کا اس کے بغیر یہ روند جیتنا بہت ضروری تھا ورنہ وہ ہمیشہ اسی احساس میں دب جائے گی۔۔

ہاں بھی۔۔۔ تم لوگوں نے کیا پلان کیا پھر۔۔؟؟

سپورٹس راؤنڈ میں کون جا رہا ہے۔۔ صبا نے پوچھا تھا۔

لازمی بات ہے۔۔ یوسف اور کون۔۔ شانزے تو پہلے ہی لگے راؤنڈ میں کھیلے گی تو پھر یوسف

بچا نہ۔۔۔؟؟؟

CLASSIC URDU MATERIAL

مہک نے آرام سے جواب دیا تھا.. (لیکن یوسف اور محسن نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔
یوسف نے نظریں جھکا لیں تھیں۔ جس کا مطلب صاف تھا کہ ابھی تک اس نے شانزے
سے کوئی بات نہیں کی تھی..)

مہک یو آر گو جینیس.. صبا نے بیوقوف ہونے کا ٹھیک تھک مظاہرہ کیا تھا۔ - OMG
چلو بھئی میرا خیال ہے گھر چلنا چاہیے کافی وقت ہو گیا ہے.. زارا کھڑی ہوئی تو مہک بھی
کھڑی ہو گئی تھی۔

شانزے اور صبا نے بھی ایک ساتھ گھڑی دیکھی جو اس وقت ۶ بج رہی تھی، موسم سرما کی
آمد تھی کچھ دیر میں ہی مغرب ہو جاتی اور پھر اندیہرا بھی،
اف - وقت پتا ہی نہیں چلا آج تو.. شانزے کچھ پریشان ہوئی تھی۔

ہاں یہ تو ہے۔ چلو نکلتے ہیں، صبا نے آخر کار بول ہی دیا تھا۔

سب باتیں کرتے اپنے اپنے راستے کی طرف بڑھ گئے تھے۔

شانزے... ایک منٹ روکو.. یوسف نے آواز دی تھی..

ہاں.. شانزے پلٹی تھی.. جب کہ صبا باقی سب کے ساتھ اگے بڑھ گئی تھی وہ جانتی ہے
اب یوسف کیا کہنے والا ہے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

چلو میں چھوڑ دیتا ہوں.. یوسف نے پارکنگ کا رخ کیا تھا۔

نہیں یوسف.. میں چلی جاؤں گی.. روز روز ایسے اچھا نہیں لگتا کہ تم پریشان ہو۔ شانزے کچھ شرمندہ سے ہوئی تھی۔

اوہ- آئی سی... ہو گیا تمہارا؟ اب چلیں.. ویلے بھی میں نے پوچھا نہیں ہے تم سے... یوسف اس کی طرف بڑھا تھا۔

اوکے چلو.. شانزے جانتی تھی کہ اب وہ کیا کرنے والا ہی تبھی جلدی سے بولی تھی۔ یوسف کو ہنسی آئی تھی کیوں کے اس نے بھی یہی کرنا تھا..

.....

ایک بات یاد رکھنا کے جو بھی شعر تم بولو اس کو تم اون کرو ایسا نہ ہو کے بس بول رہی ہو اس کی گہری تمہاری سمجھ سے باہر ہو۔ تمہارا لہجہ ہی اس شعار میں میں روح ڈالے گا۔ یوسف اسے ابھی بھی پروگرام کے حوالے سے سمجھا رہا تھا۔ شانزے نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا اس لئے اس کو اب بھوک لگ رہی تھی لیکن شرمندگی سے وہ یوسف کو بول نہیں پارہی تھی۔ اس لئے بیگ میں سے بسکٹ نکلے تھے۔

لو.. اس نے یوسف کو اوفر کیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف نے غور سے اس کے ہاتھ میں پکڑا بسکٹ کا چھوٹا سا پیکٹ دیکھا تھا،

جس میں گنتی کے چار بسکٹ تھے لیکن پھر بھی وہ اسے پوچھ رہی تھی۔

وہ ہر لمحے اسے ایسے ہی حیران کرتی تھی۔

اور پھر ایک بسکٹ اس نے تھنکس کہہ کر لے لیا تھا۔

جبکہ شانزے اس کے میوزک سسٹم سے اس کی پلے لسٹ دیکھنے میں مصروف تھی۔

مسکراہٹ یوسف کے چہرے پر بکھری تھی۔ اس نے پیٹرول پمپ پر گاڑی روکی تھی۔

تم ویٹ کرو میں آتا ہوں یوسف نے روانی سے کہا تھا۔

پلیز بند مت کرنا مجھے سونگ سننے ہیں، شانزے نے اس کو روکا تھا

اوکے... گاڑی سائیڈ میں لگا کر وہ چلا گیا تھا۔

شانزے نے اپنے مرضی کا سونگ سلیکٹ کر کے آرام سے اپنے آپ میں لگن تھی۔ جب

یوسف گاڑی میں آکر بیٹھا تھا۔

اس نے شانزے کی طرف سینڈوچ اور کوئی بڑھائی تھی۔ شانزے کچھ شرمندہ ہوئی تھی۔

اس کی ضرورت نہیں تھی۔ شانزے نے پکڑتے ہوئے کہا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جانتا ہوں تمہیں نہیں ہے.. پر مجھے تو ہے نہ بھوک لگ رہی تھی یار یوسف نے جان بوجھ کر کہا تھا۔ وہ شانزے کو شرمندہ ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ شانزے اب کوئی کے سپ لے رہی تھی..

بیک گراؤنڈ میں ارجیت کی آواز ابھری تھی۔

ہم تیرے بن اب رہ نہیں سکتے

تیرے بنا کیا وجود میرا

تجھ سے جدا گر ہو جائیگے

تو خود سے ہی ہو جائیگے جدا..... یوسف نے شانزے کی طرف دیکھا تھا جو سیٹ پے دونوں

پاؤں اوپر کر کے بیک سیٹ سے سرٹیکا کر بیٹھی تھی، مسکراہٹ یوسف کے لبوں پے

بکھری تھی... آواز پھر آنے لگی تھی..

کیونکہ تم ہی ہو...

اب تم ہی ہو...

زندگی اب تم ہی ہو...

چین بھی، میرا درد بھی....

CLASSIC URDU MATERIAL

میری عاشقی اب تم ہی ہو.. یوسف نے اپنے جذبات پہ قابو رکھنے کے لئے سر جھٹکا
تھا....

شانزے آتے ہی صوفے پہ گرمی تھی، خلاف توقع سب پہلے سے یہاں موجود تھے۔
خیر تو ہے سب یہاں؟؟ شانزے کو بات کچھ عجیب لگی،
ورنہ اس وقت زیادہ تر سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہوتے تھے۔
تو پھر ضرور کوئی خاص بات تھی جو سب ہال میں نظر آرہے تھے۔
ہاں ابھی تک تو خیر تھی، کیونکہ تم نہیں تھیں، اب آگے کا کہہ نہیں سکتے.. وجی نے اس
کے برابر میں بیٹھ کر کہا تھا..

ویلے تم بتاؤ کون سا پہاڑ توڑ کر آئی ہو.. وجی نے اسے اکسایا تھا وہ خود بھرپور چارج تھا..
میرے پہاڑ کی فکر چھوڑیں اپنا بتائیں... لگتا ہے فون والی سے مل کے ارہے ہیں..
شانزے نے حساب برابر کیا تھا..

وجی نے پانی کا گھونٹ بھرا ہی تھا جو فوارے کی شکل میں باہر آگیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا کہ رہی ہے بہن...؟؟ جبکہ تائی جان نے وجی کو گھور کر پوچھا تھا..

امی آپ بھی کس کی باتوں میں آرہی ہیں ایسے ہی کہتی ہے پاگل.. وجی نے بہلایا تھا..

پاگل...؟؟ شانزے نے آہستہ سے پوچھا تھا..

پلیز نہ میری پیاری بہن نہں ہے.. وجی نے منت کی تھی.

وہ جانتا تھا کہ شانزے اس کے اور اس کی کال والی کے بارے میں جانتی ہے، اس لئے کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا.

پھر آئس کریم شانزے نے اپنا مطالبہ رکھا تھا..

ڈن.. وجی نے ایک منٹ لمبے بغیر اس کی بات مان لی تھی..

ارے تم دونوں کیا کھسر پھسر کرنے لگے..؟؟ تائی جان سے پوچھے بنا رہا نہیں گیا.

کچھ نہں امی بس یونہی.. وجی نے نہ بتانے میں عافیت جانی تھی.

تو پیچھا چھوڑو بہن کا کیوں دماغ کہا رہے ہوا بھی بیچاری تھکی ہاری آئی ہے..

تائی جان کی پھول برساتی باتوں نے سب کو حیران کیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

یہ سورج کہاں سے نکل رہا ہے آج کل.. وجی نے شانزے کے قریب ہو کے آہستہ سے پوچھا تھا..

لیکن تائی جان کی باریک نظر سے بچ نہیں پایا تھا تبھی انہوں نے اپنی فلائنگ چیل کا استعمال کیا تھا،

جسے بروقت وجی نے کچ کیا تھا۔ کیا امی آپ بھی کمال کرتی ہے یہ کوئی عمر ہے کچ کچ کھیلنے کی..

وجی میرا دماغ نہ خراب کر دیکھ بہت ہو گیا.. تائی نے دوسری چیل کی طرف اشارہ کیا تھا۔ وجی بھائی جائیں نہ اب.. تائی جان زیادہ جذباتی ہوتی اس سے پہلے ہی شانزے نے وجی کو آئس کریم یاد دلائی تھی..

اچھا بھی.. وجی باہر کی طرف بڑھے تھے..

جبکہ اریزے نے اسے چائے کا کپ پکڑایا تھا..

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟؟؟ شانزے نے اس سے پوچھا تھا.. تائی جان اور می جانی کے بڑے پلان بن رہے ہیں..

ہاں وہ پھوپھو آرہی ہیں نہ.. اریزے نے گویا دھماکہ کیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

ہیں کیوں..؟؟ شانزے جذبات میں بول گئی تھی.. لیکن سب کے دیکھنے پر اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔

میرا مطلب ہے کب.. شانزے نے بات کو کوور کرنے کے لئے پوچھا تھا..
پرسوں.. شام تک آجائیں گی.. اچھے ایک عدد بیٹے کے ساتھ عنیقہ نے تفصیل بتائی تھی۔
تبھی عنیقہ کا فون بجا تھا.. سکرین پر یوسف کا نام چمک رہا تھا اور ساتھ میں عنیقہ کا چہرہ بھی..

وہ معذرت کرتی ان کے بیچ سے اٹھ گئی تھی.. جو شاید تائی جان کے علاوہ کسی نے نوٹ نہیں کیا تھا،
جبھی وہ فورن اس کے پیچھے گئیں تھیں..
چلو بھی میرا خیال ہے اب کھانا کھاتے ہیں، حسان کہتے اٹھ گئے تھے اور محفل برخواست ہو گئی۔

.....
کیا ہوا تھا کیا کہ رہا تھا.. تائی جان نے عنیقہ کو فون بند کرتے دیکھ پوچھا تھا..

کچھ نہیں امی کچھ خاص نہیں... عنیقہ نے منہ بنا کر بولا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

ارے کیا مطلب ہے تمہارا آدھا گھنٹہ بات کی ہے تم نے.. تائی جان حیران تھیں۔

اوہ - کہہ تو رہی ہوں کچھ نہیں اب آپ سے جھوٹ بولوں گی کیا...؟؟؟ عنیقہ کچھ چڑی ہوئی تھی۔

ارے میری بچی کیوں منہ بنا رہی ہے ابھی تھوڑی دیر پہلے تو بہت خوش تھی.. تائی جان نے پیار کیا تھا۔

امی وہ بات تو مجھ سے کر رہا تھا، لیکن صرف شانزے کے بارے میں.. عنیقہ غصہ ہوئی تھی..

ارے تو کیا ہوا ایک ساتھ پڑھتے ہیں اور پھر شانزے کی وجہ سے ہی تو یوسف سے مل پائیں ہیں.. انہوں نے سمجھایا تھا۔

وہ تو ٹھیک ہے.. پر مجھے اچھا نہیں لگتا جب وہ شانزے کے بارے میں بات کرتا ہے.. عنیقہ بھی زد کی پکی تھی۔

تم فکر نہ کرو ایک بار تم دونوں ایک دوسرے کو سمجھ لو تو پھر سارے مسئلے حل ہو جائیں گے.. انہوں نے نیا راستہ دیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں میں نے بولا ہے اسے ملنے کا میں چاہتی ہوں جلد از جلد ہمارا ملنا شروع ہو صرف یہی طریقہ ہیں اس کو شانزے سے دور کرنے کا.. عنیقہ نے سوچتے کہا تھا..

پھر کیا کہا اس نے..؟؟ تائی جان نے تجسوس سے پوچھا تھا

حامی تو بھری ہے.. کہتا ہے جلدی بتاے گا کہ کہاں اور کب ملنا ہے..

چل اب تو خوش ہو جا تو نے جیسا سوچا اس نے ویسے کیا..

ہاں...!!! یہ تو ہے مجھے تو یقین نہیں آ رہا کہ وہ اتنے آرام سے ہاتھ آگیا شکل سے بڑا مغرور لگتا ہے..

عنیقہ نے حیرت کا اظہار کیا تھا..

ارے میری بچی کیا کسی سے کم ہے کوئی ایک بار دیکھ لے تو دوبارہ ضرور پلٹتا ہے..

اور پھر وہ شانزے اس کا مقابلہ ہی کیا ہے.. سانولی رنگت، تائی جان نے نفرت بھرے لہجے میں کہا تھا..

چل شاباش اب آجا کھانا کھاتے ہیں.. وہ عنیقہ کو ساتھ لے کر ہال میں گئیں تھیں..

.....

CLASSIC URDU MATERIAL

اسلام و علیکم، شانزے حسین سے ملنے آئی تھی۔

و علیکم اسلام، حسین سمیت سب نے ہی کافی خوش دلی سے جواب دیا تھا۔

کیسے ہیں آپ اب انکل، شانزے نے بہت محبت سے حسین سے پوچھا تھا۔

اور جا کے جوس اور بسکٹ ٹیبل پے رکھے تھے۔

وہ روز حسین کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور لاتی تھی۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔ اور اپنی بیٹی کے آنے سے تو اور بھی ٹھیک ہو گیا ہوں۔

وہ خوشی سے بولے تو شانزے بھی مسکرائی تھی۔

لیکن بیٹا اس کی کیا ضرورت ہے۔۔ آپ آجائیں ہیں میں تو اس کے لئے ہی شکر گزر ہوں۔۔

شانزے جوس گلاس میں نکل رہی تھی جب انہوں نے بہت پیار سے کہا تھا۔

ارے واہ انکل۔۔ اتنے پیار سے بیٹی کہا اور پھر پریا بھی کر دیا، شانزے نے گلاس ان کی

طرف بڑھایا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اس کے انداز نے انھیں کچھ دیر کے لئے سن کر دیا تھا بلکل وہی انداز حسین نے ذرے لیب کہا تھا،

لیکن شاہینہ نے پھر بھی سمجھ لیا تھا اس لئے ان کے ہاتھ پے ہاتھ رکھا ہے۔۔
ویسے یہ تم لوگوں کو اچھا بہانہ مل گیا ہے روز روز دیر سے جانے کا۔۔ نہیں؟؟ عثمان نے اس کے پاس بیٹھے کہا تھا۔

نہیں بھائی کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔ کمپیٹیشن والے سٹوڈنٹس کو لیوریج ہے۔۔
شانزے چھوٹے بچوں کے سے انداز میں بولا تو سب ہی ہنس پڑے تھے،
وہ تو ایسے کونا، فلل ٹائم چیٹنگ۔۔ عثمان نے اسے دوبارہ چیرانے کی کوشش کی تھی۔۔
عثمان بری بات ہے مہن کو ایسے نہیں ستاتے۔۔ شاہینہ نے اسے ٹوکا تھا۔۔
نہیں آئی۔۔ کوئی بات نہیں۔۔ "وہ ستا سکتے ہیں بھائی ہیں نا"۔۔ شانزے نے روانی سے بولا تھا۔

حسین نے ایک بار پھر شانزے کو دیکھا تھا۔۔ انھیں پھر زینب یاد آئی تھی۔۔
شاہینہ بھی ٹھٹکی تھیں۔۔ کیوں جب بھی حسین زینب کو بہت ستاتے تو وہ رونے لگتی،

CLASSIC URDU MATERIAL

اور شاہینہ مانا کرتی تو وہ ایسے ہی کہتی تھی "بھائی ہیں میرے ستا سکتے ہیں"

ارے واہ - دیکھا ماما ایک بہن تو ہونی چاہیے نا.. وہ بھی چوٹی.. عثمان نے ماں کو پکارا تھا وہ جانے تھے کہ اس کے ماں باپ کہیں اور ہی ہیں.. سب پھر مسکرانے لگے تھے.

اچھا اب میں چلتی ہوں کل پھر آؤں گی.. شانزے نے حسین کو کہا تھا انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا.

چاہتے تو وہ بھی یہی تھے کہ وہ روز اسے دیکھیں نا جانے کیوں ان کا دل ابھی کہتا تھا کہ شانزے ہی زینی کی بیٹی ہے..

ضرور - تم کیسے جاؤ گی یوسف تمہیں لے جائے گا ساتھ.. حسین نے بولا تھا، کہاں ہیں موصوف.

پتا نہیں پایا.. کافی دیر پہلے بات ہوئی تھی تو کہ رہا تھا آ رہا ہے.. تبھی یوسف اور محسن اندر آئے تھے...

لوجی.. شیطان کا نام لیا اور شیطان حاضر.. عثمان شانزے عقیقہ ہو کر کہا تھا تو ہنس پڑی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

بس بس زیادہ پارٹی بدلنے کی ضرورت نہیں ہے.. یوسف نے اندر آتے عثمان کو ناراضگی سے کہا تھا۔

چلو جاؤ شانزے کو لے کر.. حسین نے اتے ہی حکم صادر کیا تھا۔

پاپا ابھی تو میں آیا ہوں.. یوسف نے منہ بنایا تھا۔

تو؟ کس نے کہا تھا دیر سے آؤ... ماما نے اسکے کان کھینچے تھے۔

اوہ ماما کیا ہو گیا ہے لے جاؤں گانا ابھی.. یہاں تو سب ہی بدل گئے ہیں.. یوسف نے کان سہلایا تھا..

اچھا اچھا ٹھیک ہے ایکٹنگ کم کرو عثمان نے بھی جملہ پاس کیا تھا۔

ہاں ہاں بول لیں... معصوم بچا جو ہاتھ آگیا ہے.. اس نے منہ بنایا تھا۔

چلو شاباش اٹھو فورن.. میں دیکھ رہا ہوں تمہاری توجہ کم ہو گئی ہے کمپیٹیشن سے عثمان نے کہا تھا۔

یوسف کو گلٹی فیل ہوا تھا کہ تو وہ ٹھیک رہا تھا، اب وہ اسے کیا بتاتا..

اچھا نا ٹھیک ہے... یوسف اس سے زیادہ کچھ نہس کہ سکا..

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ اٹھ گئے تھے، وہ تینوں باہر نکلے تھے۔۔

اوہ - میں اپنی نوٹ بک اوپر بھول آئی۔۔ شانزے نے پارکنگ سے تھوڑا پہلے بولا تھا۔

روکو میں لاتا ہوں۔۔ یوسف نے کہا تھا۔

نہیں میں لے آتی ہوں تم لوگ جب تک گاڑی نکال لو، شانزے نے کہا تو یوسف نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔۔

یوسف یہ ٹھیک نہیں ہے۔۔ محسن جو کافی دیر سے خاموش تھا شانزے کے جاتے ہی بولا تھا۔۔

کیا ٹھیک نہیں ہے؟ یوسف نے حیرت سے دیکھا تھا۔

تو نے ابھی تک شانزے کو اور عثمان بھی کو نہیں بٹیا کے اب تو کمپیٹیشن میں نہیں ہے۔۔

کل شانزے کو پتا چل جائے گا جب اسٹیج اسکے نیو پارٹنر کا نام لیا جائے گا۔ تب... تب کیا کرو گئے۔۔

کتنے دن سے تو کوشش کر رہا ہوں بتانے کی پر۔۔ یوسف نے بات ادھوری چھوڑی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

پر کیا..؟؟ تو جانتا ہے اسے وہ جذباتی ہے اگر لاسٹ منٹ پے اس نے کچھ الٹا کر دیا تو
؟؟

تجھے سوچنا چاہیے تھا.. فیصلہ لینے سے شانزے کو پوچھنا چاہیے تھا، لیکن نہیں تو نے اکیلے
فیصلہ لے لیا.

تو اس اس کمپیٹیشن میں نہیں ہے اب تک اس کو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا..
سوچ اگر اسے کہیں سے پتا.... محسن جو جذبات میں آکر بولے جا رہا تھا ایک دم خاموش ہو
گیا تھا.

یوسف نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا تھا اور کچھ لمحوں کے لئے اسے لگا تھا اس کے
پیروں سے زمین نکل گئی ہے.

شانزے اسکے بالکل پیچھے کھڑی تھی.. اور اسکا چہرہ صاف بتا رہا تھا کہ وہ سب سن چکی
ہے..

تم نے ایسا کیوں کیا یوسف..؟؟ کیونکہ تم پریشان ہو انکل کے لئے؟؟ اس لئے تم
شامل نہیں ہو رہے..

لیکن اب وہ ٹھیک ہیں پہلے سے... شانزے اس کے بالکل سامنے کھڑی ہوئی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف خاموشی سے اسے سن رہا تھا،

تم ہمیشہ سے اس میں شامل ہوتے رہے ہو.. تو اب کیسے تم نام واپس لے سکتے ہو..

شانزے کو غصہ آیا تھا یوسف کے جواب نادیدے پے..

ٹھیک ہے میں خود میم سے بات کروں گی.. شانزے پلٹی تھی جب یوسف نے اس کا ہاتھ پکڑ کے روکا تھا..

نہیں.. اس کی ضرورت نہیں ہے.. اس کی آواز میں سختی تھی..

لیکن کیوں یوسف..؟؟ شانزے تقریباً چیخی تھی..

اپنے کام سے کام رکھو یہی اچھا ہے۔ یہ ایک اچھا تمہارے لئے چانس ہے تو پلیز، اسے اوہل کرو..

بجائے اس کے، کہ اپنا ٹائم تم مجھ پے یا میرے لئے سوچ کر ویسٹ کرو..

یوسف نے ساری محبت، سارا پیار سائیڈ میں رکھ دیا تھا۔

ٹھیک ہے اگر ایسا ہے تو مجھے بھی اس میں شامل نہیں ہونا،

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے اس کا بدلہ لہجہ دیکھ کر حیران رہ گئی تھی، لیکن پھر اس نے فیصلہ کرنے میں ایک لمحہ نہیں لگایا تھا۔

تمہیں نا صرف شامل ہونا ہے۔۔ بلکہ جیتنا بھی ہے سمجھیں۔۔ یوسف اب غصے میں تھا۔
پلیز یوسف ایسا مت کہو۔۔ ہم نے ساتھ میں ٹیم بنائی تھی۔۔ اور ہم ساتھ ہی اسے جیتیں گے۔۔

شانزے کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا تھا۔۔ اس نے پہلی بار یوسف کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔
یوسف کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی۔۔

کہانا اچھے کام سے کام رکھو، اس نے شانزے کا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔۔
میں گاڑی لاتا ہوں۔۔ یوسف کہتا چلا گیا تھا۔۔

لیکن شانزے بھی روکی نہیں تھی۔۔

شانزے پلیز روکو محسن نے آواز دی تھی۔۔ لیکن اس نے نظر انداز کر دی تھی۔۔

.....
کیا ہوا سب خیریت ہے؟؟ صبا نے پانی کی بوتل اس کی طرف بڑھائی تھی، اسے شانزے ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اس کا چہرہ اور آنکھیں لال ہو رہی تھیں... جب سر کی نسیں اتنی تنی تھیں کے آسانی سے پتا چل رہیں تھیں..

کچھ ٹھیک نہیں ہے.. شانزے کی آنکھوں میں پھر پانی بھرنے لگا تھا.

کیا ہوا ہے کچھ بولو تو.. صبا اب سچ میں پریشان تھی.

اس نے اپنا نام کمپیٹیشن سے واپس لے لیا ہے بغیر مجھے بتائے، بغیر مجھ سے پوچھے..

شانزے نے دکھ سے کہا تھا.

لیکن کیوں؟؟ صبا حیران ہوئی تھی..

اس کے پاپا کی بیماری وجہ سے..

اوہ - صبا نے ٹھنڈی آہ بھری تھی، جیسے وہ یوسف سے مستفق ہو..

لیکن وہ اب ٹھیک ہیں تو آخر وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے..؟؟

وہ کہتا ہے، مجھے اکیلے شامل ہونا ہو گا اب وہ ایسے کیسے بول سکتا ہے شانزے زیادہ جذباتی ہو رہی تھی.

شانزے اس کی بات بھی ٹھیک ہے، تم اس کی جگہ پے خود کو رکھ کے سوچو..

CLASSIC URDU MATERIAL

نہیں، میں اکیلے نہیں کر سکتی اس کے بغیر... میں اپنا نام واپس لے لوں گی، شانزے نے کہا تھا..

وہاٹ..؟؟؟ شانزے یہ تم کیا کہہ رہی...؟؟؟ صبا حیران ہوئی تھی...
نہیں یوسف کے بغیر نہیں.. اس نے مجھ سے زیادہ محنت کی ہے اس کمپنیشن کے لیے...

میں اکیلے نہیں کر سکتی.. وہ نہیں آیا تو کوئی مطلب نہیں رہ جاتا نہ ٹیم کا.
تو بغیر یوسف کے کیسی ٹیم...؟؟؟ میں کیا کروں گی اکیلی وہاں..؟؟
تم نہیں جانتی ہو، اگر وہ نہ ہوتا تو میں کوئٹہ میں کبھی کلیر نہ ہو پاتی.. اس نے ہر چیز کو پلان کر رکھا تھا..

اس نے اپنا ۱۰۰ پرسینٹ دیا ہے.. پھر میں کیسے اس کی محنت کو نظر انداز ہونے دوں...
تم نہیں جانتی بارش میں بھگنے سے اس کی طبیعت کتنی خراب تھی،
لیکن پھر بھی ایک لفظ بولے بغیر اس نے پر فارم کیا..
مجھ نہیں شامل ہونا اس کمپنیشن میں... شانزے کا لہجہ اٹل تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے تم بھول رہی ہو تم نے کہا تھا یہ تمہارے لیے بہت امپورٹنٹ ہے..

تو پھر تم کیسے گیواپ کر سکتی ہو.. صبا نے اس سے یاد دلایا تھا.

ہاں کہا تھا... مجھے سب یاد ہے... لیکن وہ تب کی بات تھی، لیکن اب.. شانزے بولے
بولے روکی تھی..

اب وہ کیسے صبا کو کہے وہ جیتنا چاہتی ہے لیکن یوسف کے ساتھ...

وہ شامل ہونا چاہتی ہے، پر یوسف کے بغیر نہیں...

لیکن اب کیا شانزے...؟؟؟ یوسف کی آواز نے دونوں کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا..

(یوسف اور محسن اس سے پہلے یونیورسٹی پہنچ چکے تھے اور سب جگہ ڈھونڈ کر اب اس طرف
آئے تھے،

جہاں انہوں نے شانزے اور صبا کو الجھتے ہوئے دیکھا تھا، اس لیے وہ اس طرف چلے آئے
تھے

اور غیر ارادی طور پر ان کی باتیں بھی سن لی تھیں)

بولو شانزے... اب کیا...؟؟؟ یوسف کی آواز میں سنجیدہ گی تھی. شانزے کی نظریں جھک

گیں تھیں..

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف کا دل چاہا وہ جا کر ایک تمپھڑ لگاے شانزے کو...

اور شانزے کی طرف وہ جس انداز سے بڑھا تھا، لگا بھی یہ تھا...

یوسف یار.. محسن نے آواز دی تھی وہ گھبرا گیا تھا.. جبکہ صبا اس کے تیور دیکھ ایک قدم اچھے ہٹی تھی۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے... شانزے کی آنکھوں میں پانی تیرنے لگا تھا وہ نہیں چاہتی تھی رونا...

پر یہ دل بھی نہ کیسا مجبور کر دیتا ہے... یوسف نے شانزے کا ہاتھ پکڑا تھا... وہ اس کو اپنے ساتھ لے لائبریری کی طرف لے جا رہا تھا.. اور وہ کسی رپورٹ کر طرح اس کے ساتھ کھینچی جا رہی تھی...

یوسف سنو... صبا نے روکنا چاہا تھا یوسف کے تیور کافی بگڑے تھے...

صبا مت روکو، انھیں ضرورت ہے بات کرنے کی.. لیکن محسن نے اس کو روک دیا تھا...

لیکن... دونوں لڑ پڑے تو.. تم جانے ہو دونوں ہی آخر لیول کے بدتمیز ہیں،

لہذا بھی نہیں کرنا کسی کا.. صبا نے خدشہ ظاہر کیا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن یہ مت بھولو کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں.. وہ کبھی ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائیں گے...

محسن نے بہت آسان لفظوں میں بات کی تھی..

بڑے بڑے عاشق دیکھے... یہ کون سا عشق ہے.. جب دیکھو لڑتے رہتے ہیں.. ایسا تو نہ دیکھا نہ سنا، صبا چڑ گئی تھی..

یہ بدتمیز عشق ہے... وہ ایک دوسرے سے لڑتے ہیں وہ بھی ایک دوسرے کے لئے... محسن ہنسا تھا تم کیا سوچنے لگیں، اس نے صبا سے پوچھا تھا جو کہیں خیالوں میں گم تھی.. کچھ نہیں بس یہی سوچ رہی ہوں.. ان دونوں کو دیکھ کر محبت کا دل کرتا ہو گا اپنا سر بیٹلے، کہ میں کن کو ہو گئی ہوں..

بس بس ان کی کتاب بعد میں لکھنا... آؤ دیکھتے ہیں اب کیا ہنگامہ کر رہے ہیں...

محسن نے صبا کو کہا تھا وہ دونوں ان کے پیچھے گئے تھے.

.....

کیوں شانزے ایسا کیا ہو گیا تھا کہ تم اس میں شامل نہیں ہونا چاہتیں؟

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ دونوں لائبریری کے پاس بٹے لان کی بیچ پے بیٹھے تھے... جب یوسف نے اس سے پوچھا تھا۔

اس کی آواز کی سنجیدگی نے شانزے کو ساکت کر دیا..
اس کی آواز میں دکھ نمایاں تھا.. وہ جانتی تھی یوسف کبھی نہیں چاہے گا کہ وہ پارٹیسپیٹ نہ کرے...

وہ تم نہیں ہو تو پھر میں... شانزے کے لفظ ادھورے رہ گئے تھے..
میں نہیں ہوں تو کیا شانزے... زندگی روک نہیں جائے گئی..
تم نے کیسے سوچا لیا یہ سب، اس کے لئے تو اتنی محنت نہیں کی تھی ہم نے...
کہ تم اتنی آسانی سے ہار مان لو.. یوسف نے بڑی بے رحمی سے بولا تھا..
(اس وقت سے وہ کہیں سے بھی وہ یوسف نہیں لگ رہا تھا جو ہر وقت، ہر بات، کو مذاق سمجھتا ہے...)

اس وقت تو وہ اپنے لہجے میں اتنی سختی لے رہا تھا کہ شانزے اندر سے کافی حد تک ڈر گئی تھی، لیکن وہ یوسف پے ظاہر نہیں کر سکتی تھی۔ ورنہ یوسف نے اس کی بات کبھی نہیں

CLASSIC URDU MATERIAL

مانی تھی۔ شانزے کو اپنی حالت پے رونا آیا تھا کچھ آنسو آنکھوں سے ٹوٹے بھی تھے، یوسف کا دل تڑپ تھا لیکن فلحال وہ کمزور نہیں پڑ سکتا تھا،

وہ جانتا تھا کہ اگر وہ کمزور پڑھ گیا تو پھر عثمان کو قربانی دینی پڑے گی اپنا ٹریپ کینسل کر کے.. جس کے لئے وہ پچھلے کتنے ماہ سے تیاری کر رہا تھا۔ اور یوسف نہیں چاہتا تھا کہ ایسا ہو عثمان کو اس کی وجہ سے کوئی پریشانی ہو۔ لیکن وہ یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ شانزے اتنی آسانی سے ہار مان لے..)

پلیز شانزے اینف ناؤ... وہاٹس رانگ ویدیو؟؟ یہ لڑکیوں کی طرح رونا دھونا بند کرو پلیز... بہت اچھا طریقہ ہے اپنی بات منوانے کہ لیکن بہت گھسا پیٹا.. یوسف کہا لہجہ ابھی بھی سخت تھا۔

لیکن شانزے کو اس کی کوئی بات اثر کہاں کر رہی تھی یہاں تک کہ اس کا لہجہ بھی نہیں،

وہ تو بس اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھی،

یوسف.. تم بات نہیں سمجھ رہے تمہارے بغیر میں ہار جاؤں گی.. شانزے نے ناکام کوشش کی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف کو شدید غصہ آیا تھا، جو وہ نہیں چاہتا تھا وہ ہو گیا تھا،

انجانے میں ہی سہی لیکن شانزے اس پے ڈیپینڈ کرنے لگی تھی۔

کتنی دقیا نوسی ہو تم شانزے میں نے سوچا بھی نہیں تھا.. پلیز جا کے منہ دھو اور اپنا دماغ

صاف کرو..

کل کمپیٹیشن ہے اور اس میں تم جارہی ہو.. ڈیٹس فائل.. یوسف کہہ کر روکا نہیں تھا..

سامنے سے آتے صبا محسن حیران رہ گئے تھے، اب دونوں شانزے کو تسلی دیئے گئے تھے۔

.....

شانزے گھر آگئی تھی اس کی خاموشی سب نے محسوس کی تھی لیکن کسی نے بھی کچھ بولا
نہیں تھا۔

سب کو لگا تھا وہ کل کی وجہ سے سڑیس میں ہے۔

تائی جان اور می جانی آج کل پھوپھو کو لے کر کافی مصروف تھیں.. اس لئے انہوں نے
بھی کچھ خاص توجہ نہ دی۔

اور عنیقہ اس کا تو کیا کہنا.. وہ آج کل اپنے فون میں کچھ زیادہ ہو گئی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اس لئے وجی بھائی اور پاپا اس کا حوصلہ بڑھانے لگے تھے۔

ڈونٹ وری.. شانزے دیکھنا تم ہی جیتو گی.. پاپا نے لاڈ سے اس کو اپنے ساتھ لگایا تھا۔

مجھے اپنی بیٹی لے پورا بھروسہ ہے.. وہ ہمیشہ ہر میدان میں کامیاب ہوگی.. وہ بہت محبت سے بولے رہے تھے۔

لیکن شانزے وہ تو اس وقت کہیں اور ہی تھی.. جب بہت دیر بھی شانزے نے کچھ نہیں بولا،

تو انہوں نے شانزے کو پوچھا تھا، کیا ہوا آج میرا فائٹر طیارہ کافی ٹھنڈا ہے... حسان کچھ پریشان ہوئے تھے۔

کچھ نہیں پاپا بہت تھک گئی ہوں تو سر درد کر رہا ہے.. شانزے نے بہانا بنایا تھا اور وہ کافی حد تک کام کر بھی گیا تھا۔

اوہ - اچھا تو پھر میرا بچہ آرام کر لو تھوڑی دیر انہوں شانزے کا سر چوما تھا۔

جی پاپا.. شانزے نے کہا اور کمرے کی طرف چل پڑی.. اریزے کو گڑبڑ کا احساس ہوا تھا، اور اس کا اندازہ اس وقت بالکل سہی ثابت ہوا جب اس نے کھانا کھانے سے بلکے آئس کریم کے لئے بھی یہ کہ کر مانا کر دیا تھا،

CLASSIC URDU MATERIAL

کہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے..

.....

اریزے کمرے میں آئی تھی.. لائیٹ آف کی وجہ سے کمرے میں گپ اندھرا تھا۔ اس
لئے اس نے سیوراون کیا تھا۔

شانزے کے جسم میں ہلکی سی حرکت ہوئی تھی، وہ سمجھ گئی تھی کہ شانزے جاگ رہی
ہے۔

وہ اس پاس بیڈ پے اکر بیٹھ گئی تھی.. اس نے آہستہ آہستہ شانزے کے سر میں ہاتھ
پھیرا تھا۔ شانزے خود پے قابو نہیں رکھ سکی تھی اس لئے رونے لگی.. اریزے نے اس کی
آنکھوں سے بازو ہٹایا تھا۔

کیا ہوا.. اسنے شانزے کے چہرے پے ہاتھ پھیرا تھا شانزے اٹھ کے اس کے گلے لگ گئی
تھی۔

اب وہ اریزے کو اپنی اور یوسف کی ہونے والی بات بتا رہی تھی۔
میں نہیں شامل ہوں گی اس کے بغیر اس نے بہت کیا ہے، اس کو متعیش کے لئے
شانزے رو رہی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اریزے اس کو چھپ کر رہی تھی اور ساتھ ساتھ اس نے دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ اب کو کیا کرنا ہے۔۔

وہ دوبارہ کمرے میں آئی تو شانزے سو رہی تھی، شاید رو رو کے تھک گئی تھی۔
اریزے نے اپنا فون اٹھایا تھا اور نمبر ملانے لگی۔۔

.....

معذرت چاہتی ہوں اس وقت فون کرنے کے لئے۔۔ اریزے بڑی آہستگی سے کہا تھا۔
اپنی ٹائم فور یو۔۔ دوسری طرف سے بھی بہت نرمی سے کہا گیا تھا۔۔
مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔ اریزے نے جھجکتے ہوئے کہا تھا۔۔
جی ضرور۔۔ آواز کی نرمی ابھی بھی برقرار تھی۔۔

اریزے نے اپنی بات شروع کی تھی۔۔ اس کی بات کو بہت توجہ سے سنا گیا تھا۔۔
اریزے میری فوج میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔ آواز میں شرمندگی واضح تھی۔۔
میں جانتی ہوں لیکن اب کیا ہو گا۔۔ اریزے ابھی بھی پریشان تھی۔۔
آپ پریشان نا ہوں میں بات کرتا ہوں۔۔ کہہ کر فون رکھ دیا گیا تھا۔

.....

یوسف بہت دیر پہلے پایا سے ملنے آیا تھا لیکن ابھی تک ہسپتال میں ہی تھا۔۔ عثمان نے اس کی خاموشی محسوس کی تھی لیکن پایا کی وجہ سے کچھ نہیں بولا تھا۔ پایا کو میڈیسن دے دی گئی تھی اس لئے وہ سونے کے لئے لیٹ گئے۔

آؤ یوسف باہر چلتے ہیں۔۔ وہ دونوں باہر لانچ میں آگے تھے۔۔

عثمان اس کے لئے کافی لایا تو وہ بیچ کی سیٹ سے سرٹیکاے باہر جانے کس چیز کو گھورنے میں مصروف تھا۔

عثمان نے اس کے آگے کافی کا کپ کیا تھا، جسے یوسف نے خاموشی سے پکڑ لیا تھا۔ تم کمپیٹیشن میں شامل کیوں نہیں ہو رہے۔۔؟ عثمان نے ڈائریکٹ پاشٹ کی بات کی تھی۔

آپ کو کس نے بتایا۔۔؟؟؟ یوسف کو شدید جھٹکا لگا تھا۔ لیکن اس نے اپنے جذبات کو کنٹرول کر کے پوچھا تھا۔

(تو یہ تہہ تھا کہ آج ہی ساری جنگیں لڑنی پڑیں گی۔)

CLASSIC URDU MATERIAL

ضروری یہ نہں مجھے کس نے بتایا ضروری یہ ہے کہ تم نے ایسا کیوں کیا، مجھ سے کیوں چھپایا۔ عثمان نے اس کی طرف دیکھا لیکن وہ ابھی سامنے روڈ پے کہیں مصروف تھا۔

جو مجھے ٹھیک لگا وہ میں کیا۔ یوسف کی آواز میں ایک دم سرد مہری آئی تھی۔

وہ سمجھ گیا تھا کہ اسے اریزے نے بتایا ہے۔ (کیونکہ اب سے کچھ دیر پہلے ہی اس نے عثمان کو بات کرتے سنا تھا)

ٹھیک۔ لیکن شانزے کے بارے میں سوچا۔؟ عثمان نے ایک بار پھر پوچھا تھا۔
تمہارے اچھے جواز ہو سکتے ہیں ایسا کرنے کا۔ شاید اس کے پاس بھی کوئی جواز ہو اپنا۔
لیکن جتنا میں نے شانزے کو جانا ہے، وہ تمہارے بغیر کبھی نہں شامل ہوگی۔ یہ تم بھی جانے ہو۔

پھر تم نے کہا تھا نا کہ وہ ایک بار جو سوچ لے اس سے پیچھے ایک قدم نہں ہٹی۔
یوسف۔ کیا تم چاہتے ہو یہ چانس تمہاری وجہ سے مس کر دے۔ کیونکہ تم ساتھ نہں ہو۔

اور وہ بھی تب جب میں اپنا ٹریپ پہلے سے کینسل کر چکا ہوں، یوسف کو جھٹکا لگا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

بھائی.. اس نے پوری بات میں پہلی بار عثمان کی طرف دیکھا تھا.. کیا وہ سب جانے
ہیں..

تمہیں کیا لگا کہ میں تمہاری اور شانزے کی محنت ضائع ہونے دوں گا.. عثمان نے اس کو
سوالیہ نظروں دیکھا تھا..

بھائی فیصلہ ہو چکا ہے.. یوسف نے منہ نیچے کر لیا تھا.

تھنک آباوٹ یور دیشیزن..

عثمان نے اس کا کندھا تھپتھپایا تھا وہ اندر چلا گیا تھا، اور یوسف باہر کی جانب بڑھا
تھا....

.....

.....

اندر آتے یوسف کے پاؤں تھم گئے تھے. اس نے چاروں طرف دیکھا تھا،

اس کی تلاش ماما کی آواز کے ساتھ ختم ہوئی تھی.

شانزے نہیں آج.. شاہینہ بیگم نے پوچھا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

آئی تھی۔ چلی گئی ہے۔ حسین نے مختصر جواب دیا تھا۔ یوسف نے چور نظروں سے انہیں دیکھا تھا،

کیوں؟؟ ماما نے حیرت سے پوچھا تھا۔

کہہ رہی تھی کچھ کام ہے تو اس لئے۔ حسین نے ابھی بھی جواب مختصر دیا تھا۔

اچھا... ماما کا لہجہ بوجھا تھا۔

آپ کو کیا ہوا کیوں اداس ہو رہی ہیں۔ حسین نے شاہینہ سے بڑے پیار سے پوچھا تھا۔

بس۔۔ روز دیکھنے کی عادت سی ہو گئی ہے۔۔۔ آج نہیں آئی تو دل اداس ہو رہا ہے۔۔ وہ سچ میں اداس تھیں۔

اوہ۔۔ تو میری وجہ سے چلی گئی یوسف نے دل میں سوچا تھا۔

اتنی ناراض ہے کہ ملنا بھی نہیں چاہتی، سوچتے ہوئے یوسف کی نظریں عثمان کی طرف اٹھیں تھیں،

تو وہ بھی اس کو ہی دیکھ رہا تھا۔ یوسف نے نظریں جھکا لیں تھیں۔

عثمان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

.....
سب لوگ ہال میں جمع تھے، اور ٹیمز اسٹیج پر... سب ٹیمز آپس میں کچھ نا کچھ ڈیکس کر رہی تھی سوائے شانزے کے..

درد کی ایک شدید لہر شانزے کے جسم میں دوڑی تھی.. لکین بہر حال وہ کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی..

جبکہ کچھ ٹیمز یوسف کے نا آنے کو ڈیسکس کر رہیں تھیں، شاید سب جان گئے تھے کہ وہ اب کمپیٹیشن میں نہیں ہے..

اس کی آنکھوں میں نمی آنے لگی تھی جبھی سامنے سے میم، سر اور ڈین صاحب آتے دیکھائی دیے تھے...

سب انھیں دیکھ کر سیدھے کھڑے ہوئے تھے،

سو ٹیمز آریوریڈی؟؟ ڈین نے پوچھا تھا..

یس سر سب کی آواز آئی تھی..

اوکے بیسٹ آف لک وہ کہتے آگے بڑھ گئے تھے..

اس سے پہلے کے ہم راؤنڈ شروع کریں، میں آپ سب سے کچھ کہنا چاہتی ہوں..

CLASSIC URDU MATERIAL

میم کلثوم نے اپنے مخصوص انداز میں بات شروع کی تھی۔۔

آپ سب اپنی اپنی جگہ بہترین ٹیمز ہیں اور ہمیں ہر ٹیم سے بہت سی امیدیں ہیں،

اور مجھے یقین ہے آپ سب اس پے پورا اترنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔۔

انہوں نے شانزے کی طرف دیکھا تھا۔ جس کی آنکھیں اس کے اندر ہونے والے شور کا پتا دے رہیں تھیں۔۔

آپ لوگوں میں سے کوئی کچھ کہنا چاہتا ہے۔۔۔ میم نے اب سب سے پوچھا تھا۔۔

انہیں لگا تھا کہ شانزے پوچھے گی اپنے نیو پارٹنر کے بارے میں۔۔ لیکن ایسا نہیں ہوا تھا، وہ نہیں بولی تھی۔

تھنک یو میم۔۔۔ سب نے ایک ساتھ کہا تھا۔۔ میم کلثوم جانے کے لئے موڑی تھیں۔۔ جب شانزے نے آواز دی تھی۔۔

میم۔۔ میں کچھ کہنا چاہتی ہوں۔۔۔ شانزے نے ہمت کر کے آواز دی تھی۔۔

جی؟ کلثوم روک گئیں تھیں۔۔ انہوں نے خاموش نظروں سے شانزے کو دیکھا تھا۔

وہ سمجھیں تھی کہ وہ نیو پارٹنر کے بارے میں پوچھے گی۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

میں اس کمپیٹیشن سے نام واپس لینا چاہتی ہوں.. شانزے نے ان کے سامنے کچھ فاصلے
پے کھڑے ہو کر کہا تھا۔

کلثوم کو لگا کسی نے ہم بلاسٹ کیا ہے.. یہ تو انہوں نے سوچا ہی نہیں تھا۔

باقی ساری ٹیمز بھی حیران تھیں...

لیکن کیوں شانزے... وارث تو بول ہی پڑا تھا...

میں نہیں کر سکوں گی.. شانزے نے بہت مختصر جواب دیا تھا.. جبکہ سب آپس میں چیم
گویاں کر رہے تھے۔

میں معذرت چاہتی ہوں.. شانزے نے بہت اعتماد سے کہا تھا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا یہ
اس کا آخری فیصلہ ہے..

میم... کوئی کچھ بولتا اس سے پہلے پیچھے سے آواز آئی تھی.. سب کی نظرین آواز کی سمت
گیں تھیں..

جاں سے یوسف چلا آ رہا تھا.. وہ اگر شانزے کے برابر کھڑا ہوا تھا.. کچھ پل کے لئے وہ
ساخت ہو گئی تھی..

میم.. آئی چینجڈ مائی مائنڈ... یوسف نے بولا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

لیں... محسن نے دور سے ہی اشارہ کیا تھا...

میں معذرت چاہتا ہوں اپنے پچھلے رویے کے لئے.. یوسف نے میم کلثوم کو بولا تھا..

مجھے خوشی ہے تمہارے آنے کی..

تمہارے آنے سے مجھے کچھ ریلیف لے گا... سر متنصر میم سے پہلے بولے تھے..

یوسف نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا تھا..

تو کیا آپ اب بھی نام واپس لینا چاہتیں ہیں؟؟ میم نے شانزے سے پوچھا تھا..

یہ بھی نام واپس نہیں لے رہی.. یوسف پہلے ہی بول پڑا تھا... شانزے مسکرائی تھی..

میم کلثوم ان دونوں کو دیکھ کر مسکرائیں تھی.. ٹھیک گیٹ ریڈی..

وہ اسٹیج سے اتر گئے تھے...

.....

یہ سب کیا ڈرامہ چل رہا ہے... رانیہ نے کچھ الجھتے ہوئے پوچھا تھا..

وہ اصل میں تم بہت دنوں کے بعد آئی ہونا اس لئے تمہیں سمجھ نہیں آیا گا تو پلیز انکور..

صبا نے کہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

ویلے بھی یہ کوئی انڈین ڈرامہ تھوڑی ہے کے چلتا رہے... مہک نے بھی لائن جوڑی تھی..

مطلب.. رانیہ اور پریشان ہوئی تھی..

مطلب یہ کہ میڈم یہ پاکستانی ڈرامہ ہے نا ایک اپیسوڈ میں بھی بہت کچھ ہو جاتا ہے..
تو اس کو سمجھنے کے لئے نہ ساری اپیسوڈ دیکھنا پڑتی ہیں، صبا اور مہک دونوں تالی مار کے ہنسیں تھیں..

جبکہ رانیہ پر پٹختی چلی گئی تھی..

سب اپنی باتوں میں مصروف تھے، گلے شکوے ختم ہو گئے تھے دونوں نے ایک دوسرے کو مسکرا کے دیکھا تھا..

تھنک یو... شانزے نے یوسف کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تھا..
صرف تھنک یو سے کام نہیں چلے گا.. یوسف نے بھی اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا، جہاں ابھی بھی نمی تھی..

تو پھر؟؟ شانزے گڑبڑائی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

تو پھر یہ کے ٹریٹ دینی پڑے گی.. جہاں میں بولو.. جب میں بولوں... یوسف نے پیٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے تھے..

اوکے.. ڈن.. شانزے نے مسکرا کر کہا تھا.. اس کی مسکراہٹ ویسی تھی جیسے اکثر تیز بارش کے بعد دھوپ ہوتی ہے.

یوسف.. شانزے پریشان تھی وہ کہنا چاہتی تھی کہ اگر وہ ہار گئی تو...

اب تم اپنی جگہ لو.. یوسف نے شانزے کو کہا تھا، وہ جانتا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہے، اور یہ بھی کہ وہ نروس ہے... لیکن اس کے کہنے پے وہ بغیر کچھ کہے ہی موڑ گئی تھی، وہ جانے کے لی موڑی تھی.

شانزے... جب اس نے پیچھے سے آواز دی..

ہاں..؟؟ شانزے نے پلٹ کر پوچھا تھا...

تم ہار بھی گئیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا.. لیکن میری خواہش ہے کہ تم جیتو.. یوسف نے کہا تھا.

اور پھر وہ اسٹیج سے نیچے آیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

آج کے پروگرام کے ۳ راؤنڈ ہیں۔۔ سر نے علان کیا تھا، شانزے اب پہلے سے زیادہ پریشان لگ رہی تھی۔

ان دونوں نے تو صرف دو راؤنڈ دیکس کیے تھے۔ لیکن یہاں تو...

اس کی پریشانی نیچے ہال میں بیٹھے یوسف نے نوٹ کی تھی۔۔

اس نے شانزے کو اشارہ کیا تھا ریلکس رہنے کا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ ایسا کرنا بیکار ہے...

سر کی آواز مانگ میں گنجی تھی۔۔

پہلا راؤنڈ، سٹارٹ فرام دالاسٹ ورڈ۔۔ جس کی شروعات میں یعنی آپ کا ہوسٹ کروں گا جہاں میرا شعر اینڈ ہو گا۔

وہاں سے آپ اپنا شعر شروع کر سکتے ہیں۔۔ یہ ٹائم بانڈ ہے اگر کسی بھی پارٹیسپیپینٹ نے

5 سیکنڈ سے زیادہ کا ٹائم لیا تو چانس دوسرے کو دیا جائے گا، اگر آپ اپنے نمبر بچانا چاہتے

ہیں تو نا آنے کی صورت میں فورن سے پاس کہہ دیں۔۔

اس راؤنڈ میں دو ٹیمز آؤٹ ہوں گی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

دوسرا راؤنڈ، اٹیک داورڈز... آپ کے سامنے لفظ بولا جائے گا جس سے آپ نے شعار کہنا ہو گا۔ لیکن موقع اس کو لے گا جو پہلے بزر پرپس کرے گا... اس راؤنڈ میں ایک ٹیم آوٹ ہوں گی..

تھرڈ راؤنڈ میں آپ کو پکچرز دیکھائی جائیں گی، اس کی ڈیٹیل ہم راؤنڈ شروع ہونے سے پہلے دے دیں گے..

اس راؤنڈ میں ایک ٹیم آوٹ ہوگی.. تو جیسے کے آپ ۱۰ ٹیمز یہاں کھل رہی ہیں، اس کمپیٹیشن کے بعد صرف ٹاپ 6 ٹیمز ہی آگے جائیں گی... یعنی یہاں سے آج 4 ٹیمز آگے نہیں جائیں گی..

تو اپنا کھیل شروع کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں وہ ٹیمز کونسی ہیں... آل دا بیسٹ...

جیسا یوسف نے کہا تھا سب ویسا ہی تھا، صرف ایک راؤنڈ چلیج تھا لیکن اس کے باوجود شانزے پریشان تھی..

لیکن مشکل یہ تھی کہ اب یوسف اس کے لئے چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا...

سر مستنصر کی آواز میں پہلا شعر گنجا تھا.. اور اس کے ساتھ ہی مقابلہ شروع ہو گیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے نے ایک کے بعد ایک کئی ورڈ پاس کیے تھے، ایسا لگ رہا تھا کہ وہ سن ہی نہیں رہی ہے۔۔

جس کا فائدہ دوسرے پارٹیسپیپنٹ کو خوب ہوا تھا، اور انہوں نے اچھا خاصا سکور فرسٹ راؤنڈ میں ہی کر لیا تھا۔۔

جبکہ سچ یہ تھا کہ اس کو گھبراہٹ کی وجہ سے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔ اس لئے وہ اچھا پرفارم نہیں کر پا رہی تھی۔

اور یہی بات اسے اور زیادہ خوفزدہ کر رہی تھی۔۔ وہ یوسف کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔ ایک بار پھر اس کے اوپر ڈر سوار تھا۔۔ یوسف کے ناراض ہونے کا۔۔ فرسٹ راؤنڈ ختم ہو گیا تھا، سکور کی حالت بہت خراب تھی۔۔ شانزے نے سکور کے لہزے سے کچھ بھی پرفارم نہیں کیا تھا۔

وہ 8 نمبر پے تھی یعنی سب سے لاسٹ۔۔ سٹوڈنٹس کو فریش ہونے کے لئے ٹائم دیا گیا تھا۔۔

وہ نیچے اتر آئی تھی۔۔ گروپ کے سب لوگ خاموش تھے،

کسی نے بھی یہ نہس سوچا تھا کہ شانزے پرفارم نہس کر سکے گی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف بالکل سامنے دیکھ رہا تھا۔۔ شانزے شرمندہ ہوتی چپ چاپ اس کے برابر میں آکر بیٹھی تھی۔۔

شانزے کو لگا تھا کہ وہ اسے سنائے گا۔۔ وہ دل ہی دل میں خود کو تیار کر رہی تھی۔
یوسف نے زمین پر رکھے بیگ میں سے جھک کر بوٹل نکال کر شانزے کی طرف بڑھائی تھی۔۔

اس کے اتنے اچانک دیئے سے وہ ڈر گئی تھی۔۔
میں نے کہا تھا تمہیں کہ اگر تم ہار بھی جاؤ تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔ پر اتنی بری طرح سے نہیں۔۔

یوسف نے اس کی طرف بغیر دیکھے کہا تھا۔ شانزے نے نظریں جھکائیں تھی۔۔
میں لگے راؤنڈ میں اچھے سے کروں گی، مجھے نہس پتا تھا سب اتنی جلدی ہو گا،
حالانکہ مجھے اندازہ تھا کہ کون سا دور ڈانے والا ہے، لیکن میں ٹائم اور سپیڈ کو میچ نہس کر سکی۔۔

کمپیٹیشن میں صرف اپنے کانوں کو استعمال کرو جو سن رہی ہو اس پر ریکٹ کرو بجاتے
اس کے، کہ تم سوچو۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف نے بولا تھا وہ مزید کچھ کہتا اس سے پہلے ہی دوسرا راؤنڈ سٹارٹ ہو گیا تھا..

شانزے اب کافی ریلکس تھی.. اور یہی چیز اب اس کی گیم میں بھی نظر آرہی تھی..

اس کی پرفارمنس پہلے راؤنڈ کی نسبت اب کافی بہتر تھی.. اس گروپ والوں نے بھی شکر ادا کیا تھا..

لیکن یوسف اب بھی خاموش تھا، اس کی خاموشی سب نے محسوس کی تھی..

لیکن ابھی اس وقت اس کو چھیڑنا کسی نے بھی مناسب نہیں سمجھا تھا..

وہ مستقل اسٹیج کی طرف دیکھ رہا تھا... ایسا لگ رہا تھا وہ پتھر کا ہو چکا ہے..

ایک سیکنڈ کو بھی اس نے پلکیں نہیں جھپکائیں تھیں..

تبھی رانیہ آئی تھی.. اف یہ لڑکی بھی نا.. مجھے ابھی تک یقین نہیں آتا کہ اس نے تمہارے برابر سکور کیا تھا..

پتا نہیں کیا سوچ کر تم نے اس کو پارٹنر بنانا پسند کیا تھا، کہیں سے بھی یہ تمہارے برابر نہیں ہے...

بس اللہ کرے کہ آج کا راؤنڈ کسی طرح نکال لے.. پھر تو مجھے یقین ہے تم سب سمجھال لو گئے..

CLASSIC URDU MATERIAL

رانیہ نے اپنی فطرت سے مجبور ہو کر کہا تھا..

صبا کچھ کہنے کے لئے آگے بڑھی تھی.. جب محسن نے اسے روکا..

وہ دیکھو.. اس نے یوسف کی طرف اشارہ کیا تھا..

جو دنیا جہاں کا غصہ آنکھوں میں لئے اس کو ہی دیکھ رہا تھا..

مجھے یقین ہے وہ جیتے گی.. لیکن اگر وہ ہار بھی جاتی ہے تو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا..

یوسف کے الفاظ میں اتنی سختی تھی کہ رانیہ سمیت سب ہی حیران رہ گئے تھے..

وہ دوبارہ سامنے دیکھنے میں مصروف تھا.. جہاں زلٹ بتایا جا رہا تھا..

جبکہ رانیہ کی آنکھوں کے گوشے بھینگے گئے تھے.. وہ روکی نہیں تھی...

نمبر پے تھی، سب بہت خوش تھے، ایٹ لیسٹth زلٹ اب کافی چیلنج تھا... شانزے 4

وہ نیکسٹ راؤنڈ میں جا رہی تھی..

سٹوڈنٹ کو ریلیف دیا گیا تھا.. شانزے.. اب نیچے آرہی تھی...

وہ یوسف کی طرف آئی تھی جو کافی سیریس تھا، زیادہ خوش مت ہو..

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف نے بولے ہوئے اسے جوس کی بوتل واپس کی تھی جو وہ چھوڑ کے گئی تھی...

وہ اب بھی اس کی طرف نہ دیکھ رہا تھا۔

اس کے پورے گروپ کو سانپ سونگھ گیا تھا، یوسف کا سر دلچہ دیکھ کر ان کا سارا جوش ٹھنڈا پڑ گیا تھا...

یہ سب بائی چانس تھا... تمہارے پاس آپشن تھا.. نیکسٹ راؤنڈ میں ایسا کچھ نہیں ہے..

وہاں صرف تمہیں اچھے نمبرز ہی ارن کرنے ہیں... یوسف نے کافی سیریس لہجے میں کہا تھا...

میں جانتی ہوں پر کیا کرو وہ سب ایک دم پرفیکٹ ہیں میں کوئی کمی ڈھونڈ ہی نہیں پار رہی...

شانزے نے بلا آخر اپنی... اپنی پریشانی بتائی تھی..

لوگوں کی ویکنیں ڈھونڈنے سے بہتر ہے اپنی اسٹیرینتھ پہچانو... تاکہ ان کی اسٹیرینتھ کو بیٹ کر سکو..

یوسف نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تھا.. تیسرے اور لاسٹ راؤنڈ کی آناؤنسمنٹ ہو گئی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے اب واپس اسٹیج پے آچکی تھی..

جو لوگ اس راؤنڈ تک پہنچے ان سب کو ڈھیروں مبارک بعد لیکن یہ آخر راؤنڈ ہے۔

آپ کے لئے سچ میں، مشکل ثابت ہونے والا ہے...

یہاں سے آپکی پوزیشن چیلنج ہو سکتی ہے.. اس لئے اب آپ کو بہت سمجھل کے کھیلنا ہے..

آپ سب کو ایک تصویر دیکھائی جائے گی.. جو سچویشن بیسڈ ہے....

اور اس کو ایک خوبصورت شعر میں ڈھال کر یہاں سب کے سامنے پیش کرنا ہے...

شعر درست ہونے پے پلس 5، غلط ہونے پے مائنس 5...

اور اس کا فیصلہ کریں گلے ہمارے آج کے تجیز... اب وہ تجیز کا انٹروڈے رہے تھے۔

گیم میں ٹوئسٹ آگیا تھا، یوسف اپنی جگہ پے آگے کی طرف جھک کر بیٹھا تھا،

اسنے دونوں کو ہنیاں اپنے گھوٹوں پے رکھ کر، ہاتھوں کو آپس میں مٹھی کی شکل میں بند کیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے نے آنکھیں بند کی تھیں.. اور تبھی مانک میں سر کی آواز ابھری تھی راؤنڈ شروع ہو گیا تھا..

چلنے کے باوجود شانزے کے ماتھے پے پسینے کی بوندیں چمک رہی تھیں... AC جو یوسف کی تیز نظروں سے چھپی نہیں تھیں.. اس کی حالت بھی زیادہ مختلف نہیں تھی..

.....

یہ یوسف کو کیا ہو گیا ہے... مہک کے کہنے پے سب نے اس کو گھور کر دیکھا تھا.. تم لوگ ایسے کیوں دیکھ رہے ہو.. میں نے غلط کیا کہا وہ اپنی بات پے اٹکی تھی.. خودی دیکھ لو وہ ایسے بیٹھا ہے جیسے پلکیں جھبکے گا تو شانزے غائب ہو جائے گی، شانزے نا ہوئی ایلین ہو گئی..

وہ موتھے کی نزاکت کو سمجھے بغیر شروع ہو گئی تھی...

اف مہک پلیز اپنا منہ بند کرو... ایسا نا ہو تمہیں بھی رانیہ کی طرح اٹھ کے جانا پڑے.. صبا نے اسکے منہ ہاتھ رکھا تھا..

.....

CLASSIC URDU MATERIAL

گیم کی صورت حال بدل گئی تھی۔۔ شانزے سیوئے تھی، لیکن وہ اور صفیہ پہلی پوزیشن کے لئے کو پیٹ کر رہے تھے۔۔

دونوں کی ایک، ایک، پیکچرہ گئی تھی۔۔ سیننگ کے حساب سے پہلے باری صفیہ کی تھی۔۔۔ لیکن وہ اندازہ نہیں کر پائی تھی۔۔ اور چانس ختم ہو گیا تھا سکور کے حساب سے اب وہ دوسرے نمبر پر تھی۔۔

اگر شانزے اپنی پیکچر کا اندازہ ٹھیک لگاتی ہے تو وہ پہلے نمبر پر آتی ورنہ۔۔ وہ تیسرے پر آئے گی۔۔

ماریہ دوسرے نمبر پر اور پہلے پر صفیہ نے آنا تھا۔۔۔

شانزے سمیت، یوسف کی دل دھڑکن بھی تیز ہو گئی تھی۔۔

خود کو کنٹرول کرنے کے لئے شانزے بار بار آنکھیں بند کر رہی تھی۔

تو شانزے آپ تیار ہیں۔۔۔ سر نے پوچھا تھا۔۔ شانزے نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔

تو یہ ہے آج کے اس راؤنڈ کی لاسٹ پک اگر آپ اندازہ لگا لیتی ہیں تو،

ناصر ف اس راؤنڈ کی بلکہ گیم میں بھی پہلی پوزیشن سکور کریں گی۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

آپ کی پک یہ رہی... سامنے سکرین پے ایک تصویر پوری آب و تاب کے ساتھ چمکی تھی...

بہت سارے لوگوں کے منہ سے ایک ساتھ... او- نو- نکلا تھا...

شانزے نے تصویر کو غور سے دیکھا تھا... بکھرے رنگوں سے لڑکی بنائی گئی تھی،

اس کی حالات سے اور حلیہ لمبی مسافت کا پتا دے رہا تھا...

جسے ایک لڑکے نے سہارا دیا ہوا تھا..

شانزے نے آنکھیں بند کیں تھی...

شانزے آپ کا ٹائم سٹارٹ ہوتا ہے ناؤ...

۱... حال میں آواز گنجی تھی... شانزے کی اب بھی بند تھیں...

۲... دوبارہ آواز آئی تھی... ۳... ہال میں آواز گنجی تھی..

ساتھ ہی شانزے ہوش میں آئی تھی.. اس نے یوسف کی طرف دیکھا تھا...

اور پھر وہ اس پاس کی سب چیزوں کو بھول گئی تھی..

شانزے نے مانگ اٹھایا تھا.. وہ کسی ٹرانس میں بول رہی تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL

"میری محبت کے "م" سے

تمہارے عشق کے "ق" تک کے سفر میں ---

میں اپنا آپ جہاں بھول آئی ہوں

اب اسے کھوجنے کے سفر کی تیاری تم نے کرنی ہے ---"

شانزے نے شعر مکمل کیا تھا.... یوسف اپنی جگہ سیدھا ہوا تھا... وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے...

یوسف کے چہرے پر اب سکون تھا... شاید وہ رسالت جان گیا تھا.

صبا کو لگا شانزے یہ شعر صرف یوسف کے لئے بولا ہے... ماحول میں خاموشی تھی...

جی تو جج صاحبان کیا لگتا ہے آپ کو... حجاز نے ہاں میں... وٹ کیا تھا...

حال میں تالیاں گنجنے لگیں تھیں... سب طرف شور تھا کیوں کے شانزے نے پہلی

پوزیشن گین کی تھی..

ان کا گروپ خوب شور کر رہا تھا،

یوسف کی آنکھوں میں نمی اتری تھی لیکن اس نے اپنی مسکراہٹ سے اس کو کور کیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

پورے ٹائم میں وہ پہلی بار مسکرایا تھا.. رزلٹ او فیشل طور پے آنا ولس کر دیا گیا تھا..

سپورٹس پروگرام پرسوں صبح ۹ بجے شروع ہو گا، جیتنی والی ٹیمز اپنی تیاری کے ساتھ وہاں موجود رہے ہیں..

سر مستنصر نے بولا تھا اور پھر الوادی جملے بولے نیچے آگے تھے..

شانزے اپنے گروپ کی طرف آئی تھی، سب نے اسے باری باری مبارک باد دی تھی.. مبارک مبارک... ذرا نے اسے گلے لگایا تھا..

تم نے بہت اچھا پرفارم کیا... محسن نے بھی اپنا جملہ جوڑا تھا جب صبا نے اسے گلے لگایا.. تم نے بہت اچھا کھیلا مہک نے بولا تھا اب کی بار..

یہ سب یوسف کی وجہ سے ہوا ہے.. شانزے نے آس پاس دیکھا تھا.

یوسف کہاں ہے..؟؟ شانزے کو نظر نہیں آیا تو پوچھ بیٹھی..

وہ سب سے آخر میں کھڑا تھا،

قدم اٹھاتا وہ اس کی جانب بڑھتا تھا، جب سب نے اسے راستہ دیا آنے کا..

شانزے نے مسکرا کے اس کی طرف دیکھا تھا... یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے..

CLASSIC URDU MATERIAL

اگر تم میرا حوصلہ نہ بڑھاتے، مجھے ایڈوائس ناکرتے تو میں کبھی نہں کر پاتی...
نہیں... تم تلنڈ ہو... جیتنے کی قابلیت ہے تم میں.. یوسف بھی بھرپور مسکراہٹ کے
ساتھ بولا تھا..

تم نے بہت اچھے سے ہر چیز سمجھائی تھی.. اگر تم نے سمجھایا نا ہوتا تو میں جیت نہں
پاتی..

شانزے ابھی مسکرائی تھی..

نہیں.. سمجھانے سے کچھ نہں ہوتا.. اصل چیز ہے سمجھنا اور اور پھر اس کو وقت رہتے
استعمال کرنا،

یوسف نے دوبارہ کہا تھا..

ہاں ہاں.. تمھنکس ٹو یوسف... محسن تنگ اکر بولا تھا... ایک نے سکھایا اچھا... ایک نے
سیکھا اچھا...

سب اس کے بولنے پے ہنسنے لگے...

.....

سو ہاوز یور فیلنگ.. یوسف نے گاڑی روک کر پوچھا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

گڈ... شانزے مسکرائی تھی...

اینڈوہاٹ آباوٹ یو؟؟ شانزے نے بھی اس کا سوال دوہرایا تھا..

یوسف کچھ لمحوں کے لئے اسے دیکھتا رہا تھا..

پراوڈ.... یوسف نے بہت پیار سے کہا تھا۔ اس کی آنکھیں اپنی کی بات کی گواہی دے رہی تھیں...

کل ملتے ہیں شانزے گاڑی سے اترتے ہوئے کہا... اس کے اندر تک سکون پہلا تھا۔
اور یوسف اس جاتا تب تک دیکھتا رہا تھا، جب تک وہ گھر کے اندر نہیں چلی گئی۔

.....

گھر کا ماحول بہت خوشگوار پھوپھو آگئی تھیں.. ہر طرف باتوں کا شور تھا.. سب ہی ہال میں بیٹھے تھے..

اس نے دروازے سے دیکھا تھا، وہ تکریماً سب کو ہی دیکھ سکتی تھی وہاں سے،

لیکن کشمکش میں تھی.. کہ اندر جائے یا نہیں کیونکہ تایا جان اپنی بہن کے برابر میں بیٹھے تھے..

CLASSIC URDU MATERIAL

انہوں شانزے کو نہیں دیکھا تھا۔ کیونکہ اگر دیکھتے تو اٹھ کر چلے جاتے...

شانزے دروازے میں کھڑی سوچوں میں گم تھی.. جب اپنا نام پکارے جانے پے چونک گئی تھی..

شانزے یہ.. شانزے ہے نہ... پھوپو نے بڑی خوش اخلاقی سے پوچھا تھا..

اور پھر وہی ہوا تھا، جو ہمیشہ ہوتا تھا اس نے دیکھا تھا کہ تایا جان دوسرے دروازے سے باہر چلے گئے تھے۔

وہاں کیوں کھڑی ہو اندر آؤ... پھوپو نے اسے اشارے سے بلایا تھا شاید انہوں نے تایا جان کا جانا نوٹ نہیں کیا تھا...

اسلام و علیکم... شانزے نے بڑی تمیز سے سلام کیا تھا، ایسا نہیں تھا کہ وہ پہچانتی نہیں تھی..

لیکن وہ اپنے ہوش میں پہلی بار مل رہی تھی تو تھوڑا عجیب سا فیل کر رہی تھی، کیوں کہ وہ اپنی حثیت جانتی تھی...

و علیکم اسلام... ایسے کیوں کھڑی ہو... پھوپو نے اسے گلے لگایا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے کو حیرت ہوئی تھی، کیوں کہ اس کے رشتیداروں میں پہلی بار کوئی اس سے خوش ہو کر ملا تھا۔

تم تو تصویروں سے بھی زیادہ پیاری ہو۔۔ کیوں احد۔۔؟ انہوں نے اپنے بیٹے کو مخاطب کیا تھا۔

جو سائیڈ پر رکھے سنگل صوفے پے بیٹھا اپنے اپنے فون میں گم تھا۔۔

ہاں آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں... پھوپھو کے کہنے پے اس نے سر اٹھا کے دیکھا تھا۔۔

جانے کیا تھا اس کے دیکھنے میں، شانزے کو لگا اس کا سارا خون نہڑ گیا ہو۔۔

پھوپھو نے شانزے کو پاس ہی بٹھایا تھا وہ بار بار اسے پیار کر رہی تھیں،

لیکن احد کی نظرین برداشت کرنا شانزے کی برداشت سے باہر ہو گیا

وہ معذرت کرتی چلی گئی تھی۔۔ لیکن اس کی نظروں کی چبھن جاتے ہوئے بھی اپنی کمر میں

محسوس کی تھی۔۔۔

.....

عنیقہ نے یوسف کو کال ملائی تھی۔۔۔ جو اس نے اٹھا بھی لی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کیسے ہو..؟؟

میں ٹھیک ہوں.. تم بتاؤ کیسی ہو..؟؟ یوسف کا موڈ بہت خوشگوار تھا، جو عنیقہ نے محسوس بھی کر لیا تھا...

میں ٹھیک ہوں.. کیا بات ہے آج تو موڈ بہت اچھا ہے..

ہاں اصل میں آج کاراؤنڈ ہم نے ون کیا ہے.. یوسف نے اس کو انفارم کیا تھا.

بہت مبارک ہو.. میں جانتی تھی، تم ضرور جیتو گئے. عنیقہ نے بڑا لہک کر کہا تھا.

شکریہ... ویلے اس مبارکباد کی اصل حقدار شانزے ہے.. آج گیم ہم صرف اس کی وجہ سے جیتے ہیں..

یوسف نے بڑے اطمینان سے کہا تھا...

ہاں.. ہاں... تمہارا اثر ہے.. عنیقہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا.

تو اور بتاؤ.. عنیقہ کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا حالانکہ وہ اسے ملنے کا کہنا چاہ رہی تھی،

لیکن شانزے کے نام نے اس کا دماغ گھما دیا تھا،

بس ابھی تو کچھ نہیں میچ کی کی تیاری ہے بس.. یوسف نے مختصر جواب دیا تھا.

CLASSIC URDU MATERIAL

تم ضرور جلیو گئے.. عنیقہ نے پھر سے اسے خوش کرنا چاہا تھا۔

تھنک یو.... یوسف نے خوش ہو کے جواب دیا تھا..

بس تھنک یو؟؟؟ عنیقہ نے ناراضی سے کہا تھا..

تو پھر...؟؟ یوسف حیران ہوا تھا...

تو پھر یہ کے ٹریٹ ہونی چاہیے.. عنیقہ کو آخر کار موقع مل گیا تھا۔

ضرور.. یہ میچ ہو جائے تو پھر.... یوسف بولتا اس سے پہلے عنیقہ خود بولی تھی۔

تو پھر میچ کے لگے دن شام میں ملتے ہیں.. وہ جلد از جلد اس سے ملنا شروع کرنا چاہتی تھی..

چلو ٹھیک ہے... ملتے ہیں پھر.. بلا آخر یوسف نے اس کی بات مان ہی لی تھی..

عنیقہ اس وقت ساتویں آسمان پر تھی، اس بات سے بے خبر یوسف کے دماغ میں کچھ اور ہی ہے۔

.....
شانزے اور یوسف دونوں حسین کو مل کر یونیورسٹی پہنچ گئے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

چلو تم پریکٹس کرو، پھر ملتے ہیں... شانزے نے ڈیپارٹمنٹ کا رخ کیا تھا۔

تم.. تم کیا کرو گی تب تک... یوسف اس کے برابر آتا بولا تھا..

تمہارا انتظار... شانزے پتا نہیں کس جوش میں بول گئی تھی..

پکا...؟؟ یوسف نے اس کی آنکھوں میں جھانکا تھا..

اس سے پہلے وہ کچھ بولتی... محسن وہاں آگیا تھا.. اور شانزے نے دل میں شکر ادا کیا تھا..

ایک تو اتنی دیر سے آئے ہو.. اور پھر یہاں کھڑے ہو.... محسن ان کو دیکھ کر بولا تھا..

تو تمہیں تکلیف ہے... یوسف کو محسن کا ان دونوں کے بیچ آنا اچھا نہیں لگا تھا۔

ہاں ہے... محسن نے بڑا ٹیکا کر جواب دیا تھا، یوسف کا منہ کھلا رہ گیا،

آؤ شانزے چلتے ہیں.. محسن نے شانزے کو دیکھ کر کہا تھا... شانزے خود کو بچانے کے لئے فورن چل دی۔

کہاں؟؟؟ یوسف نے ان دونوں کا راستہ روکے سامنے کھڑا ہوا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کیوں تمہیں کیوں بتاؤں..؟؟ تم کیا باڈی گارڈ ہو اس کے محسن نے جان بوجھ کر جلایا تھا..

محسن میری بات سن... یوسف نے بولنا چاہ تھا...
یوسف تو میری بات سن اور جا کر پریکٹس کر.. محسن نے پھر اس کو بات ماری تھی.. جس
پے شانزے کو ہنسی آئی تھی.
اوکے... فائن... یوسف ان کو گھورتا چلا گیا تھا..
محسن اور شانزے دونوں ساتھ بنے تھے.

.....
یوسف نے کافی دیر پریکٹس کی تھی اب وہ سچ میں تھک گیا تھا.. لیکن محسن یا کسی نے
بھی وہاں اس کو بلانے کی یا جانے کی کوشش تک نہیں کی تھی.. یوسف اپنی چیزیں
سمیٹا ڈیپارٹمنٹ کی طرف گیا تھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا..
البتہ وہاں سے اسے یہ ضرور پتا چل گیا تھا کہ وہ سب کینیڈین میں ہیں.. اس لئے وہ وہیں
آگیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن سامنے کے منظر نے اس کا دماغ اڑا دیا تھا.. وہ سب لوگ وہاں بیٹھے پارٹی کر رہے تھے..

تم سب لوگ یہاں ہو... یوسف تقریباً چیخا تھا.

ہاں تو... بھائی کینٹین ہے.. مرتخ پے تھوڑی آگے ہیں جو ایسے ریکٹ کر رہا ہے. محسن نے سموسہ کھاتے کہا تھا.

کوئی شرم ہوتی ہے... حیا ہوتی... لیکن تم لوگوں کے ہاں کہاں ہوتی ہے.. یوسف نے برا سامنہ بنایا تھا..

اور شانزے کے برابر میں بیٹھ گیا تھا.

او بھائی - کیسی شرم کس بات کی شرم؟؟ سموسے کہا رہے ہیں.. وہ بھی اپنے پیسوں کہ... محسن نے پھر جواب مارا تھا.

جبکہ صبا نے یوسف کے آگے سموسوں کی پلیٹ کی تھی... تم کھاؤ اس کو اگنور کرو پلیز، اس نے محسن کی طرف اشارہ کیا تھا.

بندہ پوچھ لیتا ہے.. میں اکیلا وہاں پریکٹس کر رہا ہوں.. اور تم سب لوگ یہاں مزے کر رہے ہو...

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف نے سمو سہ اٹھاتے اصل مسئلہ بیان کیا تھا۔

اوہو۔ تم ناراض کیوں ہو رہے ہو... میں تو ابھی کہہ ہی رہی تھی کہ چلتے ہیں.. مہک نے فورن صفائی دی تھی۔

تو تجھے کیا لگا ہم سب وہاں بیٹھ کر بور ہوں گے تیرے ساتھ.. محسن نے اسے تپایا تھا۔

شانزے جو بہت دیر سے خود کو روک رہی تھی... بلا آخر ہنس پڑی تھی..

یوسف نے اسے گھور کر دیکھا تھا، اور پھر وہ خود بھی ہنسنے لگا تھا..

شانزے نے ٹیبل کے نیچے سے جوس کی بوتل اس کو پکڑائی تھی.. جو محسن کی تیز نظروں سے بچی نہیں تھی...

واہ رے مالک کیسے دن آگے ہیں... دوستوں سے غداری.. دوست دوست نہ رہا... محسن نے رونے کی اداکاری کی تھی..

بیٹا پڑوسیوں کے بھی کچھ حقوق ہوتے ہیں.. یوسف نے بھی اب کے بات ماری تھی...

ہاں... ہاں... ہم کون سا کچھ کہہ رہے ہیں.. سارے حقوق ہی پڑوسیوں کے ہوتے ہیں.. محسن نے کون سا کم تھا..

کون سے پڑوسی...؟ مہک اور ذارا دونوں ہی انجان تھیں..

CLASSIC URDU MATERIAL

اف - یہ تم دونوں کو آج کیا ہو گیا ہے.. بس بھی کر دو کب سے شروع ہو.... صبا تانتانی
تمھی...

ہاں بھئی میرا بھی یہی خیال ہے.. ویلے بھی اب چلتے ہیں کوئی کلاس بھی نہیں ہے، ذرا
نے نادر مشورہ دیا تھا..

وہ سب اپنی چیزیں سمیٹے اٹھ گئے تھے...

لیکن یوسف نے شانزے کا ہاتھ پکڑ لیا تھا.. شانزے نے اسے گھور کر دیکھا تھا.. لیکن
اس پے کوئی اثر نہیں ہوا تھا.

یہ شکر ہے کے ٹیبل کی وجہ سے کسی نے دیکھا نہیں تھا، ورنہ ابھی اس کا ریکارڈ لگ جانا
تھا.

کیا ہوا تم دونوں نہیں چل رہے؟؟ صبا نے ان دونوں کو بیٹھا دیکھ کر پوچھا تھا..
آرہے ہیں تم تو چلو... محسن نے اس کو لوکا تھا.. اور پھر یوسف کی طرف دیکھ کر ہنسا تھا..
تھنکس... کرائم پارٹنر.. یوسف اسے آنکھ مار کے مسکرایا تھا..

شانزے کو اس کی حرکت پے بہت غصہ آیا تھا... اس نے جھٹکے سے ہاتھ چھڑایا تھا..

اور انگلی یوسف کی بازو میں ماری تھی.. کیا مصیبت ہے تمہیں بار بار ہاتھ کیوں پکڑتے ہو..

CLASSIC URDU MATERIAL

کیوں تمہیں برا لگتا ہے.. یوسف نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا..

ہاں... شانزے نے نظریں جھکا لیں تمہیں...

اچھا تو پھر میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو.. یوسف آج کل بہت سے ایسے سوال کر رہا تھا،

جو شانزے کا امتحان بن جاتے تھے..

کیا...؟ شانزے انجان بنا چاہ رہی تھی..

یہ کہ شانزے حسان کو میرا ہاتھ پکڑنا کیسا لگتا ہے.. یوسف کی آواز میں اتنے جذبات تھے،

کہ شانزے کی حالت خراب ہو گئی تھی..

مجھے نہیں پتا... شانزے نے اس کی بات کو نظر انداز کیا اور جانے کے لئے کھڑی ہو گئی تھی..

یوسف بھی ساتھ میں اٹھا تھا اب وہ دونوں برابر برابر چل رہے تھے،

پھر پتا کیا ہے تمہیں.. یوسف نے اس کا راستہ روکا تھا..

یوسف دیر ہو جائے گی گھر جانا ہے، ویسے میں روز دیر سے جا رہی ہوں...

شانزے نے منت بھری نظروں سے دیکھا تھا،

CLASSIC URDU MATERIAL

اور یہی یوسف کی کمزوری بنتی جا رہی تھی کہ وہ کبھی شانزے کو تڑپتا یا منتیں کرتا نہیں دیکھ سکتا تھا..

چلو میں چھوڑ دیتا ہوں.. یوسف آگے بڑھا تھا..

نہیں میں چلی جاؤں گی.. ویسے بھی تم آرام کرو تھک گئے ہو گئے.. شانزے نے بات بنی تھی..

یوسف تکریماً روز ہی اسے چھوڑنے لگا تھا اور یہ بات اس کا ضمیر گوارہ نہیں کرتا تھا..

ٹھیک ہے اس کے جذبات یوسف کے لئے بدل گئے تھے.. لیکن پھر بھی وہ ان کا کوئی فائدہ نہیں اٹھانا چاہتی تھی،

وہ ان لڑکیوں کی صف میں نہیں کھڑا ہونا چاہتی تھی.. جو اپنے مفاد کے لئے دوسروں کا استعمال کرتی ہیں..

جو لڑکوں کے ساتھ دوستی پیار صرف اس لئے کرتی ہیں تاکہ انہیں فائدہ حاصل ہو...

یوسف نے اسے مسکرا کر دیکھا تھا.. مجھے کوئی تھکن نہیں ہوگی شانزے...

بلکہ مجھے لگتا ہے یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں دنیا کی سب سے زیادہ خدار لڑکی کے ساتھ ہوں..

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف کی آخری لائن نے اسے چونکایا تھا، تو کیا وہ اس کی سوچیں پڑھ لیتا ہے،
نہیں میں چلی جاؤں گی... اور ویلے بھی ابھی اتنا ٹائم نہیں ہوا تو میں آرام سے جا سکتی
ہوں۔

شانزے نے اس کے آگے پھر سے منت کی تھی..

لیکن ویکن کچھ نہیں... اور ویلے بھی ابھی تم نے میرے بہت سے سوالوں کے جواب
دیئے ہیں،

تو چلو یوسف اس کی طرف بڑھتا اس سے پہلے اس کی نظر پیچھے سے آتے جی پے پڑی ہی..
اسلام و علیکم وجی بھائی... یوسف نے سلام کیا تو شانزے بھی چونک گئی تھی..
اس نے پلٹ کر دیکھا تو وجی وہاں موجود تھے..

و علیکم اسلام.. وہ دونوں اب ایک دوسرے سے ہاتھ ملارہے تھے.

کیسے ہو یوسف..

میں ٹھیک ہوں.. آپ کیسے ہیں..

شکر ہے اللہ کا...

CLASSIC URDU MATERIAL

بھائی آپ یہاں..؟؟ شانزے کو حیرت ہوئی تھی۔

ہاں بس وہ پاس میں گاڑی کا کام کروانے آیا تھا تو سوچا تمہیں بھی لے لو...۔

لیکن میڈم فون اٹھائی تو تب نہ...۔ وجی نے اس کے سر پر ہاتھ مارا تھا..۔

سوری نہ...۔ بھول گئی فون سائیلینٹ پر تھا..۔ شانزے نے معذرت کی تھی..۔

(یوسف کو آج سے پہلے وجی کبھی برا نہیں لگا تھا...۔ لیکن آج وہ دونوں کے بیچ کی ہڈی بن گیا تھا..۔

جبکہ شانزے کو اس کا اترا ہوا منہ دیکھ کر ہنسی آئی تھی..۔ جس کو روکنے کی اس نے بالکل کوشش نہیں کی تھی..۔)

چلیں بھائی...؟؟؟ شانزے نے وجی سے پوچھا تھا...۔ اس کی آنکھوں میں شرارت پر اتری تھی..۔

ہاں بھئی چلو...۔ وجی نے اس کو کہا تھا..۔ اور تم..۔ آخری بار کہ رہا ہوں گھر آؤ کبھی...۔ وجی نے یوسف کو یاد دلایا تھا..۔

جی ضرور بھائی..۔ اس نے اتنی سعادتمندی سے کہا تھا شانزے قائل ہوئی تھی اس کی..۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ٹھیک ہے تو کل ملتے ہیں شانزے.. اور ہاں جو.. جو میں نے پوچھا ہے نہ سب کا جواب لے کے آنا..

یوسف نے اس کی آنکھوں کی شرارت بھامپ لی تھی اور اب اس کی باری تھی۔
وہ ایک دوسرے کو اللہ حافظ کہتے اپنی منزل کی طرف بڑھے تھے۔

شانزے گھر آگئی تھی.. آج کل گھر کا ماحول پہلے سے بہت بہتر ہو گیا تھا..
شروع میں تو شانزے کو لگا کے شاید پھوپھو دیکھاوا کر رہی ہیں.. وہ جیسے شانزے سے پیار سے بات کرتیں تھیں..

وہ سب یس لے نیا تھا، لیکن ان کے پاس بیٹھ کر ان سے باتیں کر کے احساس ہوا،

کہ وہ سچ میں شانزے کو گھر کے باقی بچوں جیسا ہی ٹریٹ کرتی ہیں...

شانزے اپنے کمرے میں تھی اور باقی سب نیچے.. جہاں سے مسلسل باتوں کی پروگرامز بے کی آوازیں آرہی تھیں...

لیکن اسے ان سب میں کوئی دلچسپی نہیں تھی.. تھی تو صرف یوسف میں اور اس کے خیالوں میں..

CLASSIC URDU MATERIAL

ابھی بھی وہ یوسف کی باتوں کو ہی سوچ رہی تھی۔ اور مسکرا رہی تھی۔۔

جب عنیقہ کی آواز آئی تھی۔۔ شانزے۔۔۔ شانزے۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ شانزے نے بھی بیزاریت سے کہا تھا۔۔۔

یار نیچے آجاؤ۔۔ کتنی بار تم سے کہا ہے۔۔ عنیقہ کی آواز میں بھی جھنجھلاہٹ تھی۔۔ جو کہ ٹھیک بھی تھی۔۔

وہ دوبار آچکی تھی بلانے اور اس سے پہلے اریزے لیکن وہ جب سے آئی تھی اپنے روم میں تھی۔۔۔

اب تو جانا ہی پڑے گا۔۔۔ اس نے دل میں سوچا تھا۔۔

اپنے بالوں کو لپیٹتے وہ دروازے کی طرف بڑھی تھی۔۔ جب اندر آتے کسی سے ٹکرا گئی تھی۔۔۔

اس کے بال دوبارہ بکھرے تھے۔۔۔ شانزے جب حواسوں میں آئی تو حیران رہ گئی وہ کوئی اور نہیں تھا۔۔ احد تھا۔۔

جی کی بازو وہ بہت اچھے سے اپنی کمر پے محسوس کر سکتی تھی۔۔۔ شانزے کے پورے بدن میں آگ لگ گئی ہی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

چھوڑیں مجھے شانزے اس کے سینے پے ہاتھ رکھ کر اس کو دور رکھنے کی کوشش کی تی۔۔

اگر نہ چھوڑوں تو۔۔ اس نے شانزے کو خود سے قریب کرنے کی کوشش کی تھی۔۔

تو مجھے چھوڑنا آتا ہے۔۔۔ شانزے نے اس کو دھکا دیا تھا۔۔

امپریسڈ۔۔۔ احد نے داد دی تھی۔۔

ویلے آپ یہاں کر کیا رہے ہیں، شانزے کا غصہ آسمان سے لگ رہا تھا۔۔

کیوں یہ کیا نو انٹری ایریا ہے۔۔ اس نے الٹا سوال کیا تھا۔۔

ہاں۔۔۔ اچھے لے آپ ایسا ہی سمجھیں۔۔۔ شانزے نے ٹیکا کر جواب دیا تھا۔۔ اور سائیڈ سے نکل گئی تھی۔۔

.....

کیا ہوا کیا سوچ رہی ہوناشتہ کرو بھئی۔۔۔۔ می جانی نے لوکا تھا۔۔

کر تو رہی ہوں۔۔ ٹھیک سے کرو شانزے میں بہت دنوں سے دیکھ رہیں ہوں تم بہت لا پرواہ ہو گئی ہو۔۔

می جانی نے ڈانٹا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

می جانی اریزے کو بھی تو بولیں... شانزے نے اس کی طرف اشارہ کیا تھا..

کیا...؟؟؟ اریزے جو بہت دیر سے ایک ہی پیس پے بڑلگا رہی تھی گر بڑا گئی تھی..

میں تو کہا رہی ہوں.. اس نے جلدی سے بریڈ کا پیس ڈبل کیا تھا..

اف تم دونوں نے کب بڑا ہونا ہے....؟؟ می جانی نے ان کے آگے چاے رکھی تھی..

می جانی کبھی نہیں شانزے نے ان کی کمر کے گرد بازو لپٹے تھے..

پاگل ہو تم.. انہوں نے شانزے کو پیار کیا تھا..

اچھا تو صبح صبح... ماں بیٹیوں کا لاڈ پیار چل رہا ہے... پھوپھو نے ہال میں آتے کہا تھا..

سچ بھابھی بہت اچھا لگا آپ کو ایسے دیکھ کر... کبھی سوچتی اللہ مجھے بھی ایک بیٹی دیتا تو ایسی ہی رونق ہوتی..

پھوپھو نے بڑی چاہت سے ان دونوں کو دیکھا تھا.. لیکن لہجہ اداس تھا..

بیٹیاں تو سانجھی ہوتی ہیں اس میں میر تیر کیا... یہ بھی تمہاری بیٹیاں ہیں.. می جانی نے ان کی طرف بھی کپ بڑھایا تھا..

بیشک.. آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں.. انہوں کپ منہ سے لگایا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں بھئی، اتنی صبح کہاں ابھی تو ۷ بجے ہیں... حسان نے آتے پوچھا تھا..

پاپا آج کا گیم ۹ بجے سٹارٹ ہے نہ.. تو یونیورسٹی ۹ بجے تک پہنچنا ہے... شانزے نے اطمینان سے کہا تھا..

لیکن بیٹا... ابھی تو صرف پونے 7 ہوئے ہیں... حسان کو فکر ہوئی تھی..

پاپا... میں نے سوچا میں انکل کو ملتے ہوئے چلی جاؤں گی.. شانزے نے ابھی بھی اطمینان سے جواب دیا تھا..

چلو تو پھر میں وجی کو بول دیتا ہوں.. چھوڑ دے تمہیں.. حسان نے ناشتہ کرتے کہا تھا..

پاپا میں چھوڑ دوں گی نہ، میرا آفس پاس میں ہے.. اریزے فورن بولا..

شانزے کو ہنسی آئی تھی.. اس کی بہن سچ میں معصوم تھی... جی پاپا ہم دونوں چلے جائیں گئے آپ فکر نہ کریں..

شانزے تسلی دی تھی... اٹھو اریزے اس نے اریزے کو کہا تھا اور خود بھی اٹھ گئی تھی...

سمجھال کے جانا بچوں.. ہماری طرف سے بھی پوچھنا اپنے انکل کو اور معذرت بھی کرنا نہ آنے کے لئے..

CLASSIC URDU MATERIAL

حسان نے پھر سے تاکید کی تھی..

جی پاپا... اللہ حافظ... وہ دونوں کہتی چلیں گئیں تمہیں...

یہ کون سے انکل ہیں.. بھائی... روبینہ نے حسان سے پوچھا تھا..

یہ شانزے کے کلاس فیلو یوسف کے پاپا ہے.. بیمار ہیں ہسپتال میں، ان کی بات ہو رہی تھی..

اصل میں بہت اچھا بچہ ہے.. کچھ عرصے پہلے شانزے کا یونیورسٹی سے واپسی پے ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا..

ہم تو بہت پریشان ہو گئے تھے، کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کریں...

لیکن تب وہی شانزے کو گھر لے کر آیا تھا، بہت نیک بچہ ہے.. حسان نے دل سے تعریف کی تھی..

سچ روبینہ حسان ٹھیک کہہ رہے ہیں.. شاہینہ نے شوہر کی حمایت کی تھی..

ہاں بھابھی.. ورنہ آج کل دور میں کون اتنا کرتا ہے.. میں تو سن کہ پریشان ہوئی تھی..

لیکن یوسف سنے میں اچھے خاندان کا لگتا ہے... روبینہ نے خوش ہو کر کہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھیں، کہ دروازے میں کھڑے احد کو یہ تعریف کچھ خاص پسند نہیں آئی...۔

وہ سب باتوں میں مصروف تھے.. جس کے لئے وہ آیا تھا وہ بھی جا چکی تھی، اس لئے وہ پلٹ گیا تھا۔

احد نے ساری زندگی باہر گزاری تھی.. اس میں ہر وہ عیب پایا جاتا ہے،

جو وہاں پلنے والے کسی عام لڑکے میں ہو سکتے ہیں.. لڑکیاں... سموکنگ، الکول، سب عام باتیں ہیں..

پرسنٹی اچھی ہونے کا اس نے خوب فائدہ اٹھایا.. بہت سے لڑکیوں سے اس کے شادی کے بغیر بھی تعلقات رہے،

لیکن جب شادی کی باری آئی تو اس نے وہاں کی آزاد خیال لڑکیوں کو چھوڑ کے مشرق کا رخ کیا..

وہ خود کتنا بھی آزاد سہی لیکن بیوی مشرق چاہتا تھا،

یہی وجہ تھی کہ اس نے ماں کے ایک بار کہنے پے ہی خاندان میں شادی کو ترجیح دی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

روبینہ کی خواہش تھی کہ وہ اریزے لیں لیکن احد نے اپنی خواہش شانزے کے لئے ظاہر کی تھی۔۔

روبینہ نے کبھی بچوں میں فرق نہیں کیا تھا اس لئے انہیں شانزے بھی قبول تھی۔۔
احد نے شانزے کے بارے میں بہت کچھ سنا تھا۔ بہت تصویریں دیکھیں تھیں، وہ اسے پہلی نظر میں ہی اچھی لگی تھی۔۔

لیکن اس دن جب اس نے اسے پہلے بار سامنے دیکھا تھا تو دیکھتا رہ گیا تھا۔۔
پہلے بار اسے سانولی سلونی دیکھی تھی۔ اور تب سے اب تک اس کی صورت اس کی آنکھوں میں ہی گھومتی تھی۔

لیکن مسئلہ اس دن دروازے میں ہونے والی ملاقات نے خراب کر دیا تھا۔۔
شانزے سے اس بات کو کلیئر کرنے کے لئے ہی وہ جلدی اٹھا تھا۔۔ تو اب یہ نیا رونا ڈالا تھا۔۔

حالانکہ وہ اپنی پوزیشن اور پرسنلٹی کو لے کر کافی خوشفہمی میں تھا۔

لیکن پھر بھی یوسف کا نام اسے اچھا سا نہیں لگا تھا۔۔

.....

CLASSIC URDU MATERIAL

ارے شانزے بیٹا اتنی صبح صبح... کیسے آئیں آپ.. حسین حیران تھے..

انہوں نے سلام کا جواب دے کر باری باری دونوں کے سروں پر ہاتھ رکھا تھا..

انکل رکشہ میں.. شانزے نے نہایت سرلیں ہو کہ جواب دیا تھا..

اس کی بات پر حسین مسکرا دے تھے.. آپ بولتی میں میں ڈرائیور بھیجتا، وہ بہت پیار سے بولے تھے..

کیوں پاپا... آپ کے یہ بیٹے کسی ڈرائیو سے کم ہیں کیا، آپ بولے تو میں خود جاتا اپنی بہن کو لینے..

عثمان مسکراتے ہوئے اندر آئے تھے.. انہوں نے اریزے کو نہیں دیکھا تھا..

(وہ سائیڈ میں ہو کر، وہ دونوں جو کھانے پینے کا سامان لائی تھیں، سائیڈ کیبنٹ میں رکھ رہی تھی.)

نہیں بھائی... ایٹس اوکے.. شانزے شرمندہ ہوئی تھی..

ارے بھائی بھی بولتی ہو اور تکلف بھی کرتی ہو.. عثمان نے شانزے کے سر پر ہاتھ رکھا تھا،

نہیں بھائی ایسی بات نہیں ہے.. وہ ہلکا سا مسکرائی تھی،

CLASSIC URDU MATERIAL

لیسن بیٹا... جیسا یوسف ہے میرے لئے آپ بھی ویلے ہو.. میرا دل چاہتا ہے، تم مجھ سے لڑو جھگڑو..

اور زد کرو... عثمان اس سے بالکل ایلے بات کر رہا تھا جیسے وہ کوئی 6 یا 7 سال کی بچی ہو..

بھائی فکر نہ کریں.. وہ یہ سب کرتی ہے.. بس آپ کے سامنے نالک کرتی ہے.. یوسف نے اندر آتے کہا تھا..

بھائی.. شانزے نے رونے والا منہ بنایا تھا..

یوسف میں نے اس دن بھی کہا تھا.. شانزے کو تنگ مت کیا کرو...

ہن بھی کا پیار... کیا جادو کر دیا ہے تم نے میرے بھائی پے... جادو گرنی.. - OMG یوسف نے تیزی سے بولا تھا..

بھائی... شانزے نے پھر عثمان کو پکارتا تھا..

یوسف.. اچھا سوری.. یوسف نے شانزے کی طرف دیکھ کر اپنی فنگر کراس کی تھیں..

انکل یہ لیں.. جمبی اریزے ٹرے میں.. بسکٹ اور جوس لے کر آئی تھی..

ارے آپ نے کیوں زحمت کی بیٹا.. حسین نے اریزے کے سر پے ہاتھ پھیرا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

زحمت کیسی... اریزے شرمندہ ہوا تھا... لیکن عثمان وہ تو اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا تھا،

اور یہ خوشی یوسف اور شانزے دونوں نے محسوس کی تھی...
یہ تمہاری ماما کہاں رہ گئیں ہیں.. کمرے میں خاموشی چھا گئی تھی جسے یوسف کی آواز نے
توڑا تھا..

ماما اور پھوپھو دونوں ارہے ہیں.. اب آپ تو جانے ہیں نہ پاپا یہ لیڈیز باتوں کا کوئی موقع ہاتھ
سے جانے نہیں دیتیں..

اچھا تو یہ ہو رہا ہے یہاں... ماں کی اور پھوپھی کی بری ہو رہی ہے... آواز کلثوم کی تھی...
ارے کہاں پھوپھو... میں تو جرنل بات کر رہا ہوں... یوسف نے کان سہلایا تھا جو کلثوم
نے کھنچا تھا..

جرنل بات بچو.. کر لو ابھی.. ذرا شادی ہونے دو پھر پوچھوں گی...

کلثوم نے کہا تو یوسف کی نظریں شانزے کی طرف اٹھیں تھیں، جب کہ شانزے نے
نظریں جھکا لیں تھیں..

CLASSIC URDU MATERIAL

پھر تو اپنی بیگم کے آگے پیچھے پھرا کرے گا یہ... کیوں بھا بھی.. وہ یوسف کا مذاق اڑا رہیں تھی..

اچھا تو یہ آپ کا اپنے چہیتے کے بارے میں کیا خیال ہے.. یوسف نے عثمان کی طرف اشارہ کیا تھا..

وہ کیا.. وہ تو ہے ہی معصوم... جہاں بولیں گئے بیچارہ سر جکا دے گا تمہاری طرح تھوڑی ہے..

کلثوم آج فل موڈ میں تھیں، وہ جب بھی موڈ میں ہوتیں، اس دن یوسف کو بہت تنگ کرتیں...

پوچھ لیں کہیں اندر ہی اندر... کوئی دیکھ نہ رکھی ہو... یوسف نے جل کر لیکن جان بچھ کر کہا تھا..

اور اریزے کا ہاتھ کپکپا گئے تھے.. جو عثمان نے نوٹ کر لیا تھا..

چلو بچوں اب یونیورسٹی جاؤ.. ۸ بج رہے ہیں.. جانے میں بھی ٹائم گے گا..

عثمان نے یوسف کو بھگانے کے لئے راستہ تلاش کیا تھا، کیونکہ اب اس کا زیادہ دیر روکنا خطرے سے خالی نہیں تھا.

CLASSIC URDU MATERIAL

اوہ ہاں، چلو شانزے.. ٹائم ہو رہا ہے وہ دونوں.. اٹھ گئے تھے..

ویسے پھوپھو پائینٹ ٹو بی نوٹید.. پول کھلنے کا ٹائم آیا تو ہمیں بھگا دیا.. یوسف نے معصومانہ شکل بنائی تھی..

سمجھال کے جانا... عثمان نے یوسف کو دیکھ کر شرارت سے کہا تھا..

یوسف عثمان کے پاس آیا تھا.. اور منہ بالکل اس کے کان کے پاس لیجا کر بولا تھا..

آپ بھی اریزے بھا بھی کو سمجھال کر لے جائیے گا.. وہ کہہ کر دروازے کی طرف بھگا تھا..

جبکہ عثمان جو اس ک پیچھے لپکا تھا... ہنس پڑا تھا.. اور باقی سب اس کو دیکھ کر ہنسنے لگے تھے..

میں گاڑی لاتا ہوں... یوسف پارکنگ کی طرف گیا تھا..

جب شانزے کی نظر محسن پے پڑی تھی...

محسن.. اس نے آواز دی تھی...

اوہ - تم یہاں.. محسن جو اندر جا رہا تھا اس کی طرف آیا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں ہم بس یونیورسٹی کے لئے نکل رہے تھے، کافی ٹائم ہو رہا ہے۔ شانزے نے اسے اطلاع دی تھی۔

اوہ - مطلب میں انکل سے نہیں مل سکوں گا۔۔ محسن نے ٹائم دیکھا تھا۔

کیوں..؟؟ شانزے نے حیران ہو کے پوچھا تھا۔

یار وہ میری بائیک خراب ہو گئی صبح آتے ہوئے تو آج میں ساتھ چلوں گا۔۔ محسن اب اسے روداد سنا رہا تھا۔۔

جبکہ شانزے کو ہنسی آئی تھی۔ یوسف کے بارے میں سوچ کر،

یوسف، شانزے اور محسن کے پاس آکر روکا تھا، اس سے پہلے کے یوسف کوئی بات کرتا،

محسن فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تھا، جبکہ شانزے یوسف کی سائیڈ پر پیچھے سیٹ پر بیٹھی تھی۔۔

او۔ تو کہاں؟؟؟ یوسف کا دماغ ایک دم گھوما تھا۔۔

یار کیسا دوست ہے۔۔ تمہارے ہاں حال چال پوچھنے کا رواج نہیں ہے۔۔ محسن کو صدمہ لگا تھا۔

بکو اس نہ کر جو پوچھا ہے تو بتا۔۔۔ یوسف نے پھر سے پوچھا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

بائیک خراب ہو گئی.. اور انکل سے بھی، ملنا تھا تو سوچا آجاتا ہوں پھر تیرے ساتھ ہی
یونیورسٹی چلا جاؤں گا۔

پر مجھے کیا پتا تھا کہ دوست ایسے بھی ہوتے ہیں... محسن نے دکھ بھری آواز میں کہا تھا..
اب پتا جل گیا نہ... یاد رکھنا دوبارہ کے لئے... یوسف بھی کہاں کم تھا...
جبکہ شانزے کو ہنسی آئی تھی..

یوسف نے اس کو فرنٹ میر میں سے گھور تھا... اس لئے وہ باہر دیکھنے لگی تھی..
وہ جانتی تھی، وہ بار بار اسے دیکھ رہا ہے۔

آپ کچھ بولتی نہیں ہیں..؟؟ عثمان نے گاڑی چلاتے ہوئے پوچھا تھا، وہ تنگ آگیا تھا
گاڑی میں پھیلی خاموشی سے..

بولتی ہوں.. اریزے کنفیوز ہوئی تھی..

ویلے یہ آپ ہمیشہ ایسے کنفیوز کیوں ہوتی ہیں مجھے دیکھ کر.. عثمان نے پھر اس سے پوچھا
تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

مطلب آپ کو دیکھ کر.. اریزے گڑبڑائی تھی..

کچھ نہیں بس ایسے ہی... عثمان کا اس کو پریشان کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

آج مجھے سب سے زیادہ خوشی تمہیں دیکھ کر ہوئی تھی۔ عثمان نے پھر سے بات کی تھی۔

اریزے مسکرائی تھی..

میرا تم کہنا برا تو نہیں لگا...؟ عثمان نے اس سے پوچھا تھا..

نہیں.. آپ کچھ بھی کہہ سکتے ہیں.. اریزے نے سر جھکایا تھا۔

آج سب کو ساتھ دیکھ کر لگا جیسے میری فیملی کمپلیٹ ہو گئی ہے...

آتی رہا کریں اچھا لگتا ہے.. عثمان نے بہت روانی سے کہا تھا..

اریزے کے دل کے تار بہت زور سے چھیڑے تھے، جس کی ہر دھن اس کے چہرے پر بھکری تھی۔

.....

گیم سٹارٹ ہو چکا تھا... تین ٹیمز آکر ایڈی گیم سے آؤٹ تھیں..

رہ جانے والوں میں یوسف.. شہناز اور وارث تھے...

CLASSIC URDU MATERIAL

یہ آخری میچ تھا جو شاہنواز اور یوسف کے درمیان ہونا تھا.. اگر شاہنواز میچ جیت جاتا ہے...
تو پھر کمپنیشن کے فائنل سیشن میں جانے کے لئے ایک میچ یوسف اور وارث میں ہو گا،
کونکہ نمبر کے لحاظ سے وہ دونوں ایک جگہ کھڑے تھے..

لیکن اگر شاہنواز ہارتا ہے، تو پھر وارث اور یوسف کی ٹیمز فائنل سیشن میں پرفارم کریں
گی..

سب چاہتے تھے کہ، یوسف جیتے۔ ویلے بھی وہ ٹینس کے بیسٹ پلیئرز میں شامل تھا..
اس لئے پورا گروپ وہاں موجود تھا، خلاف توقع رانیہ بھی وہاں تھی.. اگر نہیں تھی تو وہ
دشمن جان نہیں تھی..

یوسف ان سب کی طرف آیا تھا... محسن سے ٹاول لے کر اپنا پسینہ صاف کر رہا تھا۔ سب
نے اسے خوب چیر کیا تھا..

لیکن یوسف کی نظرین تو کسی کو ڈھونڈنے میں مصروف تھیں.. اس لئے اس نے کوئی
بات غور سے نہیں سنی تھی۔

کہاں ہے یہ.. یوسف نے محسن سے پوچھا اور خود پانی کی بوتل کو منہ لگا کر پانی پیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

پتا نہیں.. کہاں غائب ہے۔ کافی دیر سے نہیں دیکھا.. جواب محسن کے بجائے صبا نے دیا تھا۔

اور وہ سب اب ادھر ادھر دیکھ رہے تھے لیکن وہ نظر نہیں آئی تھی۔
چلو آؤ دیکھتے ہیں، کہاں ہے پاگل.. یوسف نے اتنی محبت سے کہا تھا..
صبا کو رشک آیا تھا شانزے پے وہ جب بھی دونوں کو ساتھ دیکھتی تھی، دل سے ان کے لئے دعا کرتی تھی۔

یوسف... وہ رانیہ کو نظر انداز کرتا پاس سے گزرنے لگا تھا..
ناراض ہو... رانیہ کی آنکھیں نم ہوں تھیں.. سوری... رانیہ نے سر جھکا لیا تھا..
یوسف نے اس کی طرف دیکھا اور پھر مسکرایا تھا آؤ.. سارے پاگل مجھے ہی لے ہیں۔
اس نے کہا تو آہستہ سے تھا لیکن پھر ان سب نے سن لیا تھا.. وہ سب ہی ہنس پڑے تھے۔

وہ لوگ کینٹین میں آئے تھے شانزے وہاں نہیں تھی.. سب بیٹھ گئے تھے...
ارے یہ لڑکی کہاں گئی... صبا نے اس کا نمبر ملایا تھا لیکن حسب عادت شانزے نے نہیں اٹھایا..

CLASSIC URDU MATERIAL

شاید لائبریری میں ہو... رانیہ نے بہت آرام سے کہا تھا ہمیشہ والا غصہ فلحال اس کے الفاظ میں نہیں تھا۔

لیکن لائبریری تو بند ہے.. ذارا اور مہک تقریباً ساتھ بولیں تھیں۔

اچھا میں دیکھتا ہوں، محسن کھڑا ہوا تھا،

تو بیٹھ میں دیکھتا ہوں.. ویلے بھی ابھی میچ میں ٹائم ہے، وہ اٹھ کے چل پڑا تھا..

وہ جانتا تھا کہ شانزے کہاں ہے..

یوسف لائبریری کی بیک سائیڈ پے آیا تھا.. وہ وہیں بیٹھی تھی، زمین پے، آنکھیں بند کیے.. دیوار سے سر ٹیکاے..

دونوں ہاتھوں کو دعا کے لئے جوڑے... ایسا لگ رہا تھا بہت ضروری کچھ مانگ رہی ہے..

اس وقت یوسف کو لگایہ وہ شانزے نہیں ہے جسے وہ جانتا ہے..

اس وقت تو وہ کسی اور ہی دنیا کی لگ رہی تھی.. ہر چیز سے بے نیاز... اپنی دنیا میں گم..

CLASSIC URDU MATERIAL

اس وقت اسے وہ خود سے بہت قریب محسوس ہوئی تھی.. بے اختیار اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی..

آج اسے احساس ہوا تھا.. بندھے اور اللہ کا تعلق کسی وقت کا محتاج نہیں ہے..

آپ جب چاہو... جہاں چاہو... جیسے چاہو... اس سے بات کر سکتے ہو...

وہ ہر وقت، ہر لمحے سنتا ہے، آپ اس سے مانگ سکتے ہو..

اور بیشک دیئے والوں میں وہ سب سے افضل ہے، جو بغیر کس حساب کتاب کے، بغیر کسی سوال کے آپ کو دیتا..

یوسف اسے دیکھ کر بہت دیر سوچتا رہا.. شانزے کا ہر روپ اسے حیران کرتا تھا..

وقت آہستہ آہستہ سرک رہا تھا، اس نے جذبات پر قابو پایا تھا... وہ قدم قدم چلتا اس کے کی طرف بڑھتا تھا..

اس کی طرح ٹیک لگا کر کچھ فاصلے سے بیٹھا تھا... شانزے نے اپنے ارد گرد ہلچل پا کر آنکھیں کھول دیں تھیں..

اوہ - تم... شانزے کے تھے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے..

CLASSIC URDU MATERIAL

تم یہاں کیا کر رہی ہو...؟؟ کچھ نہیں بس وہاں بہت شور تھا تو میں یہاں آگئی.. شانزے نے سب سے آسان بہانہ بنایا..

اور مانگ کیا رہی تھی.. یوسف نے اس کے ہاتھوں کو دیکھا تھا..
نہیں کچھ نہیں.. کیا... مانگوں گی؟؟ شانزے نے دعا کے لئے جوڑے ہاتھ سیدھے کیے تھے..

پکا...؟؟؟ یوسف نے شرارت سے پوچھا تھا...
ہاں... شانزے نے ادھر ادھر دیکھا تھا،

تم آئیں کیوں نہیں میچ دیکھنے؟؟؟ یوسف نے پوچھا تھا..
مجھے پسند نہیں سپورٹس.. شانزے بہت آرام سے کہا تھا.. (اب کیا بتاتی اپنے خدشات)
یوسف اسے دیکھتا رہا تھا..

چلو پھر.. سب کینٹین میں ویٹ کر رہے ہیں... یوسف نے اٹھ کر اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا...

شانزے اس کے ہاتھ کو دیکھا تھا اور پھر اس کا ہاتھ تمھاتی کھڑی ہوئی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

شکر تم لوگ آگے... ورنہ ہم تو علان کروانے جارہی تھے، ذارا نے نے طنز کیا تو سب ہنسنے لگے..

بس کیا کرتا میڈم مل نہیں رہی تھیں.. کسی اور ہی دنیا میں گم تھیں براڈھونڈنا پڑا..
یوسف نے اسے اپنی نظروں کے گھیرے میں لیا تھا.. جب کے شانزے کو اس کے بولے لے غصہ آیا تھا.

حد ہے شانزے تم بھی نہ پتا نہیں کیا کرتی ہو... صبا غصہ ہوئی تھی..
چلو اب کچھ کہا لو.. محسن یوسف اور شانزے کے آگے سمو سے اور فرائز کیے تھے،
جن سے اٹھتی گرم گرم خوشبو کسی کو بھی بھوک لگانے کی صلاحیت رکھتی تھی...
پہلے پانی لے آؤں یوسف کاؤنٹر کی طرف گیا تھا لگاتار دو میچ کھلے تھے.. پانی پی پی کر
حالت خراب تھی،

لیکن فلحال اسے پانی کی بہت ضرورت تھی... یوسف واپس ٹیبل لے آیا تھا..
وہ پانی پی رہا تھا جب محسن شانزے کو لوکا جواب تک ایسے ہی بیٹھی تھی..
عزت مآب جناب شانزے حسان صاحب آپ کو انویٹیشن دے کر کہنا پڑے گا...

CLASSIC URDU MATERIAL

اور پھر یوسف سمیت صبا اور محسن نے بھی دیکھا کہ یوسف کے کچھ کھانا شروع کرنے کے بعد ہی،

شانزے نے پلیٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔

یوسف نے شانزے کو دیکھا تھا، مسکراہٹ پھر ہونٹوں کو چھو گئی تھی۔

میچ دوبارہ شروع ہو گیا تھا۔۔ شہناز کے لئے جتنا سوچا تھا وہ اس سے زیادہ ٹاف ٹائم دے رہا تھا۔

حالانکہ سب نے سوچا تھا گیم فرسٹ ہاف میں کلیئر ہو جائے گا پر ایسا نہیں تھا۔۔ سب وہاں تھے لیکن شانزے پھر غائب تھی۔۔

یہ شانزے کہاں گئی۔۔؟؟ رانیہ نے ادھر ادھر دیکھ کر پوچھا تھا۔

پتا نہیں یہیں ہوگی۔۔ مہک نے بھی ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی۔

اچھا... نظر نہیں آرہی... عجیب ہے۔۔ یوسف نے تو اسے ایک پل بھی اکیلا نہیں چھوڑا تھا،

CLASSIC URDU MATERIAL

اور اس کو تو کوئی پرواہ نہیں ہے.. رانیہ نے دکھ سے کہا تھا اس کی آواز سے لگ رہا تھا کہ یہ طنز نہیں ہے۔

لیکن صبا کو اس کی بات بہت بری لگی تھی.. اس نے وہ شانزے کو دیکھنے باہر آئی تھی۔
لیکن اس کو کوئی خاص محنت نہیں کرنی پڑی تھی۔ وہ باہر ہی مل گئی تھی.. لان میں بیٹھی تھی..

کیا ہوا یہاں کیوں بیٹھی ہو اندر چلو.. صبا نے پاس آکر کہا تھا،
نہیں یار میں یہیں ٹھیک ہوں ویسے بھی مجھے سپورٹس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی..
شانزے نے صاف بہانہ بنایا۔

جو کافی حد تک سچا بھی تھا لیکن.. اصل مسئلہ یہ تھا...

کہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ یوسف کا دیھاں اس کی وجہ سے بٹے اور وہ یہ میچ ہر جائے..

شانزے کتنی باتمیز ہو تم.. جب تم پوٹری سیشن میں تمہیں پورا ٹائٹم یوسف وہاں تھا
تمہارے لئے اور تم...

بات تمہارے انٹرسٹ کی نہیں ہے.. تمہیں سپورٹ کرنا چاہیے..

CLASSIC URDU MATERIAL

حد ہے... صبا کو اس کی بات اچھی نہیں لگی تھی.. مت آؤ... مارو یہیں پر مجھے دوست نہ کہنا اب..

صبا جانے لگی تھی..

اچھا رو کو چلتی ہوں ایک تو تمہاری بلیک میلنگ.. شانزے ناراضگی سے کہا تھا..
وہ دونوں اندر آگئیں تھیں... شانزے نے یوسف کو دیکھا تھا.. وہ پوری طرح سے گیم میں مصروف تھا..

اس کو اتنے مہارت سے کھیلتا دیکھ، شانزے کو ماننا پڑا تھا کہ وہ اچھا پلیئر ہے..
اوہ.... تو میڈم آگئیں... محسن نے اس کو دیکھ کر کہا تھا..
آئیں نہیں ہیں، لائیں گئیں ہیں.. صبا نے بات کلیر کی تھی..

یوسف اپنا شاٹ مار چکا تھا.. جب بے دیہانی میں اس کی نظر گروپ کی طرف گئی.. وہاں شانزے تھی..

اس کو یقین نہیں آیا تھا کہ شانزے وہاں ہیں اس لئے اس نے دوبارہ اسی جانب دیکھا تھا..

اور پھر اسی چکر میں اس نے شاٹ مس کیا تھا اور یہ پہلا پوانٹ تھا جو شاہنواز کو ملا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

پورے ہال میں خاموشی چاہ گئی تھی.. کوئی یوسف سے ایسی غلطی کی امید نہیں کر رہا تھا۔

وہ اس وقت جب گیم ختم ہونے میں صرف ۱۰ منٹ باقی تھے..

شانزے کو دکھ ہوا تھا جو وہ سوچ رہی تھی وہی ہوا تھا،، یوسف نے اس کے چہرے پر دھکے کے تصورات دیکھتے تھے..

پاگل ہے یہ.. یوسف نے دل میں کہا.. اور پھر سے گیم کی طرف توجہ دیئے لگا..

کچھ منٹ بعد ہی اس نے اس کا سکور شاہنواز کے برابر تھا یعنی 1-1. میچ ٹائی ہونے کا خطرہ تھا۔

میچ ختم ہونے میں اب صرف 2 منٹ تھے شانزے نے آنکھیں بند کی تھی وہ دل میں میں دعا مانگ رہی تھی،

یوسف نے اس کی طرف دیکھا تھا، اسے ہنسی آئی تھی.. اور پھر اس نے ایک بھرپور

کوشش کی تھی...

جو کامیاب تھی.. سکور اب 2 پے 1 تھا.. ہال میں تالیاں بجنے لگیں تھیں..

شانزے... نے آنکھیں کھولیں تھیں.. یوسف اس کو ہی دیکھ رہا تھا.. اس نے ہاتھ سر

سے ٹچ کی تھا سلوٹ کی طرح..

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے ہنسنے لگی تھی۔ یوسف اور شاہنواز اب ایک دوسرے سے ہاتھ ملا رہا تھا۔
فائلی یوسف اور وارث کو ورنہ آنا وس کر دیا گا تھا۔۔ لاسٹ سیشن میں وہ دونوں کمپیوٹرز
تھے۔

مجھے امید ہے آج سب نے بہت انجوائے کیا ہو گا۔
لیکن اس سے بھی زیادہ آپ سب اگلے راؤنڈ میں انجوائے کرنے والے ہیں۔
آپ سب کے لئے ایک آخری سرپرائز ہے۔۔ جو آپ کو ۲ دن بعد لاسٹ سیشن شروع ہونے
سے پہلے دیا جائے گا۔
سر مستنصر کے کہنے پر ہال میں شور ہونے لگا تھا۔

.....
سب لوگ اب باہر آگے تھے، جب وارث یوسف سے آکر ملا تھا۔
یوسف اور اس کے درمیان اب کچھ حد تک دوستی ہو گئی تھی۔
ویل.... مجھے لگتا ہے تم نے جیت جانا ہے۔۔ وارث نے بات شروع کی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اچھا وہ کیسے... کیوں کے تم لوگوں کی ٹیم بہت اچھی ہے اس نے شانزے یوسف دونوں سے کہا تھا..

بس بس نظر نہ لگاؤ... ابھی ایک سیشن باقی ہے.. محسن ٹپک کر بولا تھا.

باہا باہا سب ایک ساتھ ہنس پڑے تھے...

چلو اب نکلتے ہیں.. ٹائم کافی ہو رہا ہے... شام تکریماً ڈھل گئی تھی.. یوسف نے ٹائم دیکھتے کہا تھا..

سب حیران ہوئے تھے.. آج سے پہلے تو کبھی اس نے ایسی جلدی نہیں اتری تھی.

لیکن شانزے جانتی تھی کہ اسے جلدی کیوں ہے...

کل ہی تو اس نے یوسف سے ٹائم زیادہ ہونے کے بارے میں کہا تھا..

.....

وہ دونوں اب گاڑی میں تھے..

تم نے جواب نہیں دیا میری بات کا... یوسف نے جوس اس کی طرف بڑھاتے ہوئے پوچھا تھا.

CLASSIC URDU MATERIAL

کس بات کا... شانزے کا دل زور سے دھڑکا تھا، اس نے نظریں چراتے پوچھا تھا۔

تم جانتی ہو، میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں.. یوسف نے موڑ کاٹا تھا..

نہیں... میں نہیں جانتی، شانزے ابھی بھی انجان بن رہی تھی..

ٹھیک ہے پھر یہ بات میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو... یوسف نے گاڑی روکی تھی،

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنا چاہتا تھا، لیکن مشکل یہ تھی کہ شانزے کے لئے پلکیں اٹھانا مشکل ہو گیا تھا...

اس کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمکیں تھیں۔ یوسف نے بڑی محبت سے دیکھا تھا..

شانزے کا شرماتا، گھبراتا چہرہ اسے ہمیشہ بڑا معصوم لگتا تھا.. اسے لگتا تھا یہی اصل شانزے ہے..

دنیا سے چھپی ہوئی.. جسے صرف وہ جانتا ہے... اور جو صرف اس کی ہے..

بولو... یوسف نے اسے تنگ کرنے کے لئے کہا تھا..

گاڑی چلاؤ دیر ہو رہی ہے... شانزے کی آواز میں لرزش تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف کیا سوچ رہا تھا اور اسنے بولا بھی تو کیا... لیکن پھر بھی یوسف کا دل چاہا تھا یہ پل
یہیں روک جائے..

اس نے دوبارہ گاڑی سٹارٹ کی تھی.. میوزک سسٹم اون کر کے ایک ٹریک پلے کیا تھا..
گاڑی میں اب ارجیت کی آواز گنج رہی تھی..

میری بچینیوں کو چین مل جائے، تیرا چہرہ جب نظر آئے
میرے دیوانے پن کو صبر مل جائے، تیرا چہرہ جب نظر آئے
ذکر تمہارا جب جب ہوتا ہے

دیکھو نہ آنکھوں سے، بھیکا بھیکا پیار بہ جاتا ہے
میری تنہائیوں کو نور مل جائے، تیرا چہرہ جب نظر آئے....

(یوسف کو لگا تھا یہ گانا اس کے ہر احساس کو بیان کر رہا ہے، اس لئے اس نے بہت
سوچ سمجھ کر لگایا تھا..

اسے یاد تھا کہ کل صبح وہ کتنی جلدی کر کر کے ہسپتال آیا تھا، لیکن وہ حسین کے پاس
نہیں ملی تھی،

CLASSIC URDU MATERIAL

یہ سوچ کر کہ وہ اس سے ناراض ہے، تو اسے کس طرح سے بچنی نے گھیر لیا تھا۔
وہ جلد از جلد اس سے ملنا چاہتا تھا، اور جب اس نے اسٹیج پے کھڑی شانزے کو دیکھا تھا،
تو نہ صرف آنکھوں میں بلکہ روح میں بھی سکون اترتا محسوس کیا تھا۔
میں رات دن یہ دعا کروں، تیرے لئے میں جیوں مروں
چاروں پہر تجھے دیکھا کروں، میرا جہاں یہ تجھ پے فنا کروں
(یوسف کو یاد آیا تھا جب وہ اسے سمجھا رہا تھا لیکن پھر بھی وہ بضد تھی.. اپنا نام کمپیٹیشن
سے واپس لینے کے لئے..
کتنا بری طرح سے پیش آیا تھا وہ، کتنا غصہ کیا تھا اس نے، کتنا سنایا تھا اسے، یہاں تک
کہ جب وہ رو رہی تھی،،
اسے چپ بھی نہیں کرایا تھا.. لکین پھر شانزے نے اس کے لئے اپنا نام واپس لینا چاہ
تھا.. وہ یہ بھی بھول گئی تھی،
کہ یہ کمپیٹیشن اس کے لئے بہت ضروری ہے..
اسے یاد آیا تھا وہ لمحہ جب لائبریری کی بیک سائیڈ پے اکیلی بیٹھی وہ اس کے لئے دعا کر رہی
تھی.)

CLASSIC URDU MATERIAL

ذکر تمہارا جب جب ہوتا ہے

دیکھو نہ ہونٹوں لے تیرا احساس، رہ جاتا ہے

میرے ہر راستے کو منزل مل جائے، تیرا چہرہ جب نظر آے

(شانزے کے جذبات بھی کچھ ایسے ہی تھے.. اسے یاد آیا تھا ہر قدم لے یوسف کا اس کو
ہیلپ کرنا..)

جس طرح سے وہ اسے کوڑے لے... پوٹری کے سیکشن کے لئے تیار کرتا رہا ہے...

اسے یاد آیا تھا جس طرح سے وہ اس کے لئے کمپیٹیشن آسان بناتا رہا ہے..

جس طرح سے وہ اس کے لئے بارش میں کھڑا رہا تھا...

بے رنگ ہوائیں مجھے نا جانے، دے گی صدا کیوں ابھی ابھی

ہے سرفروشی یہ عاشقی بھی، جائے گی جان میری اس میں کبھی

ذکر تمہارا جب جب ہوتا ہے

دیکھو نہ ہر لمحہ تیری داستان، کہ جاتا ہے

میری ہر ایک تڑپ کو سکوں مل جائے، تیرا چہرہ جب نظر آے..

CLASSIC URDU MATERIAL

(یوسف کو یاد تھا وہ پل جو اس نے حاکس بے گزارا تھا... جب واپس لوٹے پے شہزادے
ہٹ کے پاس نہیں ملی تھی..

درد کی وہ لہر جو کے جسم میں دوڑی تھی، وہ کبھی نہیں بھول سکتا تھا اسے.. کتنا تڑپ تھا وہ
اس وقت..

لمحہ آگاہی محبت بھی تھا، اور لمحہ موت بھی... کتنی موتیں مرا تھا اس وقت...
پھر جب شانزے ملی تھی.. تو اس کی نکھوں نے کتنے شکرانے ادا کیے تھے یہ تو صرف وہی
(جنتا تھا...)

گانا ختم ہو گیا تھا.. وہ دونوں.. خاموش تھے... ہمیشہ کی طرح نہ کہنے کی ضرورت تھی نہ
سننے کی..

لیکن دل پاگل کب مانے والا ہے.. اور پھر محبت تو ہمیشہ اظہار چاہتی ہے.. لیکن یہاں تو
دونوں طرف ہی خاموشی تھی...

شانزے کا گھر آگیا تھا... یوسف نے گاڑی سائیڈ میں لگا دی تھی..
کل ملتے ہیں.. شانزے کہہ کر اترنے لگی تھی.. جب یوسف نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا..
شانزے کو لگا اس کے جسم میں سے بجلی گزری ہے... وہ اپنی جگہ سن ہو گئی تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL

کیسا لمحہ تھا یہ نہ روکا جا رہا تھا، نہ ہاتھ چوڑا کے جا سکتی تھی۔۔

شانزے کی دھڑکن اس وقت بہت تیز چل رہی تھی۔۔ تو کیا یہ وہ لمحہ جب یوسف نے اظہار کرنا تھا۔۔

اور اس سے اظہار مانگنا تھا۔۔ شانزے نے اپنے آپ پر قابو پانے کے لئے آنکھیں بند کیں اور کھولیں تھیں۔۔

شانزے حسان، تم نے اب تک میری بات کا جواب نہیں دیا۔۔ یوسف کی آواز اس کے جذبات میں اتنی ڈوبی تھی۔۔

کہ شانزے کے سارے اوسان خطا کر گئی تھی۔۔۔
کس بات کا۔۔۔ شانزے نے پھر انجان بے کی کوشش کی تھی۔۔۔
کیا تم میرا انتظار کرو گی۔۔۔ یوسف اس کی طرف جھکا تھا۔۔

شانزے کا چہرہ لال ہو رہا تھا، یوسف نے اس کی گھبراہٹ محسوس کی تھی۔۔ اس کی ہتھلیوں کی نمی،

یوسف کے ہاتھ میں جذب ہو رہی تھی۔۔

کمپیٹیشن ون کرنے کے اگلے دن تیار رہنا تم نے مجھے ٹریٹ دینی ہے، میری کہی جگہ پے۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اس نے ایک دم عجیب بات کی تھی.. شانزے نے ہاں میں سر ہلایا تھا، یوسف نے اس کا ہاتھ چھوڑا تھا...

اور ہاں!! آتے ہوئے میرے سوال کا جواب ضرور لانا.. کیونکہ بنا جواب لے میں جانے نہیں دوں گا.

شانزے نے اپنے پیچھے اس کی آواز سنی تھی. لیکن وہ وہ روکی نہیں تھی اور بنا کچھ کہے گھر کی طرف بڑھ گئی تھی.. یوسف مسکرایا تھا.

وہ تیزی اندر کی طرف آئی تھی.. دل تھا کہ پاگل ہوا جا رہا تھا.. اوپر کی طرف جانے لگی تھی..

جب سامنے سے اچھا آیا تھا.. کون تھا وہ...؟؟ اس نے اوپر سے سے شانزے کو دیکھ لیا تھا،

اور اس کے تن بدن میں آگ لگی تھی..

کون..؟ شانزے سمجھی نہیں تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ جس کے ساتھ گاڑی میں آئی ہو.. احد نے ہر لفظ چبایا تھا..

آپ کو اس سے مطلب..؟؟ میرا خیال ہے.. آپ اپنے کام سے کام رکھیں تو زیادہ بہتر ہے.. آپ مہمان ہیں...

تو مہمان رہیں.. کہتی سائیڈ سے نکل گئی تھی،

شانزے کو جانے کیوں غصہ آگیا تھا.. وہ اسے ٹھیک ٹھاک سناتی پر وہ سچ میں لہز کر گئی تھی..

میں کون ہوں اب جلدی ہی تمہیں بتاؤں گا، احد نے زور سے دیوار میں مقاما راتھا...
اسے برداشت نہیں ہو رہا تھا کے کوئی لڑکی اسے اتنا ایٹیٹیوڈ دیکھا ہے.

.....

فاسلی وی آر ہیر... وہ آرڈر کر چکے تو عنیقہ نے خوش ہوتے کہا تھا..

سب سے پہلے تمہیں مبارک ہو.

.....

وہ صندوق حسان کا تھا، وہ بہت اچھے سے پہچانتی تھی.

CLASSIC URDU MATERIAL

(جسے بچپن سے آج تک اس نے بند ہی دیکھا تھا.. اور کبھی کسی نے اسے کھولنے کی کوشش نہیں کی تھی..)

کیونکہ سب کو یہی پتا تھا کہ اس میں حسان کی بہت اہم چیزیں ہیں... اور کیا ہیں یہ نہ کبھی انہوں نے بتایا نہ کسی نے پوچھا.. لیکن اب جو شانزے نے دیکھا اسے نظر انداز کرنا مشکل تھا)

شانزے پلٹی تھی، اس نے وہاں سے وہ خط اٹھا لے تھے.. جنہیں لے کر وہ اپنے کمرے میں آگئی تھی..

وہ ایک ایک کر کے سب خط دیکھ رہی تھی.. سارے کھلے ہوئے تھے سوائے ایک کے، ہر خط پے صرف ایک ہی نام تھا،

زینب میر... زینب میر...

"می جانی کیا آپ کسی زینب کو جانتی ہیں".. شانزے کی اپنی آواز اس کے کانوں میں گنجی تھی..

اس کا دل دھڑکنا بھول رہا تھا.. ایک انجانا خوف اسے گھیر رہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

تو کیا پایا جانے ہیں زینب کو.. اس نے خود سے سوال کیا تھا۔ لگا تھا اس کی آواز کہیں
پاتال سے آرہی ہے..

تو پھر اس دن وہ کچھ بولے کیوں نہیں.. اس کا مطلب وہ چھپا رہے ہیں.. لیکن کیوں..
اس کا دل بیٹھ رہا تھا..

تو کیا پایا ہی میرے باپ ہیں.. اس لئے وہ سب سے بات چھپاتے رہے ہیں.. دل بدگمان
ہوا تھا..

ایک ایک کر کے خط پڑھنے لگی تھی... سارے راز کھلنے لگے تھے..
اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے.. وہ جان گئی تھی.. حقیقت...
وہ جان گئی تھی زینب کوئی اور نہیں اس کی ماں ہے..

وہ جان گئی تھی.. اس کا باپ کون ہے (اور یہ ایک نیا انکشاف تھا اس لیے...)

وہ یہ بھی جان گئی تھی.. زینب میر، حسین کی چھوٹی بہن ہیں..

اوہ - تو اس لئے اس کا دل حسین کی طرف کھینچتا تھا.. اس نے دل میں سوچا تھا..

وہ جان گئی تھی کہ اس کے باپ نے پیسوں کے لئے اس کی ماں سے شادی کی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

اور پھر اسے دولت نہ ملنے کی وجہ سے چھوڑ دیا تھا۔

شانزے کو لگا کمرہ گھوم رہا ہے۔۔ کبھی لگتا کمرے کی ہر چیز اس پے گر جائے گی۔۔

اس نے خود کو با مشکل سمجھ لیا تھا۔۔

اب وہ آخری خط کھول رہی تھی۔۔ شانزے کی آنکھیں ڈبڈبہ رہی تھیں۔۔

اس نے خط کھولا تھا۔

میری پیاری بیٹی۔۔

میں نہیں جانتی کہ یہ خط تمہیں لے گا یا نہیں۔۔۔

اگر مل گیا تو میں حسان کی شکر گزر ہوں گی۔۔ اور اگر نہ ملا تو میں سمجھ سکتی ہوں کہ وہ مجبور ہے۔۔

میں نہیں جانتی تم کتنی بڑی ہو گئیں۔۔ میں یہ بھی نہیں جانتی کہ تم میری بات سمجھ پاؤ

گی یا نہیں۔۔

پر چاہتی ہوں تم میری بات سمجھو۔۔ کیوں کہ تم نے ایک اچھی بیٹی بنانا ہے۔۔

تم نے زینب نہیں بنا۔۔ جو غلطی میں نے کی وہ تم نہ کرنا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جیسے میں نے اپنے باپ جیسے بھائی پے اپنی خواہشات کو ترجیح دی.. تم نہ کرنا...
کبھی دل اور باپ میں سے کسی ایک کو چننا پڑے تو بنا کچھ سوچے اپنے باپ کو چننا..
یہ وہ سایا ہے جو تمہیں زندگی کے کڑے موسموں سے بچائے گا..

اگر ایک یہ سر سے چلا گیا نہ تو پھر کبھی واپس نہیں لے گا..
اور تم بھی میری طرح اکیلی رہ جاؤ گی.. اور میں نہیں چاہتی کہ تم بھی میری طرح در بدر
بھٹکو...

پچھلے ڈیڑھ سال میں میں نے زمانے کے سب رنگ دیکھ لئے،
میں نہیں چاہتی کہ تمہیں ان سب کا سامنا ہو.. میری دعا ہے کہ تم ہمیشہ ثابت قدم رہو..
تم کبھی اپنی راہ نہ بھٹکو.. تم ہمیشہ کامیابی حاصل کرو..
میں یہ نہیں جانتی کہ تم مجھے سے محبت کرتی ہو یا نہیں..
پر میں چاہتی ہوں کہ تم مجھ سے نفرت کبھی نہ کرنا..

ہو سکے تو اپنی بد نصیب ماں کو معاف کر دینا..
شانزے کو لگا اس کا دل بند ہو جائے گا. اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا ہوا ہے..

CLASSIC URDU MATERIAL

ایسا لگ رہا تھا پل بھر میں پوری دنیا بدل گئی ہے..

اس نے لفافے میں سے تصویر نکالی تھی،

"تم زینب کو جانتی ہو..؟؟ تمہاری شکل ان سے ملتی ہے، یوسف کی آواز اس نے خود میں سے اتی سنی تھی۔

جس میں بالکل اس کی شکل کی لڑکی گود میں چھوٹی بچی لی ہوئی تھی..

شانزے نے بے اختیار تصویر کو چوما تھا۔ آنسو خود بہ خود بہنے لگے تھے۔

شانزے نے ماؤف ہوتے دماغ کے ساتھ سب سمیٹا تھا اس نے منٹوں میں فیصلہ کیا تھا..

"مجھے پاپا سے بات کرنی ہے" اس نے دل میں سوچا تھا،

شانزے کو لگا اس کی جان نکل رہی ہے، ایک بار پھر کمرہ گھوم گیا تھا..

اس نے دیوار کا سہارا لیا تھا اور پھر حسان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی..

.....
کیا ہوا بہت دنوں سے دیکھ رہی ہوں پریشان ہیں..

CLASSIC URDU MATERIAL

کوئی بات ہے تو بتائیں ہو سکتا ہے میں آپ کے لئے کچھ کر سکوں.. حنا نے حسان کے پاس بیٹھتے پوچھا تھا..

حنا وقت آگیا ہے کہ شانزے، جانے کہ وہ کون ہیں

اپنے باپ کے بارے میں جانے... اپنے رشتیداروں کے بارے میں جانے.. حسان کی آواز میں دکھ تھا.. بے انتہا دکھ..

اندر آتی شانزے کے قدم روک گئے تھے..

مجھے سمجھ نہیں آتا میں اس کو کیسے بتاؤں.. اگر اس نے مجھے غلط سمجھا تو؟؟

وہ ہماری بیٹی ہے حسان وہ کیوں ہمیں غلط سمجھے گی.. حنا پریشان ہوئی تھی..

کیوں کہ میں اس کا مجرم ہوں.. کیوں کہ میں سب جانتا ہوں.. لیکن پھر بھی میں نے چھپایا..

دل دڑتا ہے، سب جان کر اگر وہ مجھ سے نفرت کرنے لگی تو...؟؟؟

اگر ہمیں چھوڑ گئی تو...؟؟؟ بات کرتے ہوئے حسان کی آواز بھرا گئی تھی..

حسان کی بھگی آواز وہ صاف سن سکتی تھی.. وہ اندازہ کر سکتی تھی کہ وہ رو رہے ہیں..

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے کا دل تڑپ تھا.. اس کا دل چاہا تھا کہ وہ بھاگ کر جا کے ان کہ آنسو سمیٹ لے..

حسان یہ آپ کیا کر رہے ہیں... تڑپ تو حنا بھی گئیں تھیں..
وہ ہماری بیٹی ہے.. صرف ہماری وہ کیوں ہمیں چھوڑ کے جائے گی،
میں اسے نہیں جانے دوں گی.. وہ میری بیٹی ہے.. آپ نے مجھے لا کر دی تھی..
آپ نے کہا تھا کہ یہ ہماری ہے تو آخر آج آپ کیسے کہہ سکتے ہیں.. آپ سوچ بھی کیسے
سکتے ہیں..

اور اگر ایسا ہی ہے تو آپ نہ بتائیں اسے.. حنا خود بھی رو پڑی تھی..
حنا یہ اب ناممکن ہے.. اس کے رشتہ داروں میں سے کوئی اسے ڈھونڈ رہا ہے..

اور جلد یا بدیر انھیں پتا چل ہی جائے گا.. اور پھر شانزے کا سوچو..
اس کے ساتھ بھی تو نا انصافی ہے نہ... حسان انھیں سمجھا رہے تھے..
شانزے میں مزید سننے کی ہمت نہیں تھی وہ کیا کرے سمجھ نہیں آ رہا تھا..

وہ تو حسان سے اپنے بچے کے کل کا حساب مانگنے آئی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن اب احساس ہوا تھا.. کہ ماں باپ سے حساب کرنا اتنا آسان کہاں تھا..

پیروں سے زمین کھسک گئی تھی.... اسے اپنا آپ خلا میں اڑتا محسوس ہوا..

جہاں ہر طرف اندھیرا تھا.. جو پوری طرح اسے اپنے آپ میں لپیٹ رہا تھا..

شانزے کی آنکھیں بند ہوئی تھیں... اور وہ زمین پر گر پڑی تھی..

آخری آواز جو اس نے سنی وہ شاید اریزے کی تھی.. لیکن وقت نے مہلت نہیں دی کہ وہ ریکٹ کرے..

.....
کیا ہوا اماں، یہ شور کیسا تھا۔ عنیقہ جو کل سے اپنے کمرے میں بند اپنے ٹھوکرے جانے کا سوگ مانا رہی تھی۔

باہر آکر طائی جان سے پوچھنے لگی۔

ارے کیا ہونا ہے ایک ہی مصیبت نامہ ہمر زندگیوں میں لکھا گیا ہے، اور وہ شانزے ہے۔
تائی جان نے بڑا دل جلایا تھا۔

اوہ – اماں آپ بھی نہ.. سیدھا سیدھا بتائیں ہوا کیا ہے۔ عنیقہ ماں سے جھجھلائی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ہونا کیا ہے.. بیہوش ہو گئی تھی، در کے لے کر گئیں ہیں ہوش میں ہی نہیں آرہی تھی۔
تائی جان نے اسے اطلاع دی تھی۔

اچھا ہی ہے نہ آے، عنیقہ کہتی واپس چلی گئی تھی۔

تائی جان اس کے پیچھے گئیں تھی۔ وہ بسٹر پے گرمی آنسو بہا رہی تھی۔

ارے میری بچی دل کن جلاتی ہے، دفع کر اسے..

تائی جان نے تسلی دی تھی، ان سے بیٹی کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔

اماں کیسے دفع کروں.. ایک تو اچھا لڑکا ملا تھا اور وہ بھی.. عنیقہ پھر رونے لگی تھی۔

آے لو.. ایسا بھی کیا تھا یوسف میں اس سے بھی اچھے لڑکے پڑے ہیں دنیا میں.. تائی

جان نے بات کا رخ موڑا تھا۔

اچھا کہاں مجھے کیوں نہیں نظر آتے.. عنیقہ رونا بھول گئی تھی۔

تم دیکھو تو نظر آئیں گے نہ، تائی جان نے اس کی عقل پے ماتم کیا تھا۔

اماں کہاں دیکھوں.. عنیقہ بولے بولے روکی تھی.. آپ کا مطلب احد؟؟؟ عنیقہ نے ماں

کی طرف دیکھا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اور وہ دونوں ہنس پڑیں تھیں۔

.....

بلڈ پریشر خطرناک حد تک لو ہے، جس کی وجہ سے ہارٹ بیٹ مس ہوئی ہے۔۔

کوئی صدمہ، یا کوئی بات ہوئی ہے جو وہ برداشت نہیں کر سکیں ہیں، ڈاکٹر نے حسان کو مخاطب کیا تھا۔

نہیں ڈاکٹر ایسا تو کچھ نہیں ہے، حسان نے پریشان ہوتے کہا تھا۔

ٹھیک ہے، لیکن آپ کو خیال کرنا پڑے گا، فلحال خطرے سے باہر ہیں۔ کچھ دائر میں ہوش آجے گا۔

لیکن ابھی کچھ کہ نہیں سکتے۔ اس لئے کسی قسم کا اسٹریس بھی ان کے لئے پریشانی کا باعث بن سکتا ہے۔

کچھ میڈیسن ہیں جو آپ نے کنٹینیو کرنی ہوں گی، ڈاکٹر نے میڈیسن لکھ کے دی تھیں۔۔

حسان ڈاکٹر کیا کہ رہے ہیں می جانی اور پھوپھو فورن بولیں تھیں۔۔ جبکہ اریزے کچھ چپ سی تھی،

CLASSIC URDU MATERIAL

ڈاکٹر کہتے ہیں کسی بات کا صدمہ لیا ہے اس نے، کسی قسم کا سٹریس بھی اس کے لئے خطرناک ہو سکتا ہے..

کس بات کا کیا ہوا ہے..؟؟ پھوپھو حیران تھیں..

مجھے تو خود کچھ سمجھ نہیں آ رہا، ابھی کچھ دیر پہلے تو ٹھیک تھی اب اچانک کیا ہو گیا..

حسان ایک دم ہی کافی تھکے سے لگ رہے تھے، شانزے کی چھوٹی سی تکلیف بھی انہیں پریشان کرتی تھی..

لیکن اب تو بات ہی اتنی سیریس تھی..

اریزے مزید کچھ چھپ ہوئی تھی، وہ کسی گہری سوچ میں تھی..

حسان کو لگا شانزے کی وجہ سے ہے اس لئے انہوں نے اس کو دلاسہ دیا تھا۔ لیکن باریہ نہیں تھی..

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ شانزے کو کیا ہوا ہے۔ اس کی بہن اتنی کمزور تو کبھی نہیں تھی..

کوئی بات اسے اتنا پریشان کرتی، تو پھر ایسا کیا ہو گیا..

اریزے کے ہاتھ میں فون بج رہا تھا... کال عثمان کی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

اسلام و علیکم.. عثمان کی آواز ہمیشہ کی طرح فریش تھی۔
و علیکم اسلام.. اریزے نے اپنے خیالوں میں گم کہا تھا۔
اریزے تم ٹھیک ہیں.. عثمان پوچھے بنا نہیں رہا تھا۔ وہ اس کی آواز کی تبدیلی کو اچھے سے
پہچان سکتا تھا۔
جی.. اریزے رونے لگی تھی..
اریزے پلیز کیا ہوا ہے.. آپ بتائیں تو سہی... ایلے تو تم صرف مجھے پریشان کر رہی ہو۔
عثمان فکر سے بولا تھا..
جس کم کے لئے اس نے فون کیا تھا اچانک وہ بھی بھول گیا تھا۔
وہ شانزے... اریزے نے پھر رونے لگی تھی..
کیا ہوا شانزے کو.. عثمان نے اتنی زور سے کہا تھا..
یوسف جو ابھی حسین کے روم میں داخل ہو رہا تھا، عثمان کی طرف آیا تھا..
بھائی سب خیریت ہے۔؟؟ اس نے عثمان کو پوچھا تھا۔ جبکہ عثمان نے اسے خاموش رہنے
کا اشارہ کیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

پلیز اریزے بولیں شانزے کو کیا ہوا..؟؟ عثمان اس سے پوچھ رہے تھے، جب کے کے
چہرے لے پریشانی واضح تھی۔

وہ.. ہسپتال میں ہے.. اریزے نے بات مکمل نہیں کی تھی جب اس نے عثمان کو کہتے
سنا تھا۔

یوسف تم گرمی نکالو.. یوسف ایک ڈیم ہی پلتا تھا۔ اور آپ پلیز مجھے بتائیں کون سے ہسپتال
میں ہم ابھی آ رہے ہیں..

آپ پریشان ہوں... وہ اب سیرین اتر رہے تھے.. جب کے اریزے انہیں ایڈریس بتا رہی
تھی۔

.....

میرا خیال ہے آپ سب لوگ اب گھر چلے جائیں.. جیسے شانزے کو ہوش آتا ہے۔ ہم بتا
دیں گے سب کو..

حسان فکر مند تھے لیکن سب کا اس طرح پریشان ہونا بھی انہیں ٹھیک کہاں لگ رہا تھا..
اور پھر می جانی وہ تو جب سے روے ہی جا رہی تھیں..

ہاں میرا خیال ہے حسان ٹھیک کہ رہا ہے اب چلتے ہے، پھر آجائیں گے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تائی جان جواب سے کچھ دیر پہلے ہی آئی تھیں فورن بولیں۔۔

پاپا میں یہیں روکوں گی پلیز اریزے نے منت کی حسان سمجھ رہے تھے اس کی حالت وہ رو نہیں رہی تھی۔۔

لیکن پھر بھی انہیں اندازہ تھا کہ وہ بہت پریشان ہے۔۔

چاچو میں بھی روکتا ہوں۔۔ ایسا کرتے ہیں احد کے ساتھ امی اور خالہ کو بھیج دیتے ہیں۔۔

احد جو ہر چیز سے بے نیاز کھڑا تھا۔۔ وجی کہہنے لے چونکا تھا۔ وہ آتو گیا تھا،

کسی جذبے میں کھینچ کر لیکن اسے کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی۔
وہ سب باہر کی طرف بڑھ گئے تھے۔

.....

آپ دونوں گاڑی میں بیٹھیں میں آتا ہوں، احد کہتا ہوا ہسپتال کی پارکنگ میں بنی شاپ کی طرف بڑھا تھا۔۔

اس نے اپنے لئے جو لیا تھا، جب ایک مانگ نے والا بچی اس سے پیسے مانگ نے لگی،

CLASSIC URDU MATERIAL

آے بھائی.. دے دینا.. اللہ کے نام پے دے دے... بچی نے اس کے آگے ہاتھ پھلایا تھا..

بھاگو یہاں سے.. وہ بچی احد کو بڑی اریٹھٹ کر رہی تھی..
بھائی دے دینا.. دعا کروں گی..

کہا نہ جاؤ یہاں سے.. منہ اٹھا کے مانگنے کے علاوہ کوئی کم نہیں ہے تم لوگوں کو. محنت تو تم لوگوں کو آتی نہیں ہے.

احد چلا رہا تھا.. اب اسے بہت غصہ رہا تھا..

بھائی... بچی نے احد ٹراؤزر پکڑا تھا، احد کو لگا اس نے سری حدیں پر کر دیں، اس نے بچی کو دھکے دیا تھا..

وہ زمین پے گر گئی تھی.. احد غصے میں اس کی طرف بڑھا تھا،

وہ اٹھ پاتی اس سے پہلے اس نے اس کو لات مارنا چاہا تھا.

لیکن کسی نے بڑی تیزی سے بچی کو اس کے آگے سے کھینچا تھا. تم ٹھیک ہو بیٹا وہ اب بچی سے پوچھ رہا تھا.

وہ دار گئی تھی.. تبھی بھاگتی چلی گئی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

ریلکس برو پچی ہے.. نہیں دینا مت دو لیکن اس طرح کا رویہ.. یہ تو غلط ہے.. اس نے اطمینان سے احد کو کہا تھا..

تم ہوتے کون ہو مجھے بولنے والے تم لوگوں کی وجہ سے انہیں شہ ملتی ہے، تمہی دیکھ کر لگتا نہیں کہ اس کا تمہارا کوئی رشتہ ہو سکتا ہے..

ایک مانگنے والی پچی کے لئے تم مجھے لکچر دے رہے ہو۔ احد ابھی بھی غصے میں تھا..

میں کوئی نہیں ہوتا بولنے والا.. نہ میں شہ دے رہا ہوں۔ میں صرف اتنا کہ رہا ہوں.. کہ بچے بچے ہوتے ہیں..

معصوم.. نہیں دینا نہ دو پر.. ہاتھ نہ اٹھاؤ.. وہ شخص آگے بڑھا تھا لیکن پھر پلٹ کر آیا.. اور ہاں ہم سب کے درمیان اللہ تعالیٰ نے جو خوبصورت رشتہ رکھا ہے نہ اسے انسانیت کہتے ہیں..

احد کو منہ توڑ جواب ملا تھا وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا..

جبکہ وہ ابھی بھی وہیں کھڑا تھا، جب کسی نے پیچھے سے کہا تھا..

یوسف کیا ہوا.. عثمان نے اسے کھڑا دیکھ کر پوچھا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

کچھ نہیں بھائی اندر چلتے ہیں..

.....

کہاں رہ گئے تھے..؟؟ روبینہ نے گرمی چلاتے احد سے پوچھا تھے جو ایک منٹ کا کہہ کر
اچھا خاصہ ٹائم لگا کر آ رہا تھا۔

اما کچھ نہیں بس وہ جس لینے میں دائر ہو گئی تھی.. اس نے ان کو مطمئن کیا تھا..
روبینہ تم بھی کیا بیٹے سے سوال کر رہی ہو آج کل تو لوگ بیٹیوں سے نہیں پوچھتے.. تائی
اماں نے جان کر کہا تھا۔

نہیں بھابھی ایسا نہیں ہے، بیٹا ہو یا بیٹی ماں باپ کا فرض ہے کے اولاد سے پوچھیں..
وہ اپنے دل کے چور پے گھبراہٹیں تمہیں اصل بات یہ تھی کہ وہ اپنے بیٹے کی جھگڑالو
طبیعت سے واقف تھیں۔

تم تو بھولی ہو.. ابھی تک انہی ریتی رواجوں میں جی رہی ہو..

اب اپنے گھر میں شانزے کو ہی دیکھ لو مجال ہے جو کبھی کسی سے کوئی مشورہ کر کے کم
کرے..

ارے میری انیقہ تو کوئی کپڑا بھی لیتی ہے تو دس دفع پوچھتی ہے۔ امی لوں یا نہ لوں...

CLASSIC URDU MATERIAL

اور انے جانے کا تو تم نے دیکھ ہی لیا ہے.. کوئی ٹائم نہیں ہے.. تائی جان نے بلا آخر
بات کو موت ہی دیا تھا..

نہیں بھا بھی مجھے تو بڑی پیاری لگتی ہے، اور پھر یونیورسٹی میں ہے.. ہزار مسلے ہوتے
ہیں..

ٹریفک یہ.. وہ.. دیر سویر ہو جاتی ہے.. روبینہ کی آواز میں محبت تھی.. جب کہ احد کی
سوچ کا رخ مڑا تھا..

ارے تم کچھ بھی کہو، یہ لڑکیاں جنہیں بھر کی ہوا لگ جائے نہ ان کے پاؤں زمین اے
نہیں ٹکتے.. تائی جان نے پھر کہا..

اچھا..!!!! چھوڑیں ان باتوں کو... ابھی دوا کریں ٹھیک ہو جائے، بچی بیچاری..
پتہ نہیں کس کی نظر لگ گئی.. روبینہ نے افسوس کا اظہار کیا تھا..

ارے نظر نہیں روگ لگ گیا ہے.. سنا نہیں تم نے در نے کہا تھا صدمہ لگا ہے..

ارے بتاؤ بھلا کیسا صدمہ شام میں تو بڑی خوش خوش آئی تھی.. مجھے تو لگتا ہے.. عشق
و شق کا مسلہ ہے..

CLASSIC URDU MATERIAL

تبھی تو ایلے ہو رہی ہے مرنے والی.. ورنہ شانزے اور کسی بعد کا صدمہ میں نہیں
مانتی..

تائی جان نے کنکھیوں سے نند کو دیکھا تھا..
جن کی مضبوط سوچ میں انہوں نے غلط فہمی کی ایک کھڑکی تو کھول ہی دی تھی..

عثمان اور یوسف دونوں ہی وہاں تھے، یوسف اب پاپا اور وجی سے بتائیں کر رہا تھا..

جبکہ عثمان ڈاکٹر سے مل کر تسلی کرنا چاہتے تھے...

تبھی نرس نے آکر کہا تھا، آپ کے پیشینٹ کو ہوش آگیا ہے..

وہ سب اندر آگے تھے.. شانزے کی آنکھیں بند تھیں..

دماغ میں پھر سوال جواب کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا.. اس نے آنکھیں بند کر لیں تھی..

اس کی تکلیف کا اندازہ اس کے چہرے سے لگایا جاسکتا تھا.

شانزے میرے بچے.. پاپا اس کے پاس بیٹھے تھے اس نے آنکھیں کھول دیں تھیں..

CLASSIC URDU MATERIAL

پاپا.. وہ اٹھنا چاہتی تھی پاپا نے اسے سہارا دے بٹھایا تھا لیکن وہ ان کے سینے سے لگ کے رونے لگی تھی..

میں آپ سے بہت پیر کرتی ہوں پاپا.. میں صرف آپ کی بیٹی ہوں..
وہ روتے ہوئے بہت آہستہ آواز میں بول رہی تھی.. اتنی کہ پاپا مشکل سے سمجھے تھے.

میں بھی اپنی بیٹی سے بہت پیار کرتا ہوں.. حسان کی آواز کا پکپائی تھی..
وعدہ کریں آپ کبھی مجھے خود سے دور نہیں کریں گے.. شانزے کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ
کیا بولے..

اور نہ حسان سمجھ پارہے تھے وہ کیا بول رہی ہے... بس وہ تو اس کی ہر بات میں ہاں کر رہے تھے..

پچھے کھڑے چاروں لوگ شانزے کا تڑپنا دیکھ کر پریشان تھے کسی کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ
کیا ہوا ہے..

حسان سے برداشت نہیں ہوا تھا وہ رونے لگے تھے..
ایسے نہیں کرتے اپنے پاپا کے ساتھ بیٹا.. بس اب چپ..

جب وجی پاپا کی طرف بڑھے تھے.. اور عثمان شانزے کی طرف..

CLASSIC URDU MATERIAL

ان دونوں نے شانزے اور پاپا کو الگ کیا تھا.. جی نے پاپا کو حوصلہ دلایا تھا..

جبکہ عثمان نے شانزے کے سر ہاتھ پھیرا تھا..

ارے میں تو بڑا بہادر سمجھتا تھا.. عثمان نے کہا تو مسکرائی تھی لیکن بولی کچھ نہیں تھی.

اس کی آنکھوں میں خاموشی تھی.. تاریک، کالی رات جیسی کچھ پل کے لئے عثمان بھی حل گئے تھے..

لیکن سمجھ نہیں پارہے تھے.. شانزے بچے اب ٹھیک ہونہ؟؟؟

جی بھائی.. شانزے نے آہستہ سے جواب دیا تھا..

اریزے اب اس کے پاس آئی تھی.. اس کا دل کسی انہونی کا علان کر رہا تھا.

میں ڈاکٹر سے مل کے آتا ہوں. پاپا باہر کی طرف گئے تھے، تو عثمان بھی ان کے ساتھ ہی چلے گئے تھے..

یہ کچھ میڈیسن ہیں، نرس نے ایک پیپر بڑھایا تھا، جو جی نے فورن لے لیا تھا.. میں لے کر آتا ہوں..

یوسف بہت دیر تک شانزے کو دیکھتا رہا تھا، وہ بھی اریزے کی طرح شوک میں تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

اسے بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا، کیا ہوا ہے، کیوں ہوا ہے.. لیکن بہر حال اس نے خود کو سمجھایا تھا۔

واہ - مس شانزے حسان.. مزے ہیں آپ کے تو.. وہ شانزے کے پاس بیٹھتے بولا تھا..

شانزے اور اریزے دونوں حیران ہوئی تھیں..

اگر ٹوپک چوز کرنا نہیں آ رہا تھا تو بول دیتیں.. اتنا ڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت تھی..؟؟
اس نے ناراضی سے بولا تھا، شانزے ہنس پڑی تھی..

یوسف اور اریزے دونوں نے سکون کا سانس لیا تھا.. لیکن کچھ تھا جو پریشان کر رہا تھا..
چلو کیا یاد کرو گی.. کس حاتم سے پلا پڑا ہے.. یہ کام میں کر دوں گا.. اس کے بولے لے
پھر سے ہنسنے لگی تھی۔

.....

آپ شانزے کو لی جاسکتے ہیں، ابھی مزید رکھنے کی ضرورت نہیں ہے..

لیکن حسان صاحب، آپ کو خیال کرنا ہو گا، شانزے کی حالت سے صاف ظاہر ہے کہ وہ
کسی سٹریس میں ہے،

CLASSIC URDU MATERIAL

اور اگر اس کی حالات ایسی ہی رہی تو پھر اس کے لئے مشکل ہو سکتا ہے.. ڈاکٹر نے حسان سے کہا تھا۔

جی ڈاکٹر میں آپ کی بات سمجھ رہا ہوں۔ حسان خاموشی سے باہر آگے تھے۔

کیا ہم کسی کو کنفرن کریں ڈاکٹر؟؟ عثمان نے پوچھا تھا..

نہیں فلحال یس کی ضرورت نہیں ہے، آپ تسلی کرنا چاہیئے تو الگ بات ہے.. ڈاکٹر نے عثمان کو کلیئر کیا تھا۔

وہ دونوں اب شانزے کے پاس جا رہے تھے، عثمان ابھی تک پریشان تھے..

انکل آپ پریشان نہ ہو سب ٹھیک ہو جائے گا..

اگر آپ پریشان ہوں گے تھے باقی سب کو سمجھانا مشکل ہو جائے گا۔ عثمان نے انہیں تسلی دی تھی۔

عثمان نے ہاں میں سر ہلایا تھا.. وہ دونوں اندر آگئے تھے۔

چلو گھر چلیں.. عثمان نے شانزے کو پیار کیا تھا۔ پچھلے کچھ گھنٹوں میں انہیں وہ بہت کمزور لگی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

ٹھیک ہے انکل ہم گھر چلتے ہیں، عثمان نے حسان سے کہا تھا۔

ایسے کس طرح بیٹا آپ لوگ اندر آئیں۔۔ پلیز اپنا گھر سمجھیں۔۔ حسان شرمندہ ہوئے تھے۔۔

کیونکہ پورا ٹائم عثمان بغیر کھے اس کے ساتھ رہی تھے۔ گھر آنے کہ ٹائم بھی عثمان نے ان کی ایک نہیں سنی تھی،

اور خود چھوڑنے ہے تھے۔۔

انکل کوئی فارمیٹی نہیں ہے۔۔ آپ جانے ہیں پایا ابھی ہسپتال میں ہیں اور ہمیں وہاں بھی پہنچنا ہے۔۔

عثمان نے سہولت سے انکار کیا تھا۔

ٹھیک ہے۔۔ لیکن آپ دونوں کا بہت شکریہ جس طرح سے آپ لوگ ہے اور ہمارا خیال کیا۔۔

حسان کچھ اور کہتے لیکن عثمان نے بات سچ میں ہی کٹ دی تھی۔۔۔

انکل اب آپ شرمندہ کر رہے ہیں۔۔ اور ویسے بھی بھائی کبھی بہنوں پے احسان نہیں کرتے۔۔

اور شانزے تو میری سب سے پیاری بہن۔۔ انہوں پھر شانزے کو پیار کیا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جوا بھی تک باپ کے سینے سے لگی کھڑی تھی..

اچھا اب ہم چلتے ہیں، شانزے اپنا خیال رکھنا.. شانزے نے چھوٹے بچوں کی طرح ہاں میں سر ہلایا تھا..

وہ دونوں جاچکے تھے.. اور حسان اپنی دونوں بیٹیوں سمیت گھر میں داخل ہوئے تھے..

.....

سب اپنی تسلی کر کے جاچکے تھے..

لیکن پاپا اب تک شانزے کے پاس ہی بیٹھے تھے وہ بار بار انکو دیکھتی..

اور حسان ہر بار اسے پیار کرتے.. اریزے نے بہت غور سے دیکھا تھا اس کو..

پاپا کے وہ ہمیشہ قریب رہی تھی.. لیکن اس وقت وہ ایسے برتاؤ کر رہی تھی جیسے پاپا کے کھو جانے کا دار ہو..

لیکن مشکل یہ تھی کہ وہ کچھ کہہ نہیں سکتی تھی..

شانزے تمہیں پاپا پے کتنا بھروسہ ہے.. حسان نے اچانک پوچھا تھا..

شانزے اور اریزے دونوں چونکیں تمہیں..

CLASSIC URDU MATERIAL

خود سے بھی زیادہ.. شانزے نے آہستہ سے کہا تھا۔

تو پھر کیا اچھے پاپا کو نہیں بتاؤ گی کیا مسئلہ... کیا پریشانی ہے... حسان اس کے سر میں ہاتھ پھیرنے لگے تھے..

شانزے نے بہت دیر اچھے باپ کو دیکھا تھا، وہ کہنا چاہتی، وہ حساب چاہتی تھی پر ان کی محبت نے اسے مجبور کر دیا تھا۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے پاپا.. صبح سے کچھ کھایا نہیں تھا تو اس لئے شاید... شانزے نے سفید جھوٹ کہا تھا..

میں بس کمپیٹیشن کے لئے بہت پریشان ہو گئی تھی.. میں جیتنا چاہتی ہوں پاپا.. شانزے نے ان کو بہلایا تھا..

اتنی سی بات کے لئے کوئی ایسا کرتا ہے، تم جانتی ہو تم نے اچھے پاپا کی جان نکل دی تھی.. حسان نے پیار سے کہا۔

سوری پاپا.. شانزے شرمندہ ہوئی تھی..

چلو اب بس اب جلدی ٹھیک ہو جاؤ.. اریزے نے پاس آتے کہا تھا.. میں زدہ خدمتیں نہیں کر سکتی..

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ اس کے لئے جوس لائی تھی.. شانزے نے جوس کا گلاس پکڑ لیا تھا..

چلو شاباش اب سو جانا تم دونوں.. اریزے بیٹا بہن کو میڈیسن دے دینا یاد سے..

حسان ہدایت دیتے چلے گئے تھے..

.....

صبح سب ناشتے کی ٹیبل پر تھے.. گزری شام کی وجہ سے سب ہی لیٹ تھے آج..

جب شانزے آئی تھی.. وہ رات سے کافی بہتر لگ رہی تھی..

کیسی ہو بیٹا.. پھوپھو نے بہت پیار سے پوچھا تھا..

ٹھیک ہوں اب.. وہ کہتی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی تھی..

شانزے تم کیوں اٹھ گئیں بیٹا آرام کرتیں.. می جانی جو پلیٹ میں پراٹھے لارہی تھیں.. اس

کو دیکھ کر حیران ہوئیں..

میں ٹھیک ہوں می جانی، پھر مجھے انی جانا ہے ابھی.. شانزے کی اطلاع نے سب کو

حیران کیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن شانزے تہری طبیعت ابھی ٹھیک نہیں ہے.. اور پھر ڈاکٹر نے کہا تھا تمہیں آرام کی ضرورت ہے..

می جانی اس کے فیصلے سے حیران تھیں..

جی می جانی پر کمپیٹیشن کالسٹ سیشن ہے اور میں نہیں چاہتی کہ صرف طبیعت کی وجہ سے میں ہر جاؤں...

شانزے نے پراٹھا اور چائے اچھے آگے تھی..

شانزے تمہاری بات ٹھیک ہے بیٹا لیکن تمہاری طبیعت..

وہ زیادہ کچھ بولٹن اس سے پہلے ہی پاپا نے نے انہیں روک دیا تھا..

میرا خیال ہے ہمیں شانزے کو سپورٹ کرنا کہئے اور یہ تو اچھی بات ہے گر وہ خود اچھا محسوس کر رہی ہے..

حسان نے جان بوجھ کر بولا تھا.. انہوں نے شانزے کی رات کو کہی بات مان لی تھی،

کیونکہ وہ جانے تھے کہ وہ صرف انہیں تسلی دے رہی ہے.. لیکن حقیقت یہ تھی کہ انکا دل مانے کو تیار نہ تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

اس لئے انہوں نے شانزے کے جانے کے لئے حامی بھری تھی، وہ چاہتے تھے کہ
شانزے کا دماغ بٹے،

اور جو سوچیں وہ پال رہی ہے۔۔ وہ ان سے کہے بھلے نہ پر باہر ضرور آجائے۔۔
می جانی میں ٹھیک ہوں۔۔ آپ پریشان نہ ہوں جلدی آجاؤں گی، شانزے نے ان کے گلے
لگ کر کہا تھا۔۔

عثمان مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔ روبینہ نے کہا تھا، تائی جان ٹھٹھکی تمہیں لیکن
چپ رہیں۔

چلو میں ذرا چیلنج کر لوں، حسن کہہ کر اٹھے تھے، جبکہ باقی سب بھی اپنے کاموں میں لگ
گئے تھے۔۔

"دیکھا کہا تھا نہ میں نے۔۔" اب دیکھو ذرات میں اتنا خوار کیا سب کو اور اب نکل پڑی۔۔
کہنے کو تو میری سگی بہن ہے، پر کیا کہہ سکتے ہیں ایک یونیورسٹی کے نام لے باہر رہتی ہے،
اور دوسری آفس کے نام لے۔۔

تائی جان جو بہت دیر سے خاموش تھیں۔۔ سب کو جاتا دیکھ فورن نند سے بولیں۔۔

جبکہ روبینہ ان کی بات سن کہیں دور جا نکلیں تھیں۔۔

.....
شانزے حسان سے ملنے آئی تھی.. خلاف توقع روم میں کوئی نہیں تھا.. اور حسین بھی آنکھیں بینڈ کے لیٹے تھے..

شانزے اندازہ نہیں کر سکی کہ وہ سو رہے ہیں یا صرف لیٹے ہیں.. وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ان کے پاس آگئی تھی..

بہت دیر تک وہ حسان کو دیکھتی رہی، اسے لگا حسین میں سے بالکل ویسی خوشبو آرہی ہے، جیسی اس کی ماں میں سے آتی ہوگی، شانزے حسین کے بیڈ پے پڑے ہاتھ پے جھکی تھی..

"ماموں جان" دیکھیں میں ہوں آپ کی زینب کی شانزے.. اس نے دل میں کہا تھا..
جانے کسی عقیدت تھی کہ اس کی آنکھیں مہنے لگیں تھی.. اس کے آنسو حسین کی ہتیلی پے گرے تھے..

حسین کے ہاتھوں میں جنبش ہوئی تھی،

شانزے کو کچھ سمجھ نہیں آیا اس لئے جلدی سے پہلے اٹھے اور حسین کے ہاتھ پے گرے آنسو صاف کے تھے..

CLASSIC URDU MATERIAL

زینی... اسی وقت حسین نے آنکھیں کھولیں تھیں...

ارے شانزے بیٹا آپ.. حسین نے اپنی آنکھیں صاف کی تھیں..

شانزے کچھ جھینپ گئی تھی، اس نے غور سے انہیں دیکھا تھا،

وہ دونوں ہی ایک دوسرے پے حیران اپنے جذبات کو کنٹرول کر رہے تھے۔

کب آئیں آپ..؟؟ حسین اٹھ کر بیٹھے تھے..

بس ابھی.. شانزے اٹھ کر ان کے لئے جوس نکالے لگی تھی..

بیٹا رہنے دو تمہاری آنٹی اگر کر لیں گی تم یہاں اگر بیٹھو میرے پاس حسین نے اسے بلایا تھا۔

پر وہ پھر بھی ان کے لئے جوس دال کر لے آئی تھی..

بس اتنی سی بات تھی.. شانزے نے جوس کا گلاس پکڑا یا تھا..

اب تم بتاؤ.. کیسی طبیعت ہے اب..؟؟ حسین کی آنکھوں میں فکر نمایاں تھی..

عثمان نے بتایا تھا، میرادل تو بہت اداس ہو گیا تھا۔ حسین نے اس کی حیرانگی دیکھ کر بتایا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے آنکھیں پھر پگھلنے لگیں تھیں،، لیکن اس نے خود کو سمجھا لیا تھا..

میں ٹھیک ہوں.. آپ پریشان نہ ہوں، ڈاکٹر نے بھی آپ کو مانا کیا ہے نہ۔ شانزے بہت پیار سے بول رہی تھی..

اس کا دل بھر بھر آ رہا تھا.. شانزے سے مشکل ہو رہا تھا اچھے جذبات کو سمجھانا۔

شانزے تم.. اندر آتے یوسف نے حیران ہو کر کہا تھا۔

کیوں مجھے نہیں آنا چاہیے تھا کیا..؟ اگر تم بولے ہو تو نہیں آؤں گی.. اس نے یوسف کو سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا..

میرا وہ مطلب نہیں تھا.. دراصل.. یوسف نے بولنا چاہے تھا.. جب شاہینہ پہلے ہی بول پڑیں..

یہ کون ہوتا ہے مانا کرنے والا.. انہوں نے اگے ہو کر شانزے کو پیار کیا تھا..

اور اب اس سے حال چل پوچھنے میں مصروف تھیں.. جبکہ یوسف دل جلا کر رہ گیا تھا۔

کچھ پل تو اسے برا غصہ آیا تھا.. اسے بالکل توقع نہیں تھی کہ وہ آئے گی.. لیکن.. وہ سچ میں ایک ہی تھی..

بھائی کہاں ہیں پاپا.. یوسف نے حسین سے پوچھا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

باہر شاید ڈاکٹر سے ملنے سے گیا ہے.. میں دیکھتا ہوں.. یوسف باہر نکل گیا تھا،

کیسی ہو شانزے.. عثمان نے اندر آتے پوچھا تھا تھا..

ٹھیک ہوں بھائی.. شانزے ہلکے سا مسکرائی تھی..

لیکن تمہیں آرام کرنا چاہیے تھا.. عثمان نے بڑی سنجیدہ گی سے بولا تھا..

جبکہ یوسف سب کو چائے دیئے میں مصروف تھا..

بھائی میں ٹھیک ہوں اب.. اور پھر انکل سے تو ملنا تھا..

ہممم... لیکن اب تم ملنے نہیں آسکو گی.. عثمان نے سروس منہ بنایا تھا..

کیوں.. وہ پریشان ہوئی تھی..

کیوں کہ آج تو پایا کو چوتھی مل جائے گی.. اور وہ گھر آجائیں گے.. عثمان اب بھی سروس تھا..

ٹھیک ہے تو پھر میں گھر نہیں جاتا.. حسین نے بچوں کی طرح کہا تھا..

شانزے ہنس پڑی تھی.. یوسف نے پلٹ کر دیکھا تھا کل رات سے پہلی دفع اسے لگا تھا

کہ وہ دل سے ہنسی ہے..

CLASSIC URDU MATERIAL

آپ فکر نہ کریں میں گھر آؤں گی آپ سے ملنے.. شانزے نے ہنستے ہوئے کہا تھا..

پکا وعدہ.. حسین نے ہاتھ آگے کیا تھا..

جی بی جان پکا وعدہ. شانزے انکے ہاتھ پے ہاتھ رکھتی روانی میں بول گئی تھی..

لیکن شاید کسی کی نے بھی توجہ نہیں دی تھی.. سوائے حسین کے وہ اپنی جگہ سن ہو گئے تھے..

شانزے کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا..

کیوں کہ وہ جانتی تھی،، کہ اس کی ماں انہیں پیار سے بی جان کہتی تھیں..
جو انہوں نے اس کے باپ کو لکھے جانے والے خط میں کی بار لکھا تھا..

اچھا اب چلتے ہیں.. دیر ہو رہی ہے.. شانزے کھڑی ہو گئی تھی.. یوسف بھی خیالوں سے نکل آیا تھا..

وہ دونوں اللہ حافظ کہتے باہر آگے تھے..

جبکہ حسین خاموشی سے واپس بستر پے لیٹ گئے تھے.

.....

CLASSIC URDU MATERIAL

جی آپ کیا کہ رہی تھیں... حسان ہال میں اگر ان کے پاس بیٹھے تھے.. تبھی تائی جان نے

حسان میں تم دراصل... اصل میں کیا ہے نہ...

اتنے سالوں سے میں وہاں اتنی دور کبھی رشتوں کو ٹھیک سے محسوس نہیں کر سکی..

پھر تم جانے ہو اللہ نے مجھے بیٹی بھی نہیں دی.. تو میں ہمیشہ سوچتی تھی،

کہ میری کمی میرے احد کی دلن پوری کرے گی.. اس لئے میں نے سوچا کہ میں خاندان کی لڑکی لوں..

اور پھر احد نے بھی اعتراض نہیں کیا اس لئے میں یہاں چلی آئی اپنے خاندان میں..

(اچھا تو میرا شک ٹھیک تھا... تائی جان نے دل میں سوچا تھا).

میں چاہتی ہوں تم مجھے نہ امید نہ کرو.. مجھے اریزے...

بس بس.. اریزے کا نام نہ لینا... میں نے تو برسوں سے سوچا تھا اریزے میری ہے...

تائی جان فل ساؤنڈ میں شروع ہوئی تھیں وہ بھی پوری بات سنے بغیر..

ارے بھابھی میری بات تو پوری ہونے دیں.. روبینہ نے کہنا چاہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

بس روبینہ تم سے پہلے میرا حق ہے.. آخر کو تیا کا حق زیادہ بنتا ہے..

تائی جان فل سپیڈ میں تمہیں اس بار وہ لڑکا ہاتھ سے نہیں جانے دے سکتیں تمہیں..

بھابھی آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں.. پر.. حسن نے کہنا چاہ تھا لیکن تائی جان پھر بیچ میں بولی
تمہیں..

ارے وجی کے ابا آپ بھی تو کچھ بولیں.. میں کہتی ہوں حسان ابھی مجھے ہاں کرو میں کل
برات لے آؤں گی..

تائی جان نے تو حد ہی کر دی تھی.. بس تم نے اریزے میری جھولی میں ڈالی ہے..

حسان اب سچ میں پریشان تھے.. ایک طرف بہن تھی ایک طرف بھابھی..

یہ کیا ہو رہا ہے.. وجی برا حیران تھا.. ان کی آوازیں سن کر وہ اندر ہی آگیا تھا..

ارے کچھ نہیں بس آج میں تمہارا اور اریزے کا رشتہ پکا کر رہی ہوں تم تیاری پکڑ لو.. تائی
جان نے بب پھوڑا تھا..

امی آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں.. ایسا نہیں ہو سکتا.. وجی نے حسان کی مشکل آسان کی
تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

ارے لو کیوں نہیں ہو سکتا کیا خرابی ہے اریزے میں.. تائی جان نے ابھی بھی بات جاری رکھی تھی..

امی میں نے کبھی اریزے کو اس نظر سے نہیں دیکھا.. وہ میرے لئے بہنوں جیسی ہے..
وجی پریشان تھا..

لو بھئی، یہ بھی نئی کھی، ارے لیکن یہ رشتہ جائز ہے.. تائی کو ہونا منصوبہ ڈوبتا محسوس ہوا تھا..

آپ ٹھیک کہ رہی ہیں۔ لیکن میں نے عنیقہ اور اس میں کوئی فرق نہیں سمجھا تو میں کیسے..

اور سب سے بڑی بات میں کہیں اور انٹرسٹڈ ہوں.. وجی نے گویا دھماکہ کیا تھا..

کمرے میں خاموشی چاہا گئی تھی.. تائی جان کا دل چاہا تھا وہ بیٹے کا منہ رنگ دیں لیکن سب کا لہز کر گئیں۔

ارے میں نہیں مانتی کوئی پسند و سندن... جو میں نے کہ دیا تمہیں مانا پڑے گا.. تائی جان نے ہٹ دھرمی دکھائی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ٹھیک اگر آپ کو میری پسند قبول نہیں.. تو میں پھر اس گھر میں نہیں رہوں گا، چلا جاؤں گا۔ اور یاد رکھیے گا..

میں نے واپس کبھی نہیں آنا.. وجی نے دھمکی دی تھی..
ارے جاؤ.. جاؤ بہت دیکھ.... بس بیگم بہت ہوا چھپ کر جائیں.. فرقان نے پہلی بار مداخلت کی تھی بات میں..

وجی تم جہاں چاہتے ہو تمہاری شادی وہیں ہوگی.. تایا جان نے انہیں ٹھنڈا کیا تھا آخر کو وہ ان کا سہارا تھا..

یہ آپ کیا کہ رہے ہیں.. بس بیگم اب ایک لفظ اور نہیں.. فرقان کی آواز اب کی بار کافی بلند تھی..

اور صاحب زادے بتادیں کب جانا ہے.. تایا جان نے اب کی بار وجی کو مخاطب کیا تھا..
پاپا میں آج ہی ان لوگوں کو گھر بلا لیتا ہوں.. وجی نے جلدی سے کہا تھا، انہیں بھی ماں سے خطرہ پر گیا تھا..

ارے لویہ بھی نئی آئی ہے.. اب لڑکی والے آئیں گے،، تف ہے بھئی تائی جان کو تو بٹنگے لگ گئے تھے..

CLASSIC URDU MATERIAL

ابا.. میرے باس کی بیٹی ہے.. بہت بارے گھر میں رہتے ہیں وہ لوگ میں چاہتا ہوں دیکھ
لیں کہ ہم لوگ کیسے ہیں۔

وجی نے صفائی دی تھی...

آپ میرا خیال ہے، وجی سہی کہ رہا ہے.. می جانی نے اس کی حمایت میں وٹ کیا تھا..
میرا بھی یہی کھیل ہے.. حسان نے بھی اپنا وٹ دیا تھا..

ہاں ہاں سب ہم خیال ہیں.. تو بولو پھر دیر کیسی، تائی جان جو شوہر کے خیالات سے
واقف تھی جل کر بولیں..

چلو بھائی بہت مبارک ہو تمہیں.. حسان نے بھتیجے کو گلے سے لگایا تھا..

ارے نام تو بتا جا کل موٹیکا، وہ دونوں باہر نکل رہے تھے جب انہوں نے پیچھے سے کہا
تھا،

مانیہ.. وہ دونوں چلے گئے تھے، محفل درخواست تھی..

تایا جان اپنے بکول تائی جان کے اپنے حجرے میں گھس گئے تھے..

جبکہ می جانی اپنی بہن کو لے کر اچھی سی چے پائن چلیں گئی تھیں..

CLASSIC URDU MATERIAL

جبکہ روبینہ بیگم کی بات بچ میں رہ گئی تھی..

.....

کیا ضرورت تھی تمہیں آنے کی... آرام نہیں کر سکتیں تھیں... یوسف نے گاڑی چلاتے غصے سے کہا تھا..

کر سکتی تھی.. لیکن پھر سوچا تمہارا سکون برباد کون کرے گا... شانزے نے ہنستے ہوئے کہا تھا..

میرا سکون برباد کرنے کے لئے ساری زندگی پڑی تھی، آرام سے کر لیتیں جلدی کس بات کی تھی..

وہ ابھی بھی گھسے میں تھا..

بس بس.. یہ باتیں کہانیوں میں، ڈراموں میں اچھی لگتی ہیں، اصل زندگی میں یہ سب نہیں ہوتا..

شانزے کی ہنسی پھسکی تھی اس بار.. (اسے اپنی ماں کا خط یاد آیا تھا..

جس میں اس کی ماں نے رورو کہ اس کے بیوفا باپ کی منت کی تھی کہ وہ اسے نہ چوڑے..)

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف اس کی طرف پوری طرح اس کی طرف مڑا تھا..

نہ ڈرامہ... نہ کہانی.. میں اپنے پورے ہوش حواس میں کہتا ہوں..

کہ میں یوسف میر.. نہ صرف اپنا سکون، بلکہ اپنی پوری زندگی شانزے حسان کے لئے برباد کر سکتا ہوں..

کچھ دیر کے لئے دونوں کے درمیان خاموشی چاہا گئی تھی..

تم تو یوسف ہو.. تمہیں کوئی ذلیخا مل جائے گی.. شانزے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی تھی..

میں یوسف ہوں پر مجھے ذلیخا نہیں چاہیے... مجھے شانزے چلے گی.. یوسف اب سامنے کی طرف دیکھ رہا تھا..

.....

یہ لو.. اس میں سے جو تمہیں اچھی لگے تم اپنے لئے رکھ لو.. جو رہ جائے گی وہ میں لے لوں گا..

(یوسف شاید اس کی دماغی حالت سمجھ رہا تھا...)

اس لئے اس نے ان دونوں کی ڈبیٹس تیار پہلے سے کر لی تھی... تاکہ شانزے کو زیادہ

محنت نہیں کرنی پڑے..)

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے نے حیران ہوتے اسے دیکھا تھا.. اور پھر ڈبیٹس دیکھنے لگی تھی..

یہ سب تم نے کب کیا..؟؟ وہ حیران تھی.. ڈبیٹس بہت اچھے ٹوپک پے اور بہت اچھے سے لکھی گئیں تھیں...

کل رات میں.. یوسف نے اطمینان سے جواب دیا تھا..

ایک رات میں..؟؟ شانزے اب بھی اپنی حیرانگی ظاہر کی تھی، تو تم سوے نہیں کیا..
(شانزے نے دل میں اس کی قابلیت کی داد دی تھی.)

ہاں، جواب مختصر تھا..

لیکن کیوں... ہمارے پاس آج کا ٹائم تھا.. ہم کر سکتے تھے، شانزے کے دل کو کچھ ہوا تھا..

بس وہ نیند نہیں آرہی تھی تو سوچا کام کر لیا جائے.. یوسف نے پراعتماد لہجے میں کہا تھا..

کچھ دیر شانزے دیکھتی رہ گئی تھی.. اسے یاد آیا تھا وہ کل پوری رات سکوں سے سو تھی..
جبکہ یوسف...

کیا ہوا کہاں گم ہو گئیں...؟؟؟ یوسف نے اس کی آنکھوں کے آگے ہاتھ لہرایا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

کہیں نہیں... تھنک یو.. شانزے مسکرائی تھی..

تھنک یو نہیں ٹریٹ.. یاد ہے نہ... یوسف نے اسے کرے تیوروں سے دیکھا تھا..

ہاں ہاں.. یاد ہے.. پہلی بار اس کی آنکھیں اس کے ساتھ مسکرائیں تھیں..

یوسف کو اندر سکون پھیلتا محسوس ہوا تھا، وہ سچ میں اپنی ویران آنکھوں سے اسے بسکوں کرتی رہی تھی..

چلو اب بتاؤ تم نے دونوں میں سے کس کی تیاری کرنی ہے.. یوسف نے اس سے پوچھا تھا..

ہممم... تم بتاؤ میں کس کی تیاری کروں..؟؟ کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے دونوں پرز یوسف کے آگے کیے تھے..

یوسف مسکرایا تھا، سامنے بیٹھی اس بے ترتیب لڑکی پے اسے ڈھیروں پیار آیا تھا..

(جو ہزار بار لڑی.. ہزار بار بنی... جو اندر سے بہت صاف شفاف ہے.. بہتے آبشار کی طرح.

جس کی معصومیت اس کے چہرے سے ہی نہیں آنکھوں سے بھی جھلک پڑتی تھی.)

کیا ہوا کیا سوچ رہے ہو اب بتاؤ بھی... شانزے نے پوچھا تھا. وہ مسکرانے لگا تھا، اب کیا

بتاتا وہ کیا کیا سوچتا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

اچھا.. تو پھر یہ والی.. ویلے تو یہ دونوں ٹپک میں نے لکھیں پر یہ میرے دل کے بہت قریب ہے..

یوسف نے پیپر اس کی طرف بڑھایا تھا.. اور شانزے نے چھپ چاپ اس سے لے لیا تھا..

.....

وہ لوگ کافی حد تیاری کر چکے تھے.. اس لئے اب کینٹین کی طرف آگے تھے..

آج کل یہی ان کا دوسرا ڈیرہ تھا.. وہاں سب تھے ہمیشہ کی طرح لیکن رانیہ غائب تھی..

کیا ہوا سب خاموش کیوں ہو گئے، شانزے نے بیٹھتے ہوئے پوچھا تھا.. اس نے غیر معمولی خاموشی محسوس کی تھی..

بولو... کیا ہوا ہے.. شانزے اب رو دیئے کو تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ لوگو ایسے کیوں کر رہے ہیں..

(کل سے کچھ ایسا ہی تھا، وہ بات پے بات رونے کو تیار تھی اور یوسف نے یہ بات

محسوس کی تھی تبھی اس نے

محسن کو اشارہ کیا تھا.. اور وہ بول پڑا تھا..)

وہ کیا ہے نہ شانزے.... وہ بولتا اس سے پہلے سب شور کرنے لگے تھے..

CLASSIC URDU MATERIAL

لوزر.... لوزر.... یہ.... وہ سب شور کر رہے تھے..

شانزے کی روکی سانس ان کے شور کے ساتھ بحال ہوئی تھی...

ارے کوئی بتاؤ تو ہوا کیا..؟؟ شانزے نے حیران ہوتے بولا تھا..

ہونا کیا ہے.. موصوف کہہ رہے تھے لڑکیاں کبھی چپ نہیں رہتیں، تو لگ گئی شرط..

جو بولے وہ کنڈی کھولے.. میرا مطلب ہے.. کینیٹین کابل دے... ذرا نے جوش سے بولا تھا..

شانزے کو ہنسی آئی تھی، ارے واہ یہ تو بہت مزے کا تھا..

ہاں... یہ تو ہے.. مہک نے اس کی طرف بہت پیار سے دیکھا تھا..

کیا خاک مزے کا تھا تمہاری وجہ سے میں ہر گیا یوسف نے منہ بنایا تھا..

بس.. بس.. زیادہ ڈرامہ نہیں.. ویسے بھی بار بار ہوتی ہے.. اصلی نقلی نہیں.. صبا نے

فیصلہ کیا تھا..

اوکے لیڈیز.... تو بتائیں اپنی اپنی فرمائشیں... محسن نے تبدیلی دیکھائی تھی..

وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھا تھا جب یوسف بھی پیچھے گیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

روکا جا میں دیتا ہوں.. یوسف نے اسے پیسے دیئے سے روکا تھا..

کیوں..؟؟؟ محسن حیران ہوا تھا..

کیونکہ کہ تو میرے کہنے پے ہارا تھا.. یوسف نے اس کے کندھے پے ہاتھ رکھا تھا.

بس کر دے پلیز... تو اس سے محبت کرتا ہے.. اور اس حوالے سے میرے لئے بہت محترم ہے وہ..

اور پھر صرف یہی بات نہیں آخر کو دوست ہے میری.. اور پھر تو بھی میرا دوست ہے...
تو تجھے لگتا ہے میں دوستی میں کچھ کرنے کے پیسے لوں گا تجھ سے.. محسن کا بہت دکھ سے
کہا تھا..

اچھا.. اچھا.. زیادہ اموشنل مت ہو.. رولائے گا کیا اب.. یوسف نے اس کی کمر میں ہاتھ
مارا تھا.

وہ ٹیبل کی طرف آگے تھے.. سب نے چیزوں سے انصاف شروع کر دیا تھا.

وہ سب آپس میں ہلکا پھلکا مذاق کر رہے تھے..

سوائے شانزے کے وہ صرف دیکھ رہی تھی... کیا ہوا کھاؤ نہ.. صبا نے اس کو ہلایا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں.. ہاں.. کھاؤ.. کیا یاد کرو گی کس سخی سے پلا پڑا تھا۔ محسن نے کلر جھاڑا تھا..

کنگلے سے کہو.. مہک نے بات ماری تھی،،، وہ سب ہنسنے لگے تھے..

.....

شانزے دونوں پاؤں سیٹ پے رکھ کر بیٹھی تھی، اس نے آنکھیں بند کر کے بیک سیٹ سے سرٹکایہ تھا۔

یوسف کو لگا وہ سو رہی ہے اس لئے اس نے ساؤنڈ سسٹم بینڈ کیا تھا..

کیا ہوا..؟ بینڈ کیوں کر دیا.. شانزے نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا..

مجھے لگا تم سو گئی ہو.. یوسف نے صاف گوئی سے کہا تھا۔

نہیں میں جگ رہی ہوں.. شانزے شرمندہ ہوئی تھی..

تو پھر مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتیں تھیں..؟؟ یوسف نے جان بوجھ کر تنگ کیا تھا۔

ایسا نہیں ہے.. شانزے نے ایک ڈیم پریشان ہو کر کہا تھا، یوسف کو ہنسی آئی تھی..

اچھا تو پھر کیسا ہے..؟؟ یوسف نے پھر سے پوچھا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

بس ایلے ہی، شانزے نے بات ادھوری چھوڑی تھی اور دوبارہ سر سیٹ سے گئے تھا بس اس بار آنکھیں بند نہیں کن تھیں۔

اچھا اب ایسا منہ تو نہ بناؤ ورنہ.. یوسف نے جان بوجھ کر بات ادھوری چھوڑی تھی..

ورنہ کیا....؟؟؟ شانزے پھر سے اٹھ بیٹھی تھی..

چھوڑو تم ناراض ہو جاؤ گی... یوسف نے اب پھر اسے تانگ کیا تھا..

یوسف بتاؤ.. ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا.. شانزے نے اپنے انداز میں دھمکی دی تھی..

فور یور کلینڈ انفور مشن... تم سے برا کوئی ہو بھی نہیں سکتا.. یوسف نے اسے چڑایا تھا اور وہ چڑھی گئی تھی...

بتاؤ نہ یار ورنہ کیا... شانزے نے مقابلہ کر اس کی بازو میں مارا تھا..

بتا دوں...؟؟؟ یوسف نے کنفرم کیا تھا..

شانزے نے ہاں میں سر ہلایا تھا..

ورنہ یہ کہ جب تم ایلے منہ بناتی ہو تو مجھے... مجھے ہنسی آ جاتی ہے یار.. یوسف نے کہہ کر

قہقہہ لگایا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

اس کے ایلے ہنسنے پر شانزے کو بھی ہنسی آگئی تھی..

اور لیں میڈم گھر بھی آگیا.. یوسف نے گاڑی روکی تھی..

اب تم آرام کرنا کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے باقی تیاری کل کریں گے ٹھیک ہے..

یوسف نے اس کے سر میں ہاتھ پھیرا تھا..

کل ملتے ہیں.. شانزے کہہ کر اتر گئی تھی.. وہ گاڑی کے سامنے سے ہوتی اندر جا رہی تھی.. جب یوسف نے آواز دی..

شانزے.. اس کی آواز سن کر وہ روک گئی تھی..

ہاں... وہ ڈرائیونگ سیٹ کے پاس آئی تھی..

اپنا خیال رکھنا.. پلیز.. یوسف نے بہت پیار سے کہا تھا..

شانزے کے اندر تک سکون پھیلا تھا... اور ہونٹوں بے ساختہ مسکراہٹ..

.....

وہ اندر آئی تو تو گھر میں غیر معمولی چل پہل تھی.. ڈرائیونگ روم سے بارے ہنس بولنے کی آوازیں آرہی تھیں..

CLASSIC URDU MATERIAL

اچھا ہوا تم آگئیں... کیسی طبیعت ہے.. می جانی اسے اندر آتے دیکھ کہا تھا وہ خود کچن میں مصروف تھیں..

مہمان ہے ہیں..؟؟ شانزے وہیں ہال میں ڈائننگ میں بیٹھ گئی تھی..

ہاں.. وجی کا رشتہ تمہ کر رہے ہیں، لڑکی والے ہیں اندر.. انہوں نے اسے اطلاع دی تھی..

اچھا یہ کب ہوا...؟؟ شانزے حیران تھی..

آج صبح وجی نے کہا وہ پسند کرتا ہے کسی کو... تو بس پھر تمہارے تایا جان اور پاپا نے کہا مل لیتے ہیں..

جب لڑکا لڑکی راضی، تو پھر کیا کرے گا قاضی.. انہوں نے اپنے آم سے انداز میں کہا تھا..

اوہ - تو وجی بھائی نے بتا دیا آخر کار.. شانزے نے پانی پیتے کہا تھا..

تم جانتیں تھیں.. می جانی حیران ہوئی تھیں..

ہاں زیادہ کچھ نہیں بس ایک دو بار فون پے بات کرتے دیکھا تھا.. شانزے نے سچ کہا تھا..

چلو اب تو پتا چل ہی گیا ہے.. می جانی تیزی سے ہاتھ چلاتے کہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

سب اندر ہیں.. شانزے نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا تھا..

ہاں بھائی... تمہاری تائی اور پھوپھی دونوں وہیں ہیں.. عنیقہ کو تو ہونا ہی تھا تم جانتی ہو اس کی عادت..

تم بیٹھو میں تمہیں کچھ ملک شیک دیتی ہوں.. می جانی نے فریج کی طرف گئیں تھیں..
نہیں میں ٹھیک ہوں لیں میں آپ کی مدد کر دیتی ہوں.. شانزے آپ آئل میں ڈالے رولز میں چچہ ہلا رہی تھی..

نہیں شانزے پہلے طبیعت ٹھیک نہیں ہے تم آرام کرو.. انہوں نے روکنا چاہ تھا..
میں ٹھیک ہوں آپ فکر نہ کریں.. اس نے ایک ہاتھ سے جوس پیا تھا..

.....

اریزے بارے سہی وقت پے آئی ہو چلو میرے ساتھ یہ سامان اندر لے چلو.. می جانی نے آتے ہی اریزے کو حکم دیا تھا..

کون آیا ہے.. اہتمام دیکھ کر اریزے نے پوچھ لیا تھا..

ارے وہ بات میں بتاؤں گی پہلے تم یہ سب رکھو.. می جانی بڑی جلدی میں تھیں..

CLASSIC URDU MATERIAL

او کے... اریزے بارے کھنچ کر کہا تھا، وہ پرس رکھ کر چیزیں اٹھانے لگی تھی، جب شانزے آگئی تھی..

تم جاؤ فرش ہو یہ میں کر لیتی ہوں، اس نے اریزے کے ہاتھ سے چیزیں لیں تمہیں..
ارے نہیں تم آرام کرو.. اریزے نے کہنا چاہا تھا پر شانزے کے گھورنے پے چھپ چاپ چلی گئی تھی..

می جانی کچھ چیزیں اندر رکھ کے آگئیں تمہیں.. جب شانزے اندر گئی.. اسلام و علیکم...
اس نے اندر آتے کہا..

اور اسے لگا کمرہ پورا گھوم گیا ہے.. کمرے کے اندر داخل ہوتے ہی اس کی پہلی نظر رانیہ
پے پڑی تھی..

تم... بے اختیار رانیہ کہ منہ سے نکلا تھا.. جبکہ شانزے کو چپ لگ گئی تھی..
تم دونوں ایک دوسرے کو جانتی ہو اس کے برابر میں بیٹھی لڑکی حیرت سے بولی تھی..
ہاں... یہ یونیورسٹی میں میری جونیئر ہے.. آپنی..

(اب وہ سمجھ گئی تھی کہ وجہ کی ہونے والی سسرالی رانیہ کے گھر والے ہیں..)

اوہ - اچھا لڑکی نے ٹھنڈی آواز میں کہا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

آؤ بیٹا اندر آؤ.. یہ بچی کون ہے بہن بڑی پیاری ہے... چھوٹے صوفے پے بیٹھی رانیہ کی ماں نے کہا تھا..

ارے.. یہ بھئی یہ شانزے ہے.. میرے دیوار کی بیٹی ہے.. ویلے اس کی اپنی تو ایک بیٹی ہے..

یہ تو اس نے لے کے پالی ہے.. نہ ماں کا پتا نہ باپ کا بس لے آئے کہیں سے، میری بہن تو اللہ میں کی گائیں ہے فورن سے سینے سے لگا لیا.. کبھی کوئی فرق نہیں کیا دونوں میں..

تائی اماں اپنے جون میں کہ رہی تھیں..

جبکہ شانزے کو لگا تھا زمین پھٹے گی اور وہ اس میں سما جائے گی لیکن قسمت ایسا کچھ نہیں ہوا..

شانزے نے چپ چاپ چیزیں رکھیں تھیں.. اس سے دوبارہ کسی سے نظریں نہیں ملائیں گیں..

وہ جانتی تھی، رانیہ کو اس لئے اس کی طرف دیکھنے کی ہمت نہیں تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ باہر کی طرف بڑھی تھی.. پھوپھو نے دکھ سے اسے جاتا دیکھا تھا جبکہ رانیہ کی بہن اور ماں کو سانپ سونگھ گیا..

لیکن شاید باہر سے آتے وحی نے سب سن لیا تھا اس لئے وہ شانزے کو کندھوں سے پکڑ کے لیے تھے.. نہیں بھائی.. شانزے نے منت کی تھی..

نہیں... بہت ہو گیا اب بس.. وحی نے اس کی آنکھوں میں پھیلا خوف دیکھ کر کہا تھا.. آئی.. مانیہ.. ویلے تو میری تینوں بہنیں بہت پیاری ہیں.. لیکن یہ میری سب سے پیاری بہن ہے..

وحی نے اس کا طرف کرایا تھا.. مانیہ مسکرا کے اٹھی تھی اور اسے گلے لگایا تھا.. جبکہ وحی کے ساتھ آئے آدمی نے شانزے کے سر پر ہاتھ رکھا تھا..

(جو وحی کے سر تھے،، غلبان وہ ان کو لینے ہی باہر گیا تھا..)

جس پر عنیقہ نے واک آؤٹ کیا تھا.. جب کہ رانیہ کو لگا تھا کہ ایک بار پھر شانزے اس سے جیت گئی،،

اس نے تو سوچا تھا اب کبھی وہ اس سے نظریں نہیں ملا سکے گی..

CLASSIC URDU MATERIAL

مانیہ اسے لے وہیں کاؤچ پے بیٹھ گئی تھی، تم تو بہت پیاری ہو، جتنا وجی نے بتایا تھا اس سے بھی زیادہ..

مانیہ نے بہت پیار سے اس کے چہرے پے ہاتھ پھیرا تھا.. اور شانزے سوچنے لگی تھی کتنا فرق تمہارا مانیہ میں..

مانیہ پورا ٹائم شانزے کے ساتھ بیٹھی رہی وہ اسے عادت کی بہت اچھی اور بہت مختلف لگی تھی..

ایسا نہیں تھا کہ اس نے اریزے یا عنیقہ کو اہمیت نہیں دی.. لیکن شانزے کے ساتھ وہ ویسی ہی تھی جیسے وجی..

بس وہ وجی کی طرح اسے چڑا نہیں رہی تھی.. باتوں کا دور دورہ تھا.. گھر کے سب افراد وہاں موجود تھے..

سوائے تایا جان کے.. تو پھر تہہ پایا کے دو ہفتے بعد منگنی.. اور پھر ایک مہینے بعد شادی.. حسن نے کہا،

اور پھر مبارک باد کا شور اٹھا سب ایک دوسرے کو مسٹی کھلانے میں مصروف تھے..

CLASSIC URDU MATERIAL

ہر چیز اچھے سے تہہ پاگئی تھی.. وہ لوگ رانیہ اور اس کی فیملی کو باہر تک چھوڑنے آئے تھے..

سب ایک دوسرے سے مل رہے تھے.. جب مانیہ نے اسے گلے لگایا تھا..

شانزے بہت خوشی ہوئی تم سے مل کے.. مجھے بہت شوق تھا تم سے ملنے کا..

بس ایک چیز مس کی.. تمہاری شرارتیں.. اب جلدی ٹھیک ہو جاؤ.. ہم.. اس نے شانزے کو کہا تو مسکرا دی..

پھر کیسی لگی بھا بھی..؟؟ وجی نے اس جندھے پے بازو پھیلائے تھے..

اچھی.. شانزے نے مانیہ کا ہاتھ پکڑا تھا..

بس اچھی.. وجی نے خفا ہوتی نظروں سے دیکھا تھا..

بہت اچھی.. شانزے نے مانیہ کا ہاتھ وجی کے ہاتھ میں دے دیا تھا.. اور وہ دونوں ہی

گڑبڑا گئے تھے..

جبکہ شانزے خود اندر آگئی تھی..

اس کی شرارت پے وہ دونوں بھی ہنس پڑے تھے...

.....

سب سونے کے لئے چلے گئے تھے.. اریزے بھی تھک کر کمرے میں آئی تھی..

جب اس نے شانزے کو کھڑکی میں کھڑے دیکھا تھا... وہ لیٹنے لگی تھی..

تم سوئی نہیں.. اریزے نے پوچھا تھا.. لیکن شانزے نے کوئی جواب نہیں دیا تھا..

وہ اٹھ کر اس کے پاس آئی.. تو شانزے جانے کہاں بھی کھلے آسمان میں دیکھ رہی تھی..

اس کی آنکھوں میں ہزاروں شکوے تھے.. آنسو تھے..

شانزے کیا ہوا.. اس نے دونوں بازوؤں سے پکڑ کے دیکھا تھا شانزے ایک دم سے ٹھنڈی ہو رہی تھی..

کچھ نہیں.. میں ٹھیک ہوں.. شانزے جانے لگی تھی..

لیکن اریزے نے اس کا راستہ روک دیا تھا.. مسئلہ کیا ہے بتاتی کیوں نہیں ہو...

کیوں گھٹ گھٹ کے مر رہی ہو شانزے.. کیوں خود کو تکلیف دے رہی ہو.. اریزے رونے لگی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ شانزے اس کے رونے پر بھی کچھ بولنے کے لئے تیار نہیں ہوئی تھی۔۔

ٹھیک ہے۔۔ مت بولو میں ابھی جا کر می جانی اور پاپا کو بتاتی ہوں اریزے جانے کے لئے بڑھی تھی۔۔

جب شانزے نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔ نہیں پلیز نہیں۔۔۔ وہ کہتی زمین پر بیٹھ گئی تھی۔۔

تو پھر بولو شانزے تم میری بہن ہو۔۔ میری روح کا حصہ بہنیں تو اپنے سب غم بانٹ لیتیں ہیں۔۔

تو پھر میں کسی بد قسمت بہن ہوں جو تمہارے آنسو نہیں پونچھ سکتی۔۔

اریزے اس کے ساتھ نیچے زمین پر ہی بیٹھ گئی تھی۔ شانزے اس کے گلے لگ گئی تھی۔۔

وہ اب پہلے سے زیادہ رو رہی تھی۔۔ کئی بار تو ایسا لگتا کہ وہ روتے مر جائے گی۔۔۔

لیکن اریزے کو لگا اگر وہ نہیں روی تو شاید گھٹ گھٹ کر مر جائے گی۔۔ اریزے نے اسے اپنی باہوں میں بھرا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے کبھی روتی... کبھی تڑپتی.. اور کبھی پاؤں پٹختی... اریزے سے اس کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی..

وہ کبھی سمجھاتی.. تو کبھی رونے لگتی.. کبھی سوچتی پایا اور می جانی کو بلاے لیکن یہ ممکن نہیں تھا..

ابھی تو اس نے شانزے کا بھروسہ جیتنا تھا، تبھی تو وہ اس کے دکھ کو کم کر سکتی تھی... شانزے اب رو نہیں رہی تھی، لیکن ابھی سسک رہی تھی.. اریزے نے اسے ابھی بھی خود میں سمیٹا تھا..

وہ شانزے کو مسلسل پیار کر رہی تھی.. مجھے بتاؤ شانزے کیا بات ہے.. ہم سب بانٹ لیں گے... چاہے کیسا بھی گھوم کیوں نہ ہو.. اریزے بہت پیار سے کہا تھا..

وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ پھر روے.. شانزے آہستہ سے اس سے الگ ہوئی تھی.. اور اٹھ کے الماری میں سے وہ صندوق نکل لائی تھی... شانزے نے خط اریزے کی طرف بڑھا دے تھے..

جس میں ایک بیٹی کی، ایک ماں کی داستان رقم تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ داستان جو درد کی تھی... اپنوں کو چھوڑنے کی تھی.. جھوٹی محبت کی تھی...

ایک بچی کے در بدر پھرنے کی تھی.. اریزے نے خط پڑھنا شروع کیا تھے..

زمین پیروں سے کھسکنا شروع ہو گئی تھی.. وہ کبھی روتی اور کبھی اپنی گود میں لیٹی اریزے کو دیکھتی..

وہ سب پڑھ چکی تھی سری حقیقتیں کھل گئیں تھیں.. وہ دونوں بہت دیر سے خاموش تھیں..

وہ آہستہ آہستہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی..

پھر یہ خاموشی.. اریزے نے توڑی تھی..

شانزے... ایک حقیقت تسلیم کر لو، تم کل بھی میری بہن تھیں اور آج بھی میری بہن ہو، کل بھی میری بہن رہو گی....

می جانی اور پاپا ہمارے ماں باپ ہیں.. اور دنیا کی بھی طاقت اس بات کو بدل نہیں سکتی..

سچ کچھ بھی ہو مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا... مجھے صرف اتنا پتا ہے کہ ہم دو بہنیں ہیں..

CLASSIC URDU MATERIAL

میں تمہاری ماما کو واپس نہیں کا سکتی.. میں نہیں جانتی وہ کیسی تمہیں پر میں اتنا جانتی ہوں،

کہ وہ تم سے پیار کرتیں تمہیں.. اور تمہیں خوش دیکھنا چاہتیں تمہیں،
تو کیا تم ایسا کر کے ان کو خوش دکھی کرنا چاہتی ہی.. نہیں نہ.. تو پھر.. سب بھول جاؤ
شانزے..

ہمارے لئے یہی بہتر ہے.. اور پھر میری بہن اتنی کمزور نہیں ہے کہ وہ ذرا سے جھٹکے سے
ڈھ جائے..

ہے نہ..؟؟؟ اریزے نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا اس نے آنکھیں بند کر لیں تمہیں..
ایک آنسو آنکھوں سے گرا تھا..

اریزے نے فوراً اپنی بہن کے آنسو پونچھے تھے.. وہ ہلکا ہلکا اس کا سر دبا رہی تھی..
اور جانے کب دونوں ایسے ہی نیند کی وادی میں گم ہو گئیں تمہیں...

.....
کہاں... اریزے نے تیار بیٹھی شانزے کو ناشتہ کرتے دیکھا تو پوچھا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

یونیورسٹی... شانزے نے اطمینان سے کہا تمہارات کہ مقابلے میں وہ اب بہت بہتر لگ رہی تھی،

ساتھ میں چلتے ہیں، میں چھوڑ دوں گی.. اریزے نے ناشتہ ختم کرتے کہا تھا..

ارے اریزے میری بات سنو.. وہ تیزی سے پیچھے گئی تھی، جب سامنے آتے احد سے ٹکرانے لگی تھی..

اس نے خود با مشکل روکا تھا..

آرام سے کیا ہو گیا ہے.. احد نے سینے پے ہاتھ باندھتے کہا تھا..

شانزے جھینب گئی تھی... وہ واپس ہال کی طرف جانے لگی تھی..

اب طبیعت کیسی ہے.. احد نے خودی اس سے پوچھا تھا وہ دونوں ساتھ ساتھ چلنے گے تھے..

ٹھیک ہے.. شانزے کا جواب مختصر تھا..

ویلے تمہیں آرام کرنا چاہیے تھا.. احد نے سنجیدہ لہجے میں کہا تھا، وہ کہیں سے بھی اس دن ولا احد نہیں لگ رہا تھا.

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ کمیٹیشن کی تیاری کرنی ہے.. پھر.. ایگزیز ہیں پھر.. خلاف توقع اس نے آرام سے جواب دیا تھا..

ارے احد آپ اٹھ گئے... میں آپ کا ہی انتظار کر رہی تھی.. چلیں بتائیں آپ کیا کھائیں گئے ناشتے میں،

میں خود آپ کے لئے بناؤں گی... عنیقہ نے بارے انداز سے کہا تھا..

چلیں شانی... اریزے نے پیچھے سے آتے کہا تھا.. اور اس نے سکھ کا سانس لیا تھا، ابھی ابھی احد کو برداشت کرنا مشکل تھا.. وہ دونوں باہر کی طرف بڑھیں تمہیں اور احد عنیقہ کے ساتھ..

یہ کیا تھا...؟؟؟ آج سورج کہاں سے نکلا تھا، باہر نکلتی اریزے نے پوچھا تھا..

مجھے نہیں پتا... میں دیر میں اٹھی تھی.. شانزے نے لاپرواہی سے جواب دیا تھا..

اور وہ دونوں ہنس پڑیں تمہیں.. جب ان کی نظر سامنے پارک کے پاس بنی بیچ پے پڑی...

وہ دونوں حیران تھی.. وہ کوئی اور نہیں تھا، یوسف تھا..

تم یہاں اتنی صبح... شانزے نے حیران ہو کے پوچھا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

کن یہاں صبح آنا مانا ہے.. یوسف نے الٹا سوال کیا تھا..

میرا مطلب ہے کیا کر رہے ہو... شانزے نے پھر حماقت کی تھی..

تمہارے ایریا کی آبادی گن رہا ہوں اس نے ناراض ہوتے کہا تھا جبکہ اشارہ اس کا آتے جاتے لوگوں کی طرف تھا.

تم سیدھا جواب نہیں دے سکتے، شانزے غصے می بولی تھی.. جبکہ اریزے کا دل کیا تھا اپنا سر پیٹ لے..

یار تمہارے لے آیا ہوں.. تاکہ تمھی غ لی جا سکون پاپا سے ملوانے..

صبح چھ بجے سے کھڑا ہوں کہ کب میڈم آئیں اور شرف ملاقات بخشیں... اس کے کہنے لے شانزے کو ہنسی آئی تھی..

سوری اریزے میں بھول گئی تھی تمہیں بتانا..

کوئی بات نہیں تم جاؤ، میں بھی آفس چلتی ہوں..

نہیں.. بالکل نہیں آپ دونوں میرے ساتھ چل رہی ہیں.. یوسف نے فورن بولا تھا.

لیکن یوسف میں آفس...

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن ویکن کچھ نہیں ویلے بھی بھائی غ میں ہیں آپ ان کہ ساتھ جا سکتیں ہیں..

کیوں شانزے؟؟ یوسف نے اس کی بات کاٹی تھی..

چلو نہ پلیز.. شانزے نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا..

چلو... اریزے مان گئی تھی..

یوسف نے ڈرائیونگ سیٹ سمجھالے ہی کال کی تھی..

ہیلو... دوسری طرف سے عثمان نے فون اٹھایا تھا..

ہیلو چھوڑیں آپ فون اٹھائیں اور تیار ہو جائیں.. یوسف نے جلدی سے کہا تھا..

لیکن کیوں... میں نہیں اٹھ رہا تھا عثمان نے مانے سے انکار کیا تھا..

تبھی شانزے نے گاڑی کے شیشے پے نوک کر کے اشارے سے کہا تھا... کیا...؟؟؟؟

بھائی اٹھائیں میں اپنی ہونے والی بھا بھی اور آپ کی ہونے والی بھا بھی دونوں کو لے کر

آ رہا ہوں..

یوسف نے کہ کر فون رکھ دیا تھا اور ساتھ ہی لاک کھولا تھا، وہ دونوں اب گاڑی میں بیٹھ

گیں تھیں..

CLASSIC URDU MATERIAL

سوری... دوست کا فون تھا.. یوسف نے جھوٹ بولا تھا جبکہ شانزے نے اسے کڑے تیوروں سے دیکھا تھا.

(میں نہیں اٹھ رہا... کچھ بھی ہو جائے... عثمان فون سن کے دوبارہ لیٹ گئے تھے...
جب ان کے دماغ میں دھماکہ سا ہوا تھا... اوہ - شیٹ یوسف یہ کہہ رہا تھا..
وہ تیزی سے اٹھ کے واش روم کی طرف گئے تھے..)

حسین نیوز پیپر پڑھ رہے تھے.. جب کسی نے ان کی آنکھوں پر پیچھے سے اکڑا کر ہاتھ رکھا تھا..

شانزے.. انہوں نے بنا کسی تاخیر کے نام لیا تھا..
یہ کیا انکل آپ نے تو ایک سیکنڈ میں پہچان لیا.. شانزے پاس ہی صوفے بیٹھتے کہا تھا.
ہاں.. بیٹیاں جھلے دور ہوں پر وہ ہمیشہ دل میں رہتی ہیں.. حسین کہہنے پر شانزے سوچ میں پڑھ گئی تھی.

CLASSIC URDU MATERIAL

آجائیں اب ناشتہ کر لیں... اریزے، شانزے آپ دونوں بھی آؤ.. شاہینہ نے ناشتہ لگایا تھا..

نہیں آنٹی.. ہم ناشتہ کر کرے ہے ہیں.. شانزے نے مانا کیا تھا..

اور ویلے بھی میں اب نکلتی ہوں.. اریزے اٹھ کی کھڑی ہوئی تھی.

اریزے شانزے دونوں چھپ چاپ عضو کوئی بہانہ نہیں.. شاہینہ بیگم نے ناراض ہوتے کہا تھا..

آجاؤ بیٹے.. اریزے آپ کو ڈرائیور چھوڑ آئے گا.. حسین نے دونوں کی بلاتے ہوئے خود چیر سمجھال لی تھی..

پاپا بھائی لے جائے گا نہ.. یوسف نے وہیں کاؤچ پے بیٹھے کہا تھا.

وہ آج دیر سے جائے گارات کو کہہ کر سویا ہے،

کہ صبح نہ اٹھانا شاہینہ نے اپنی طرف سے اس کی معلومات میں اضافہ کیا تھا.

گڈ مورنگ ایوری ون... عثمان نے اوپر سے آتے کہا..

لیں آگیا آپ کالال.. یوسف نے مسکرا کر کہا..

CLASSIC URDU MATERIAL

تم.. تم نے تو دیر سے جانا تھا نہ.. شاہینہ نے حیرت سے پوچھا..

تو کیا آپ نے ناشتہ کم بنوایا ہے.. عثمان نے حیرت سے پوچھا سب ہنسنے لگے.. کہ ماما نے غور کر دیکھا تھا..

آپ نے بولا ایلے تو مجھے لگا.. عثمان نے صفائی دی تھی..

تمہیں کچھ زیادہ لگنے لگا ہے.. انہوں نے تسلی کی تھی عثمان کی، اب تمہیں کیا کارڈ
بہجوں.. نشانہ اب یوسف تھا..

میرا ایک نام ہے.. آپ وہ بھی لے سکتی ہیں.. جیسے سب کالے کر بلایا ہے.. یوسف نے
اپنی ناراضگی بتائی تھی..

سب پھر سے ہنسنے لگے تھے.. یوسف چپ چاپ ناشتہ کرو..

پتا نہیں کب بڑے ہوں گئے دونوں..

.....

شانزے خوش تھی، آج کی صبح خوبصورت تھی.. اور کچھ یوسف کے اچانک سے آنے نے بنا
دی تھی..

اس کے اندر سکون تھا، جو اس کی آنکھوں سے جھلک رہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

اور کہیں نہ کہیں یہ سکون یوسف کے اندر بھی اتر رہا تھا۔ وہ صبح سے ہی ہنس رہی تھی۔

حسین کو مل کہ وہ دونوں یونیورسٹی آگے تھے، اپنی تیاری کر کے وہ دونوں اب کیفے کی طرف آئے تھے۔

اوہ۔ تو آگے ونرز۔۔۔ محسن نے پر جوش انداز میں کہا تھا۔

وہ سب بھی کلاس ختم ہونے کے بعد وہیں آگے تھے۔

ابھی لسٹ سیشن باقی ہے۔۔ یوسف نے محسن کے آگے سے فریج فریز اٹھائے تھے۔

تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔؟؟ سب جانے ہیں وہ ہمیشہ تم سے ہارتا رہا ہے۔۔ مہک نے بہت عترا کے کہا تھا۔

دیکھو ہمارے اختلافات اپنی جگہ، لیکن وارث بہت اچھا کمپیٹیٹر ہے، اسکی اپنی سکڑ ہیں۔۔

انہیں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، اور ہر جیت میں تھوڑا ہاتھ قسمت کا بھی ہوتا۔

یوسف نے بڑی آرام سے مہک کو سمجھایا تھا۔۔

تو یہاں بیٹھ ہیں، وارث آیا تھا۔۔

آجاؤ تم بھی یہیں۔۔ یوسف نے اس کو بیٹھے کے لئے جگہ دی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

نہیں.. میں چلتا ہوں تیاری کرنی ہے ابھی تھوڑی اور آخر کو تمہیں ہرانا ہے مجھے،
وارث کے کہنے پے سب کو غصہ آیا تھا.. سوائے یوسف کے وہ ہنسنے لگا تھا..
ویلے آل تھے بیسٹ بوتھ آف یو... وارث وہاں سے چلا گیا تھا..
دیکھالیں کامنہ کبھی سیدھا نہیں ہو سکتا.. ذرا کو نے غصے سے کہا تھا..
اچھا چھوڑو یہ تو کل دیکھا جائے گا ابھی سے کیا سوچنا..
شانزے نے یوسف کو دیکھا تھا.. وہاں غصے کے یا برا منانے جیسے کوئی تاثرات نہیں تھے.
وہ بالکل ویسا نہیں تھا، جیسے اس نے پہلی ملاقات کے بعد سوچا تھا.
وہ سر جھٹک کے مسکرائی تھی.. تمہیں کیا ہوا..؟؟
کچھ نہیں... وہ کہتی کھڑی ہوئی تھی..
تو پھر...؟؟؟ یوسف نے پوچھا تھا.
میں بس یہ بکس واپس کر کے آئی.. شانزے نے کچھ بکس دیکھیں تھیں..
چلو ساتھ چلتے ہیں.. یوسف کھڑا ہوا تھا..
ارے نہیں میں بس ابھی تم روک میں آتی ہوں.. شانزے کہ کہنے پے وہ بیٹھ گیا تھا.

CLASSIC URDU MATERIAL

(لیکن وہ چاہتا ہی تھا کہ ساتھ جائے لیکن... وہ اپنی کوئی بات اس پے تھوپنا نہیں چاہتا تھا..)

شانزے چلی گئی تھی...

وہ بکس واپس کر کے آنے لگی تھی.. جب رانیہ سے ٹکراؤ ہوا تھا۔ جوتین، چار لڑکیوں کے ساتھ تھی۔

کیسی ہو شانزے..؟؟ اس نے شانزے کا راستہ روکا تھا۔
میں ٹھیک ہوں، شانزے نکلنا چاہتی تھی، لیکن رانیہ نے اسے موقع نہیں دیا..
اور تمہاری تیاری..؟؟ رانیہ کی آنکھوں میں کچھ عجیب سا تھا، شانزے کو پہلی بار اس سے ڈر لگا تھا۔

اچھی ہے.. جواب مختصر تھا وہ چاہتی تھی وہ جلد از جلد چلی جائے..
ہاں بھئی تم نے تو کرنی ہی ہے تیاری.. آخر کو تمہارے پیچھے کون بیٹھا ہے، جو یہ سب تمہارے لئے کرے..

رانیہ نے ہر لفظ چبا چبا کر کہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

رانیہ پلیر سب کے سامنے تماشا نہیں بناؤ.. شانزے کی آواز کانپی تھی..

ارے میں تو بس اتنا کہ رہی ہوں.. کے بنا ماں پاب کے رہنا کتنا مشکل ہے نا..

وہ بھی تب، جب ان کا کچھ آتلاپتا نہیں ہو.. سچ شانزے بہت دکھ ہوا مجھے سن کے..

کہ تمہارے ماں باپ کا نہیں پتا کہ وہ کون تھے.. رانیہ بولے جا رہی تھی..

اور پیچھے کھڑی چاروں لڑکیاں اپنی باتوں سے حیرت کا اظہار کر رہیں تھیں.

تم جانتی ہوں نہ ایسے بچوں کو دنیا کس نام سے پکارتی ہے.. رانیہ نے پھر سے کہا تھا..

شانزے گرنے لگی تھی.. جب اس نے دیوار کا سہارا لیا تھا..

(صفیہ تقریباً بھاگتی ہوئی آئی تھی.. یوسف جلدی چلو... اس نے ہانپتے ہوئے کہا تھا..

کیا ہوا سب ٹھیک ہے..؟ یوسف کچھ پریشان ہوا تھا.

وہ شانزے وہاں لائبریری کے باہر.. وہ رانیہ کے ساتھ... وہ ہانپ رہی تھی اس سے بولا

نہیں جا رہا تھا.

لیکن یوسف نے ایک سیکنڈ کا وقت بھی نہیں لیا تھا اٹھ کے جانے میں.. محسن سمیت وہ

تینوں بھی پیچھے گئیں تھیں..)

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ کیا کہتے ہیں.. رانیہ نے سوچنے کی ایکٹنگ کی تھی..

برا خراب سا لفظ ہے... اس نے اپنے ذہن پے زور ڈالنے کی بھرپور اداکاری کی تھی..

ہاں.. یاد آیا، ناجائز... شانزے اپنے دونوں ہاتھ کانوں پے رکھتے بیٹھتی چلی گئی تھی..

شٹ اپ... رانیہ... پیچھے سے یوسف دھاڑا تھا، تم ہوش میں ہو.. یہ سب کیا بلکواس کر رہی ہو..

رانیہ نے سوچا نہیں تھا کہ یوسف اچانک آجائے گا.. اور نہ صرف آئے گا بلکہ شانزے کی سائیڈ بھی لے۔

رانیہ مجھے تم سے امید نہیں تھی.. تم کب سے ایسی ہو گئیں...؟؟ مجھے یقین نہیں آ رہا تم اتنا گر سکتی ہو۔

رانیہ کا صابر جواب دے گیا تھا، اس نے کبھی نہیں سوچا تھا،

کہ یوسف اسے اس طرح سے سب کے سامنے ذلیل کر سکتا ہے۔

مجھے بھی یقین نہیں آتا کہ تم اس دو ٹوکے کی لڑکی کے لئے، جس کی نہ ماں کا پتا نہ باپ کا... کا

CLASSIC URDU MATERIAL

شٹ اپ... یوسف رانیہ کی طرف بڑھا تھا.. وہ ڈر کے پیچھے ہی، باقی سب لوگ حیران تھے..

محسن یوسف کو روکنے کے لئے آگے بڑھا تھا.. لیکن اس سے پہلے یوسف نے خود پے کنٹرول کیا تھا..

ایک بات کان کھول کے سن لو.. کہ اگر تم نے اس کو گلی دی، تو میں سمجھوں گا، تم نے مجھے گلی دی ہے..

یوسف نے آگے بڑھ کے شانزے کا ہاتھ پکڑ کے اٹھایا تھا، وہ اسے لے جا رہا تھا..

میری بات سنو یوسف.. رانیہ کا غصہ اوڑھ گیا تھا.. اب وہ پریشان تھی اس کا مسئلہ شانزے تھی، یوسف نہیں..

آج کے بعد مجھے اپنی شکل مت دیکھانا، یوسف نے اس کی طرف بغیر دیکھ کہا تھا..

وہ شانزے کو لے کر چلا گیا تھا...

سب نے رانیہ کو ملامتی نظروں سے دیکھا تھا.. ایک ایک کر کے سب چلے گئے تھے..

رانیہ وہاں اکیلے کھڑی رہ گئی تھی.. جو تماشا اس نے شروع کیا تھا.. وہ اس پے ہی ختم ہو گیا تھا..

.....

شانزے خاموش تھی... وہ رو نہیں رہی تھی، لیکن ٹھیک بھی نہیں تھی..

پچھلے ایک گھنٹے سے وہ گاڑی یوں ہی سرکوں پے دوڑا رہا تھا..

یوسف نے گاڑی سائیڈ میں لگائی تھی.. شانزے پلیز کچھ تو بولو..

کیا بولوں...؟؟ شانزے کی آواز سپاٹ تھی.

کچھ بھی یار.. اسے برا بھلا بولو اپنے دل کی بھر اس نکالو.. لیکن بولو، وہ جھنجھلایا تھا..

اس نے کک غلط نہیں کہا، اس نے وہی کہا جو سچ ہے، تو پھر میں کیوں برا مانوں..
شانزے کی آواز اب بھی ویسے تھی.

اس کی باتیں کیا تمہارے لئے اتنی اہمیت رکھتیں ہیں..؟؟ اور میں؟؟ میری کوئی اہمیت
نہیں...؟؟؟ یوسف تنگ آگیا تھا.

اس کی آنکھوں میں اتنا دکھ تھا، کہ شانزے برداشت نہیں ہوا تھا.

اس نے اپنا سر یوسف کے کندھے سے ٹیکا لیا تھا.. (اب وہ کیا بتاتی اسے کہ وہ کتنی
اہمیت رکھتا ہے..)

CLASSIC URDU MATERIAL

اس نے آنکھیں بند کر لیں تمہیں، آنسو اس کی آنکھوں سے بہنے لگے تھے۔۔

یوسف کو اس کا جواب مل گیا تھا، وہ مسکرایا تھا، پھر آہستہ سے اس کے آنسو صاف کیے۔۔

بھول جو سب شانزے۔۔ کیونکہ اگر تم ڈرو گی تو دنیا تمہیں ڈرائے گی۔۔

تو مقابلہ کرو۔۔ مجھے یہ شانزے نہیں پسند جو کسی دو باتیں سن کے روے۔۔

مجھے وہ شانزے پسند ہے۔۔ جو کسی کی غلط بات برداشت نہیں کر سکتی۔۔

جو اینٹھ کا جواب پتھر سے دیئے کی صلاحیت رکھتی ہے۔۔

مجھے وہ شانزے پسند ہے جو زندگی کی آنکھوں میں آنکھیں دال کر اپنا حصہ وصول کرنا جانتی ہے۔۔

یوسف آہستہ آہستہ بولتا گاڑی چلا رہا تھا۔۔ اور اس کا ہر لفظ شانزے کو سکون بخش رہا تھا۔۔۔

ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔۔؟؟؟ شانزے نے حیران ہو کر پوچھا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جب یوسف نے اسے بڑی خوبصورت بلڈنگ کے سامنے گاڑی روک کر اترنے کا کہا تھا۔

اندر چلو سب سمجھ آجائے گا۔۔ یوسف نے اسے آنے کا اشارہ کیا تھا۔

وہ دونوں اندر آئے تھے۔۔ شانزے ابھی تک کچھ پریشان تھی کیونکہ اتنا اندازہ تو اسے ہو گیا تھا کہ یہ آفس ہے۔۔۔

یوسف نے دروازے کھولا تھا۔۔ سرپرائز۔۔۔

شانزے عثمان کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔۔ جب یوسف روم میں رکھے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔

ارے واہ - شانزے یہ تو بہت اچھا سرپرائز ہے۔۔ عثمان نے خوش ہوتے کہا تھا۔۔

بیٹھو بھی کھڑی کیوں ہو۔۔۔ عثمان نے اسے اشارہ کیا تھا۔۔ اور خود فون کر کے اریزے کو بولیا تھا۔۔

اریزے شانزے کو دیکھ کر خوش ہوئی تھی۔۔ مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا تم یہاں آئی ہو۔۔

چلو بتاؤ تم دونوں کی لو گئے عثمان پوچھا تھا۔۔

کیا لو گئے مطلب۔۔۔؟؟ بھائی ہم لنچ کریں گئے۔۔ یوسف نے آرام سے جواب دیا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

نہیں رہنے دیں بھائی اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے.. شانزے یوسف کے کہنے پے
شرمندہ ہوئی تھی..

اچھا ٹھیک ہے.. پھر تم مت کرنا ہم تینو کر لیں گے.. یوسف نے اٹھتے آرام سے جواب دیا
تھا..

وہ سب ہنس پڑے تھے..

لنچ سے کافی لیٹ ہو گئے تھے.. اس نے آفس جانا فضول تھا.
لیکن عثمان کو آج صدیا سے ملنے جانا تھا اس نے وہ واپس چلا گیا تھا.
اور یوسف ان دونوں کو گھر چھوڑنے آیا تھا، پورے راستے وہ شانزے کو تانگ کرتا آیا تھا..
اور شانزے بھی اسے خوب جواب دیتی رہی تھی، اریزے کو وہ اب کافی حد تک نارمل لگی
تھی..

جس کا پورا کریڈٹ یوسف کو جاتا تھا.. ان دونوں کا ساتھ اس کو بہت اچھا لگا تھا.
یوسف کو دیکھ کر تسلی ہوئی تھی، کہ اس کی بہن کا مستقبل روشن ہے..

CLASSIC URDU MATERIAL

چلیں جی آگئی آپ دونوں کی منزل.. یوسف کی آواز نے اریزے کو خیالوں سے نکالا تھا،
ورنہ وہ تو دونوں کی شادی کے بعد ان کے بچوں کی شادی کی تیاری بھی کر بیٹھی تھی..
اریزے کو خود پے ہنسی آئی تھی..

جانتی ہیں.. اکیلے میں ہنسنے والوں کو کیا کہتے ہیں، یوسف نے فرنٹ میرر سے دیکھا تھا..
ہاں.. یوسف... اریزے نے مسکرا کے کہا تھا..

مطلب.. یوسف کک حیران ہوا تھا..

مطلب یوسف کہتے ہیں.. شانزے نے بہن کی سائیڈ لیتے کہا تھا..

اور وہ دونوں ہنسنے لگیں تھی.. یوسف ان کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا اس لئے ہنسنے لگا
تھا..

چلو اب تم بھی اپنی منزل کی طرف.. شانزے اترنے لگی تھی..

منزل تو میری بھی یہی ہے.. بس آنے میں ٹائم گے گا یوسف نے اپنے بال سیٹ کیے
تھے..

CLASSIC URDU MATERIAL

مطلب...؟؟ شانزے نے پوچھا تھا.. اسے سمجھ نہیں آیا تھا.. (لیکن اریزے سمجھ گئی تھی.. اس لئے ہنستے ہوئے

گاڑی سے باہر آگئی تھی.)

مطلب... یہ کہ میری ٹریٹ کی تیاری پکڑو..... یوسف نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا تھا..

حد ہے تمہاری والی تو.. تو یاد ہے مجھے.. شانزے غصے سے کہتی چلی گئی تھی.

.....

کیا ہوا اتنا پریش کیوں ہو عمر نے رانیہ سے پوچھا تھا، جو اس سے ملنے کلب آیا تھا۔
لیکن رانیہ نے اسے کوئی رسپانس نہیں دیا تھا بلکہ وہ اپنا سارا غصہ بال پے اتارنے میں مصروف تھی۔

یہی وجہ تھی اب تک اس نے ایک بھی اسٹرائیک نہیں کیا تھا، حالانکہ وہ اس گیم میں ایکسپرٹ تھی۔

کچھ نہیں... رانیہ نے جواب مختصر دیا تھا۔ اس نے ایک بار پھر زور سے بال ماری تھی۔

جیسے وہ بال کے بجائے کسی انسان کو پٹخ رہی ہو، نشانہ اس بار بھی چک گیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ پھر بال اٹھانے لگی تھی جب عمر نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔

ایسے بال مارنے سے کیا ہو گا؟ تمہارا مسئلہ حل ہو گا۔ نہیں نہ؟؟

مجھے بتاؤ کیا پریشانی ہے۔۔ میں تمہارا مسئلے کا حل تلاش کروں گا۔

لیکن ایسے تو میں کچھ نہیں کر سکتا۔۔ عمر نے اپنے جذبات سے مجبور ہو کر کہا تھا۔

اور عنیقہ کو کافی حد تک اس کی بات پے یقین بھی آگیا تھا۔

تم سچ میں میری مدد کرو گے؟ وہ کچھ حیران تھی۔

ہاں۔۔ عمر نے ایک لفظ میں بات ختم کی تھی۔۔

وعدہ؟؟ رانیہ نے پھر پوچھا تھا؟؟

ہاں۔۔ جواب اب بھی مختصر تھا۔

ٹھیک ہے، تو پھر میں چاہتی ہوں شانزے اس کمپیٹیشن میں نہ جیتے، اس نے بہت

سادہ الفاظ میں مطالبہ بیان کیا۔

وہ نہیں جیتے گی۔۔ عمر نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اور پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ رانیہ مسکرائی تھی۔ عمر کو لگا وہ اپنی سری زندگی اس ایک لمحے کے نام کر سکتی ہے۔۔

تم چلو میں ابھی آیا۔۔ یوسف شانزے کو کہتا گیا تھا۔۔

ہیلو شانزے۔۔ کیسی ہو تم۔۔ تبھی عمر آیا تھا اس نے بڑے جوش میں حال چل پوچھا تھا۔

میں ٹھیک ہوں، تم بتاؤ کہاں تھے اتنے دن سے۔۔ شانزے بہت خوشی سے بولی تھی۔۔

بس وہ کچھ بزنس ٹریپ تھے تو اس میں لگا تھا پاپا کہ ساتھ۔۔ عمر انفورمیشن دے رہا تھا۔

پھر وہ کافی دیر اس سے باتیں کرتا رہا۔۔

چلو اب میں چلتی ہوں، یوسف کو دیکھ لوں، تم آؤ گے نہ کمپیٹیشن کے لئے شانزے نے

اس سے پوچھا تھا۔۔

ہاں۔۔ ہاں۔۔ ضرور اتنی محنت جو کی ہے۔۔ عمر کا لہجہ کچھ عجیب تھا۔۔

مطلب۔۔؟؟ شانزے حیران ہوئی تھی،

تم لوگوں نے محنت کی ہے بھئی۔۔ وہ کہہ کر چل دیا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے اب یوسف کو دیکھ رہی تھی، اس بات سے بے خبر کے عمر اپنا کام کر گیا ہے..

.....

کام ہوا یا صرف باتیں کر کے آگے..؟؟ رانیہ نے طنز کیا تھا..

ارے یہ لو ہو گیا کام یہ رہی سپیچ... عمر نے اس کے آگے کی تھی..

ہممم... گریٹ.. رانیہ اس کے ہاتھ سے لیتی مسکرائی تھی..

اور پھر اس نے عمر سے لائٹر لے کر جلا دیا..

جیسے جیسے پیرز جل رہے تھے... رانیہ کو اپنے دل میں لگی آگ پر پانی ڈالتا محسوس ہوا تھا..

.....

چلو آڈی میں چلتے ہیں.. شانزے تمہارا نمبر لاسٹ ہے.. تم تیاری کر سکتی ہو آرام سے..

یوسف نے اسے خبر دی تھی..

سب لوگ آڈی میں جمع تھے.. وہ لوگ بھی اپنی جگہ پے آگے تھے،

مس کلثوم کی آواز مانک میں آئی تھی..

میرے پیارے سٹوڈنٹس.. مجھے امید ہے کہ آپ سب کو یہ کمپیٹیشن بہت پسند آیا ہو گا..

CLASSIC URDU MATERIAL

اور آپ سب نے اس کو خوب انجئے کیا ہو گا..

آج کمپیٹیشن کالاسٹ راؤنڈ ہے۔ آپ سب بہت جوش میں ہوں گے..

میری دعا ہے، کہ آپ اپنا بیسٹ دیں.. اور جیتیں..

سب پریسپنٹ، بیک اسٹیج آجائیں اور اپنی اپنی سپیچ جمع کرادیں، مس کلثوم اب اپنی جگہ پے آگئیں تمہیں..

مانگ میں اب سر مستنصر کی آواز آرہی تھی.. جو تجیز کا تعارف کروا رہے تھے..

(شانزے اپنی سپیچ دو.. یوسف نے مانگی تھی..

شانزے اپنے بیگ میں دیکھنے لگی تھی.. اس کے چہرے پے پریشانی پھیل رہی تھی، جو یوسف بآسانی دیکھ سکتا تھا..

کیا ہوا...؟؟؟ یوسف کافی حد تک سمجھ گیا تھا..

مل نہیں رہی پتا نہیں.. کہاں گئی کہیں میں گھر تو نہیں بھول آئی.. شانزے کو یاد نہیں آ رہا تھا..

اس نے یوسف کی طرف پریشان نظروں سے دیکھا تھا... اچھا ریلکس.. یوسف نے کہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

نہیں میں لے کر آئی تھی، مجھے یاد ہے، تمہارے گھر میں میں نے جب فون نکالا تھا تو
تھی.. شانزے کو یاد آیا تھا۔

ہاں تو میرے گھر میں رہ گئی ہوگی.. یوسف نے تسلی دی تھی.. ڈونٹ وری..
وہ سمجھ گیا تھا کہ کسی نے جان بوجھ کر کیا ہے۔ کیونکہ جب وہ انی آئے تھے تو یوسف نے
اس کہ بیگ میں دیکھتی،

جو بیگ کی زپ کھلی ہونے کی وجہ سے نظر آرہی تھی۔ لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ وقت
نہیں تھا،

کہ وہ پھر سے لکھتا، اس نے ایک مٹے میں فیصلہ کیا تھا)
(اب وقت ہے سرپرائز کا اور وہ یہ ہے کہ آپ لوگ اب ٹیمز نہیں ہیں بلکہ صرف اپنے
لئے پرفارم کر رہے ہیں..

یعنی جو آپ کے پارٹنرز تھے وہ بھی اب آپ کے کمپیٹیٹرز ہیں... سر مستنصر اور بھی ڈیٹیل
بتا رہے تھے۔)

یوسف یہ سر... شانزے بولنا چاہتی تھی..

یہ چھوڑو شانزے اور میری بات سنو.. یہ میری سپیچ لو اور جا کر جمع کروادو..

CLASSIC URDU MATERIAL

نہیں میں یہ نہیں کر سکتی.. اب وقت نہیں ہے.. وہ دیکھ صفیہ اسٹیج پر آچکی ہے..
شانزے پریشن ہوئی تھی.

کیوں ہم نے ساتھ تیاری کی تھی.. تمہیں کوئی مشکل نہیں ہوگی اس میں بھی.. یوسف
نے اس کو تسلی دی تھی.

نہیں بات یہ نہیں ہے، پر میں یہ نہیں لے سکتی، یہ تمہاری ہے.. شانزے نے اپنی بات
دھرائی تھی.

شانزے میری بات سنو پلےز تم یہ جمع کراؤ.. میں میم سے بات کر کے اپنا نمبر لاسٹ کر
دیتا ہوں.

ہر کینڈیڈٹ کی ڈیپٹ ۳۰ منٹ کی ہے تو میرے پاس ایک گھنٹہ ہے میں گھر سے جا کر
لے آؤں گا..

اور پھر اپنی باری میں میں وہ ڈیپٹ دے لوں گا.. یوسف نے مسئلہ حل کیا تھا..

یوسف نہیں... شانزے نے بولا تھا اسے کچھ غلط لگ رہا تھا..

فکر نہیں کرو میں آؤں گا... یوسف نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

اب تم جاؤ جلدی... یوسف نے کہا تھا اور وہ اسٹیج پے مس کلثوم کے پاس گئی تھی،
فائل جمع ہو گئی تھی..

یوسف کے چہرے پے سکون تھا.. شانزے اپنی جگہ پے بیٹھ گئی تھی..
اور اس نے یوسف کو میم سے بات کرتے اور پھر جاتے دیکھا تھا..

.....

شانزے پریشان تھی، یوسف ابھی تک نہیں آیا تھا.. وہ بار بار کبھی ہال میں دیکھتی اور کبھی
اسٹیج کی بیک سائیڈ پے..

لیکن وہ کہیں نہیں تھا.. شانزے کو دم گھٹتا محسوس ہوا تھا.. مانگ میں سراب اس کا
نام پکار رہے تھے..

لیکن شانزے کو اپنے قدم بھری لگ رہے تھے انہی قدموں سے اٹھتی وہ اپنی جگہ کی طرف
بڑھ رہی تھی...

اپنی سیچ شروع کرنے سے پہلے اس نے ایک بھر پور نظر ہال میں ڈالی تھی.. وہ وہاں نہیں
تھا...

شانزے نے پلٹ کر دیکھا تھا.. یوسف بیک اسٹیج اپنے مخصوص انداز میں کھڑا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے کی روکی سانس بھال ہوئی تھی.. یوسف نے ہاتھ کے اشارے سے اسے آل ڈ بیسٹ کہا تھا..

.....
شانزے کی سیچ ختم ہو گئی تھی.. ہال میں تالیاں بجنے لگیں تھی.. شانزے کا کونفڈینس بھال ہوا تھا..

لکین وہ بہت زیادہ خوش نہیں تھی.. سر مسٹر اب اسٹیج پے تھے..
آپ وقت آگیا ہے کہ رزلٹ آنوائس کیا جائے اس لئے میں اپنے محترم تجیز کو یہاں آنے کی دعوت دیتا ہوں..
ان کی آواز نے اگر ہال میں سکتا طاری کر دیا تھا تو شانزے کے لئے بھی وہ الفاظ بم سے کام نہ تھے.

تجیز اب اسٹیج پے آگے تھے.. اور شانزے اٹھ کر موم کی طرف گئی تھی..
میم رزلٹ کیسے..؟؟ ابھی یوسف باقی ہے.. شانزے حیران تھی،
یوسف کمپیٹیشن میں نہیں تھا شانزے.. اس نے مانا کر دیا تھا.. انہوں نے اطمینان سے جواب دیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

میم آپ ایک بار یوسف سے پوچھیں ایسا نہیں ہے.. اس نے اشارہ کیا تھا بیک اسٹج لیکن وہ نہں تھا۔

شانزے ریلکس.. وہ مجھے کمپیٹیشن سٹارٹ ہوتے ہی مانا کر گیا تھا۔ میم نے ایک نیا بم پھوڑا تھا..

اوہ - تو اس وقت وہ یہ بات کر رہا تھا.. شانزے نے دل میں سوچا تھا..

ٹھیک ہے.. تو پھر آپ مجھے بھی بیر سمجھیں.. شانزے جانے لگی تھی..

روکو شانزے تم ایسا نہیں کر سکتیں.. میم پریشان ہوں تھیں..

کیوں نہیں کر سکتی.. اگر وہ کر سکتا ہے.. تو میں بھی کر سکتی ہوں.. شانزے رونے کو تھی..

ٹھیک ہے.. جاؤ پھر.. اور پھر دو اس کی ساری محنت پے پانی..

وہی پاگل تھا جو تمہیں جیتانے میں لگا رہا.. اپنا آپ بھولا دیا اس نے تمہارے لئے..

شانزے اگر وہ ہوتا کمپیٹیشن میں تو میں دعوے سے کہتی ہوں یوسف ضرور جیتا..

لیکن پھر بھی اس نے بغیر سوچے تمہیں یہ موقع دیا.. تاکہ تم اپنا آپ مانا سکو..

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے وہ ہر نہیں ہے، لیکن یہاں سے جا کے تم اسے ہرادو گی۔۔

مانگ میں شانزے کا نام آنا ولس ہو رہا تھا۔۔۔

وہ جیت گئی تھی، مرے مرے قدموں سے اس نے شیلڈ اور سرٹیفیکیٹ لیا تھا۔۔ حال میں تالیاں بچ رہی تھیں۔۔

رانہ کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا تھا اس نے کیا سوچا تھا اور کیا ہوا۔۔

وارث اپنی جگہ سن تھا۔۔

ہال میں بیٹھے تین لوگ صرف ایک شخص کی وجہ سے ہار گئے تھے۔۔ یوسف کی وجہ سے، شانزے، گیم جیت گئی تھی۔۔ لیکن یوسف کے بغیر یہ بے معنی تھی۔۔۔

وارث جانتا تھا کہ یوسف ہوتا تو وہ کبھی جیت نہیں سکتا، وہ جیتنا جانتا تھا لیکن اپنی محنت سے دان سے نہیں۔۔

عنیقہ، نے شانزے کو ہرانے چکر میں یوسف کو ہار دیا تھا اور دل پر یہی بوجھ کافی تھا۔۔

.....

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے سب سے مل کے باہر آگئی تھی، یوسف وہاں کہیں نہیں تھا، شانزے سمیت بہت سے لوگ اس کو ڈھونڈ رہے تھے۔۔

جب وہ سامنے سے آیا تھا اس نے وارث اور شانزے کو مبارک باد دی تھی۔۔

وارث نے ٹھنڈی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا جن کا مطلب وہ اچھے سے جانتا تھا۔۔

جبکہ اس کی نسبت شانزے کی آنکھوں میں انگارے تھے، وہ جانتا تھا لاوا کبھی بہہ سکتا تھا۔۔

وہ سب کو بہانے بناتا جلدی سے شانزے کے پیچھے آیا تھا۔۔

روکو میں گاڑی لاتا ہوں۔۔ یوسف کہہ کر گیا تھا۔۔

پر وہ روکی نہیں تھی۔۔۔۔ جب یوسف آیا تو وہاں کوئی نہیں تھا۔۔ یاریہ اتنی زیدی کیوں ہے۔۔ اس نے سوچا تھا،۔۔

وہ باہر نکلا تھا جب یوسف کو وہ کچھ دور پے کھڑی نظر آئی تھی اس نے گاڑی پاس میں روکی۔۔

شانزے تم سنتی کیوں نہیں ہو۔۔؟؟؟ یوسف نے غصے سے کہا تھا۔۔

تم نے سنی میری۔۔؟؟؟ وہ بھی اسی انداز میں بولی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کب نہیں سنی تمہاری..؟ یوسف کو سچ میں ایسا کوئی لمحہ یاد نہیں تھا..

ابھی کچھ گھنٹوں پہلے تم نے وعدہ کیا تھا تم آؤ گے.. شانزے نے یاد دلایا تھا.. جھوٹا وعدہ وہ بڑبڑائی تھی..

کوئی جھوٹا وعدہ نہیں کیا.. آیا تو ہوں... یوسف نے شاید سن لیا تھا..

تم نے کہا تھا.. شانزے بولے بولے روکی تھی.. یوسف نے اسے لفظوں میں پھسایا تھا، اور پھس گئی تھی..

یوسف نے صرف آنے کا کہا تھا.. اور وہ آگیا تھا..

آگیا یاد... چپ چاپ گاڑی میں بیٹھو.. یوسف مڑا تھا..

کیوں کیا تم نے.. تم جانے تھے تم جیتو گئے.. پھر بھی تم نے یہ سب کیا.. شانزے نے اچانک پوچھا تھا..

شانزے یقین کروور کوئی اپشن نہیں تھا میرے پاس.. یوسف نے کے چہرے پے مجبوری صاف تھی..

نہیں تھا تو پھر بول دیا ہوتا میں خود نام واپس لیتی اپنا.. ویسے بھی سپیچ میری مس ہوئی تھی تمہاری نہیں.. شانزے نے پھر بات وہیں سے شروع کی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

میں نہیں کر سکتا تھا ایسا.. یوسف نے صاف لفظوں میں کہا تھا..

لیکن کیوں.. وہ حیران تھی سامنے کھڑے اس شخص پر..

کیونکہ تم نے کہا تھا.. تم جیتنا چاہتی ہو.. یہ جیت تمہارے لئے ضروری ہے... یوسف غصے میں بول گیا..

یہ سب میں نے تم سے کب کہا؟؟؟ شانزے حیران ہوئی تھی..

مجھ سے نہیں کہا پر میں نے سن لیا تھا سب تم صبا سے کہہ رہیں تھیں.. یوسف نے اب سچ بتا دیا تھا..

اوہ - تو وہ جانتا تھا... یوسف تم... شانزے کو غصہ آیا تھا..

مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ... اس نے اپنا سارا غصہ اس بات پر نکالا تھا...

شانزے مجھے مجبور مت کرو ورنہ.... یوسف نے آدھی بات کی تھی..

ورنہ کیا ہاں...؟؟؟ شانزے غصے میں آئی تھی..

یوسف نے بنا کچھ بولے اس کا ہاتھ پکڑ کے کھینچا تھا.. اور اسے گاڑی میں بٹھایا تھا..

چھپ چاپ بیٹھو یہاں..

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف ڈرائیونگ سیٹ پے بیٹھا تھا...

بدتمیز... شانزے نے ٹشو پیپر کی بال بنا کر ماری تھی..

تھنک یو.. یوسف نے اپنا ہاتھ سر سے ٹچ کر کے سلوٹ کیا تھا..

.....

یہ لو آئس کریم.. یوسف نے گاڑی میں بیٹھ کر سو کی طرف بڑھائی تھی..

ویسے تو تمہیں کھلانی چاہیے تھی.. لیکن فلحال میں کھلا دیتا ہوں.. اس نے ہنس کے کہا تھا..

شانزے نے آئس کریم لے لی تھی.. لیکن اس کے چہرے پے اداسی تھی..

یوسف نے دیکھا تھا اسے.. وہ سمجھتا تھا اس کی وجہ..

شانزے اداس مت ہو.. میں جانتا ہوں تمہی برا محسوس ہو رہا ہے..

لیکن میں چاہتا ہوں تم اپنی جیت دل سے مناؤ..

تم خوش ہو..؟؟؟ شانزے نے پوچھا تھا..

ہاں.. یوسف نے ایک سک سے بھی کم میں جواب دیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

کیوں..؟؟ اگلا سوال تیار تھا..

کیونکہ تم جیتی ہو.. اور یہ میرے بہت اہمیت رکھتا ہے.. یوسف اطمینان سے ہر سوال کا جواب دے رہا تھا..

تمہارے لئے میرا جیتنا اہمیت کیوں رکھتا ہے.. شانزے نے دھڑکے دل سے پوچھا تھا..

یوسف نے گاڑی روک دی تھی.. شانزے کا دل کک اور زور سے دھڑکا تھا..

یوسف اس کی طرف جھکا تھا.. اس کیوں کا جواب میں تمہیں پرسوں دوں گا.. تیار رہنا میری ٹریٹ ہے..

شانزے کے چہرے پی پوری دنیا کے رنگ سمت آئے تھے.. اس نے نظریں نیچی کر لیں تھیں..

یوسف کو وہ اس وقت اور بھی ہنسیں لگی تھیں.. ویلے تمہارا گھر آگیا ہے یوسف سیدھا ہو کہ بیٹھا تھا..

اوہ— شانزے نے ہڑبڑا کر دیکھا تھا.. میں چلتی ہوں.. وہ گاڑی سے اتری تھی..

سنو.. یوسف نے روکا تھا.. میں اپنے جواب لاؤں گا تم اپنے..

وہ روکی نہیں تھی پھر..

CLASSIC URDU MATERIAL

.....

وہ تیزی سے اندر آئی تھی.. جب احد سے سامنا ہوا..

شانزے ایک دم روکی تھی.. اوہ - آپ.. اس نے ٹھنڈی سانس لی تھی..

کیوں کسی اور کو ہونا چاہیے تھا؟؟ احد نے بڑے عجیب انداز میں کہا تھا..

اصولن کسی اور کو تو کیا آپ کو بھی نہیں ہونا چاہیے تھا.. شانزے جانے لگی تھی..

شانزے دور رہو اس سے.. وہ جو بھی ہے.. احد کے لہجے میں غصہ تھا..

کیوں..؟؟؟ شانزے پلٹ کر اس کے سامنے کھڑی ہوئی تھی..

کیونکہ مجھے پسند نہیں.. اس نے اطمینان سے بولا تھا..

اور کس حق سے آپ یہ پسند مجھ لے تھوپ رہے ہیں..؟؟ شانزے نے اتنی خود اعتمادی سے کہا تھا،

کہ احد روکا نہیں تھا چلتا بنا تھا..

.....

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے نے پوری الماری کے کپڑے بیڈ پے ڈالے تھے.. اور اب ایک ایک کپڑا دیکھ رہی تھی..

یہ سب کیا ہے.. جب اریزے اندر آئی..

کپڑے... اطمینان سے جواب دیا..

مجھے بھی نظر آ رہا ہے.. پر یہاں کیا کر رہے ہیں..

مجھے سمجھ نہیں آ رہا کون سے پہنوں اس لئے.. اف.. شانزے ڈھیر پے گرمی تھی..

کہاں جانا ہے.. ویلے جو اتنی تیاری ہو رہی ہے.. اریزے کو حیرت ہوئی تھی.. وہ تو کبھی شادیوں میں یوں نی گئی تھی،

وہ ٹریٹ دینی ہے جیتنے کی خوشی میں..

کس کو..؟؟؟ اریزے نے سامنے کھڑے ہوتے پوچھا تھا جبکہ وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی..

اس نے دوبارہ آنکھوں کے اشارے سے پوچھا تھا.. بولو.. اریزے نے مثنوی غصہ کیا..

یوسف کو نہ.. شانزے نے شرماتے ہوئے اپنا منہ دوپٹے میں چھپایا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

اریزے نے حیران ہوتے کہا تھا.. ویلے یہ اتنی شرم کیوں آرہی ہے.....OMG

اریزے تانگ مت کرو پلیز... شانزے نے منت کی تھی..

اچھا ہٹو.. وہ اسے ہٹا کر خود کپڑے دیکھنے لگی تھی.. اسے بھی ٹھیک نہیں لگا تھا،

چلو لے کر اتے ہے.. اریزے نے بیگ اٹھایا تھا..

مطلب..؟؟ شانزے کو سمجھ نہیں آیا تھا..

مطلب کیا.. تمہارے پہننے کے لئے کچھ لے کر آتے ہیں... اریزے نے کہا تھا.. وہ دونوں چل پڑیں تھیں..

کہاں جارہی ہو دونوں.. می جانی نے دونوں کو جاتا دیکھ پوچھا تھا...

می جانی بس یہی پاس میں شوپنگ مال تک..

وہ کل شانزے کو پارٹی میں جانا ہے نہ تو میں نے سوچا کچھ ڈھنگ کا پہنے... اریزے نے بات بنی تھی..

اچھا ٹھیک ہے.. پر اپنے پاپا کے ساتھ چلے جانا.. می جانی نے ان کو مشورہ دیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

نہیں می جانی دیر ہو جائے گی، پھر ٹھیک سے دیکھ بھی نی سکیں گے.. اریزے نے مانا کیا تھا..

اچھا پھر ٹھیک ہے.. جلدی آجانا می جانی نے کہا تو وہ دونوں جلدی سے چلی گئیں..

.....

بہت گھوم پھر کر دونوں نے ایک صوت پس کیا تھا..

چلو می جانی کو دیکھاتے ہیں.. شانزے خوش تھی اور اس کی خوشی اس کے چہرے سے جھلک رہی تھی..

وہ دونوں می جانی اور پاپا کے کمرے کی طرف بڑھیں تھیں.. جب اندر سے آتی آوازوں نے دونوں کو روک دیا تھا،

حسان اس کی دن بھی بات یوں ہی رہ گئی تھی.. میں نے سوچا وجہی کا معملا تھہ ہو جائے تو تم سے بات کروں گی..

اب تو خیر سے یہ معملا بھی پورا ہو گیا.. میں تم سے احد کے رشتے کے بڑے میں بات کرنا چاہتی ہوں..

پھوپو کی آواز نے دونوں کو گنگا کر دیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

جی آپا.. ضرور کریں.. حسان نے باری محبت سے بہن کو کہا تھا..

میں چاہتی ہوں تم شانزے کا رشتہ احد کے لئے منظور کرو.. پھوپھو نے کہا ہی تھا کہ طائی جن شروع ہو گئیں..

ارے لو.. یہ کیا بات ہوئی کبھی اریزے تو.. کبھی شانزے ارے بچیاں ہماری کوئی گاجر مولی تھوڑی..

کبھی یہ کبھی وہ..

بھابھی آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں.. میں تو اس دن بھی شانزے کی بات ہی کرنے والی تھی..

حالانکہ اریزے بھی مجھے بہت پیاری ہے.. لیکن میں چاہتی ہوں تم شانزے مجھے دو.. طائی جان تو بل کہا کہ رہ گئیں تمہیں..

آپا آپ کی بات سر آنکھوں پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے.. حسان کی آواز نے شانزے کے ہوش اڑا دے تھے..

ارے لوایلے کیسے ہاں کر رہے ہو.. پہلے اپنی لاڈلی سے پوچھ تو لو..

CLASSIC URDU MATERIAL

ایسا نہ ہو اس نے پھیلے ہی کہیں چکر چلائے ہوں.. ارے باہر نکلتی ہے.. ہزاروں سے ملتی ہے..

کیا پتا کہیں بھول بھال آئی ہو اپنا دل...

بس بھا بھی میری شانزے ایسی نہیں ہے.. مجھے پورا یقین ہے..

میرا فیصلہ اس کا فیصلہ.. حسان نے پر اعتماد لہجے میں بولا تھا..

اس سے زیادہ شانزے سن نہیں پائی تھی.. وہ دونوں اچھے کمرے میں آئی تھی..

.....

شانزے تیار تھی لیکن اس نے ان میں سے کوئی بھی چیز نہیں پہنی تھی جو کل وہ خرید کر لیں تھیں..

وہ شیشے میں کھڑی خود کو دیکھ رہی تھی..

ایک بار اور سوچ لو شانزے.. اریزے نے بوجھے لہجے میں کہا تھا..

سوچا لیا.. اس کا لہجہ ہمیشہ کی طرح مسزوت تھا..

تبھی می جانی.. اور پھوپھو آئی تھیں.. یہ کیا تم تیار نہیں ہوئیں...

CLASSIC URDU MATERIAL

تیار ہو می جانی..

اور وہ جو کل جوڑا لیا تھا.. اس کا کیا ہوا..

بس دل نہیں چاہ رہا اب..

ایسے کیسے چلو شاباش جلدی سے پہنویہ بھی کوئی بات ہوئی..

می جانی اور پھوپھو دونوں نے پر زور کہا تھا تو اسے وہ جوڑا پہنا پڑا.. ماشاء اللہ باری پیاری لگ رہی ہے..

اریزے تھوڑا تیار کر دو بہن کو.. اب کی بار پھوپھو نے کہا تھا..

نہیں میں ایسے ٹھیک ہوں.. شانزے نے احتجاج کیا تھا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا..

اریزے نے اسے ہلکے رنگ کی لپسٹک لگائی تھی اور ہلکی سی جیولری دی تھی جو اس نے چھپ کر کے پہن لی تھی..

اس کا فون بجنے لگا تھا.. شانزے سمجھ گئی تھی فون کس کا ہے اس لیے وہ اللہ حافظ کہتی باہر آگئی تھی..

.....

CLASSIC URDU MATERIAL

باہر گاڑی کھڑی تھی.. لیکن اس میں یوسف نہیں محسن تھا..

چلیں اس نے شانزے کی حیرانگی دیکھ کر کہا تھا..

شانزے نے ہاں میں سر ہلایا تھا اور گہری میں بیٹھ گئی تھی..

وہ شہر سے کافی دور آگئے تھے آبادی پیچھے رہ گئی تھی..

جب محسن نے گاڑی روکی تھی.. یہ ساحل سمندر کا کنارہ تھا..

یہاں سے اب تم نے خود جانا ہے.. محسن نے بہت پیار سے کہا تھا.. اس نے دور بے

ہٹ کی طرف اشارہ کیا تھا..

شانزے کا دل دھڑکا تھا.. وہ دھڑکنے دل کے ساتھ چلنے لگی تھی...

اس نے غور کیا تھا اس کے پیروں کے نیچے ریت نہیں تھی بلکہ پھول تھے..

شانزے کی دھڑکنیں اور تیز ہوئیں تھی..

وہ جیسے جیسے چلتی دونوں طرف کی لائٹس چلنے لگتیں..

شانزے کو اچھے قدم بھری لگ نے گئے تھے.. ہر قدم کے ساتھ اس کا دل بوجھل ہو رہا

تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن پھر بھی وہ ہٹ تک پہنچ گئی تھی.. اور ویسے ہی ہٹ روشنی سے جگمگا گیا تھا..
پل بھر کے لئے شانزے کو لگا وہ کسی اور ہی جہاں میں ہے،، کسی ریاست کی شہزادی
ہے..

شانزے کو اپنا آپ بہت خاص لگا تھا.. اس نے چاروں طرف نظر گھمائی تھی..
یہ مصنوعی ہٹ تھا جو لکڑی سے بنایا گئے تھا.. اور پھر سفید ریشم کے کپڑے اور پھولوں سے
سجایا گیا تھا..

کہیں کہیں پھولوں میں چھوٹی چھوٹی لائٹس جل رہی تھیں..
پھولوں کی خوشبو اتنی زیادہ تھی.. کہ اب سے کچھ دیر پہلے آنے والی سمندر کی خوشبو غائب
ہو گئی تھی..

اور پھر اس پے نظر پر تھی اور شانزے نظر ہٹانا بھول گئی تھی.. واٹ ڈریس شرٹ.. جی
آستیں فولڈ کی ہوئیں تھیں..

بلیک پینٹ میں وہ کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا..

یوسف نے ہر چیز اچھے سے کی تھی.. وہ شانزے کو اپنی دل کی بات بتانا چاہتا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

اسلئے اس کے پاس اس سے اچھا آئیڈیا نہیں تھا.. وہ ان لمحوں کو قید کے لینا چاہتا تھا..

وہ ان لمحوں کو یاد گار بنانا چاہتا تھا..

اس نے دور سے ہی شانزے کو دیکھ لیا تھا.. سفید جعلی دارفراک میں ہلکی لپسٹک لگاے..

کانوں میں پرل کے ٹاپس پہنے وہ اسے حد درجہ حسین لگی تھی..

اٹھنے والے ہر قدم کے ساتھ یوسف کو اپنا دل سمجھانا مشکل لگ رہا تھا..

.....

وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے... شانزے سچ میں پلکیں جھپکنا بھول گئی تھی..

ایسا تو اس نے خیالوں میں بھی نہیں سوچا.. وہ اپنی سوچوں میں گم تھی..

جب کسی آواز نے اسے چونکا دیا تھا.. اور پھر پھول برسے گئے تھے..

ہوا میں.. مانگ کے گانے کا میوزک بجنے لگا تھا..

Oh Baby

I

Think that I'm falling in love with you

CLASSIC URDU MATERIAL

Modtanghoajaiyokhai thertisamkhan

You are the One

وہ پہچانتی تھی یہ میوزک یہ یوسف کو بہت پسند ہے.. وہ گنگناتا ہے اکثر.. وہ پھر خیالوں میں تھی..

ایک بار پھر وہ چونکی تھی لیکن اب کی بار آواز یوسف کی تھی..

اگر میں تم سے کچھ مانگوں..

اگر میں تم سے یوں بولوں..

(شانزے کو لگا اس کا دل چلنا بھول گیا ہے..)

اگر میری تمنا ہو..

میرے دل کی یہ خواہش ہو..

(اے صرف یوسف کی آواز آرہی تھی..)

کہ..

زندگی میں جب کبھی تم کو پکاروں میں..

CLASSIC URDU MATERIAL

(وہ آہستہ آہستہ اس کی طرف آیا تھا۔)

(شانزے کو لگا اس کی دل کی جگہ تو کب کی خالی وہاں تو صرف یوسف ہے۔)

تمہارا ساتھ چاہوں میں۔۔

تمہارے پیار کی جو تھوڑی سی خیرات مانگوں میں۔۔

(شانزے کو لگا دنیا ختم ہو رہی ہے۔)

وصل کے خوابیدہ لمحوں میں۔۔

(یوسف اب اس کے سامنے کھڑا تھا اس نے اس کی کالی گہری آنکھوں دیکھ کر کہا تھا۔۔)

تم۔۔

(اب وہ زمین پے جھک رہا تھا۔۔) (شانزے کو لگا سور پھونکا جائے گا)

ہماری چھوٹی چھوٹی خوشیاں کو بانٹ لو گی نہ۔۔

(یوسف نے زمین پے ایک گھٹنا ٹیکا تھا۔۔ اس کے ہاتھ میں ڈائمنڈ رنگ بہت سمپل بہت

خوبصورت۔۔

اس نے دل میں یوسف کی پسند کو سراہا تھا۔۔)

CLASSIC URDU MATERIAL

میرا ساتھ دوگی نہ...؟؟؟

سور پھونک دیا تھا.. شانزے نے آنکھیں بند کیں تھیں.. یوسف اسکے جواب کا منتظر تھا..

.....

اریزے نے آنکھیں کھولیں.. محبت سے خالی آنکھیں.. جذبات کے ہر رشتے سے عاری..

وہ ابھی یوسف کو دیکھ رہی تھی.. لیکن اس کی آنکھوں میں شناسی کا کوئی رنگ نہیں تھا..

یوسف کا دل دھل گیا تھا.. اس نے کیا کیا سوچا تھا.. اور کیا ہونے جا رہا تھا..

شانزے بولو تمہارا کیا جواب ہے.. اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا..

(میری شانزے ایسی نہیں ہے.. مجھے پورا یقین ہے..)

میرا فیصلہ اس کا فیصلہ.. شانزے کے کانوں میں پاپا کی آواز گنجی تھی..)

کیسا جواب یوسف..؟؟ شانزے نے الٹا اس سے سوال کیا تھا.. (وہ نہیں جانتا تھا کیسی

مسافتیں تہہ کئیں تھیں اس نے.)

مجھ سے شادی کروگی...؟؟؟ یوسف نے ایک دم ہی پوچھ لیا تھا.. وہ اس کے سامنے نے

کھڑا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے کے اندر سب کچھ اٹھل پوٹھل ہو گیا تھا.. لیکن اس نے خود کو سمجھال لیا تھا..
شادی، وہ منہ پے ہاتھ رکھ کر ہنسی تھی.. کس کی شادی.. اس نے اداکاری کے سارے
ریکارڈ توڑے تھے..

میں تم سے محبت کرتا ہوں.. تم مجھ سے محبت کرتی ہو.. تو شادی تو ہو گی نہ..
(یوسف کے اندر ٹوٹ پھوٹ شروع ہو گئی تھی، یہ گواہی اس کی آواز دے رہی تھی..)
یہ کب ہوا..؟؟؟ نہ تم نے کچھ کہا.. نہ میں نے کچھ سنا، نہ میں نے کچھ کہا، تو پھر تم
نے خود سے کیسے یہ سب سوچ لیا..
(شانزے نے پھر دل پے پتھر رکھا تھا..)

شانزے پلینز کیا ہو گیا ہے تمہیں، کوئی بات بری لگی ہے.. ناراض ہو مجھ سے بولو..
ہم بات کر سکتے ہیں اس بارے میں، میں سوری کر لوں گا.. یوسف کی آواز میں منت
تھی..

یوسف بات سوری کی نہیں ہے.. میں نے کبھی ایسا نہیں سوچا.. ہم دوست ہو سکتے ہیں
اور بس..

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف میں سمجھ سکتیں ہوں.. لیکن اس سفر میں تم اکیلے ہو.. شانزے جانے کے لئے مڑ گئی تھی...

لیکن یوسف نے اس کا ہاتھ پکڑ کے زور سے اپنی طرف کھنچا تھا.. شانزے خود کو سمجھا نہیں پائی تھی..

اور اب وہ یوسف کے مضبوط حصار میں تھی..

کہہ دو کہ تمہیں یاد نہیں کہ جب نظر سے نظر ملتی تھی، "میرا دل دھڑکتا تھا، تو دھڑکن تمہاری بھی تیز ہوتی تھی"

نہیں... کس غلط فہمی میں ہو یوسف.. شانزے نے نظریں جھکیں تھیں.. اتنے پاس سے دیکھنا مشکل ہو رہا تھا.

یوسف کی گرفت میں سختی آگئی تھی.. آخر کو تو وہ بھی انسان تھا. لاکھ کوشش کے بعد بھی وہ قابو نہ رکھ پایا تھا.

یوسف کی انگلیاں اس نے اپنے بازوؤں میں گڑھتی محسوس ہوئی تھی..

یوسف پلیر تم ایسے مجھے سے زبردستی نہیں کر سکتے.. شانزے بول پڑی تھی..

ٹھیک ہے.. بس ایک بار میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو.. کہ تمہیں مجھ سے محبت نہیں..

CLASSIC URDU MATERIAL

اور میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تمہاری زندگی سے چلا جاؤں گا.... یوسف کا لہجہ بہت مضبوط ہوا تھا..

"میں تم سے محبت نہیں کرتی.. "شانزے نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا، اسے لگا تھا.. یوسف کی آنکھوں کا ہر احساس جم گیا ہے.. اس نے دیکھا تھا طوفان اگر گزر گیا تھا.. یوسف کی آنکھوں میں کالی رات اتری تھی، اپنی تمام تر خاموشی لئے.. یوسف کی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی.. محسن شانزے کو گھر چھوڑ دو.. یوسف نے محسن کو کال کی تھی،

اب کوئی یوسف تمہارے راستے میں نہیں آئے گا..

جاؤ یہاں سے... چلی جاؤ..

وہ پلٹ گئی تھی.. ہر قدم پے اسے کچھ چھوٹ جانے کا احساس گھیر رہا تھا.. اسے یوسف کے بولنے کی آواز آرہی تھی..

بچھڑ جاؤ مگر سن لو...

ہمارے درمیان کوئی ایسی بات تو ہوگی..

CLASSIC URDU MATERIAL

جسے تم یاد رکھو گی۔۔

اس نے آخری الفاظ یوسف کو کہتے سنے تھے۔۔۔ وہ خاموش ہو گیا تھا۔۔

شانزے کو خدشات نے گھیرا تھا۔۔ وہ پلٹ کر دیکھنا چاہتی تھی۔۔

لیکن وہ نہیں پلٹی وہ جانتی تھی۔۔ کہ اگر پلٹی تو وہ پتھر کی ہو جائے گی۔ پھر ہر راستہ بند ہو جائے گا۔۔

جیسے اس کی ماں کے لئے ہو گیا تھا۔۔ وہ گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔۔

گاڑی چل پڑی تھی۔۔ محسن نے اس سے کچھ نہیں پوچھا تھا۔

.....

محسن واپس گیا تھا، لیکن یوسف وہاں نہیں تھا، اب اصل میں محسن کو پریشانی ہوئی تھی۔

وہ آس پاس یوسف کو دیکھ رہا تھا، لیکن وہ کہیں نہیں تھا۔ بارش شروع ہو گئی تھی۔۔ اور وہ بارش میں بھیک رہا تھا۔

لیکن اس وقت اسے پروا تھی تو صرف یوسف کی۔۔ اور وہ جانے کہا تھا۔۔

اس سے کچھ سمجھ نہیں رہا تھا، اس نے یوسف کا فون ملایا تھا پر وہ اٹھا نہیں رہا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کئی بار فون کرنے پے بھی جب اس نے فون نہیں اٹھایا تو محسن نے عثمان کو فون کیا تھا،

اور وہ فورن ہی آگیا تھا..

محسن کہاں ہے یوسف...؟؟ عثمان کی آواز میں بھی ویسا ہی ڈر تھا جیسا محسن محسوس کر رہا تھا..

عثمان بھائی، میں یہیں چھوڑ کر گیا تھا.. لیکن جب واپس آیا تو وہ یہاں نہیں تھا.. محسن نے صافی دی تھی..

بھائی مجھے کچھ سمجھ نہں رہا کیا ہوا ہے.. مجھے لگتا ہے ضرور وجہ شانزے ہے.. وہاں وہ خاموش تھی اور یہاں.. یوسف کا کچھ پتا نہیں ہے،

آپ پلیز کچھ کریں محسن روہنسا ہوا تھا.

تم فکر نہ کر آؤ دیکھتے ہیں.. اس کی گاڑی تمہارے پاس تھی زیادہ دور نہیں جا سکتا..

عثمان نے کہہ تو دیا تھا لیکن آواز سے پریشانی واضح تھی..

بھائی اگر اس نے کچھ..... محسن کی آواز میں خوف تھا،

CLASSIC URDU MATERIAL

نہیں ایسا کچھ نہیں کرے گا میں جانتا ہوں اسے، پتہ نہیں انہوں نے اس کو تسلی دی
تھی یا خود کو۔

دسمبر کی سردی اور پھر بارش.. اریزے کو بڑی بری لگتی تھی، جانے کیوں اسے بچپن میں
سنا گانا یاد آجاتا تھا..

بھیکا بھیکا سایہ دسمبر ہے... بھگی بھگی سی تنہائی ہے.. یہ گانا کہیں دماغ میں چپک ہی
گیا تھا..

تبھی اس نے چینل چینج کیا تھا.. اور کیا اتفاق تھا ایک چینل پے یہی گانا چل رہا تھا..

اریزے نے بڑی ناراضگی میں ہٹایا تھا.. جیسے ایسے کرنے سے چینل والے چلانا بند کر دیں

اور اس وقت یہ گانا اسے عجیب ہی سوچ میں مبتلا کر رہا تھا.. سب اچھے اچھے کمروں میں

گم ہو گئے تھے..

سوائے اس کے، وہی تھی جو شانزے کے انتظار میں تھی..

اریزے تم یہاں کیوں بیٹھی ہو؟؟ می جانی فریج سے پانی لے رہیں تمہیں..

CLASSIC URDU MATERIAL

می جانی بس شانزے کا ویٹ کر رہی ہوں، پتا نہیں کہاں رہ گئی.. اریزے نے گھڑی دیکھی تھی۔

وہ تو کب کی آگئی، تمہیں نہیں پتہ...؟؟ می جانی حیرت سے بولیں تھی۔

نہیں... اریزے کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی.. وہ ٹی وی بند کرتی گھڑی ہو گئی تھی..

چلیں پھر میں بھی چلتی ہوں، وہ دونوں ہی اپنے اپنے کمروں کی طرف چل پڑیں تھیں..

اریزے کمرے میں آئی تو چاروں طرف اندھیرا تھا.. خاموشی تھی، اس نے لائٹ جلائی تھی..

لیکن شانزے نظر نہیں آئی تھی.. اس نے واش روم میں دیکھا تھا وہ وہاں بھی نہیں تھی۔

اریزے کو ایک دم چھت کا خیال آیا تھا.. وہ اوپر گئی تھی.. چھت کے بالکل بیچ OMG میں شانزے بیٹھی تھی۔

شانزے پاگل ہو گئی ہو کیا یہ سردی کی بارش ہے اٹھو.. نیچے چلو.. اریزے نے ہاتھ پکڑ کے اٹھانا چاہا تھا..

لیکن وہ اپنی جگہ سے ہلی تک نہیں تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے.. پلیر اٹھو.. تم بیمار ہو جاؤ گی.. اریزے نے اس کا چہرہ اوپر کیا تھا وہ رو نہیں رہی تھی..

اریزے اسے زبردستی اٹھا کے لائی تھی.. وہ دونوں کپڑے بدل چکیں تھیں...

شانزے خاموش تھی.. اتنی خاموش کے اریزے کو ڈر لگ رہا تھا،

تم ٹھیک ہو نہ شانزے.. اریزے نے پاس بیٹھتے کہا تھا..

ہاں.. اس کی آواز موسم سے زیادہ ٹھنڈی تھی، اریزے نے تو یہی محسوس کیا تھا.

بد قسمتی تو دیکھو میں اب بھی ٹھیک ہوں.. جانتی ہو پورے راستے میں نے دعا مانگی تھی،

کہ میں مر جاؤں.. مجھے دوبارہ کبھی سانس نہ آے.. لیکن دیکھو میں کتنی بے بس ہوں،

اب تک سانس لے رہی ہوں..

تم جانتی ہو اریزے اس نے کہا تھا صرف ایک بار میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو کہ تمہیں

مجھ سے محبت نہیں،

اور میں نے کہہ دیا اس کی آنکھوں میں دیکھ کر لیکن اب لگ رہا ہے میں تو وہیں اس کی

آنکھوں میں قید ہو گئی ہوں..

جیسے اس نے اپنی آنکھوں سے میری روح قبض کر لی ہے..

CLASSIC URDU MATERIAL

میں اپنا وجود تو لے آئی ہوں، پر خالی.. کسی فقیر کی کسکول کی طرح خالی..

مجھے لگا تھا کہ بہت آسان ہو گا... پر اب اندازہ ہوا کہ اتنا آسان نہیں ہے...

مجھے لگ رہا ہے کوئی میرے دل پے زنگ آلود چھری پھیر رہا ہے..

مجھے لگ رہا ہے کسی نے میرے دل کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے میرے ہاتھوں میں دے دیا ہے..

مجھے لگ رہا ہے میں جیسے لگے مٹے بھی جی نہیں سکون گی...

اریزے میرے حق میں دعا کرو میں اس کو بھول جاؤں..

میں اس کو نہیں بھولوں گی، تو خود کو بھول جاؤں گی... وہ بولے جارہی تھی.. اور اریزے سے جارہی تھی..

.....

صبح کے ۵ بج رہے تھے۔ عثمان اور محسن تقریباً پوری رات ہی ڈھونڈے رہے تھے،

لیکن اب ان کی ہمت جواب دیے لگی تھی..

وہ دونوں سی وی یو کی طرف آگے تھے...

CLASSIC URDU MATERIAL

عثمان ابھی سڑک کے دونوں کناروں پر دیکھ رہے تھے شاید اب وہ نظر آجائے۔۔

تبھی انہوں نے دیکھا تھا محسن گاڑی سے اتر کے سمندر کی طرف بھاگا تھا۔

اور اگر ان کا انداز ٹھیک تھا تو وہ یوسف کے لئے بھاگا تھا۔۔ عثمان بھی گاڑی روک کر اس طرف گئے تھے۔۔

یوسف تو ٹھیک ہے نہ۔۔ محسن نے اسے گلے لگایا تھا۔

جبکہ یوسف بالکل خاموش تھا، اس نے کوئی حرکت نہیں کی تھی۔۔ وہ اسی طرح مٹی میں بیٹھا تھا۔۔

یوسف بول کیا ہوا ہے۔۔ شانزے سے لڑائی ہوئی، تو بول ایک بار، میں اسے تیرے لئے لے کر آؤں گا یہاں۔۔

محسن جذباتی ہو رہا تھا۔۔ عثمان بھی ان دونوں تک آگے تھے۔۔ یوسف کی حالت نے ان کو دھجکا دیا تھا۔۔

وہ پورا مٹی مٹی ہو رہا تھا۔۔ ایسے لگا اس نے خود مٹھیاں بھر بھر کے اپنے اوپر مٹی ڈالی ہے۔۔

جبکہ محسن اسے کچھ کہہ رہا تھا لیکن وہ کوئی جواب نہیں دے رہا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

عثمان کو لگا کسی نے ان کا دل مٹھی میں لے لیا ہے.. انہوں نے آگے بڑھ کے یوسف کو سینے سے لگایا تھا..

عثمان کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے.. لیکن انہوں نے ضبط کیا تھا..
کیا ہوا بیٹا کچھ تو بول.. عثمان نے آہستہ سے کہا تھا.. اور یوسف جیسے نیند سے جاگ گیا تھا..

ٹھیک ہوں میں.. یوسف ان کا ہاتھ چھوڑا کر کھڑا ہوا تھا.. اس کے قدم کانپ رہے تھے..
یوسف، شانزے سے کوئی لڑائی ہوئی ہے.. عثمان نے اسے سمجھانا چاہا تھا..
میری لڑائی... یوسف نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا.. میری لڑائی تو زندگی سے ہے بھائی.. وہ پیچھے ہٹا تھا..

میرا سانس... میرا سانس روک رہا ہے.. یوسف نے سینے پر ہاتھ رکھا تھا..

محسن اور عثمان دونوں اس کی طرف بڑھے تھے..

آپ دونوں پلیز جائیں یہاں سے.. یوسف کی آواز میں درد تھا..

یوسف میری جان.. میں عثمان... تمہارا بھائی.. عثمان کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے، کیا کہا ہے شانزے نے، عثمان نے اس کو بازوؤں میں
بھرنے کی کوشش کی تھی..

اس نے کہا وہ مجھ سے محبت نہیں کرتی.. یوسف نے ایک ٹرانس میں بولا تھا..

محسن، عثمان دونوں کو شوک لگا تھا..

بہت درد ہو رہا ہے بھائی... اس کا انکار میری جان لے لے گا.. یوسف کی آواز میں تڑپ
تھی..

عثمان نے اس کو گلے لگایا تھا..

میرے لئے ناقابل برداشت ہے یہ... یوسف نے خود کو دور کیا تھا.. پر وہ اپنے جسم کا
بوجھ اٹھا نہیں پایا تھا..

زمین پر گر گیا.. عثمان محسن دونوں اس کی طرف بھاگے تھے.. لیکن بہت دیر ہو گئی
تھی.. وہ زمین پے گر گیا تھا.

.....
اریزے تو صبح ہی آفس آگئی تھی.. لیکن عثمان کا کوئی پتا نہیں تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

اس نے کوشش کی تھی پوچھنے کی لیکن وہاں کسی کو اس کے بارے میں کچھ نہیں پتا تھا،

یہاں تک کے عمیر کو بھی.. کیونکہ وہ تو خود اریزے سے اس کے بارے میں پوچھ رہا تھا..

اریزے بے دلی سے اپنے کام میں لگ گئی تھی..

اسے انتظار تھا تو صرف عثمان کا وہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی..

اس نے فون کرنے کا سوچا تھا، پھر یہ سوچ کے ارادہ ترک کر دیا کہ جانے وہ کیسے ریکٹ کرے..

کچھ بھی ہے یوسف اس کا بھائی.. اور اس کے لئے عثمان کا پیار کسی سے ڈھکا چھپا نہیں تھا..

لیکن شانزے بھی تو اسے پیاری تھی، وہ ضرور کوئی حل نکال لے گا..

اس لئے وہ بتانا چاہتی تھی کہ شانزے مجبور ہے..

اریزے بتانا چاہتی تھی.. کہ شانزے ہی اس کی پھوپھو کی بیٹی ہے..

لیکن یہ سب ہو اس وقت سکتا تھا جب ان کی کوئی بات ہوتی..

CLASSIC URDU MATERIAL

.....
ڈاکٹر، سب ٹھیک اس نے سامنے سے آتے ڈاکٹر سے پوچھا تھا، جو حسین کے قریبی دوست تھے..

نہیں عثمان کچھ ٹھیک نہیں ہے.. اس کا نروس بریکڈاؤں ہوا.. میں فلحال کچھ نہیں کہہ سکتا... وہ چلے گئے..

مجھے سمجھ نہیں آ رہا ایسا کیا ہوا ہے.. وہ بیہوشی میں بھی بڑبڑا رہا ہے..

ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں.. باقی تم دعا کرو بس..

میں ابھی جا کر شانزے سے پوچھتا ہوں.. محسن نے غصے سے کہا، وہ جانے لگا تھا..

جب عثمان نے اسے روکا.. انہوں نے اشارے سے ماننا کیا تھا، بولنے کی ہمت تو تھی نہیں اس میں..

محسن ان کے گلے لگ کر رو پڑا تھا..

حوصلہ رکھو محسن سب ٹھیک ہو جائے گا.. عثمان نے اسے تسلی دی تھی..

.....

CLASSIC URDU MATERIAL

اریزے پچھلے 6 دن سے اس کا انتظار کر رہی تھی نہ وہ آیا، نہ کوئی خبر..

نہ کوئی فون.. اریزے دلبرداشتہ ہو گئی تھی..

گھر میں شانزے کی چپ نے اسے توڑا تھا، تو عثمان نے بھی اس پے کم نہیں گزاری تھی..

اس نے ریجینیشن لیٹر ٹائپ کیا تھا..

ان سب میں وہ خام خہ میں پس کے رہ گئی تھی..

محسن یوسف سے ملنے آیا تھا، لیکن وہ یوسف کو دیکھ کر پریشان ہوا تو جو تکیہ پے زور زور سے مار رہا تھا..

اس نے بھگ کر ڈاکٹر کو بتایا، عثمان جو ڈاکٹر کے پاس ہی تھا.. پریشان ہوا تھا..

وہ سب یوسف کے پاس تھے، لیکن وہ پھر ایسے ہی تڑپ رہا تھا..

ڈاکٹر نے اسے سکون کی میڈیسن دی تھی.. اور کچھ دیر میں ہی وہ سکون کی آغوش میں آگیا تھا،

.....

وہ دوبارہ جب روم میں آیا تو یوسف جاگ رہا تھا،

سائیڈ میں لگی قد آور کھڑکی سے باہر کی جانب دیکھنے میں مصروف تھا۔

محسن نے دیکھا تھا اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لکیری جاری تھی...

کیا ہو گیا تھا یا ر تجھے... محسن نے اس کی آنکھیں صاف کیں تھیں...

نشہ.. میرا نشہ ٹوٹ رہا تھا.. اتنے دن میں پہلا لفظ تھا جو اس نے سنا تھا.. اور اس لفظ نے

محسن کو چونکا دیا تھا..

یہ تو کیا کہ رہا ہے.. میں مان ہی نہیں سکتا تو اور نشہ.. محسن اس کی بات سمجھ نہیں سکا

تھا..

تو نہیں جانتا محبت بھی نئے کی طرح ہے.. جب چڑھتی ہے... تو سر چڑھ کے بولتی ہے..

جب اترتی ہے... تو انسان کو بری طرح سے توڑ دیتی ہے...

اور یہ محبت کا مارا انسان تڑپ تڑپ کر.. سسک سسک کر اپنی جان دے دیتا ہے..

بس کر یہ کیسی عجیب باتیں کر رہا ہے.. مجھے تو ایسے اچھا نہیں لگتا..

CLASSIC URDU MATERIAL

مجھے تو وہ یوسف پسند ہے جو ہنستا تھا.. ہنساتا تھا.. زندہ دل، ایسی باتیں مت کر اچھی نہیں لگتیں..

محسن نے پھر سے بڑی ہمت کر کے کہا تھا.. حالانکہ اس کی باتوں کا شدید دکھ تھا.

جب آپ کی محبت آپ سے روٹھ جاتی ہے نہ،

تو انسان کا وجود قبرستان بن جاتا ہے جس میں بہت سی قبریں بن جاتی ہے...

ہنسی کی.. خوشیوں کی.. آرزوں کی... خوابوں کی... وعدوں کی...

"اور آپ کی اپنی بھی..." یوسف کی آواز میں کچھ نہیں تھا کچھ پل کو محسن کو اس کا وجود قبرستان جیسا لگا تھا..

اس نے دل کو ملامت کی تھی لیکن اب کی بار وہ ہمت نہیں کر سکا تھا کچھ کہنے کی..

.....

آخر وہ گھر آگیا تھا ایک سکون جو پچھلے کچھ دنوں میں وہ محسوس کرنا چاہتا تھا، وہ گھر کا تھا.

یوسف کی جان بچ گئی تھی، اب پہلے سے بہتر تھا.. لیکن ڈاکٹر ابھی اس کو لے کافی کنسرن تھے..

CLASSIC URDU MATERIAL

ماما پاسب اسے روز ملنے آتے تھے ہسپتال میں..

لیکن عثمان نے تو اسے ایک پل بھی اکیلا نہیں چھوڑا تھا.. لیکن پھر بھی وہ وہاں نہیں رہنا چاہتا تھا..

کسی نے بھی اس سے شانزے کے بارے میں کوئی بات نہیں کی تھی نہ اس نے خود کی تھی..

وہ باتیں کرنے لگا تھا۔ لیکن اس کی باتوں میں کہیں کچھ کمی تھی..

شاید زندگی کی کمی تھی.. ڈاکٹر نے گھر آنے کی اجازت دی تھی..

لیکن ایک لمبی چوڑی ہدایت کے ساتھ..

انہیں لگتا تھا وہ ابھی بھی سٹریس میں ہے اور یہ اس کی دماغی حالت کے لئے خطرناک ہے..

کسی بھی وقت وہ دوبارہ وہ اپنی پہلی کنڈیشن میں جا سکتا تھا اور آپ کی بار ایسا ہونا اس کی جان لے سکتا ہے۔

.....

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف کے گھر آنے کے دو دن بعد عثمان آفس آیا تھا، اور آتے ہی پہلی خبر اسے اریزے کے ریگنیشن کی ملی تھی۔۔

وہاٹ۔۔ لیکن کیوں۔۔؟؟ وہ حیران تھا اور اس کا اظہار اس نے عمیر سے بھی کیا تھا۔۔

یہ تو مجھے نہیں پتا۔۔ میں نے کافی کوشش کی پوچھنے کی لیکن کوئی جواب نہیں،

مجھے خود حیرت ہے، لکین کیا کر سکتے ہیں۔۔ عمیر نے بالکل سہی کہا تھا۔۔

لیکن کچھ تھا جو عثمان کو کھٹکا تھا۔۔ اس نے اریزے کا نمبر ملایا تھا۔۔

لیکن وہ اوف جا رہا تھا۔۔۔

عثمان نے اپنا سر پکڑ لیا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔

ایک پہلے وہ یوسف کے لئے پریشان تھا، اب اریزے بھی خاموشی سے غائب تھی۔

.....

اریزے تم آفس کیوں نہیں جا رہیں۔۔؟؟ شانزے اور وہ دونوں چھت پے بیٹھیں لیکن

خاموش۔۔

جیسے بات کرنے کے لئے کچھ رہا ہی نہیں تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اور بہت ٹائم کہ بعد ایسا ہوا تھا کہ شانزے نے خود سے کوئی بات کی تھی۔

ایسے ہی.. اریزے کو سمجھ نہیں آیا تھا کیا بولے آج نہیں تو کل شانزے کو پتا چل ہی جاتا..

ایسے ہی کیا.. اریزے کیا چھپا رہی ہو...؟؟؟ شانزے کے ماتھے میں بل آئے تھے..

میں ریزائن کر دیا ہے.. اریزے نے سکون سے کہا تھا۔

لیکن کیوں..؟؟؟ شانزے کو شوک لگا تھا..

کیوں سے کیا مطلب ہے.. میری مرضی.. جیسے تمہاری مرضی ہوتی ہے.. اور بہت دنوں کی بعد اریزے تلخ ہوئی تھی۔

اس نے شانزے کو اس کے الفاظ واپس کیے تھے،

جو اس نے یوسف سے ملنے سے پہلے اریزے کے روکنے پے کھے تھے..

تم عثمان بھائی کے ساتھ ایسے کیسے کر سکتی ہو..؟؟؟ شانزے نے اس کو احساس دلانے کی کوشش کی تھی،

جیسے تم کر سکتی ہو.. جواب بہت تیزی سے آیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن.. شانزے نے کچھ کہنا چاہا تھا..

لیکن یہ.. اریزے کے عثمان اور اریزے کے رشتے کی عمر بھی اتنی لمبی تھی، جتنی شانزے اور یوسف کہ..

اریزے نے بہت صاف لفظوں میں جواب دیا تھا.. اب وہ اوپر آسمان میں کہیں دیکھ رہی تھی..

وہ دونوں پھر خاموش ہو گئیں تھیں جبکہ شانزے کچھ سوچنے لگی تھی..

.....

شانزے اس دن کے بعد آج یونیورسٹی آئی تھی، وہ بھی پیپرز کی وجہ سے...

اسے اپنے گروپ میں سے ابھی تک کوئی بھی نہیں ملا، یہاں تک کہ نہ محسن نہ یوسف...

وہ انتظار کرنے لگی تھی.. جب اسے صبا، ذارا اور مہک تینوں ہی نظر آئیں تھیں..

رسمی باتوں کے بعد وہ تینوں کیفے میں آگئیں تھیں.. لیکن ابھی تک وہ اسے کہیں بھی نظر نہیں آیا تھا..

(تو اس نے اپنی بات پوری کی تھی وہ نکل گیا تھا اس کی زندگی سے..)

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ تینوں آپس میں باتیں کر رہیں تھیں شانزے کو لگا وہ مس فٹ ہے ان میں.. وہ صرف اپنی باتیں کر رہیں تھیں..

محسن... یہاں آجاؤ.. مہک نے اسے آواز دی اس نے شاید دیکھا نہیں تھا.. تبھی وہ دوسری طرف جا رہا تھا..

کیسے ہو محسن.. شانزے نے پوچھا تھا..

ٹھیک.. اس نے ایسے جواب دیا تھا جیسے احسان کیا ہو..

کو مہک میں جلدی میں ہوں مجھے جانا ہے.. محسن کی آواز میں عجیب سختی تھی..

شانزے کو لگا وہ اس کے لے ہے..

یوسف کیسا ہے اب.. مہک نے پوچھا تھا.. لیکن شانزے کا تو سر ہی چکرا گیا تھا..

زندہ ہے،، محسن نے براہ راست شانزے کو دیکھ کر کہا تھا..

بکو مت... ایگزمنز کا بتاؤ دے گا یا نہیں... زارا نے اگلا سوال کیا تھا..

دے گا لیکن چلینجر... (بورڈ آف ڈائریکٹرز نے پریشن دے دی ہے..) ابھی تو اس کی

حالت ایسی نہیں ہے..

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا ہوا اس کو... شانزے کا صبر جواب دے گیا تھا... اس نے محسن سے پوچھا تھا،

اس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا بول رہے ہیں..

لیکن محسن نے کوئی جواب نہیں وہ ابھی بھی زارا اور مہک سے باتیں کر رہا تھا..

محسن پلیز میں کچھ پوچھ رہی ہوں..؟؟ شانزے نے کو یقین نہیں آیا تھا یہی وہی محسن ہے..

اتنی فکر کیوں..؟؟؟ محسن تلخ ہوا تھا... موت کے منہ میں تو دھکیل دیا ہی تم نے اب کیا جاننا چاہتی ہو..؟؟

شانزے جانے لگی تھی.. جب محسن اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا تھا..
کیا ہوا ڈر رہی ہو.. سچ کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہے.. محسن کی آنکھیں ایک دم بھگنے لگیں تھی..

شانزے حسان.. ایک ہنستے بستے انسان کو اجاڑ دیا تم نے...

"نہ اسے اپنا بنایا، نہ کسی اور کے قابل چھوڑا..""میری دعا ہے تم بھی یونہی تڑپو"

محسن پلیز بس کرو.. کیا ہو گیا ہے.. صبا نے مداخلت کی.. اس نے شانزے کا پیلا ہوتا رنگ دیکھا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

محسن روکا نہیں تھا چلا گیا تھا.. صبا نے اسے بٹھایا تھا وہ اسے پانی پلا رہی تھی...

اور اس نے ہی اسے یوسف کی طبیعت کے بارے میں بتایا تھا.

.....

اوہ تم - رانیہ یوسف سے ملنے آئی تھی.. وہ پہلے بھی آتی رہی تھی لیکن یوسف اس سے کبھی بات نہیں کرتا تھا...

آج بھی وہ رانیہ کی منگنی کا بلاوا دیے آئی تھی.. تو یوسف سے ملنے چلی آئی..
کیسے ہو..؟؟ اس نے اندر آتے کہا تھا..

ٹھیک ہوں.. تم بتاؤ کیسی ہو.. یوسف کی آواز سپاٹ تھی..

یوسف میں تھی کچھ بتانا چاہتی ہوں، یوسف تم میری وجہ سے ہارے تھے.. میں نے شانزے کی سیچ چوری تھی..

رانیہ سب کچھ ایک سانس میں بول گئی تھی،،

جانتا ہو ہوں.. یوسف کا جواب تو ایک لفظ کا تھا. رانیہ کا منہ کھلا رہ گیا تھا.

میں نے دیکھ لیا جب تم نے سیچ جلائی تھی.. یوسف خاموش ہوا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا مجھے حق ہے کہ میں معافی مانگ سکوں.. رانیہ کی آنکھوں سے آنسو گرے تھے..

میرے پاس کچھ بھی نہیں رانیہ، میں کیا دے سکتا ہوں.. یوسف کا لہجہ ویسا ہی تھا..

پلیز یوسف مجھے معاف کر دو.. رانیہ اس کے سامنے زمین پے بیٹھی تھی..

یہ کیا کر رہی ہو رانیہ پلیز ایسا مت کرو.. یوسف نے اسے اٹھا کر پاس بٹھایا تھا..

میں ناراض نہیں ہوں تم سے، میں تو بس خود سے ناراض ہوں.. یوسف نے آہستہ سے کہا تھا..

میں جانتی ہوں تم مجھے سے بہت ناراض ہو، ہونا بھی چاہیے..

لیکن پلیز مجھے معاف کر دو، یوسف میں اندھی ہو گئی تھی،

میں نے تمہاری دوستی کا غلط مطلب لیا.. لیکن غلطی تمہاری بھی ہے تم نے ہمیشہ مجھے اہمیت دی....

اور میں خوش گماں ہوتی گئی.. رانیہ شرمندہ تھی.. پر پوری طرح غلطی مانے کے لئے تیار نہ تھی..

ٹھیک کہ رہی ہو غلطی تو میری ہے..

CLASSIC URDU MATERIAL

تمہیں تو پتا ہے نا میں دنیا کا سب سے کمزور آدمی ہوں..

میری دعا رہی ہے.. کہ جو لوگ مجھ سے پیار کرتے ہیں وہ ہمیشہ خوش رہیں..

لیکن جب میری خوشی کی باری آئی تو سب اپنے بارے میں سوچنے لگے... یوسف کی آنکھوں میں ٹپ تھی..

مجھے معاف کر دو یوسف.. پلیز مجھے معاف کر دو.. تم مجھے معاف کر دو گئے تو شاید

خدا بھی مجھے معاف کر دے گا.. ورنہ وہ پھر اتنا اچھا دوست کبھی کسی کو نہیں دیگا..

رانیہ رونے لگی تھی.. اس کے کندھے پر سر رکھ کر..

یوسف کا دل پگھلنے لگا تھا.. وہ کیسے اسے رولا سکتا تھا، وہ اس کے بچپن کی دوست تھی..

بس کرو... میری شرٹ خراب ہو جائے گی.. اس نے اس کے بال کھنچے تھے..

وہ ہنسی تھی.. یوسف مسکرایا تھا.. لیکن رانیہ نے دیکھا تھا یہ مسکراہٹ مصنوعی تھی

آنسو اب کی بار اس کے اپنے دل پہ گرے تھے.. وہ یوسف کو چاہتی تھی.. وہ اس کے

بچپن کا دوست تھا..

.....

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے دل کے ہاتھوں مجبور ہوئی تھی.. آنا تو اس نے تھا تو سوچا ابھی کیوں نہیں..

اس نے اندر آکر عثمان سے ملنے کا کہا تھا.. تب آپریٹر نے عثمان کو کال ملائی تھی..

سر آپ سے کوئی شانزے ملنے آئی ہیں.. آپریٹر نے عثمان کو بتایا تھا..

اور وہ سب کام چھوڑ کر آگیا تھا.. آؤ شانزے باہر چلتے ہیں..

اسے بات کرنے کے لئے آفس مناسب جگہ نہیں لگی تھی...

وہ دونوں اب قریبی ریسٹورینٹ میں بیٹھے تھے.. عثمان نے جوس منگایا تھا..

اور شانزے کو دیکھنے لگا تھا.. وہ کہیں سے بھی وہ شانزے نہیں لگ رہی تھی جسے وہ چند دن پہلے ملا تھا..

پیلی رنگت.. خشک ہونٹ... خاموش آنکھیں.. اور انکے نیچے بے سیاہ دائرے سارے سوالوں کا جواب تھے..

کیا ہوا بھائی.. آپ کچھ بولیں گے نہیں.. برا بھلا.. آخر کو میں نے... شانزے پھر خاموش ہوئی تھی..

شانزے.. انسان کبھی اچھا برا نہیں ہوتا سارا مسئلہ وقت کا ہے..

CLASSIC URDU MATERIAL

وقت تمہ کرتا ہے کسے اچھا بنانا ہے کسے برا... عثمان کی آواز میں ہمیشہ جیسا ٹھراؤ تھا..

تو پھر میں یہ سمجھوں کہ میری بہن کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہو گا.. شانزے نے نظریں جھکائیں تھیں..

دل میں چور جو تھا، وہ یہاں صرف اریزے کے لئے آئی تھی..

انہوں نے شانزے کو غور سے دیکھا تھا اس کی حالت سے صاف ظاہر تھا کوئی مسئلہ ہے..

لیکن کیا وہ جان نہیں پائے تھے.. اگر یوسف اس کے بغیر مر رہا تھا، تو زندہ وہ بھی نہیں تھی..

انہیں دکھ ہوا تھا. یوسف شانزے انہیں سچ میں بہت پیارے تھے.

نہیں تمہاری بہن کو کوئی نقصان نہیں ہو گا.. عثمان کی آواز ابھی بھی ویسی تھی اتنی ہی نرم..

تو پھر آپ جلدی لے جائیں اسے.. شانزے نے کہا تھا اور اس بار اس نے صرف عثمان کا سر ہاں میں ہلتا دیکھا تھا.

تھنک یو بھائی.. شانزے نے کہا تھا اور بغیر جوس پیچے کھڑی ہو گئی تھی..

بہنیں تھنکس نہیں بولتیں.. عثمان نے اس کی طرف مسکرا کے دیکھا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے کا دل بھرنے لگا تھا.. وہ مسکرا نہیں سکی تھی.. چلتی ہوں.. شانزے جانے کے لئے بڑھی تھی..

یوسف کا نہیں پوچھو گی.. عثمان نے جانے کس اس میں کہا تھا..
میں جانتی ہوں آپ اس کا خیال رکھیں گئے.. وہ روکی نہیں تھی..
اور اب روکنا اس کے بس کی بات بھی نہیں تھی..

گھر میں ہر طرف ہنگامہ تھا آج وجی کی منگنی ہے.... وہ بہت خوش تھا،
اور اس کی خوشی کا اظہار اس کا روم روم کرتا تھا.. اس کے پاؤں زمین پے نہیں پڑھ رہے
تھے...

وہ بار بار سب کو چھیڑتا.. اس نے محسوس کیا تھا اب شانزے پہلے کی طرح اس سے لڑتی
نہیں تھی..

وہ کتنی بھی کوشش کرتا لیکن.. اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا..

آج بھی وہ اسے احد کے حوالے سے چھیڑ رہا تھا، پر شانزے نے کوئی ریکٹ نہیں کیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

کو بڑی بدل گئی ہے.. سنا تھا بہنیں شادی کے بعد پرانی ہو جاتی ہیں... F16 کیا ہوا میری

یہاں تو رشتہ پکا ہونے لے یہ حال ہے... وجی نے پھر کوشش کی تھی..

نہیں تو میں کہاں بدلی ہوں.. آپ بدل گئے ہیں.. شانزے خوش نظر آنے کی بھرپور کوشش کی تھی..

اچھا تو پھر.. تم پہلے کی طرح مجھ سے لڑتیں کیوں نہیں.. وجی نے پھر سے پوچھا تھا..

کیونکہ اب میں بڑی ہو گئی نہ... شانزے کہتی چلی گئی تھی..

اور وجی سوچ میں پڑ گیا تھا، وہ سچ میں بڑی ہو گئی تھی.. اس کے دل کا راز پانا اب آسان نہیں تھا..

.....

وہ اوپر جا رہی تھی، جب اس نے اُحد کو آتے دیکھا تھا.. بلیک کلر کے قمیض شلوار میں

اچھا لگ رہا تھا..

شانزے نے آج پہلی بار اسے ٹریڈیشنل کپڑوں میں دیکھا تھا..

لگ تو شانزے بھی بہت خوبصورت رہی تھی،

CLASSIC URDU MATERIAL

سفید رنگ کے حیدر آبادی کرتا بجامہ پہنے، ساتھ ہلکا پنک کمر کا کامدانی کا دوپٹہ لے..

اپنی بوسیدہ حالت میں میں بھی وہ نظر بھر کے دیکھنے کے قابل تھی..

لیکن احد نے اسے سرسری سا بھی دیکھنا پسند نہیں کیا تھا..

شانزے نے نوٹ کیا تھا جیسے پہلے وہ اسے دیکھتا تھا، اور اسے الجھن ہوتی تھی اب وہ بات نہیں رہی تھی..

حتکہ رشتہ پکا ہونے کے بعد بھی احد نے کوئی ریسپانس نہیں دیا تھا..

لیکن شانزے خوش تھی.. جو بھی تھا اس کی جان فلحال احد سے چھوٹ گئی تھی..

.....

وجی اپنی پوری فیملی کے ساتھ ہال میں تھا جہاں اب سے کچھ دیر بعد وجی اور مانیہ کی منگنی کی تقریب ہونی تھی..

سب ایک دوسرے سے مل رہے تھے.. عثمان کے بہت کہنے پے یوسف ساتھ آگیا تھا..

حسین کی طبیعت ناساز تھی اس لے وہ نہیں آئے تھے، اور شاہینہ ان کے پاس روکیں تھیں..

CLASSIC URDU MATERIAL

اور پھر عثمان نے اپنے بور ہونے کا واسطہ دیا تھا تو اسے آنا پڑا۔

اور وہ دونوں جان کر حیران ہوئے تھے۔ کہ مانیہ کا رشتہ وجی سے ہوا ہے۔۔

وہ موئن صاحب کے ساتھ لڑکے والوں کو ریسو کر رہے تھے۔۔ موئن صاحب کو بھی جان کے حیرت ہوئی تھی،

کہ وہ پہلے سے ایک ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔۔ لیکن یہ بحیرت بڑی خوشگوار تھی،
کہ وہ سب ایک دوسرے کو جانتے تھے۔۔

احد کی نظر، یوسف لے پڑی تھی اور اسے اس دن والا سین یاد آگیا تھا۔۔ اس لئے اس کی
بھویں تن گئیں تھیں۔۔

وجی اب یوسف اور احد کا تعارف کروا رہے تھے۔۔ یوسف نے بڑھ کر اس سے ہاتھ ملایا
تھا۔۔

تقریباً سب ہی اندر آگے تھے پر شانزے نظر نہیں آئی تھی۔۔ یوسف کا دل بے چین ہوا۔۔
اچانک دل نے خواہش کی تھی۔

ایسے کیسے ہو سکتا تھا کہ پیاسہ پانی کے اتنے پاس آکر بھی پیاسہ رہے۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

خود سے کیے سارے عہد ایک ایک کر کے ٹوٹے گئے تھے۔۔ قدم خود بہ خود باہر کی طرف بڑھے تھے۔۔

جب وہ سامنے سے آتی دیکھائی دی تھی،،
جو کبھی اپنا دوپٹہ سمجھاتی تو کبھی اپنے ہاتھ میں پکڑا سامان۔ آس پاس کی ہر چیز ہوا میں تحلیل ہو گئی تھی۔۔

آس پاس سے آتا باتوں کا شور۔۔ زمین آسمان سب کچھ۔۔
اگر وہ دیکھ سکتا تھا تو صرف شانزے کو، اتنے دن میں پہلی بار اسے اپنے زندہ ہونے کا احساس ہوا۔۔

وہ آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔
شانزے نے دیکھا تھا اسے۔۔ پھر دیکھتی رہ گئی تھی۔۔ شیو ہلکی ہلکی بڑی تھی۔۔
چہرے سے لگ رہا تھا کہ ٹھیک نہیں ہے، شانزے کو پہلے کی نسبت کمزور لگا تھا۔۔
لیکن پھر بھی سفید کرتا پا جامہ پہنے ہمیشہ سے زیادہ ڈیسٹ لگا رہا تھا۔۔

اسے احساس ہی نہیں ہوا تھا کہ اس کے پیچھے آتی اریزے کب کی روک گئی ہے۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ دیکھ سکتی تھی تو صرف یوسف کو..

جو بالکل اس کے سامنے کھڑا تھا.. شانزے کے ہاتھ سے باکسز گرنے لگے تھے..

جب یوسف نے اس کے ہاتھوں سے وہ پکڑ لے تھے.. اسی وقت اس کے ہاتھ شانزے کی انگلیوں سے مس ہوئے تھے..

شانزے کا دل دھڑکا تھا.. لیکن تب تک یوسف واپس پلٹ گیا تھا..

اتنے دن میں پہلی بار اس نے اپنے دل کو دھڑکتا محسوس کیا تھا..

.....
سب لوگ منگنی کی رسم کے لئے اسٹیج پر تھے.. تبھی می جانی کو گفٹس یاد آئے، جو وہ لے کر آئی تھیں..

کہاں چلے گئے، یہیں تو رکھے تھے، وہ پریشان ہو رہی تھیں..

کیا ہوا می جانی.. شانزے گفٹس نہیں مل رہے ابھی تو یہیں تھے..

آپ پریشان نہ ہوں، میں دیکھتی ہوں.. شانزے نے تسلی دی تھی..

ٹھیک ہے لیکن جلدی ایسا نہ ہو رسم رہ جائے.. انہوں نے فکر مندی سے کہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

آپ جائیں میں دیکھتیں.. شانزے کہہ کر دیکھنے لگی تھی.. اس بات سے بے خبر کے وہ نظروں کے حصار میں ہے۔

سب دیکھنے پر بھی جب نہیں ملا.. تو شانزے ڈریسنگ روم کی طرف گئی تھی..

اور اسے سامنے ہی نظر آگے تھے، شانزے اٹھا کر پلٹی ہی تھی..

اپنے سامنے اسے کھڑا دیکھ حیران ہوئی تھی..

رانیہ تم... شانزے کے منہ سے نکلا تھا..

ہاں.. کچھ بات کرنی ہے تم سے.. رانیہ آگے بڑی تھی.. وہ بہت دیر سے شانزے پے نظر رکھے ہوئے تھی..

کب وہ شانزے سے مل سکے.. اور آخر کار موقع مل گیا تھا۔

لیکن مجھے کوئی بات نہیں کرنی.. شانزے جانے کے لئے آگے ہوئی تھی لیکن رانیہ نے روکا تھا..

کیوں کر رہی ہو ایسا.. رانیہ اب اس کے سامنے دیوار بنی کھڑی تھی..

میں نے کیا کیا ہے..؟؟ شانزے نے نظریں چرائیں تھیں..

CLASSIC URDU MATERIAL

تم اچھی طرح جانتی ہو.. ورنہ ایسے نظریں نہ چراتیں.. یوسف محبت کرتا ہے تم سے..
تم محبت کرتی ہو یوسف سے تو پھر کیوں...؟؟؟ رانیہ نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں دیکھ
کر کہا تھا..

محبت تو تم بھی کرتی ہو نہ تو پھر؟؟؟ تم یہیں چاہتیں تمہیں یوسف مجھ سے دور ہو جائے تو
پھر..؟؟ شانزے بولی تھی..

ہاں مانتی ہوں.. کرتی ہوں.. بہت کرتی ہوں.. پر میں جان گئی ہوں، محبت چھینے کا نام
نہیں ہے..

محبت دیئے کا نام ہے... جیسے یوسف نے دیا اپنا سب کچھ تمہیں... بغیر کسی لاچ کے..
اور تم نے بدلے میں کیا کیا، اس کا دل توڑ دیا وہ بھی اتنی بے رحمی سے.. کیوں کیا تم
نے ایسا..

یا میں یہ سمجھ لوں کہ تم بھی مڈل کلاس کی ان لڑکیوں کی طرح ہو جو اپنا مطلب پورا کرتی
ہیں..

اور پھر مطلب نکلنے پے راستہ بدل لیتی ہیں.. رانیہ کی بات نے شانزے کو انتہا پے لاکھڑا
کیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں تم یہی سمجھ لو.. شانزے کہہ کر پلٹی تھی، اس میں رانیہ کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی..

وہ اپنے دونوں ہاتھ روم میں رکھے صوفے پر رکھ کر تھوڑا جھک کر کھڑی تھی..

تم کچھ بھی کہہ لو رانیہ میں ہر الزام سہہ لوں گی..

لیکن یہ مت کہو کہ میں نے اس کا استعمال کیا ہے..

میں نے محبت کی ہے اس سے پر میں تمہیں کیسے بتاؤں کے بیٹیاں کتنی مجبور ہو جاتی ہیں،،

میں بھی مجبور ہوں اپنے باپ کے فیصلے کے آگے.. وہ روتے ہوئے بولے جارہی تھی..

یہ جانے بغیر کے رانیہ کب کی جا چکی لیکن پیچھے کھڑے یوسف نے اس کی ساری باتیں سن لی ہیں..

جو لاکھ ہمت جوٹا کر اس سے اپنے سوالوں کا جواب مانگنے آیا تھا..

لیکن یہاں آکر کچھ پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی..

یوسف خاموشی سے واپس پلٹ گیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے کافی حد تک خود کو کمپوز کر چکی تھی، اس لئے گفٹس اٹھا کر بھی آگئی تھی..

.....

اریزے میں بہت دیر سے تم سے بات کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، عثمان نے اریزے کے سامنے کھڑے ہوتے کہا..

جو بہت دیر سے اسے انور کر رہی تھی..

لیکن مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی.. اریزے جانے لگی تھی جب پیچھے سے عثمان کی آواز آئی تھی..

ٹھیک ہے پھر مجھے آپ کے پاپا سے ہی بات کر لینی چاہیے..

اریزے کا تو رنگ ہی اوڑھ گیا تھا.. بولیں کیا کہنا ہے آپ کو..

اریزے مجھ سے ایسی کون سی غلطی ہو گئی جو آپ نے مجھ سے بات کرنا تک ضروری نہیں سمجھا...

وہ آپ آئے نہیں تو... اریزے شرمندہ ہوئی تھی..

میں آیا نہیں تو آپ نے کچھ بھی سوچ لیا..؟؟

CLASSIC URDU MATERIAL

یہ آپ دونوں بہنوں کا پسندیدہ مشغلہ ہے کیا.. عثمان نے ناراض ہوتے کہا تھا..

نہیں.. بنا بتائے غائب ہونا آپ دونوں بھائیوں کا پسندیدہ مشغلہ ہے.. اریزے نے بھی ویسے کہا تھا..

عثمان کو ہنسی آئی تھی.. اس نے تو ہمیشہ سے بڑی سلجھی سے اریزے کو دیکھا تھا..

اوہ - تو یہ کو لیٹی بھی ہے آپ نے.. عثمان نے اس بہت محبت سے دیکھا تھا..

ٹھیک ہے میں مانتا ہوں میری غلطی ہے، مجھے بتانا چاہیے تھا.. لیکن اریزے،

آپ خود بتائیں کہ اس وقت یوسف موت کے منہ میں تھا میں کیسے اپنے حواس میں رہتا..

عثمان کی آنکھوں میں صاف لکھا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے.. اریزے کچھ اور شرمندہ ہی تھی..

اریزے محبت کی پہلی شرط ہے ایک دوسرے پے بھروسہ کرنا.. عثمان نے بہت سنجیدہ لہجے میں کہا تھا..

اور میں چاہتا ہوں آپ مجھ پے بھروسہ کریں.. جیسے میں آپ پر کرتا ہوں..

اور میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ یہ بھروسہ میں کبھی ٹوٹے نہیں دوں گا..

CLASSIC URDU MATERIAL

اریزے نے منہ نیچے کیا تھا.. اس کے چہرے پر اس وقت روشنیاں ہی جگمگا رہیں تھیں..

محبت کا پہلا لفظی اظہار تھا.. اریزے کی دنیا جگمگا گئی تھی.. جب اس نے عثمان کو کہتے سنا..

آپ جانتی ہیں، آپ کے میرے رشتے کی سب سے خوبصورت بات مجھے کیا لگتی ہے..

اریزے نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا اور عثمان نے اس کی آنکھوں میں...

یہی کہ آپ بنا کچھ بولے بھی میرے دل کی بات جان لیتی ہیں.. وہ مسکرایا تھا..

اسٹیج پر کھڑے یوسف اور شانزے نے ان دونوں کو دیکھا تھا اور پھر ان کی خوشیوں کی دعا کی تھی..

.....

اریزے اور عثمان کے رابطے بھال ہو گئے تھے۔ لیکن عثمان نے اسے آفس آنے سے ماننا کیا تھا..

وہ چاہتا تھا کہ اب وہ ایک ہی بار آئے اپنے تمام تر حقوق کے ساتھ..

شنز نے کو بھی علم تھا کہ وہ دونوں بات کرتے ہیں..

CLASSIC URDU MATERIAL

اس لئے شانزے نے اریزے کو قسم دی تھی کہ وہ عثمان کو کچھ نہ بتاے۔۔

اور اریزے بیچاری پھر دونوں طرف سے پھس گئی تھی۔۔

عثمان نے اس سے پوچھا تھا ایک بار۔۔

شانزے کے انکار کے بارے میں لیکن اریزے نے شانزے کی قسم کی وجہ سے کچھ نہیں کہا تھا۔۔

اور پھر اس کے بعد سے عثمان نے دوبارہ کوئی بات نہیں کی تھی۔۔

اریزے کو ان کی یہ بات بہت پسند تھی وہ کبھی بے جا اصرار نہیں کرتے تھے۔۔

ابھی بھی وہ کال سن کے فری ہوئی تھی، جب اسے شانزے کا خیال آیا تھا۔۔

لیکن وہ پورے گھر میں اسے کہیں نہیں ملی تھی ہاں البتہ انیقہ ضرور دیکھائی دی تھی احد کہ ساتھ۔۔

اور یہ بات اریزے کو کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

بہت دن کے آج یوسف اور محسن ڈرائیو پے آئے تھے۔ جس کی فرمائش یوسف نے کی تھی۔

کیا بات ہے دیکھ رہا ہوں جب سے شانزے ملی تجھے منگنی میں تو کچھ نارمل ہو گیا ہے۔۔
محسن نے دل بات کی تھی۔۔

کیوں میں کیا اب نارمل ہو گیا تھا؟؟ یوسف نے اپنے پہلے کے سے انداز میں اس کی بات پکڑی تھی۔۔

ہاں لگ تو ایسا ہی رہا تھا۔۔ محسن نے جل کر کہا تھا۔

یوسف اس کی بات پے مسکرایا تھا۔۔ ہنسا تو خیر اس نے چھوڑ ہی دیا تھا۔۔ لیکن محسن کے لئے تو یہ بھی بہت تھا۔۔

لگتا ہے بات ہوئی ہے شانزے سے۔۔ محسن نے کچھ جانچنے کی کوشش کی تھی۔۔

ہاں کہہ سکتے ہیں۔۔ یوسف نے انکار نہیں کیا تھا۔

تو میرا اندازہ ٹھیک تھا۔۔ محسن مسکرایا تھا۔ جبکہ یوسف نے ہاں میں سر ہلاتا تھا۔

کیا بات ہوئی؟؟ محسن کو اب شانزے پے یقین نہیں رہا تھا، کم سے کم یوسف کے معاملے میں تو ایسا ہی تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف نے جو سنا تھا، جیسے سنا تھا بتا دیا تھا..

جس پے محسن بھڑک گیا تھا، مجبوری؟؟ میں نہیں مانتا.. یہ صرف بہلاوا ہے یوسف.. کوئی مجبور نہیں ہوتی..

پتھر دل انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا کسی کی فیلنگس اگر سوچتی ہیں تو صرف اپنا.. محسن ابھی غصے میں تھا.

محسن، یہ لڑکیاں نہ بڑی پیاری ہوتی ہیں.. جب باپ کی عزت کی بات آجائے نہ تو وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتیں..

دل اور باپ میں سے کسی کو ایک کو چننا ہو تو دل اکثر ہی ہار جاتا ہے..

باہر سے نازک دیکھنے والی یہ لڑکیاں اندر سے بہت مضبوط ہوتی ہیں،

دل ٹوٹ بھی جائے تو یہ شور نہیں کرتیں، پھر چاہے ان کی کرچیوں سے ان روحیں تک زخمی کیوں نہ ہو جائیں..

محسن خاموش ہو گیا تھا، وہ دیکھ رہا تھا یوسف کو جو پہلے کے مقابلے میں بہت ریلکس تھا.

تو پھر اب کیا..؟؟ محسن نے پوچھ ہی لیا تھا..

اب... جو اللہ کی مرضی، میں تو اس کے دار کا فقیر ہوں، صرف مانگ سکتا ہوں..

CLASSIC URDU MATERIAL

اس کے پاس تو بادشاہی ہے، دیئے والا تو وہ ہے.. یوسف نے بہت سکون سے کہا تھا..

.....

اریزے سہڑیاں چڑھ رہی تھی، وہ جانتی تھی، کہ شانزے وہیں ہوگی اپنی مخصوص جگہ پے۔

اریزے روک گئی تھی.. اس نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا تھا..

بلکل سپاٹ.. آنکھیں حد درجہ ویرانی لے تھیں.. اریزے کا دل کٹا تھا.. وہ ایسی تو بھی
نہیں تھی۔

یہ احد آج کل کچھ زدہ ہی عنیقہ میں نہیں گھس رہا.. اریزے نے پاس بیٹھ کر کہا تھا..
گھسنے دو مجھے کیا فرق پڑتا ہے.. شانزے نے اطمینان سے کہا تھا۔

کیوں کر رہی ہو تم ایسا.. اریزے نے اس کے چہرے پے پہلے دکھ کا موسم دیکھا تھا۔
کیسا.. وہ چونکی..

تم پاپا کو کیوں نہیں کہہ دیتیں کہ تم احد سے شادی نہیں کرنا چاہتیں.. اریزے چڑی
تھی..

نہیں... میں نہیں کر سکتی ایسا تم جانتی ہو.. شانزے دبا دبا چلائی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ٹھیک ہے تو پھر کرو خود قربان... دو اپنی قربانی... اریزے نے اس بار غصے سے کہا تھا...
لیکن شانزے ایک بار یوسف کا بھی سوچ لو.. اے کس بات کی سزا دے رہی ہو... دھوکہ
ہے یہ تو...

اریزے نے اس میں کچھ احساس جگانے کی کوشش کی تھی..

ہاں میں کر دوں گی خود کو قربان کیوں کہ میں باپ کی عزت کو قربان کر کے اپنی خوشیاں
نہیں حاصل کر سکتی..

شانزے کی آنکھوں میں پانی بھرا تھا... میں زینب نہیں بن سکتی، میں اپنی ماں والی غلطی
نہیں کر سکتی..

میں محبت کرتی ہوں یوسف سے لیکن اچھے باپ سے زیادہ نہیں.. تم نہیں جانتی پاپا نے
کتنے مان سے کہا تھا..

کہ میں ان کی بات سے کبھی انکار نہیں کر سکتی... تم بتاؤ کیسے میں ان کا یہ مان توڑ
دوں...؟؟

اچھے باپ کو دھوکہ دیئے سے بہتر ہے میں یوسف کو دھوکہ دے لوں.. شانزے نے اسے
سمجھانے کی کوشش کی.

CLASSIC URDU MATERIAL

اریزے کیسا دھوکہ.. پاپا نہیں جانے.. اگر وہ جانے ہوتے تو ایسا کبھی نہیں ہونے دیتے...

تم جانتی ہو وہ تمہیں چاہتے ہیں، تمہاری خوشی کبھی وہ یوں قربان نہ کرتے..

پلیز اریزے آہستہ بولو اگر کسی نے سن لیا تو.. شانزے نے ہاتھ جوڑے تھے..

تو بہت اچھا ہو گا.. اور اگر ایسا نہ ہوا تو میں خود جا کے پاپا کو بتا دوں گی.. اریزے اٹھ کے جانے لگی تھی..

جب شانزے نے اس کا ہاتھ پکڑ کے روکا تھا..

تمہیں میری قسم تم پاپا کو یا کسی کو بھی کچھ نہیں بولو گی.. شانزے نے منت کی تھی..

نیچے کی طرف کی سہڑیوں پے کچھ گرنے کی آواز آئی تھی.. ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا..

میں دیکھتیں جب اریزے نیچے گئی تو وہاں کوئی نہیں تھا...

اس نے گملا سیدھا کیا تھا اور واپس شانزے کے پاس آئی تھی..

کون تھا....؟؟؟ شانزے پریشان تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

کوئی نہیں.. اریزے نے تسلی کرائی تھی..

تو پھر آواز... شانزے کا چہرہ سوالیہ نشان بنا تھا..

اوہو - گملا گرا تھا.. چلو نیچے چلتے ہیں کافی اندھیرا ہو رہا ہے..

.....

سب کچھ پہلے جیسے تھا.. لیکن گھر کا ماحول آج کل بڑا خوش گوار تھا.. وجی کی شادی شروع ہو گئی تھی..

اس لئے گھر میں ہر وقت رونک لگی رہتی تھی،

سارے رشتدار جمع تھے آخر کو اس خاندان کے اکلوتے چشم و چراغ کی شادی تھی..

کبھی گانے گائے جاتے، تو کبھی چائے کا شور اٹھتا.. بڑوں نے تو اپنی الگ ٹولی بنالی تھی..

ہر طرف باتوں کا شور... ہنسی مذاق..

لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے جانے کیا ہوا تھا، کہ پھوپھو نے اچانک ہی ایک نیا دھماکہ کیا..

CLASSIC URDU MATERIAL

میں چاہتی ہوں.. کل وجی کی مہندی اور نکاح ہے میں ہی ہم شانزے اور احد کا نکاح بھی کر دیں..

پھوپھو اپنی بات کر کے خاموش ہوئیں تمہیں اور خاموش تو حسان بھی ہوئے تھے، جانے کن سوچوں میں گم ہو گئے تھے۔

ارے لو تم نے تو پورا پورا پروگرام ہی بنا لیا کوئی مشورہ ہوتا ہے، تم نے خود ہی سب کچھ تہہ کر لیا..

نہ ماں کو پتہ نہ باپ کو.. تائی جان سب سے پہلے بولیں تمہیں..

بات ان کی غلط نہیں تھی،، اب روبینہ کیا بتائیں ان کو کہ یہ سب ان کی اور عنیقہ کی وجہ سے ہی سوچا ہے..

عنیقہ کی اور احد کی بڑھتی نزدیکیاں انہیں پسند نہیں آرہیں تمہیں، احد ابھی تک ان سے کچھ کہا نہیں تھا

لیکن وہ ڈر رہی تمہیں..

بھابھی اس میں برائی کیا ہے.. ہم پہلے رشتہ پکا کر ہی چکے ہیں اور پھر ہمارے جانے سے پہلے شادی تو ہونی ہی ہے نا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ارے بہن کوئی تیاری ہوتی ہے یا نہیں یوں تھوڑی شادی اور منگنیاں ہو جاتی ہیں منہ اٹھا کہ..

تقریباً سارے ہی ان کی بات سے اتفاق کر رہے تھے.. اور کچھ حسان کی خاموشی نے بھی انہیں ہمت دی تھی جو جانے کہاں گم تھے.. حسان تم بولو، تمہاری کیا رائے ہے.. روبینہ کی آخری امید وہی تھی..

مجھے آفس کے کام سے آج حیدر آباد جانا ہے.. میں کل رات میں آئی آؤں گا.. اس لئے یہ ممکن نہیں پھر اس کے بعد ہم بیٹھ کر بت کرتے ہیں اس رشتے کے بڑے میں..

حسان نے کہا تھا.. روبینہ مایوس ہوئیں تھیں.. جبکہ تائی جان کو اپنے دل کی ہوتی پوری نظر آئی تھی..

یہ کیا چاچو آپ نہیں ہوں گے.. وجی مایوس ہوا تھا..

یار فکر نہ کرو میں تمہارا فنشن ختم ہونے سے پہلے آجاؤں گا.. حسان نے تسلی دی تھی..

آپ کو نکاح سے پہلے آنا ہی پڑے گا ورنہ میں نے نہیں کرنا.. وجی نے منہ بناتے کہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

اچھا دیکھ لو میں آزما لوں گا، حسان نے دھمکی دی تھی..

چاچو اب آپ ایسا کریں گے.. وجی نے کچھ اور منہ بنایا تھا سب پھر سے ہنسنے لگے تھا..

دیکھ لیا آپ نے یہاں نکاح کی باتیں ہو رہی ہیں.. عنیقہ غصے کی حدوں کو چھو رہی تھی..

صبر کر میری بچی کچھ نہیں ہو گا میں دیکھتی ہوں کیسے احد اور شانزے کی شادی ہوتی ہے.. تائی جان نے تسلی دی.

بس کر دیں اماں آپ نے تو رشتے کے وقت ہی یہی کہا تھا پھر کیا کر لیا آپ نے..؟؟

جیسے رشتہ ہوا ویسے نکاح بھی ہو جائے گا، آپ بس مجھے صبر دلانا عنیقہ غصے میں بولے جا رہی تھی..

عنیقہ میں وعدہ کرتی ہوں یہ نکاح نہیں ہو گا.. تائی جان نے پتہ نہیں کیا سوچتے ہوئے کہا تھا..

سچ اماں..؟؟؟ عنیقہ کی تو بس ہی ہو گئی تھی..

ہاں بس میں جیسے کہتی ہوں ویسا کر... تائی جان نے اسے اپنا پلان بتایا تھا.

CLASSIC URDU MATERIAL

.....

.....

مہندی اور نکاح کا فنشن ساتھ میں تھا.. اس لئے سب اپنی بھرپور تیاریوں میں تھے..

ہر طرف رنگ ہی رنگ تھے.. مہندی اور ابٹن کی ملی جلی خصبو پھولوں کی خشبو کے ساتھ اور بھی بحالی لگی تھی..

رانیہ نے اور اس کی کزنز نے مل کر مہندی کے لئے گرین کلر کی شارٹ شرٹ اور کیپری پہنا تھا..

اور لڑکوں نے کھٹے پلے رنگ کے کرتے سفید کلر کی شلوار کے ساتھ پہنے تھے..

عثمان کو تو اس نے اور رانیہ نے مانا لیا تھا لیکن عادت سے مجبور یوسف نے صاف انکار کر دیا تھا..

کیسا لگ رہا ہوں؟؟ یوسف نے رانیہ کو بڑا کھڑے ہوتے پوچھا تھا..

(وہ سب لوگ وجی اور اس کے گھر والوں کے لئے وہاں کھڑے ہوئے تھے.)

بہت برے... رانیہ نے چڑ کر کہا تھا.. حالانکہ سفید قمیض شلوار میں بہت سادہ اور سنجیدہ لگ رہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

اوہ - مطلب اچھا لگ رہا ہوں.. یوسف نے اسے چڑایا تھا..

اف... خوش فہمیاں... آج کل فیشن نہیں رہا سفید پہنے کا.. پورے فیشن میں دیکھ لینا
ایک تم ہی پگل نکلو..

رانیہ کو ابھی غصہ آ رہا تھا..

اچھا دیکھتے ہیں.. فلحال استقبال کرو.. یوسف نے اس کی توجہ سامنے سے آتے وحی لوگوں
کی طرف کی تھی..

اومائی گوڈ... رانیہ کی نظر شانزے پے پڑی تھی.. رانیہ نے حیرت سے یوسف کو دیکھا
تھا...

جواب شانزے کو دیکھ رہا تھا..

وہ سب سے آخر میں کھڑی تھی، اس نے سفید رنگ کا غرار پہن رکھا تھا..

اس کے غرارے پے سلور کام تھا جو اتنا ہلکا تھا کہ دور سے پتہ ہی نہیں چل رہا تھا..

میک اپ کے نام پے آج بھی صرف ہلکی سی لپ سٹک لگائی تھی.. ہر طرح کی جیولری
سے بے نیاز تھی..

بہت سادہ سا حلیہ تھا.. لیکن اس کے باوجود یوسف نظر ہٹانا بھول گیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

تبھی رانیہ نے اس کے پیٹ میں کوئی ماری تھی بس کر دو بے صبرے..
بتا دیتے یہ بات تھی خام خہ اتھے ڈرامے کیے... اس کی نظر مشکوک ہوئی تھی..
یار تم جانتی ہو اب کوئی بات نہیں ہے پھر بھی شک کر رہی ہو.. وہ دیکھو احد نے وائٹ
پہنا ہے..

یوسف نے شانزے کی طرف سے اس کی اس توجہ ہٹانی چاہی تھی..
وہ دونوں ایک ساتھ ہنس پڑے تھے.. تبھی شانزے نے یوسف کی طرف دیکھا تھا..
جانے کیوں دل میں ہوک سی اٹھی تھی..
وہ دونوں باتیں کر رہے تھے، اور ساتھ میں آنے والوں کا استقبال بھی.. شانزے کی
نظرین جیسے جام گئیں تمہیں..
وہ بار بار دونوں کو دیکھتی..

آہستہ آہستہ چلتی سب سے آخر میں ہونے کے باوجود بھی، وہ ان سے تھوڑے ہی فاصلے
پے تھی..

اس نے دیکھا تھا رانیہ کے ہاتھوں میں پکڑی پلیٹ جس میں گجرے تھے خالی ہو چکی تھی،

CLASSIC URDU MATERIAL

اس لئے اس نے بچ کر نکل جانا چاہا تھا.. لیکن رانیہ نے اچانک ہی اسے روک لیا تھا..

جبکہ یوسف آپ پیچھے رہ جانے والوں کو دیکھ رہا تھا..

کیسی ہو شانزے.. رانیہ نے پوچھا تھا..

ٹھیک ہوں.. جواب مختصر تھا..

ویسے تو کہنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن بہت پیاری لگ رہی ہو.. رانیہ نے دل سے تریف کی تھی..

شکریہ.. جواب پھر مختصر تھا..

یوسف.. رنویا نے آواز دی تھی.. وہ ان سے کچھ قدم کے فاصلے پر تھا..

اس کا نام سن کر شانزے کی دھرم بے ترتیب ہوئی تھی وہ جانے لگی تھی.. لیکن ہرنیا نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا..

ہاں.. یوسف نے رانیہ کو پوچھا تھا..

تبھی اس نے یوسف کی سائیڈ پاکٹ سے دونوں گجرے نکالے تھے..

CLASSIC URDU MATERIAL

(جو یوسف نے جانے کس خیال میں میں اپنی پاکٹ میں ڈالے تھے، یوسف حیران ہوا تھا کہ رانیہ جانتی تھی..)

پلیز مجھے یہ سب نہیں پسند، رانیہ نے ابھی شانزے کے ہاتھ میں گجرا ہی ڈالا تھا..

وجی بھائی... رانیہ نے آواز دی تھی.. وہ فورن ہی آئے تھے اس کے بلانے پے..

دیکھیں اچھا لگ رہا ہے نا.. رانیہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کے بوجھ کر کہا تھا،

ہاں بھئی لگ تو بہت اچھا رہا ہے.. وجی نے تعریف کی تھی لیکن دیکھیں نہ دوسرا نہیں پہن رہی..

اس نے اپنا اصل مقصد بیان کیا تھا.. پہن لو شانزے.. وجی نے بہت پیار سے کہا تھا..

رانیہ نے دوسرے ہاتھ میں بھی گجرا پہنایا تھا.. جبکہ شانزے نے اس کی حرکت پے دل جلا کر رہ گئی تھی..

تم جانتی ہو تم دنیا کی آخر پاگل ہو.. یوسف نے رانیہ کے پاس آتے کہا تھا..

ہاں جانتی ہوں.. کیونکہ میں دنیا کہ پہلے پاگل کی دوست ہوں.. اس نے بھی اطمینان سے جواب دیا تھا..

اور وہ دونوں شانزے کو جاتے دکھنے گئے تھے..

.....
اریزے اور عنیقہ دونوں نے گولڈن رنگ کا غرارہ پہن رکھا تھا.. البتہ دونوں کی شرٹس چینج تھیں۔

وہ سب لوگ اندر آگے تھے.. ہر طرف رونق تھی، سب لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے.. اریزے اسٹیج لے چڑھ رہی تھی.. اسی وقت عثمان وجی سے مل کر پلٹا تھا، اور نظر اریزے لے پڑی تھی..

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ساکت رہ گئے تھے.. وجی بھرپور نظر ڈالی تھی.. جیسے وہ اسے آنکھوں میں بسانا چاہ رہا ہو.. اریزے کی نظریں خود بہ خود جھکیں تھیں.. "حسن کو احتیاط لازم ہے..." عثمان نے اس کے پاس گزرتے کہا تھا، سردی میں بھی اریزے کو پسینے آگے تھے..

اور بغیر کسی کو پتہ چلنے دیے وہ اریزے کے ہاتھ میں غالب تھا ما گیا تھا.. وہ اپنے ہاتھ میں پھول دیکھ خود حیران تھی.. جب اس کے فون لے مسیج آیا تھا.. "تجھ سے ملتا ہوں تو سوچ میں پڑ جاتا ہوں،

CLASSIC URDU MATERIAL

وقت کے پاؤں میں زنجیر دلوں کیسے"۔۔ بڑی خوبصورت مسکراہٹ تھی اس کے چہرے
پے۔۔ اس روم روم مہک اٹھا تھا۔۔

نکاح ہو چکا، اب دلہن کو لانے کی باری تھی۔۔۔ عنیقہ سمیت اریزے، شانزے اور احد
سب ہی اسٹیج پے تھے۔۔

دلہن سامنے چلتی آ رہی تھی۔۔

تائی جان کو لگا ہی ٹھیک موقع ہے۔۔ انہوں ایک بچے کو بلایا اور اسے احد کو اپر بھیجنے کے
لئے کہا تھا۔

کون آنٹی۔۔ بچہ چھوٹا تھا اس لئے اسے دور سے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔

وہ جس نے واٹ کپڑے پہنے ہیں۔۔ وہ ان کو بولو اپر جائیں ان ہیں کوئی بلارہا ہے۔۔

بچہ اسٹیج کی طرف گیا تھا اب اگلا کام عنیقہ کو بلانا تھا۔ تائی نے فون کر کے اسے اوپر
جانے کو کہا تھا۔۔

عین اسی وقت دلہن اوپر چڑھ رہی تھی۔۔ سب نے ایک ساتھ شور کیا تھا۔۔

عنیقہ جانے لگی تھی جب وجی نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا کہاں جا رہی ہو۔۔؟

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ مجھے کچھ کام ہے.. اوپر میں آتی ہوں.. عنیقہ نے جانا چاہ تھا..

کیا کام ہے.. وہ ہار پھول اوپر ہیں میں لاتی ہوں... رہنے دو شانزے لے آئے گی تم نے ویلے بھی گھنٹے لگانے ہیں..

عنیقہ دماغ اوڑھ گیا تھا.. لیکن بھائی کے سامنے اور وہ بھی اسٹیج پے وہ کیا بولتی وہ بھی تب شانزے چلی بھی گئی تھی..

دلن اب اسٹیج پے تھی.. ہر طرف شور تھا.. تیز آواز میں گانے چل رہے تھے..

بچہ بھی اسٹیج پے آیا تھا.. اسی وقت احد کا فون بجاتا تھا اور وہ اسٹیج سے تو کیا لان سے بھی باہر نکل گیا تھا..

بچے سفید کپڑے والے کو میسج دے دیا تھا.. لیکن مسئلہ یہ تھا کہ وہ کوئی اور نہیں یوسف تھا..

عنیقہ نے ماں کو کال کی لیکن انہوں نے اٹھائی نہیں کیونکہ یہی تہہ ہوا تھا جیسے احد آئے گا وہ کال کرے گی..

تا کہ وہ روبینہ کو اور کسی دوسری خاتون عورت کو ساتھ بھیج سکیں..

CLASSIC URDU MATERIAL

اور انہوں نے ایسا ہی کیا تھا.. روبینہ ان کی خالہ زاد اکبری کے ساتھ اوپر کی طرف گئیں
تھیں..

تم... تم یہاں کیا کر رہے ہو... شانزے کے سارے طبق روشن ہوئے تھے..
مطلب تم نے تو بلایا تھا.. یوسف حیران ہوا تھا.. بچے نے تو یہی کہا تھا آپ کو بلایا ہے..
میں نے... میں تمہیں کیوں بلانے لگی..؟؟ شانزے بکڑی تھی..
یہ تو تمہیں پتہ ہو گا نہ.. یوسف نے صاف کہا تھا.. وہ سچ میں حیران تھا اس کے ریکشن
پے..

میں نے تمہیں نہیں بلایا تھا، وہ کہہ کر بھاگنے کے سٹائل میں پلٹی تھی..
لیکن غرارے کی وجہ سے گرنے لگی ہی تھی کہ یوسف نے اسے سمجھالایا تھا..
اور اسی وقت روبینہ اور ان کی اکبری آئیں تھیں.. وہ دونوں دروازے میں حیران کھڑیں
تھیں..

جبکہ شانزے کو لگا اس پے کسی نے ٹھنڈا پانی دال دیا ہے.. جبکہ یوسف کی حالت بھی
مختلف نہں تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ دونوں پلیٹیں تمہیں... جبھی شانزے ہوش میں آئی تھی اس نے یوسف سے خود کو چھڑایا تھا..

پھوپو آپ غلط سمجھ رہی ہیں میں.. شانزے پریشان تھی،
ارے لڑکی اندھا سمجھا ہے کیا.. اتنی مار رہیں تمہیں تو ما باپ کو کہتیں شادی کر دیتے..
روبینہ سے پہلے اکبری بولیں تمہیں..

پھوپو پلیز مری بات سنیں... ایسا کچھ نہیں ہے میرا یقین کریں.. شانزے منتیں کر رہی تھی..

جبکہ اکبری نے بول بول کر پورا ہال سر پے اٹھا لیا تھا..
سب لوگ جمع ہو گئے تھے، اکبری بیگم نے جو دیکھا بڑھا چڑھا کے بتایا..

تائی کی جان میں جان آئی تھی کہ وہ احد نہیں تھا... اس لئے وہ بھی شروع ہوئیں تمہیں
کیا ہوا ہے آپ کچھ بتیائیں تو.. می جانی نے بہن سے پوچھا تھا..

مجھ سے کیا پوچھتی ہو اپنی بیٹی سے پوچھو جس نے خاندان کی ناک کٹوا کے رکھ دی ہے.

جواب کی بار اکبری نے دیا تھا.

CLASSIC URDU MATERIAL

می جانی شانزے، می جانی کی طرف بڑھی تھی.. جب تائی جان بیچ میں ہی تھیں..
بے غیرت تجھے شرم نہیں.. ارے کچھ خیال کرتی، اتنے سال کھلایا، پڑھایا لکھایا اس کا یہ
صلہ دیا۔

تجھ سے بہتر تو کتنا ہوتا ہے، جس ایک نوالہ کھلاؤ تو بھی وفاداری نبھاتا ہے..
اماں بس کریں آپ ہوش میں تو ہیں.. وجی نے چھپ کرانے کی کوشش کی تھی..
میں کہا تھا شانزے کو وہ اوپر سے ہار پھول لے آئے.. وجی نے اس کی طرف صفائی دینا
چاہی تھی..

اچھا تو اس یوسف کو بھی تو نے بھیجا تھا.. تائی جان نے حلق پھر کر کہا تھا۔ اور وجی
لا جواب ہو گیا تھا..

اور چلو مان بھی لیں کے اتفاق تھا، تو یہ دونوں جس طرح سے ایک دوسرے کی...
توبہ توبہ مجھ سے بولا بھی نہس جا رہا۔ اکبری نے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا..
می جانی یہ جھوٹ ہے.. میں سچ کہہ رہی ہوں.. شانزے نے می جانی کو دیکھا تھا..

می جانی میری بات تو سنیں شانزے نے کچھ کہنے کی کوشش کی تھی، لیکن وہ ناکام رہی
اس سے پہلے تائی بولیں..

CLASSIC URDU MATERIAL

اب کہنے سے کورہ کیا گیا ہے..

خاندان کے نام پے کلک پوت دی ہے.. انہوں نے رونے کی اداکاری کی تھی..
سینے سے لگا کر پلا اور یہ سلا ملا.. کوئی غیرت مند ہوتا تو ایسا نہ کرتا.. تائی جان نے پھر کہا
تھا..

تائی جان پلیز آپ ایسے نہیں کہہ سکتیں میری بہن کو.. اریزے نے انہیں ٹوکا تھا..
اور تمہاری بہن جو مرضی کرے.. تائی جان نے اریزے کا بھی لہز نہیں کیا تھا..
ارے اس نے یہ تک لہز نہیں کیا کہ پھوپھی مری جا رہی ہے، بہو بنانے کے لئے..
اتنی بھی.. کیا بے صبری تھی آخر کو ہو جاتی نہ شادی.. تائی نے جان بوجھ کر یہ بات نکالی
تھی..

میرا خیال ہے وجہی کے ساتھ شانزے کی بھی نکاح کر دو..

اور اس بات کو ختم کرو ایک دور کی حسان کے چچا نے بڑا سوچ کر مشورہ دیا تھا..
کیوں روبینہ تمہارا کیا خیال ہے.. انہوں نے روبینہ سے پوچھا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

میرا ایسا کوئی خیال نہیں ہے.. احد پہلی بار بولا تھا.. اور تائی جان کے دل کو ٹھنڈ پہنچ گیا تھا..

احد یہ تم کیا کہہ رہے ہو.. شانزے کو صدمہ لگا تھا.. وہ اس کی طرف بڑھی تھی.. ٹھیک کہہ رہا ہوں.. میں کسی ایسے لڑکی کے ساتھ شادی نہیں کر سکتا جس کا کردار مشکوک ہو جائے..

احد تم ایسا نہیں کر سکتے.. یہ رشتہ میرے پاپا کا فیصلہ ہے.. تم اس سے انکار نہیں کر سکتے..

میں نے انکار کر دیا ہے.. وہ کہہ کر جانا چاہتا تھا.. احد.. لیکن شانزے نے اس کی بازو پکڑی تھی.. تبھی احد نے اپنی عادت سے مجبور ہو کے ہاتھ اٹھایا تھا..

سب حیران رہ گئے.. ہر شخص اپنی جگہ ساکت تھا.. یوسف نے احد کا ہاتھ پکڑ لیا تھا..

یہ کیا کر رہے ہو تم.. یوسف نے اس کا ہاتھ جھٹک سے چھوڑا تھا..

بہت برا لگ رہا ہے.. گے گا ہی آخر کو یا رانہ جو ہے... احد ڈھارا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

احد پلینز جیسا سب سمجھ رہے ہیں ایسا نہیں ہے... سب ایک غلط فہمی ہے.. یوسف نے مسرت کی تھی۔

اچھا تو پھر تم سمجھا دو، دور کر دو غلط فہمی.. یہ تمہارے ساتھ کیا کر رہی تھی.. احد نے نفرت سے سے دیکھا تھا۔

نکاح ہی کرنا ہے،، تو ایک کام کیوں نہیں کرتے تم نکاح کر لو..

احد... شانزے چلائی تھی.. احد پلینز بس کرو یہ کیا کہ رہے ہو تم ہوش میں تو ہو۔

چلاؤ مت.. احد ڈھارا تھا.. وہ پھر سے یوسف کی طرف مڑا تھا..

کیا ہوا چپ لگ گئی.. بولو کرو گے ابھی اسی وقت شانزے سے نکاح.. سب کہ سامنے..

یا صرف دل بہلانے کا شوق تھا.. احد نے طنز کہہ دیا تھا..

بس... اپنی بکواس بند کرو.. شانزے ایسی نہیں ہے.. ایک لفظ بھی اور بولا تو زبان کیچ

لوں گا..

یوسف کا صبر کا جواب دے دیا تھا۔

شانزے نے اسے بولنا چاہا تھا لیکن یوسف نے اسے اپنی بازو کے زور سے پیچھے کر دیا

تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں میں کروں گا.. یوسف نے کہا تھا،، اور سب حیران رہ گئے تھے،،
سب کی حیرت می جانی کی آواز نے ختم کی تھی.. وجی نکاح کی تیاری کرو..
وجی نے بھی فورن ہی راز مندی ظاہر کی تھی..

می جانی نے بڑھ کر شانزے کو گلے گے تھا وہ مان تمہیں جانتی تمہیں اپنی اولاد کو...
ٹھیک ہے مجھے حنا کی بات سے کوئی اختلاف نہیں لیکن میں اس لڑکی کو ایک میں بھی
برداشت نہں کرو گا.
اس لئے اسے ابھی رخصت کرو..

لیکن بھائی صاحب ایسے کس طرح...؟؟؟ می جانی ٹپ گیں تمہیں،
حنا، اس راہ چلتی لڑکی نے ساری عمر میرے سینے پے مونگ دلی ہے، اب بس کر دو..
میں اس گنگی کو مزید بردشت نہیں کر سکتا.. وہ جو بہت دیر سے دور کھڑے تھے..
اندھی کی طرح آئے اور طوفان کی طرح چلے گئے تھے.
موئن صاحب نے شانزے کو اپنے گھر رکھنے کا فیصلہ کیا تھا.. وہ چاہتے تھے کہ شانزے
اور مانیہ کی رخصتی وہ کریں..

CLASSIC URDU MATERIAL

حنانے اجازت دے دی تھی، ویلے تو حالت ایسے تھے کہ نہ بھی دیتیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

لیکن موئن صاحب کے رکھ رکھو کے وہ سب ہی قائل ہوئے تھے۔
وجی خوش تھے کچھ بھی تھا وہ بھی ان لوگوں میں شامل تھے جو شانزے کی طرف تھے،
تائی جان کو تو سکتا ہی ہو گیا تھا۔ انہوں نے کیا سوچا تھا، کیا ہوا تھا۔
اور پھر یوسف جیسا لڑکا وہ بھی شانزے کی قسمت میں۔
رانیہ نے بڑھ کر یوسف کو مبارک باد دی تھی، بڑی طاقت ہے تمہارے پیار میں یقین نہیں
آتا ایسا بھی ہوتا ہے۔
اس نے کہا تو یوسف ہنس پڑا تھا۔ اور عنیقہ کا دل چاہ وہ یوسف کو شوٹ کر دے۔

.....

می جانی میں یہ نکاح نہیں کر سکتی،
شانزے اگر تم مجھ سے اور اچھے پاپا سے پیار کرتی ہو نہ تو یہ نکاح کر لو۔ می جانی نے اس
سے مجبور کیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

می جانی لیکن.. شانزے نے کچھ کہنا چاہا تھا..

بس یہ سمجھ لو کہ یہ میری خواہش ہے.. کیا تم میرے لئے اتنا نہیں کر سکتیں..

مجانی نے اس کی طرف بہت آس سے دیکھا تھا اور وہ مجبور ہو گئی تھی..

.....

رانیہ اور محسن دونوں ہی یوسف کے ساتھ ساتھ تھے یوسف اگر خوش تھا تو وہ دونوں بھی کام خوش نہیں تھے،

نکاح ہو گیا تھا.. ہر طرف مبارک باد کا شور تھا.. اب سے کچھ دیر پہلے والی کیفیت سب غائب ہو گئی تھی..

وجی اور رانیہ کا نکاح پہلے ہوا تھا، وہ دونوں شانزے سے ملنے آئے تھے..

وجی نے بڑھ کر شانزے سے کہے سر پہ ہاتھ رکھا تھا،

وہ رونے لگی تھی.. بس شانزے چپ ہو جاؤ اس نے اسے گلے لگایا تھا..

میں چاہتا ہوں تم ہمیشہ خوش رہو.. تمہاری زندگی کی سب کمیاں پوری ہوں..

CLASSIC URDU MATERIAL

میں جانتا ہو کہ تم غلط نہیں ہو، لیکن شاید قسمت اسی کو کہتے ہیں.. وجہ نے اسے پیار کیا تھا۔

می جانی نہیں چاہتیں تھیں کہ وہ ایسے رخصت ہو.. لیکن یہ ان کی مجبوری تھی.. وہ نہیں چاہتیں تھیں کہ شانزے کو کوئی ڈپریشن ہو.. کیونکہ ابھی بھی تائی جان کے تیر چلنا بند نہیں ہوا تھے..

تایا جان الگ ہی محاذ کھولے بیٹھے تھے،

لیکن می جانی کو اب کسی کی فکر نہیں تھی سوائے شانزے کے.. میں ایک بار تایا جان سے ملنا چاہتیں ہوں اس کی عجیب مطالبے پر سب حیران ہوئے تھے، سب نے اسے روکا تھا، لیکن وہ ان کی طرف بڑھ گئی تھی.. جولان کے کونے میں منہ پھیر کے بیٹھے تھے۔

تاکہ شانزے کا منہ نہ دیکھنا پڑے لیکن اب خود ہی آگئی تھی، "تایا جان" شانزے نے پاس جا کر پکارا تھا،

کیوں آئی ہو یہاں.. ان کی آواز میں سختی تھی۔

آپ سے ملنے.. شانزے نے سکون سے کہا تھا پر وہ ویسے ہی اپنی جگہ بیٹھ رہے تھے،،

CLASSIC URDU MATERIAL

بچپن سے لے کر آج تک آپ نے مجھ سے نفرت کی ہے.. لیکن میں نے کبھی کچھ نہیں کہا،

بس ایک خواہش ہے آپ میرے سر پر ہاتھ رکھ دیں.. کیا آج آپ میری یہ خواہش پوری کریں گے..؟؟

وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے، اس لئے شانزے ان کے قدموں میں بیٹھی تھی

اس نے ہاتھ ان کے گھٹنوں پر رکھے تھے.. تایا جان کا صبر جواب دے گیا تھا..

انہوں نے شانزے کو دھکا دیا تھا وہ زمین پر گری تھی.. بد ذات... گندا خون... ان کی بات میں بچ میں ہی رہ گئی تھی..

وہ شانزے کو دھتے رہ گئے تھے.. الفاظ سارے ساتھ چھوڑ گئے تھا..

ان کا اٹھا ہوا ہاتھ اپنی گود میں گرا تھا.. شانزے مسکرائی تھی.. اس کی مسکراہٹ میں طنز تھا..

وہ اٹھ کر چلی گئی تھی.. انہوں نے خود کو ڈھیر بنتا محسوس کیا تھا..

وہ سب گھر جانے کے لئے نکل رہے تھے.. سارے ڈرامے میں مہندی کا فنشن نہیں ہو سکا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن کچھ لوگوں کے علاوہ سب خوش تھے.. شانزے می جانی سے مل کے رونے لگی تھی، انہوں نے اسے پیار کیا تھا، تسلی دی تھی مجھے یقین ہے یوسف تمہارا بہت خیال رکھے گا..

اب شانزے اریزے سے ملی تھی.. اریزے بھی رو پڑی تھی حالانکہ وہ دل سے خوش تھی.. کے شانزے کو مان چاہا ساتھ ملا ہے.. تبھی یوسف اریزے کے پاس آیا تھا۔ فکر نہ کریں آپ کو بھی جلدی لے کر جائیں گے.. اس نے شرارت سے کہا تھا اریزے روتے روتے ہنس پڑی تھی..

ہاں جی تو کر لی شادی مل گیا سکون.. وہ سب لوگ اندر آگے تھے اصل طوفان بدتمیزی تو اب شروع ہوئی تھی..

محسن نے چیخڑا تھا اس کو.. ابھی کہاں ابھی تو دل میں ہم دھمکے ہو رہے ہوں گے.. آخر کو دہن دیکھنے کو جو نہیں ملی بیچارے کو دل تو بہت چاہ رہا ہو گا نہیں...؟؟ کیوں مانیہ..؟؟ رانیہ نے اسے بھی شامل کیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

پلیز مجھے مت چھیڑو میرے تو اچھے حالات ایسے ہیں... اس نے دکھ سے کہا تھا، اور سب بے شور کیا تھا..

ہیلو... میرے حالت ایسے بالکل نہیں ہیں.. تو پلیز کچھ بھی مت بولو.. یوسف نے جوش سے بولا تھا..

مطلب تم نے نہیں ملنا پھر اپنی دلہن سے.. عثمان نے حیرت سے کہا تھا..

نہیں.. یوسف کو مجبوراً کہنا پڑا تھا عزت کا سوال تھا اور پھر شانزے بھی پتہ نہیں کہاں چھپ گئی تھی..

میں کہتا ہوں سوچ لو... محسن نے فد مصطفیٰ بے کی ناکام کوشش کی تھی..

ہاں سوچ لیا میں نے کوشش بی کی تو میرا نام بدل دینا...

اور کیا تم لوگ میرے پیچھے پڑ گے ہو مانیہ کو بھی تو بولو اس کا بھی نکاح ہوا ہے.. یوسف نے جذبات میں بولا تھا..

مانیہ مجھ سے بڑی ہے اس کا حق بنتا تھا.. لیکن تم نے اچھے بڑے بھائی کا حق مارا ہے.. کن عثمان بھائی..

بس کیا ہو... سو سیڈ... عثمان نے افسوس سے کہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

بھائی... یوسف کو یقین نہیں آیا تھا کہ وہ سب ایک طرف ہیں اور وہ اکیلا..

بس بہت ہوا.. یوسف کھڑا ہوا تھا اپنی جگہ،

نہیں ابھی باقی ہے.. محسن ہاتھ کھنچ کر بٹھایا تھا.. وہ سب پھر اسے چھیڑنے لگے تھے..

کیا ہوا ماما.. آپ پریشان کیوں ہیں.. مانیہ نے ماں سے پوچھا تھا جو کچھ پریشان لگ رہی تھیں..

کچھ نہیں بس کھانا لے کر گئی تھی.. شانزے کے لئے لیکن اس نے مانا کر دیا اب تک رو رہی ہے..

بیگم صدمہ لگا ہے کچھ وقت تو گئے گا نہ.. موئن صاحب جو باہر سے آئے تھے اسمارہ کی بات سن کر بولے تھے..

آپ ٹھیک کہہ رہیں، لیکن مجھ سے اس کی حالت دیکھی نہیں جا رہی، انہوں نے دکھ سے کہا تھا..

یوسف کچھ پریشان ہوا تھا.. رانیہ مانیہ تم لوگو دیکھو پلیز..

ماما نے کہا تھا پھر مسٹر اینڈ مسز موئن اپنے کمرے میں چلے گئے تھے..

میں دیکھتا ہوں یوسف کھڑا ہوا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

رانیہ... اچھے ناموں کی کتاب لانا... نام رکھنا ہے.. یوسف کا... عثمان نے اس کا مذک
اڑایا تھا..

یوسف روکا نہ نہیں تھا... مانیہ کے روم میں ہے.. جب پیچھے سے آواز آئی تھی..
ساتھ پیچھے سب نے مل کے اووووووو.. کا شور کیا تھا..

شور کی آواز سے شانزے کا دل گھبرا ہوا تھا.. بھر سے آنے والی آوازیں اسے صرف تکلیف
دے رہیں تھیں..

یوسف ڈور نوک کر کے اندر آیا تھا.. شانزے نیچے کاریٹ پے بیٹھی تھی.. اور سر بیڈ سے
لگایا ہوا تھا..

وہ ابھی رو رہی تھی، یوسف نے بڑھ کر آنسو صاف کرنا چاہے تھے.. لیکن شانزے برق
رفتاری سے پیچھے ہٹی تھی..

کیوں کیا تم نے یہ سب، شانزے چلائی تھی..

کیا کیا میں نے؟ یوسف حیران تھا..

تم جان بوجھ کر میرے پیچھے آئے تھے.. شانزے کی نظروں میں شک تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

شانزے میرا یقین کرو۔۔ مجھ سچ میں بھیجا گیا تھا۔۔ یوسف نے یقین دلانا چاہا تھا۔

تمہیں لگتا ہے میں تمہارا یقین کروں گی جو ایک چھوٹی سی بات کے لئے کڈنیپ کر سکتا ہے،

وہ اتنی بڑی بات کیسے نظر انداز کر سکتا ہے۔۔ شانزے نے جتایا تھا۔۔

تم بات کہاں سے کہاں لی جا رہی ہو۔۔ یوسف نے کہنا چاہا تھا پر شانزے کچھ سنے کو تیار نہیں تھی۔۔

وہ غصے میں پاگل ہو رہی تھی۔۔ اس نے یوسف کا گریبان پکڑا تھا۔۔

تمہیں کیا لگا مجھ سے نکاح کر کے تم جیت گے۔۔ نہیں یوسف کبھی نہیں "مجھے تم سے طلاق چاہیے،"

شانزے نے کتنی آرام سے اتنی بڑی بات بول دی تھی۔۔

یوسف کو لگا اس کے سر پے کسی نے بھاری چیز مار دی ہے۔۔ ابھی کچھ گھنٹے ہی تو ہوئے تھے نکاح کو

اور شانزے نے یہ کیسا مطالبہ کر دیا تھا۔۔ کچھ بھی تھا وہ مرد تھا اور وہ اس کی بیوی۔۔

یوسف کو غصہ آیا تھا اس نے شانزے کو دونوں بازوؤں سے پکڑ کر دیوار سے لگایا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

مس شانزے حسان ایک بات کان کھول کر سن لو.. ہمارے ہاں طلاق نہیں ہوتی..
تو مجھ سے یہ مطالبہ کرنے سے تو بہتر ہے.. تم اپنے بیوہ ہونے کی دعا مانگوں.. اس نے
اسے جھٹکے سے چوڑا تھا..

ایک بات یاد رکھنا شانزے محبت ہر چیز کا مقابلہ کر سکتی ہے... سوائے غلط فہمی کے..
یوسف دروازہ بند کرتا بھر نکل گیا تھا..

.....
بیل بار بار بج رہی تھی.. لیکن کوئی بھی دروازہ کھولنے کے لئے تیار نہیں تھا..
مجبوراً اریزے کو اٹھنا پڑا تھا.. اس نے دروازہ کھولا تو سامنے حسان کھڑے تھے..
پاپا.. اریزے حسان کے گلے لگی تھی.. پاپا آپ کہاں رہ گئے تھے،
بیٹا بس کچھ کام تھا اور پھر ٹائم زدہ ہو جانے کی وجہ سے بس نہیں ملا،
اتنی دیر کر دی آپ نے آنے میں، اریزے رو رہی تھی..
اریزے پاپا کی پری کیوں رو رہی ہے.. کیا ہوا میرے بچے.. حسان اسے چپ کر رہے
تھے،

CLASSIC URDU MATERIAL

اور وہ سب انہیں بتانے لگیں تھی.. می جانی اور تائی جان اسمیت سب ہال میں آئے تھے..

آئے ایلے کیسے رو رہی ہو.. اس بے شرم کو دیکھو.. وہ مزے کر رہی ہے.. تائی جان نے حسان کو اکسانا چاہا..

بس بھا بھی.. میری بیٹی پے مجھے پورا بھروسہ ہے..

آپ کو نہیں کرنا کریں لیکن مجھ سے امید نہ رکھیں کہ میں آپ لوگوں کا ساتھ دوں گا، حسان نے سب پے سکتا طاری کر دیا تھا، پھر کسی کی ہمت نہ ہوئی کچھ کہنے کی..

انہوں نے ہمیشہ برداشت کیا تھا، لیکن اب حد پار ہو گئی تھی.. وہ غصے میں اپنے بھائی کے پاس گئے تھے..

مل گیا سکوں نکال دیا اس گھر سے.. اب کیا بھائی صاحب؟

اب تو آپ کا گھر پاک ہو جائے گا.. چلی گئی نہ وہ جس سے ساری زندگی آپ گندا خون گندا خون کرتے رہے..

جس کی نہ ماں کا نہ پتہ نہ باپ کا، تو آپ جان لیں آج.. وہ کسی اور کی نہیں بلکہ...

"وہ میری بیٹی ہے".. فرقان احمد نے دکھ سے اپنے بھائی سے کہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

حسان خاموش ہو گئے تھے..

ساری عمر نفرت کی پٹی بندھی رہی تھی، میں کبھی دیکھ نہیں پایا، اگر دیکھتا تو جان لیتا..
وہ میری اور زینب کی بیٹی ہے.. وہ اپنی ماں جیسی ہے وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگے
تھے..

.....

شانزے.. حسان نے کمرے میں آکر آواز دی تھی..
شانزے ابھی تک وہیں اس دیوار سے لگی بیٹھی تھی.. اسے لگا اس کا وہم ہے.. یس لے
اس نے کانوں پر ہاتھ رکھا تھا..

وہ دیوار سے سائیکاے.. آنکھیں بینڈ کے رو رہی تھی.. مجھے معاف کر دیں پاپا میں بے قصور
ہوں..

وہ بولے جارہی تھی.. حسان کو پہلی بار پتا چلا تھا دل کتنا کیا ہوتا ہے.. وہ اس کے
پاس گئے..

اور انہوں نے شانزے کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا.. آنکھیں کھولے بغیر بھی وہ جانتی
تھی.. کہ وہ پاپا ہیں.

CLASSIC URDU MATERIAL

مجھے معاف کر دیں پاپا، وہ بلاک بلاک کے رو رہی تھی۔۔

کس بات کی معافی بچے۔۔ میں جانتا ہوں میری شانزے ایلے نہیں ہے۔۔ پاپا نے اسے پیار کیا تھا۔

میں آپ کا وعدہ پورا نہیں کر پائی، احد سے شادی۔۔ شانزے روی تھی۔۔

تو اچھا ہونا۔۔ جس نے ابھی تمہاری قدر نہیں کی وہ بعد میں کیا کرتا۔۔

(اب وہ کیسے بتاتے اسے کے اس سیریلوں میں گملا کرنے کی وجہ وہ تھے۔۔

وہ ان کی بیٹی تھی۔۔ اس کا بھرم انہیں ہی تو رکھنا تھا)

میں چاہتا تھا کہ میری شہزادی کو کوئی شہزادہ ملے جو اس کی عزت کرے، جو اس کی حفاظت کرے۔۔

اور مجھے خوشی کے اسے یوسف جیسا انسان ملا ہے۔۔ حسان نے اسے پیار کیا تھا۔۔

یوسف اچھا لڑکا ہے۔۔ میں جانتا ہوں وہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے گا۔

شانزے کیا تم اپنے پاپا کو معاف کر سکو گی۔۔؟ حسان نے اچانک بولا تھا شانزے حیران رہ گئی تھی۔۔؟؟

CLASSIC URDU MATERIAL

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں پاپا.. شانزے حیران ہوئی تھی..

شانزے میں جانتا ہوں تمہاری ماں کون تھی.. تمہاری ماں زینب میر تھی..

حسین میر کی چھوٹی بہن.. وہ اب اس دنیا میں نہیں ہیں.. لیکن تمہارے ماموں تم سے ملنے آئیں ہیں..

تمہارے پاپا.. حسان کی آواز بھرائی تھی... دروازہ کھلا تھا.. فرقان اندر آئے ہی تھے، کہ شانزے کی آواز سنائی دی..

نہیں پاپا پلیز مجھے نہیں جاننا، وہ کون ہیں.. میں صرف اتنا جانتی ہوں.. میرے پاپا آپ ہیں...

شانزے نے حسان کے آنسو صاف کئے تھے.. اور فرقان واپس پلٹ گئے تھے..

قدرت کا یہی انصاف تھا.. کہ شانزے انہیں معاف نہ کرے..

جیسے حسین نے انہیں معافی مانگنے پر بھی معاف نہیں کیا تھا..

چلو شانزے اپنے گھر چلتے ہیں... وہ باہر آئی تھی.. تو حسین اور عثمان دونوں سامنے کھڑے تھے..

شانزے کو حسین نے گلے لگایا تھا.. وہ دونوں رو رہے تھے.. عثمان کبھی باپ کو تسلی دیتا..

CLASSIC URDU MATERIAL

تو کبھی شانزے کو چھپ کراتے.. شانزے کی نظروں نے پہلی بار اسے ڈھونڈا تھا.. لیکن وہ کہیں نہیں تھا..

وہ جانتی تھی وہ ناراض ہے..

.....

حسان شانزے کو گھر لے آئے تھے.. تائی جان نے بہت شور کیا تھا. لیکن اب کی بار صدمے کی بات یہ تھی

کہ تایا جان نے ناصرف انھیں سپورٹ نہیں کیا تھا بلکہ خاموش رہنے کا بھی کہا تھا.. اور تایا جان کے بولنے سے یہ ہوا تھا کہ سب رشتداروں کی بولتی بند ہو گئی تھی.. شام میں یوسف اور اس کے گھر والے آئیں گے شانزے کی رخصتی کی ڈیٹ لینے، آپ سب انھیں وہی عزت دیں گے جو لڑکے والوں کی ہونی چاہیے.. تایا جان کہہ کر اپنے کمرے میں چلے گئے تھے..

جب کہ عنیقہ اور تائی جان کا ہلاک تک کروا ہو گیا تھا.

.....

CLASSIC URDU MATERIAL

حسین اپنی فیملی کے ساتھ ان کے گھر کے ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے۔

انہوں نے ایک ماہ کے بعد کی شادی فکس کی تھی۔۔۔ اور ساتھ ساتھ اریزے کو بھی عثمان کے لئے مانگ لیا تھا۔

حسان نے اریزے کے لئے بھی ہاں کر دی تھی۔۔ اس لئے تمہ ہوا تھا کہ دونوں کی رخصتی لگے ماہ اس ساتھ

کی جائے گی۔۔ مبارک باد کا شور ہوا تھا۔ شانزے نے یوسف کو دیکھا تھا لیکن وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔

شانزے کے دل کو کچھ ہوا تھا، اتنے دن میں پہلی بار اس کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی۔۔ گھر کے سب لوگ ہی وہاں موجود تھے۔۔ سوائے تائی جان اور عنیقہ کے وجی انہیں بلانے گیا تھا۔

لیکن اندر سے آتی عنیقہ کی آواز نے اس کی زمین کھینچ لی تھی۔

آپ کے کہنے پے میں نے یوسف سے بات کرنا شروع کیا لیکن کیا ہوا اس نے مجھے ٹھکرا دیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

آپ کے کہنے پے میں احد کو باد گمان کیا شانزے کو لے کر کیا فائدہ ہوا...؟؟ اس نے کوئی بات کی نہیں..

آپ نے تو کہا تھا کہ ایسی پلاننگ کریں گی کہ سب ٹھیک ہو جائے گا کیا ٹھیک ہوا..
الٹا یوسف اور شانزے کا نکاح ہو گیا اور میں... میں ایسی رہ گئی.. عنیقہ چلا رہی تھی..
اڑی مجھ کیا پتا تھا کہ تمہاری جگہ وہ شانزے اوپر پہنچ جائے گی.. اور ساری گیم پلٹ جائے گی..

میں نے تو چاہا تھا تمہاری پھوپھو تمہیں اور احد کو اوپر دیکھیں، اس لے اکبری کو بھیجا تھا..
تاکہ وہ بات کو بڑھاوا دے اور تمہاری اور احد کا نکاح کر دیا جائے.. لیکن ہاے ری
قسمت...

تائی جان اپنا رونا رونے میں مصروف تھیں.. جب وہ اندر آیا تھا..
مجھے یقین نہیں آ رہا یہ سب آپ کی وجہ سے.. کیوں امی.. کیوں..؟؟ وجہ کو یقین نہیں
آتا تھا..

وہ غصے میں پاگل ہو رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے، وہ ماں کو کچھ نہیں
کہہ سکتا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

اس نے عنیقہ کا بازو پکڑ کے کھنچا تھا.. اور سب کے سامنے لا کر کھڑا کیا تھا..

سب حیران ہوئے تھے اس کا چہرہ بتانے کے لئے کافی تھا کہ وہ غصے میں ہے۔

وجی بیٹا کیا ہوا سب خیر تو ہے.. می جانی نے پوچھا تھا..

شانزے یوسف،، یہ ہے تمہاری گناہ گار.. یہ سب اس کا اور امی کا کیا دہرا ہے..

بتاؤ سب کو اس نے عنیقہ کو جھنجھوڑا تھا..

وجی کیا کر رہے ہو.. ایسا نہیں کرتے بیٹا.. حسان نے روکا تھا..

وہ سب کو چیخ چیخ بتا رہا تھا، جومی جانی اور عنیقہ نے کیا.. وجی کو سمجھ نہیں آیا تھا..

تبھی وہ شانزے کے پاس آیا تھا اس نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے آگے جوڑے تھے.. جو

ان لوگوں نے کیا میں اس کی..

شانزے تڑپ گئی تھی.. کچھ بھی تھا وہ اس کا بھائی تھا اور کون بہن چاہے گی کے اس

کا بھائی اس کے آگے ہاتھ جوڑے..

شانزے نے اسکے دونوں ہاتھ پکڑے تھے.. اور اپنا سر ان پے رکھا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف نے وجی کو سمجھالا.. تبھی حسین نے کہا تھا جو ہو چکا ہے اسے بھول جانے میں سب کی بہتری ہے،،

خوشیاں دروازے میں کھڑیں ہیں انھیں اندر آنے دیئے ہیں.. عنیقہ، تائی جان، اور تایا جان تینوں ہی اپنی جگہ شرمندہ تھیں.. لیکن احد کو عنیقہ پے شدید غصہ آیا تھا.. اس دل اور دماغ میں تو کچھ اور ہی چل رہا تھا..

شانزے نے یوسف سے کی بار بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ تھا کہ بات کرنے کے لئے تیار نہیں تھا..

نا اس کی کال اٹھتا تھا نا کسی میسج کا جواب دیتا تھا.. حتکہ وجی کی برات اور ولیمے میں بھی اس کو

اگورے کرتا رہا تھا.. جب بھی شانزے اس کے پاس جاتی وہ اسے نظر انداز کر دیتا.. اور یہی بات شانزے کو تکلیف دے رہی تھی.. لیکن مجبوری یہ تھی کہ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی..

ناراض اس نے کیا تھا تو مانا بھی اس نے تھا.. لیکن کیسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ تو ہمیشہ اس معاملے میں کمزور رہی تھی.. شادی میں اب صرف ایک دن رہ گیا تھا..

آج اس کی مہندی تھی.. سب لوگ ہال میں آگے تھے.. رسم کے لئے پہلے اریزے اور عثمان کو اسٹیج پر لیجایا گیا تھا..

پھر شانزے اور یوسف.. بلاشبہ وہ چاروں ہی بہت خوبصورت لگ رہے تھے..

عثمان بار بار اریزے سے کچھ کہتا اور وہ کھل کھل جاتی لیکن شانزے وہ تو منتصر ہی تھی..

لیکن یوسف ایسے بیٹھا رہا جیسے.. اس کو جانتا تک نہیں ہے..

مہندی کی رسم ختم ہو گئی اب صرف گھر گھر والے ہی رہ گئے.

جس میں رانیہ، کے گھر والے، محسن اور عمر بھی شامل تھے.. ان سب کا پلان رات جگے کا تھا..

بڑے سب ایک طرف ہو کے بیٹھ گئے تھے.. اور وہ لوگ اپنی مذاق مستی میں لگ گئے تھے..

سب اریزے اور عثمان کو تنگ کر رہے تھے.. شانزے کو لگا جیسے وہ مس فٹ ہے تبھی اٹھ کے جانے لگی تھی..

لیکن اس کے برابر میں بیٹھے یوسف نے اس کا ہاتھ کھینچ کر بٹھایا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL

کہاں...؟؟؟ یوسف نے پوچھا تھا..

تم سے مطلب.. شانزے کو بھی اب غصہ آگیا تھا.. گلٹی جیسی ساری فیلنگز ختم ہو گئیں
تمہیں..

سارے مطلب اب مجھے ہی ہیں، بھولو مت.. ہاں تمہارا پتا نہیں..

ویلے یہ اچانک ارادہ کیسے بدل گیا تمہیں تو میرے ساتھ نہیں رہنا تھا، یوسف نے ادھر
ادھر دیکھا تھا..

میں یہ شادی صرف پاپا اور ماموں کی خوشی کے لئے کر رہی ہوں..

کسی خوش فہمی میں مت رہنا.. شانزے جل کر کہا تھا..

کیسی خوش فہمی میں کون سا مرے جا رہوں تم سے شادی کرنے کے لئے.. یوسف کہاں
کم تھا..

اتنی تکلیف ہے تو مانا کر دو نہ.. شانزے نے غصے میں کہا تھا،

کیوں میں کیوں مانا کروں..؟ یوسف نے پھر ادھر ادھر دیکھ کر کہا تھا..

کیوں تمہاری زبان کیا گھر رہ گئی ہے.. شانزے کو اب غصہ آ رہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں یہی کہہ لو.. لیکن تم تو ساتھ لائی ہونا، اور ماشاء اللہ خوب چل بھی رہی ہے..

تو یہ کام تم ہی کر لو.. یوسف نے بھرپور طنز کیا تھا..

یہ فضول کا اٹیوڈ دیکھانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے..

سمجھے.. یقین کرو زہر لگ رہے ہو... شانزے نے غصے سے کہا..

تو تم کونسا مجھے شاد لگ رہی ہو.. مس مرچی پاؤڈر.. بھولا نہیں ہوں میں.. یوسف نے پھر سے ٹیکا کر جواب دیا تھا..

ہیلو... یہ تم دونوں کہ کون سے اہم مذاکرات چل رہے ہیں.. عثمان نے بلا آخر پوچھ ہی لیا تھا..

کچھ نہیں بھی انور کریں... اپ بھابھی پی توجہ دیں.. یوسف اٹھ کر اس کے پاس چلا گیا تھا..

جبکہ شانزے اکیلی بیٹھی رہ گئی تھی..

.....

وہ چاروں اسٹیج پے تھے اور دنیا جہاں کی نظریں ان پے تھیں..

CLASSIC URDU MATERIAL

کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کون سی جوڑی زیادہ خوبصورت ہے۔۔

شانزے نے یوسف کو چھوڑ نظروں سے دیکھا تھا بلیک کلر کی سمپل شیروانی میں وہ ہمیشہ سے زدہ ڈیسنٹ لگ رہا تھا۔۔

ایسے مت دیکھو نظر لگاؤ گی کیا۔۔ جانتا ہوں چاند لگ رہا ہوں۔۔ یوسف نے اس کی چوری پکڑ لی تھی۔۔

ہاں۔۔ چاند۔۔ گرہن بولو۔۔ شانزے نے جواب دینا فرض سمجھا تھا۔۔

اچھا یہی بات میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو۔۔ یوسف نے اس کی طرف دیکھا تھا، جو ریڈ کلر کے روایتی شرارے میں قیامت لگ رہی تھی۔۔

اس کی بات پے شانزے نے نظریں جھکا ئیں تھیں۔۔

کیا ہوا نظریں کیوں چرا رہی ہو۔۔ بولو اب۔۔ چور۔۔

یوسف نے اسے چڑایا تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ شانزے اس لفظ پے ہمیشہ چڑ جاتی ہے۔۔۔۔

یوسف زبان سمجھال کر بات کرو سمجھے۔۔ بیوی ہوں میں تمہاری۔۔ شانزے کو اب غصہ آیا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

چور چور... یوسف نے اس بار چور کو زیادہ لمبا کر دیا تھا آخر شانزے کی چڑ جو ملی تھی..

میں آخر بار بول رہی ہوں اگر تم نے اب مجھے چور کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا، شانزے نے وارنگ دی تھی..

نہیں تو تم کیا کر لو گی.. یوسف نے آنکھوں کے اشارے سے چڑایا تھا..

بھول جانا پھر شادی وادی... سمجھے.. شانزے نے پھر دھمکی دی تھی..

پرواہ کسے ہے.. چور.. یوسف نے پھر بولا تھا..

یوسف... شانزے نے انگلی اٹھا کے کہا تھا..

شانزے... یوسف نے اس کی انگلی پکڑی تھی..

اور اسی وقت محسن اور رانیہ نے یہ، لمحہ تصویر کی شکل میں قید کر لیا تھا..

بس کر دو.. یہ تم دونوں کیا کر رہے ہو..

اپنا خیال نہیں ہے تو ہم دونوں معصوم لوگوں کا خیال کرو.. سب دیکھ رہے ہیں.. عثمان نے بلا آخر ٹوکا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

بھی میں آپ کا ہی خیال کر رہی ہوں ورنہ.. اس شیر کے ساتھ مجھے بیٹھنے کا کوئی شوق نہیں..

شانزے نے جان بوجھ کر کہا تھا.. یوسف کو یاد تھا کہ اس کے خود کو شیر کہنے پے شانزے نے کیا کہا تھا..

ہاں تو میں کون سا مرا جا رہا ہوں.. تمہارے ساتھ بیٹھنے کے لئے میں بھی بھی کی وجہ سے بیٹھا ہوں..

یوسف پلینز.. عثمان اسے بولا تھا..

بھی آپ اس مرچی پاؤڈر کو سمجھائیں.. یوسف نے چڑ کر کہا تھا ہے عثمان نے سچ میں سر پے ہاتھ رکھا تھا..

وہ جانے تھے کہ زندگی اب ایسے ہی گزارنی ہے.. کبھی کھٹی.. کبھی میٹھی..

میرا خیال ہے رخصتی کر لیتے ہیں بھی.. شانزے اور یوسف کافی دیر سکون سے بیٹھ لے ہیں.. محسن نے عثمان کو مشورہ دیا تھا.. ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو.. انہوں نے کچھ سوچتے ہووے کہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

پھر رخصتی کا وقت آیا تھا، وہ دونوں پاپا سے مل کے خوب رن تھیں.. تایا جان نے آگے ہو کر اریزے کو پیار کیا تھا،

اور پھر سب نے دیکھا کے جب وہ شانزے کی طرف بڑھے تو وہ جلدی سے گرمی میں بیٹھ گئی تھی..

آنسو ان کی آنکھوں سے گرے تھے.. لیکن بے مول ہو کے.. کیوں شانزے کے لئے ان کا کوئی مول نہیں تھا..

وہ چاروں ہی اپنی منزل کی طرف گامزن تھے... وہ سب گھر پہنچ تو رانیہ مانیہ اور محسن نے ان کا شاندار استقبال کیا تھا.

وہ چاروں کی ریاست کے شاہی جوڑے سے کام نہیں لگ رہے تھے.. تبھی رسموں کا دور شروع ہوا تھا..

اور پھر رسموں سے فارغ ہو کر انھیں ان کے کمروں میں پہنچ دیا گئے تھا..

دروازے پے دستک ہوئی تھی.. اریزے نے خود کو سمیٹا تھا. اس کا دل قابو میں کہا آ رہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

حالت تو عثمان کی بھی سی ہی تھی.. لال جوڑا پہنے یہ لڑکی ان کی زندگی میں رنگ بیکھیر رہی تھی..

عثمان اس کے پاس بیڈ لے ہی بیٹھ تھے..

تم جانتی ہو جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا، تو مجھے لگا کہ تم وہ لڑکی ہو جو چاہے جانے کہ قابل ہے..

جس کے ساتھ میں اپنی ساری زندگی گزر سکتا ہوں.. اریزے مجھے تمہارا ہر روپ پسند ہے..

جب تم کنفیوز ہوتی ہو.. تو میرا دل چاہتا ہے وہ کنفیوزن میں ہوں..

جب تم دور کہیں آسمان میں اڑنے لگتی ہو.. تو میرا دل جاتا ہے میں بھی تمہارے ساتھ اڑنے لگوں..

جب تم خیالوں میں گم ہوتی، تو میرا دل چاہتا ہے وہ خیال تم ہو، عثمان بولے جا رہا تھا..

اریزے کو لگا آس پاس کی ہر چیز غائب ہو گئی ہے.. اگر کوئی باقی ہے تو صرف وہ اور عثمان..

اگر وہ کوئی آواز سن سکتی ہے.. تو عثمان کو... اگر وہ کچھ محسوس کر سکتی ہے تو صرف عثمان کی محبت..

CLASSIC URDU MATERIAL

عثمان نے اریزے کا ہاتھ پکڑا تھا.. اریزے خود میں اور سمٹی تھی،

عثمان نے اس کے ہاتھوں میں کنگن پہناے تھے.. اور ساتھ ہی اس اپنی محبت کی پھیلی
موہر اس کے ہاتھوں سبت کی تھی..

اس کے جسم میں بجلی چمکی تھی، عثمان نے دھیرے سے اسے اپنے آپ میں سمیٹا تھا،
تھنک و اریزے.... میری زندگی کو خوبصورت بنانے کے لئے..

عثمان نے اریزے کی دل کی دھڑکن پہلی بار اتنی نزدیک سے محسوس کی..

تم جانتی ہو میں نے اتنی بار میں یہ لمحہ امیج کیا ہے.. کہ ڈر لگ رہا ہے.. تم غائب نا ہو
جاؤ..

عثمانی اس کے گرد حصار تانگ کیا تھا..

میں کہیں غائب نہیں ہوں گی، ہمیشہ یہیں رہوں گی آپ کے پاس.. اریزے نے سر
گوشی کی تھی..

وعدہ.. عثمان نے اپنا ہاتھ پھلایا تھا..

وعدہ اریزے نے اپنا ہاتھ اس کو تھمایا تھا.. زندگی کے نے سفر کی شروعات ہو گئی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ دونوں ایک دوسرے کی محبت میں ڈوب رہے تھے،،

.....

یوسف روم میں آیا تھا۔ ایک نظر شانزے پے ڈالی تھی۔ اور پھر جا کر بالکنی میں کھڑا ہو گیا تھا۔

شانزے کے دل ہوک سی اٹھی تھی۔۔۔ وہ جتنا کوس سکتی کوس چکی تھی خود کو۔۔۔
لیکن یوسف تو جیسے بھول ہی گیا تھا اس کو۔۔۔ نا کچھ کہا۔۔۔ نا سنا۔۔۔ منہ بنا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔
کافی دیر ہو چکی تھی لیکن وہ نہیں آیا تھا۔۔۔ شانزے کا دل ڈوبے لگا تھا۔۔۔ عجیب طرح کے خیال آرہے تھے۔

وہ بستر سے اٹھی تھی، اپنا شرارا سمجھتی اس کی طرف بڑھی تھی۔۔۔ لیکن خود سے شرارا سمجھنا بھی ایک جنگ تھی۔۔۔

جو شانزے نے اس تک جانے کے لئے اکیلے ہی لڑنی تھی۔۔۔ آج پہلے اسے کبھی اتنا غصہ نہیں آیا تھا،

جتنا اس وقت اسے شرارے پے آ رہا تھا۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ یہاں منہ بنا کر کیوں کھڑے ہو...؟؟ شانزے نے غصہ کیا تھا..

تمہیں اس سے کیا.. تم نے تو یہ شادی اپنے پاپا اور ماموں کے لئے کی ہے نا۔

میں جیوں یا ماروں تمہیں فرق نہیں پڑنا چاہیے.. یوسف نے منہ بنایا تھا..

مجھے کیوں فرق پڑھنے لگا میں تو بس یوں ہی.. ہاں تو کی ہے میں نے یہ شادی ان کے لئے..

اتنا مسئلہ تھا تو کر لیتے نا اپنی پھوپھو کی بیٹی.... شانزے کہتے کہتے روک گئی تھی..

وہ غصے میں جانے کے لئے پلٹی تھی جب یوسف نے اس ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا..

اور وہ گول گھومتی اسکے چوڑے سینے سے لگی تھی..

کر لی اپنی پھوپھو کی بیٹی سے شادی... یوسف کی آنکھیں جگمگائیں تھی..

شانزے کچھ کنفیوز ہوئی تھی.. یوسف نے پیچھے سے اس کی کمر پے ہاتھ بندھے تھے..

شانزے سے شرم کے مارے آنکھیں اوپر کرنا مشکل ہو گیا تھا.... اس کی دھڑکن تیز

تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف بآسانی سن سکتا تھا.. اس نے ہلکے سے اس چہرے کو اٹھایا تھا..

کیا ہوا اب.. لڑو.. شانزے نے منہ اس کے سینے میں چھپایا تھا..

یوسف نے اسے پوری طرح خود میں سمیٹ لیا تھا.. وہ شرماتی ہوئی ہمیشہ اسے بہت معصوم لگتی تھی..

بہت ترپایا ہے تم نے.. کبھی لگتا تھا ایلے ترپ ترپ کے مر جاؤں گا.. یوسف نے کہا تھا..

شانزے نے ترپ کر اس کے منہ پے ہاتھ رکھا تھا..

پلیز سوری.. میں مجبور تھی.. شانزے کی آنکھوں میں پانی بھر نے لگا تھا..

جانتا ہوں.. میں نے سن لیا تھا، جب تم ڈریسنگ روم میں بول رہی تھیں رانیہ سمجھ کر..

اور مجھے فخر ہے تم پے.. یوسف نے اس کی آنکھوں پے اپنے ہونٹ رکھے تھے..

اور ہزاروں رنگ شانزے کے چہرے پے بکھرے تھے..

لیکن پھر بھی میں نے تمہارا دل دکھایا ہے میں تم سے...

تمہارے کچھ بھی کہنے سے پہلے مجھے تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں..

CLASSIC URDU MATERIAL

یوسف کے کہنے پے شانزے کی بات بچ میں رہ گئی تھی..

کیا... شانزے پریشان ہوئی تھی..

"یہی کہ تم اتنی خوبصورت کیسے لگ سکتی ہو.. "یوسف نے شرارت سے کہا تھا..

وہ بھگنے لگی تھی.. لیکن یوسف نے اس کی کوشش ناکام بنائی تھی..

میں اکیلے یہاں سے بہت بار چاند چمکتے دیکھا ہے، میری خواہش تھی کہ تمہارے ساتھ دیکھوں..

اس نے شانزے کو باہوں میں بھرا تھا، اور تھوڑی اس کے کندھے پے ٹیکا کر، چاند کو دیکھتے بولا تھا..

ویسے ایک بات تو مانی پڑے گی تمہیں.. یوسف نے شانزے کے کان میں کہا تھا،

جو اس کی محبت میں پوری طرح ڈوبی تھی..

وہ کیا... شانزے نے آنکھیں بند کر کے اس کو محسوس کیا تھا.

یہی کے کچھ بھی کہو تم ہو چور.. شانزے نے ایک دم آنکھیں کھولیں تھیں.. اور خود کو

چھڑانے نے کی کوشی کی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن یوسف کی گرفت خاصی مضبوط تھی..

چھوڑو مجھے کہا تھا نا ایک بار بھی اور بولا تو بھول جانا یہ شادی وادی.. وہ غصہ کر کرے بولی تھی..

یار ناراض کن ہوتی ہو، میں ثابت کر سکتا ہوں.. کہ تم چور ہو.. یوسف نے اس کے کان کا بندہ چھڑتے ہوئے کہا تھا...

اچھا کیسے...؟؟؟ وہ ابھی تک غصے میں تھیں..

خود دیکھ لو... تم نے میرا دل نہیں چرایا... یوسف نے تمام تر چاہت سمیٹ کر کہا تھا..

شانزے ہنس پر تھی.. اس نے ہاتھ کا مقابنا کر اس کے سینے پے مرا تھا..

اور بدلے میں یوسف نے اس کا ماتھے کو چوما تھا..

.....

ان کی شادی کو تین دن ہو گئے تھے.. وہ چاروں اپنی زندگیوں میں خوش تھے..

اور یہ خوشی ان کا چہرہ بتانے کے لئے کافی تھا.. اریزے اور شانزے کل عنیقہ اور احد

کے نکاح کے لئے آئیں تھیں.. اور پھر می جانی کے اصرار پے روک گئیں تھیں.. تقریب

زیادہ بڑی نہیں تھی، اس لئے گھر گھر کے ہی لوگ تھے،

CLASSIC URDU MATERIAL

کیوں کے یہ احد کی فرمائش تھی.. وہ کوئی روش نہیں چاہتا.. آج صبح کی فلائٹ سے احد اور پھوپھو ملے گئے تھے..

ابھی کچھ دیر پہلے ہی عثمان اور یوسف، اریزے اور شانزے کو لینے آئے تھے..

عنیقہ نے دیکھا تھا ان چہروں کے چہرے دمک رہے تھے..

سیہنرے کچن میں تھی.. یوسف وہیں آیا تھا اوے چور.. اس نے شانزے کو آواز دی تھی..

لیکن شانزے ہمیشہ کی طرح چیرٹی نہیں تھی.. عنیقہ نے دیکھا تھا.. یوسف نے اپنے دل کی طرف اشارہ کیا تھا..

مطلب شانزے جانتی تھی.. اور عنیقہ بھی سمجھ گئی تھی..

اسے یاد آیا تھا کل سے لے کر آج جانے تک وہ منتظر ہی رہی تھی کے احد اسے کچھ کہتا،

جو اس کے انتظار کے لمحوں کی مرہم بن سکتا لیکن اس نے ایسا کچھ نہیں کہا تھا...

وہ اپنے کمرے میں آئی تھی.. وہاں سائیڈ ٹیبل پر ایک خط رکھا تھا،

عنیقہ نے اٹھا کر دیکھا تھا.. اس پر احد کا نام تھا... وہ خوش ہو گئی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

اس لئے خط اٹھا کر اوپر چھت پے آگئی تھی، لیکن جیسے جیسے وہ خط پڑھتی جا رہی تھی..
اس کی خوشی ختم ہوتی گئی... احد نے صاف لفظوں میں لکھا تھا.. کہ نکاح صرف ایک بدلہ
ہے..

اس سے زیادہ کچھ نہیں.. دل چاہے تو اس رشتے کو نیبھائے ورنہ جب چاہے آزادی مانگ
لے..
عنیقہ نے کی آنکھوں میں پانی بھر گیا تھا.. وہ جانتی تھی.. یہ انتظار اب کبھی ختم نہیں ہو
گا..

تبھی اس نے گاڑی سڑٹ ہونے کی آواز آئی تھی.. اس نے دیکھا تھا وہ چاروں جا رہے
تھے..

خوش.. اپنی دنیا میں مگن.... اور وہ صرف ان خوشیوں کا انتظار کر سکتی تھی.....

شانزے کو یوسف نے منہ دیکھائی میں،، چین اور ڈائمنڈ لاکٹ دیا تھا.. تاکہ وہ ہر وقت پہن
سکے..

اور آج طعنے دن بعد شانزے کو پہلی بار اس رنگ کا خیال آیا تھا،

CLASSIC URDU MATERIAL

جو شانزے کو پرپوز کرتے ہوے یوسف نے لی ہوئی تھی۔

وہ خیالوں میں گم تھی۔ جب یوسف واش روم سے اپنے بال ٹاول سے رگڑتا ہوا باہر نکلا تھا۔

وہ ایسے ہی اپنے کھالوں میں گم تھی۔ جب یوسف نے اسے اپنی باہوں میں بھرا تھا۔

کیا سوچ رہی ہو میڈم... یوسف نے اس کے کان کے پاس سرگوشی تھی۔

یوسف وہ رنگ کہا ہے۔ شانزے نے بنا کسی کے بہانے کے پوچھا تھا۔

کون سی رنگ...؟؟؟ یوسف کو یاد تھا لیکن انجان بنا تھا۔

وہی رنگ جو تم نے اس دن مجھے دینی تھی... شانزے نے یاد دلایا تھا۔

اچھا وہ... یوسف نے وہ پے زور دیا تھا۔ یار وہ تو میں نے دے دی۔ اس نے اطمینان سے کہا تھا۔

لیکن شانزے کا اطمینان غائب ہو گیا تھا۔

کیا...؟؟؟ کسے...؟؟؟ شانزے کو سچ میں شوکڈ لگا تھا۔

تھی ہے ایک اجنبی حسینہ... یوسف نے ٹھنڈی آہ بھری تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جب کے شانزے کے چہرے سے ظاہر تھا کہ وہ یوسف کو مار ڈالے گی.. اس لئے اس نے بھاگنے میں آفیت جانی..

اچھا میں چلتا ہوں.. تم شام میں تیار رہنا..

کیوں... شانزے نے پوچھا تھا.. یا روہ کہیں جانا ہے.. یوسف نے ٹالنے والے انداز میں کہا تھا..

لے جاؤ نہ اپنی اجنبی حسینہ کو... شانزے چڑی ہوئی تھی..

یا روہ کہتی ہے.. تمہارے لئے پھوپو کی بیٹی ہی ٹھیک ہے.. یوسف کہتا چلا گیا تھا..

بڑا آیا.. شانزے نے بیڈ پے گرتے کہا تھا..

.....

شام ہو گئی تھی.. جب اریزے پاس آئی تھی.. تم تیار نہیں ہوئیں..

میرادل نہیں چاہا رہا.. شانزے اپ سیٹ تھی...

اٹھو فورن.. اریزے نے اسے زبردست اٹھایا تھا.. اور پھر سفید رنگ کی خوبصورت میکسی

اس کی طرف بڑھائی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

یہ تو بہت خوبصورت ہے... شانزے کو بہت پسند آئی تھی..

چلو جلدی تیار ہو... اریزے نے اسے واش روم میں دھکے دیا تھا.

اور خود اس کا انتظار کرنے لگی تھی..

.....

اریزے کو یاد تھی یہ جگہ وہ کیسے بھول سکتی تھی.. یہی وہی جگہ تھی.. جہاں یوسف نے اسے پرپوز کیا تھا..

شانزے نے اریزے اور عثمان کی طرف دیکھ تھا.. جو اسے لے کر ہے تھے..

اور لاکھ پوچھنے پے بھی نہیں بتایا تھا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں... گاڑی روک گئی تھی.. وہ تینوں باہر آئے تھے.. اریزے عثمان روک گئے تھے.. شانزے نے پلٹ کر دیکھا تھا..

جاؤ... روک کیوں گئیں.. اریزے نے مسکرا کر کہا تھا..

وہ دھڑکے دل ساتھ چل پڑی تھی سب کچھ ویسا تھا.. فرق صرف اتنا تھا کہ جب جب وہ قدم اٹھاتی تھی..

تو اس بار پھول برستے تھے.. شانزے خوش تھی... اس کا چہرہ دمک رہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ چلتی چلتی ہٹ میں آگئی تھی،، ہٹ جاگمگا رہا تھا.. یوسف کا فوت ٹریک ہوا میں گنج رہا تھا..

شانزے نے یوسف کو دیکھا تھا.. اس نے آج بھی سفید فارمل شرٹ اور بلیک پینٹ پہنی تھی..

شانزے کو لگا تھا زندگی ریو اینڈ ہو گئی ہو.. یوسف اس کے پاس آیا تھا..
تو پھر شانزے حسان ساتھ دو گی نہ...؟؟؟ اس نے گھٹنوں پے بیٹھتے پوچھا تھا..
آس پاس کھڑے... عثمان اریزے.. محسن اور رانیہ... سب نے اوووووو کا شور کیا تھا..
شانزے نے کمر پے سوچنے والے انداز میں ہاتھ رکھا تھا... سب ہنسے تھے...
یوسف کو غصہ آیا تھا.. اس نے شانزے کا ہاتھ پکڑ کے اس میں رینگ پہنائی تھی..
سب ہنسنے لگے تھے.... ہر طرف شور تھا..

پھول اب بھی ان دونوں پے برس رہے تھے.. یوسف ٹھیک کہتا ہے.. زندگی خوبصورت ہے..

شانزے نے دل میں سوچا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

-----اختتام-----

